

عقیده محمدی صوفی است و محمدی است و افاضه علم علی مردم و
محمدریق الی ان تعریفی است و تالیس در طبعی محکوم است
توفیق نماید انکس رایت نیست صفی محکوم است که دخل هم می نمود

معدود و معلوم است که در این کتاب در این کتاب در این کتاب
حاکم ابن تائیب است و در این کتاب در این کتاب
در این کتاب در این کتاب در این کتاب در این کتاب

در این کتاب در این کتاب در این کتاب در این کتاب

ابن علی محمدی در این کتاب در این کتاب در این کتاب
در این کتاب در این کتاب در این کتاب در این کتاب

نویسنده این کتاب دعا و دعا

پایه شریف خدیو خان باب غلام محمد
۱۵
۱۵



رسم اندالرجن الرسيم

زده بونمين عبار و بو تراب کا	بر نقش پای کرده رخ آفتاب کا
اکسیر ہی عبار و بو تراب کا	تبه نهين نظرين ز ر آفتاب کا
جام بلور عهدي سانه شراب کا	جاری ہی نام ساقی کوثر زبان کا
رکبای نام تونی سپر آفتاب کا	شک هلال عید ہی شمشیر آید کا
بهر خضر خضری طریق شراب کا	تونی عذاب چاه ہی سینت کودی بجا کا

دریادلی ہی ختم وہ عالی ہی دست
رنگین ہی محبت حیدر پهری
ثابت ہی لائٹی سی تیری برابر
شیرازہ کیون دفتر کوین کا کہون
وعوی ثبوت ہی ثقلین اسکی ہی دلیل
شق التمر سی حبت خورشید گم

چاہی تو آسمان بنا دی جناب کا
دم پھر رہا ہوں نفس رسالت کا
بغیضہ وصی ہی رسالت کا
جامع جہانمیں ہی خدا کی کتاب کا
بیشک سے یکے ہی خدا کی کتاب کا
محب کیا خدائی ہی آفتاب کا

خورشید و ماہ قطرہ و یای فیض ہین

گردن لقبی برق بیان جناب کا

عالی ہی تلبوس گردن جناب کا
وہ ماہر و اوہما ہی جو دامن نقاب کا
بی مثل جلد مصحف خسار صاف
الندرتی اکت جسم لطیف صاف
برق نگاہ گرم دلیل ثبوت ہی

نار ہی پون ہفتہ چشم کتاب کا
کہلجائی پروہ حسن رخ آفتاب کا
مکمل نہیں جاب خدا کی کتاب کا
گردن قسی بن گیتی شیشہ گلاب کا
مونی مرہ کو پر کہون تیر شہاب کا

تیر بری حضور بلخ هوا ہی یہ آب آب	ہر پہول ہی چمن مین کٹورا گلاب کا
بوی پر نسی گل کو گل تر بنا دیا	ہر اشک شمع بزم ہی قطرہ گلاب کا
لخت جگر نکلتی ہین با ہم چلی ہوئی	عالم ہی مذاہ مین سیح کباب کا
دیکھی اگر وہ رشک چمن چشم گرم سی	خورشید ہو پگہل کی کٹورا گلاب کا
ہر عضو بی مثال ہی کس سی مثال دلو	عقا جواب ہی دہن لا جواب کا
بی پردہ دیکھنی کی تھی لکھ کتاب ہی	عاشق کو برق طور ہی گوشہ نقاب کا

میر نیکی بعد برق قدم پر تشار ہون
میرا غبار سرمہ ہی چشم رکاب کا

رہتا ہی جوش فرقت جانامین بکا	پردہ بنا ہی آنکھ مین دامن سجا بکا
طوفان اوٹھا دیا سر محفل شراب بکا	ممنون مین ہون ساقی دریا رکاب بکا
کشتی مین چل رہا ہی پیالہ شراب بکا	جاری ہی فیض ساقی دریا رکاب بکا
خورشید حشر نام ہی جام شراب بکا	خیمہ فلک ہی ساقی گردون جناب کا
چہیتی نہیں سجا باوہ کشتی جسم صاف سی	ہر عضو ہی شراب سی شیشہ شراب کا

کہد جو فاصدہ نقطہ انکھو نہیں جان ہے
 طلوس چرخ صورتِ بطیر تا پھر ہے
 بحرِ جہان میں نقشِ آبِ اہلِ دیدین
 اوس بادہ کش کا جسم ہی یا لطیفِ صفا
 نازک مزاج ساقیِ نازک دماغ ہی
 تونی نہ ایکبار بھی پرزہ رستم کیا
 وہ بادہ کش ہن دسی پیدا کرین زمین
 پستانِ مالِ جسمِ ہنس جسے ناز کو
 پیغامبرِ برایِ عیسریہ ہی پیام
 اندری و فوریم اشکِ تشین
 آہو نسی کیا ضررِ مژہ اشکبار کو
 آنکھیں دکھا دکھا کی گراتی ہیں بجلیاں
 پانیسی اور شعلہ عارضِ بھرگ گیا

سائل کو انتظار ہی تیری جواب کا
 طوفانِ ٹہا دئی صل میں ساقیِ شراب کا
 قصرِ فلکِ نمونہ ہی قصرِ حباب کا
 زنا پر گمان ہی موجِ شراب کا
 بویِ شراب ہی ہو پیالہ حباب کا
 دو گنا سوالِ شہ کی دن میں جواب کا
 تازہ فلکِ بنائین حبابِ شراب کا
 دریا کو بوجہ کوہِ گران ہی حباب کا
 خطِ دیکھی تو سوال تو کیجو جواب کا
 نظرِ زمینِ بلبل ہی فلکِ خونِ باب کا
 جلتا نہیں ہی تھی دامنِ حباب کا
 تودہ ہی لنگا ہونسی تیر شہاب کا
 انکار ہی شرابی چہرہ حباب کا

وہ بحر حسن ناز سرایا پیست ناز
جسم لطیف یار ہی وریا شراب کا

رہتہا ہی برق اوس گل تر کا مجھی خیال
عالم ہی اشک چشمین عطر گلاب کا

گہرا فشان ہی نیسان کرم سلطان عالم کا
خداوند انگینا مہر جم بن جاخی تم کا
ہمیشہ چاند سورج رات دن صورت کو نکلتی ہیں
وہ قیصر ہی کہ جسکی قصر کا دربان آراستہ
خیمہ ابرو وہ کعبہ ہی کہ سجدی خلق کرتی
جلاوتی ہیں دونکو یہ باتیں روح افزا ہیں
نہ ایسا کوئی آگ تہا نہ ایسا کوئی آب ہوگا
سخاوت کی یہ معنی ہیں کہ ملی اسکو کتنی
عجب برسات کا عالم ہی ہیلار و زبٹتا
سخاوت فی مٹایا حاتم طائی کی بہت کو
بہار آئی جوانان چمن کی لکھنؤ چمکا
قیامت تک عمل عالم میں ہو سلطان عالم کا
عجب عالم ہی جوش حسن ہی سلطان عالم کا
وہ رشک جم ہی فیروزہ فلک ہی خاتم کا
وہن پیش نظر گویا عیان چشمہ زمزم کا
لب جان بخش میں اعجاز ہی عسی میم کا
سو خری نہ مانہ باغ ہستی میں مقدم کا
کہ حاتم ہی گدای کترین ہی میری حاتم کا
ہمیشہ ہنسہ برستا ہی یہاں نیار و درخشاں
شجاعت میں نہیں لیتا ہی کوئی نام کر

<p>بزرگ گل خوشی سی اندان انسان ستی دور دریا خجش سی مانه کیون شادان حسد سی شمنوکی تلخ یارب زندگانی یه دہشت ہی قابل التیام آب کیتی نخل ہی آفتاب حشر زنگ جسم انوری عنای موسی ان عبد کو چوب راست حضور شاہ والا اہل دین احبابی</p>	<p>کہین دنیا میں اب باقی نہیں ہی نام ہی ہم کا گل تر کو ہساتا ہی چمن میں قطرہ شبنم کا اثر وی آجہان میں عدو کیو اسی سم کا وہاں خم عالم میں نہیں محتاج مرہم کا عجائب گل کہلاتا ہی گلی میں جاشنم کا علم ہی کیو حور جہان کیو ہی پرچم کا زمین قصر سلطان ہی منور عرش اعظم کا</p>
	<p>برای حفظ جان دم و طیفہ برق کہتی ہیں اکہ نام پاک حضرت میں اثر ہی اسم اعظم کا</p>
<p>مرح خوان ہون قلعہ عالم کند جاہ کا تا فلک شہرہ ہی و قیصر جسم جاہ کا کوئی مطلبہ نہیں جانا ہی توخواہ کا ساتھ رہتی ہی ہمیشہ فوج تائید خدا</p>	<p>ہی لقب سلطان عالم میری شان شاہ کا اختر اقبال سی چمکا ستارہ ماہ کا مرتبہ اکسیری علی ہی گرد راہ کا راست عالمی بنا ہی مدبسم اللہ کا</p>

کیا ساقربان جاتی ہیں بیان دیکھ کر
 باغِ عالم میں سواری دیکھ کر ہستی میں گل
 شعلہ سلطانِ عالم کا جہان میں عدل ہی
 خواہیں نما اگر تصورِ اقدس مکتب

سایہ ہی رشکِ سلیمان قصرِ ظل اللہ کا
 نام ہی بادِ بہاری مروجِ ہم ہر راہ کا
 راہ میں بھی کام کرتی ہیں خدا کی راہ کا
 دم ہر اگر تانگوں میں دکنان چاہ کا

راجہ اندر کا اکہارِ صحبتِ اقدس ہی برقی
 نام رکھا ہی پرستانِ نریمِ عشرت کا گہ

چہن رہا ہی پرین سی نورِ جسمِ پاک کا
 ہر طرف چٹکا ہوا ہی نورِ جسمِ پاک کا
 حسنِ گلشنِ افروز ہی چندان ناک کا
 دیکھ کر غلمانِ کہننگی نورِ جسمِ پاک کا
 یہ اثرِ دما ہی اپنی آؤتِ شناک کا
 ساتھ مرنی پر چھوڑا قاتلِ سفاک کا
 میکشی کی یہ علامت ہی کہ پہچانیں

جامہٴ فانوسِ روشن نام ہی پوشاک کا
 چاندنی ہی نام اوسکی تلکھی پوشاک کا
 آج شعلہٴ مہنی دیکھا رویِ آتشناک کا
 حورِ جنت سی کہیں اعلیٰ ہی تپلا خاک کا
 شعلہٴ جوالہ دورہ نگیا افلاک کا
 پاؤں میں بانپڑا ہی حلقہٴ فقر اک کا
 بعدِ مردن چاہتی تابوتِ چوتی تاک کا

جیبِ صبحِ شہر سی اپنا جنون کھلبلا نکلا	ایک بیہوشی یا وہابی پنجہ چالاک کا
رور ہا ہون یا دقا صدین نہیں خط کی امید	اندون سدو وہی بارش ہی ستہ ڈاک کا
بجلیاں جھکن کبشن میں گلِ رخسار کی	خوشہ پروین نباہر ایک خوشہ تاک کا
میری جسم زار سی ونا ہوا اوسکا فروغ	خس سی شعلہ بڑ گیا ہی دلی تشناک کا
عین سستی میں نگاہ گرم جس پر پڑ گئی	آبلوئی بنگیا گلشن میں خج شہ تاک کا
جیب کیا واماںِ محشر کی اورنگی دھجیاں	ہی ہی عالم جو اپنی خبہ چالاک کا
انکے غم میں فی بہار نو دکھائی بحر میں	پہول سینہ بنگیا تیری کربان چاک کا
آپ اپنا نامہ بر میں مون نورِ شوق سے	اضطرابِ لسی ہر کارہ بنا ہون ڈاک کا
گردشِ گرد و نسی لاکھوں بنگی ایسی گئی	جامِ حم ہی ایک کاسہ ہی مہار جی چاک کا
جل بھی کا طالبِ دیدار اپنی آگ میں	نام ہی برقِ تجلے شعلہ اوراک کا
گورگو ہی اشتیاقِ وصلِ حیران میں	خاک کو درکار ہی پیوند میری خاک کا

بی توقف منزلِ مقصود کو پہنچنیگی برو

توس عمر روان گھوڑا ہی اپنی ڈاک کا

سو بوا بجا یگا سر زلفت بلند کا
 عالم میں کون صید نہیں صید بند کا
 ہر سر زمین میں شور ہی آہ بلند کا
 باا ہی تہ سروسے اوغ و پسند کا
 پابند وہ حسین ہی زلفت بلند کا
 موزون ہیں تن قد موزون باریں
 موئی میان باریکی باریکیان پوچھ
 ثابت ہیں پور پور کی شیریں ادنیٰ
 کہنچون جگر باریں آہ شرفشان
 پنچہ میں او سکی پنچہ خورشید آسمان
 کیا پنچ زلفت یار کی ہر پردہ ستہیں
 زینت سی حسن ناز و ادا اور بڑہ گما
 یز نگاہ ناوک پیدا و کا ہی نام

کیا کچھی علاج دل در و مسند کا
 گردون ہی ایک حلقہ ہی او سکی کند کا
 افلاک پر سرا ہی جاری کند کا
 مصرع نہیں ہی مصرع قد بلند کا
 صیاد آپ صید ہی اپنی کست کا
 گویا یہ ایک بند ہی ترکیب بند کا
 رہ رہ گیا کشش میں غلم نقش بند کا
 کس نہ سی میں بیان کون بند بند کا
 گردش میں آسمان ہو وادہ سپند کا
 ہالہ ہی نام نور سکی دست بند کا
 قائل ہوں کون کون بندش دستار بند کا
 زیور نہیں یہ ساز ہی تیری سمند کا
 ابرو لقب ہی تیری کمان بلند کا

غیر و نکی رنج ویکہ کی قدامتوں ازلہ	پوچھو نہ حال میری دل در مند کا
کیا دخل مینی شکوہ کیا ہو فراق میں	چکا کہی نہ آگ سی نہ سنی کا
باغ جہا نین بہر بشر آنکہ چاہی	سج ہی یہ قول فائل شکل پسند کا
روشن ہی مئی میخی رشید روئی	دقری ایک ایک ورق و غلطی کا
نکین کہ فکر رسا ہو یہاں رسا	زینہ ہی عرش آپکی بام بلند کا
کیونکر کہوں نہ بانگو موج شراب کی	پانی لبون سی آپکی شربت ہی قند کا
جسکو حلال آپ کہیں صواب ہی	پکھ اور تو گناہ نہیں گو سفند کا
دیتا ہی اد کون کسی بیزبان کی	قصاب پر قصاص نہیں گو سفند کا

کیا برق تونی ربہ دیا اس زمین کو

ہر شعر آسمان ہی فکر بلند کا

کیا وصف کچی او قمن خوش حال کا	مہتاب جسکو کہتی ہیں مکہ ہی گال کا
شہر ہی ابرو و رخ روشن جمال کا	عالم دکھاؤ خلق کو بدرو ہلال کا
مشتاق مثل بد نہیں ہیں کمال کا	لکھو دماغ او ٹھای جو صد مہ وال کا

ایسا مزاجی شمس و قمر کو کمال کا
 شہر ہو کیونچہ ابروی جانانگی خال کا
 خوابانہ وصل یا رہی طالب محال کا
 دوزخ ہی مہر اوس قمر خوش جمال کا
 چمکا جو حسن اوس قمر بی بیشال کا
 احسان ہی فراق میں جیش خیال کا
 کامل سی حسن پوچھ ہی صاحب کمال کا
 سنتی ہو تم جو لیلیٰ و مجنون کی داستان
 حیرت سی سب ملال عیان ہیں چو پی
 اسفل ہی انکساری پاتا ہی مرتبہ
 ملک عدم کو جاتی ہیں پیر شنائی ل
 ظاہر ہیں بعد مرگ ہی ل کی کہوتین
 خطنال کی صدی کلی کاٹی ہیں لوگ

عالم میں روز او شہاقتی میں عمدہ نوال کا
 دیکھا ہی کس فی زناغ کمان ہلال کا
 ممکن نہیں جواب ہماری سوال کا
 منہ لاکہ بار دیکھ چکا ہی زوال کا
 گھٹکر لباس مہر فی پایا ہلال کا
 مرتا ہوں جانکنی میں مزاجی وصال کا
 صورت دکھا کہ بدر ہی عاشق جمال کا
 افسانہ ایک یہ ہی عاشق کی حال کا
 آئینہ میں فراق میں ہوں اپنی حال کا
 گر کر بڑا ہنہال سی سایا ہنہال کا
 نقل مکان ہی نام بیان انتقال کا
 گنبد نہیں یہ برج ہی گرو ملال کا
 تلوار چل رہی ہی کہ عالم ہی چال کا

خالی نہیں فی سب سی سفل کی کئی چال
 نقش قدم ہیں شمع تجلی سہ نور ہے
 تیرا خیال زمیتِ نجاتِ سیاہ ہی
 جوشِ الم سی شام و سحر کی کہاں تمیز
 جاتی رہیگی رنج سب آغوشِ قبر میں
 بہر نہ ہی در بدر تو فقیر سی کم نہیں
 کیونکر نہ جو باعثِ رفعت بشر کو ہو
 ہرگز نہ کہہ اس کہ بخشش کی وسطی
 شرمندگی فی اور ڈوبیائے سرم ہے
 خالی نہیں ہی حسن سی اچھوکی کوئی بات
 افشان سی بروکی و چندان نمود ہے
 دیکر سخی اوٹھاتی ہیں دنیا کی سختیاں
 تصویرِ غمِ فراق میں کہتی ہیں مجھ کو لوگ

ہر دو چرخِ نظر و نہیں حلقہ ہی چال کا
 پروانہ جبریل ہی ہی تیری چال کا
 خوشیدِ شہرِ ہول ہوا اپنی ڈال کا
 فرقت میں کچھ حساب نہیں وصال کا
 مشتاق ہوں فراق میں وصال کا
 پائی طلب جواب ہی دستِ ال کا
 رتبہ ثمری باغ میں ہی ہر نہال کا
 ہر قطرہ بحرِ عسوقِ انفعال کا
 ملو فان اوٹھا دیا عرقِ انفعال کا
 خال رخِ سحر ہی لقبِ تیری ڈال کا
 جو ہر ہڈی ہا ستار و نسیمِ تیغِ ہلال کا
 پتھرِ عوضِ ثمر کی ثمر ہی نہال کا
 پتلا بنا ہوں رنج و نسی گردِ ملال کا

انتدیری ابداری دندان آبدار	تار شجاع مہر ہی رشتہ خلال کا
صحن چمن جواب شفق ہی شہابی	خورشید قمر ہی مہاری گل کا
وہ ہم نہیں کہ تسی جدا ہو کی پہر	روز فراق دن ہی ہماری سال کا
پر ویسی چشم یار کی ظاہر میں شمع	چہتا نہیں ہی نیت میں نافہ خال کا
بخشش سپری تیغ زبان فقیر	مرہم کرم ہی زخم دمان ال کا
اتنا تو جذب عشق فی باری اثر کیا	اوسکو بھی اب ملال ہی میری لگا
ہمچیز نہیں ختم ہیں صحرانوردیان	پیرو ہی آسمان ہی گردش میل کا
غم کا مزا فراق میں عاشق سی چوٹی	یہ ہی شری ایک ہماری ہمال کا

اب آفتاب غریب بام برق ہی

ہشیار باش وقت ہی غافل نوال کا

قیامت ہی فسانا مالہ خال لبر کا	سنا کچی فقط آوازہ شور روز محشر کا
میسر ہی سال آہون پہر محبوب لبر کا	تعب کی حکیم ہی بٹ شہباز کو ترکا
نظر آجا جو طغیان میری اشک نے مدد ترکا	اوٹھایا اوس قمری سنسکی طوفان کو ترکا

ہوا سی پنج منہ چرب کھلا زلف مغبر کا
 بیان کیا حسن کچی و حسن روح پرو کا
 وہی ملتا ہی جو ہی خلوت میں جب کی مقدار کا
 ملا ہی پرین اب وہ اگانا تو انی میں
 خطا و س شک سچا کا بڑا دیا ہی رکت
 نہ چھوٹی تا قیامت گل کھلی ایسا تاشا
 یہ ثابت ہو گیا ای ہر تیر لایا تو تیرے
 تن پر نور کندگی طرح سارا دکھتا ہی
 جواب نامہ کیسا پہر کی ہی تا نہیں قاصد
 ہمارا بچ ہی است سان اہل فضیلتی
 اصغر رفسی مہر و ہم جو خط شوقی پہنچنگی
 کہاں کا نامہ آخر ہو گئی سوز نہانی
 تمہاری ابرو و مژگان بجا رہی تو قاتلین

پریشان ہو گیا مجموعہ موج بوی غبر کا
 نہیں دیکھا کہی پایا کسی فی جسم انور کا
 بنی کس طرح آب خضر آئینہ سکندر کا
 عرقی شستہ گوہر لقب ہی جسم لاغر کا
 لقب ہی مرغ زرین فلک کی کبوتر کا
 لہو سی میری ای قاتل چمن بن جاجی ہر کا
 الب کہ تر بنایا ہی خدائی لعل احمر کا
 نہیں محتاج وہ رشک قمر سونکی زور کا
 بتا ہی سی تپا ملتا نہیں میری کبوتر کا
 بنا ہر مالہ دل موٹی گان حشیم اختر کا
 اوڑھکا ساتھ درواری پراس گلگلی کا
 جلایا چمکی ہمینی آشیانہ خود کبوتر کا
 جہانیں کام یکساں زبان تیغ و خنجر کا

مژ کیا عیب جی سی بصر جان جاتی ہیں
مٹائی سی نکل آتا ہی ہر اہل جوسہ کا

سہرا پاواع کہا کر مر گیا ہوں قہر مت میں
کفن تقدیرنی مجھ کو دیا پہ لو نکی چا ور کا

نہ کوئی اذنی سوا اور جان جان دیکھا	وہی وہی نظر آئی جہان جہان دیکھا
کہیں نہ جان نظر آئی کہیں عیان دیکھا	نئی لباس میں دیکھا تہیں جہان دیکھا
کچھ یہاں نظر نہ آیا کچھ وہاں دیکھا	تہ زمین ہی ہی دور آسمان دیکھا
بہشت میں ہی وہی جور کو روان دیکھا	یہاں جو دیکھ چکی تھی ہی بان دیکھا
غلط ہی ضعف سی تنکا جو لوگ کہتی ہیں	پریدہ چشم فی کسبم ناتوان دیکھا
تمام عمر کئی اپنی قید خانی میں	عدم سی آئی ہستی میں آسمان دیکھا
بجائی مجھ کو جہتی ہیں سب بہشتی	ہمیشہ گلشن عارض کو بی خزان دیکھا
عیان ہی میں گریانی میری حالت	کہ ایک قطریں یای خون وان دیکھا
کمال عمر ستمگر کو طول ہوتا ہی	کہ پیر چرخ کو ہر دو میں جوان دیکھا
عرق کی بوند نہی روشن ہی نہ چکا	زمین عطر میں خورشید آسمان دیکھا

<p>فلک کو رشک ہوا کوئی جب ان دیکھا کہ فرشِ خوابی اڑھتی ہوئی ہوا دیکھا کیسفی پہر نہ کہی اپنا کاروان دیکھا غضبِ موجِ کبھی اونکو مہربان دیکھا کہ تمنی آنکلی بند کیونیم جان دیکھا کہ اپنا خاک میں ملا بھی رایگان دیکھا ہزار حیف کہ ہمیں نہ وہ جہان دیکھا ہزاروں باتیں سنائیں جی زبان دیکھا</p>	<p>خزانِ عمر کا دیکھا بہارِ شباب ہماری آہنسی پایا نشان یاروں نے گئی جیانی جو لوگ دو جانی کئی دو چند اور محبت ہوئی محبت سی مری تمام مچنی ندگی کی آج سیلے مزار پر ہی نہ آئی یہ اور حسرت ہے کہیں کی دیکھ کی تجکو بہشت میں رہیں جلایا بزم میں ہر روز شمع کی تہ</p>
<p>قیامت آئی یہ تڑپا فراق میں ہی وقت نہ پہر زمین کو پایا نہ آسمان دیکھا</p>	
<p>مہتابِ آفتاب لبِ بام ہو گیا قالب سی چٹکی روح کو آرام ہو گیا مرکزِ فراق یار میں آرام ہو گیا</p>	<p>شبکو جوتی نقاب و گلِ فام ہو گیا مرنی سی میری شاد وہ خود کام ہو گیا جاتی رہی ملالِ الم کام ہو گیا</p>

دو یوانه عاشق رخ گلفام ہو گیا	سو دامن لفت یار سی سر سام ہو گیا
دنرات میں تیز نہیں اہل دید کو	فرقت میں نام صبح وطن شام ہو گیا
زلفونین ہنسکی لنی بڑھایا فریب	کلفت سی رخ خاک نہان نام ہو گیا
اونی یہ انگار کا اعلیٰ مرتبہ	ہر نقش پاشاں فلک بام ہو گیا
آئی جو بھونید تو جاگی ہماری سخت	مرغی زندہ یہ فلک نام ہو گیا
عذرا کی ساتھ اومق و لیلی کی ساتھی	ہر وقت عاشقونین نیا نام ہو گیا
اندھری جوش نور کہ ہر نقش پای یار	ماتہ ہر تاج سربام ہو گیا
استدری تعلی تکین پای یار	نقش قدم سی پست سربام ہو گیا
پاؤسی قدم سی بنی ہی نبات خاک	شیرین ہن کی طرح لب بام ہو گیا
رکھا جو اوسنی پاؤں قیامت عیان	خورشید خسر خال لب بام ہو گیا
کہتی ہی پاؤں ہنسی نگین سبکی او گلیاں	کو یا ہلال عید لب بام ہو گیا
کچھ زلف پر نہیں کہ بلا ہین تمام عضو	جو حسین بھنپن کیا وہ اوسی دام ہو گیا
سب طمطراق عاریتی ہی جہان کی	نیک کس کا عدم میں زیر زمین نام ہو گیا

<p> مرنگی بعد روح فی زلفونہیں دم لیا ایسا گستاکی تمہی گرایا نگاہ سے جینی کا لطف آنکھوں کی شورشے کہو دیا ہوٹھوں سی تیری آنکھ فی پائین جلا تین وہ کھلائی رنگسرخ فی دونی بہا حسن نظر نگاہ یار کی آنکھوں سی ہی بھلا مرنگی بعد خاک ہی آب حیات ہی دور بہا نہیں عیش سی جس کو حسن نہیں زاد کا تار سجدہ سی ظاہر فریب ہی بخشش سی مال کم نہیں ہوتا کریم کا کیفیت زمانہ دکھائی شراب فی پتھر کو لعل عکس فی اوسکی بنا دیا </p>	<p> چھٹکر قفس سی حیدر تہ دام ہو گیا نقش قدم نہال فلک بام ہو گیا تلخی سی زہر روح کو بادام ہو گیا شیرین چند قند سی بادام ہو گیا موباف لعل کا شوق شام ہو گیا رنگس کا پہول بہر عصا شام ہو گیا کیا فائدہ جوشیہ دل جام ہو گیا مدہوش می سی نرم مین کب جام ہو گیا کہ با زیر خاک نہان دام ہو گیا نقش ایک نگ سی کہہ جگہ نام ہو گیا نشا کا ڈورا مجھ کو خط جام ہو گیا پختہ نگاہ سی شہ خام ہو گیا </p>
---	--

اہل تہیز جانتی ہیں برق کیا کہیں

ہستی میں بہر نام فقط نام ہو گیا

روز ہی نور و زمین عالم لباسنگ کا
 صدمہ اوٹہ سکتا نہیں روح عدم گنگ کا
 رشتہ ہوں میں شوکی میں طلائیں گنگ کا
 کیا بیان کچھ زبان ہی وی آتش رنگ کا
 بادشاہ حسن عالم عجب ہی رنگ کا
 جلسہ محشر بھی کچھ کم بزم عشرت ہی نہیں
 روح کو آرام دم بہر جسم خاکی میں نہیں
 ظلم خالی نہیں سامان عیش اہل ظلم
 سختیاں سہ سہکی نازک دل ہو اچھی میں
 تیری شان کان نظر سی پکی جا سکتا نہیں
 لطف سی باغ جہانیں کوئی گل خالی نہیں
 سور غمی اس صنم کی دل میں گہری نہیں

رنگ تن سی ملکیا جوڑا سنہری گنگ کا
 خاکہ ان ہرین عالم ہی کو رنگ کا
 طائر دل صیدی شہباز زرین خپک کا
 تل دہان تنگ ہی گویا کہ چشم تنگ کا
 تافک شہر ای میری اس فک اورنگ کا
 صور اسرافیل نعمت ہی باب چک کا
 تنگ کرتا ہی مچی صدمہ لباسنگ کا
 آسیا می دور جھکو چرخ مینا رنگ کا
 کہا کی تہر سیکڑوں شیشہ بنا ہی گنگ کا
 پر شکستہ صید ہوں شہباز روچنگ کا
 سکو دعوا حسن میں ہی اپنی اپنی گنگ کا
 بنگیا جل بہنکی آخر میں شہر اسنگ کا

<p> نہی نفسی اس دلِ نازک کی بہا بریت عارِ عریانی سی ہی مجھوں بی پرواہ کہتی ہیں مئی میں کو گردِ دامن گیر بار چاندِ ذراتِ زمین مئی میں کب نور سے عالمِ مستی عیان ہی عضوِ عضوِ یاری اوس تلک پہنچیں قصو میں یہ اجاگاری دوستی دشمنی سی ہی کرتی ہیں کب کب جمع کرای پر گردِ دون لشکرِ جو رستم دلکی مینابی سی ثابت ہی وانی عمر کے ربطِ بی حس کا ہی کام اتا ہی اکثر وقت پہ عمر کو وقفہ نہیں کیونکر رخی خوش دل سلطنت سی کم نہیں ناکمالِ عشق میں </p>	<p> فی الحقیقت اپنی زمین آئینہ ہی سنگ کا میں وہ عاشق ہوں کہ دیوانہ ہوں م لکھناں ہی نلام اوس گردِ دامن کی پرتوِ اخورشید ہی خسارِ آتشِ رنگ کا موجِ زمِ یابی گویا آبِ آتشِ رنگ کا حکمِ نقشِ قدم رکھتا ہی وز سنگ کا صلحِ کل ہی نامِ عالم میں چاہی جنگ کا قصہِ عالم میں اگر ہی عاشقوں کی چنگ کا جانی والوں کی خبر دیتا ہی نالازم کا پاؤں پہ رنگِ عالم میں عصا ہی رنگ کا جانی والی کی خبر دیتا ہی نالازم کا تختِ تابوتِ عاشقِ نام ہی اور رنگ کا </p>
---	---

بی کدورت صاف طہیت ہتی ہیں گشتِ مزاج

برق تیغ برق میں مہا نہیں ہی تنگ

عاقبت اونسے علاج دل نالان ہوا
جوشش خس سے پیمان رخ جان ہوا
اچکھو موری سمجھا جو ملا رتبہ جسم
سنگدل عیش ہی ہستی میں چاہیں جو
نام کو بہتی ہنسی باغ چاہیں عاشق
عمر یاد سرگسیو میں کٹی عاشق کے
سبب حفظ فروغ رخ روشن چھا
کوئی عالم میں نہیں تیری کرم سی خا
نشوسی سوختہ جانو کو علاقہ کیا ہی
پس ناموس محبت نہ کیا وشت میں
سگ اصحاب ہوا محبت انسان شہر
جامہ تنگی عوض پرین ناک ملا

نہ ہوا عیسیٰ ورنہ سی ہی رہا مان ہوا
کل خورشید چراغ نہ داما نہ ہوا
میں ہوا پر ہی جو آیا تو سلیمان نہ ہوا
خندہ زن صورت کل غنچہ پیکان ہوا
دل ہی ہ غنچہ پڑ مروہ کہ خندان ہوا
کونسی روز جنون سلسلہ جہان ہوا
کہی خاموش چراغ تیرا مان ہوا
یہ ہی احسان ہی کہ شرمندہ احسان ہوا
سبز و شاداب کہی سر و چراغان ہوا
کونسا داغ چراغ تیرا مان ہوا
آدمی ہو کی ہی انسان تو انسان ہوا
جوش و شست میں کہی تنگی عریان ہوا

مین چون ده عاشق دیوانه آزاد و مرا
 تیری توی جو هونو نکو ملی بی نگیت
 تویی ده غیرت حور که بشر تو کی ای
 شکوه یار نه ایال ز نسیم تن پر
 مین ده قانع چون میر سر و سامان هوا
 کونسی وقت غم حیرسی گریان هوا
 آبر و کموی کبھی خلق میں طبع فانی هوا
 سرخ رنگت کو هوا دیکھ کی مہتاب
 قیدی کام نہیں عشق کی آزاد و نکو
 عمر بھر گردن قمر چین باطوق تو کیا
 لیکتی موت بھی سوی عدم هستی سی
 دنگ عارض سی گیا میں جو بچار لغوی
 آئینه جب نہوا اوسنی نایب زلفین .

کبھی پائند سر زلفت پریشان هوا
 لعل ایسا کبھی خورشیدی خشان هوا
 شکستہ خوا نکو آتاپی کہ دربان هوا
 برق تیرونی بھی انگشت بدندان هوا
 اپنی طالع کا بھی شرمندہ احسان هوا
 کبھی آنکھوں سی جدا گوشہ دامن هوا
 تجھی اتنا بھی تو امی دیدہ گریان هوا
 تجھی سر سبز کبھی بہر زخشان هوا
 نوحہ گر صورت بلبل گل خندان هوا
 پابزنجیر کبھی سرو گلستان هوا
 بطلب گهر میں خدا کی بھی مہمان هوا
 آئینه محکو بنایا جو پریشان نہ هوا
 کیا پریشان کیا دلو جو حیران نہ هوا

وہ تقویرین ہی آتی تھوئی گہرائی میں
 رخ انور سی بچا دل تو کہا میں زلفین
 ساتھ میرا نہ دیا قیس فی بھی حشمتین
 گہر بھی کیم کی اوس کوچی کو یہ کہتا ہی
 طینت نیک کا ہی نیک تر صورت خال

سنگ نہ ان سی کپی دست نہ ان ہوا
 یون پریشان کیا مجکو جو حیران ہوا
 حضرت خضریٰ بھی ملی یہ بیابان ہوا
 رگ بھی دل میں تنہا کہ سلمان ہوا
 کیا ہوا نام کو ظاہر میں سلمان ہوا

مر گیا آپ گلا کاٹ کی شاہانہ ای بخت
 اپنی قاتل کا بھی شرمندہ احسان ہوا

عجب عالم ہی نیست سی شب بیلگی گویا
 اشارہ دیکھ کر کہتی ہیں عاشق شیم ابرو کا
 فقط افسون ہی کیا افسانہ تیری گویا
 یہ ثابت ہو گیا دیکھا جو عالم صحن گویا
 اشارہ تیرا دقتنا ہی اوس پر پرو کا
 چنی افشان تو چچکا حسن و نما اوس پر پرو کا

کہ ہر ذری پر افشانی گمان ہی مجکو جگنو کا
 نکالا شاخسانہ خوب تمنی شاخ ابرو کا
 بڑا ہی قہر ہی آفت ہی جاو چشم جادو کا
 کہ نازہ غبر شب بھی الٰہ چشم جادو کا
 نہیں بچا نصین بچا نشانہ قوس ابرو کا
 نمایان ہو گیا جو ہر حال تیغ ابرو کا

یہ ہمپر کھل گیا دیکھا جو عالم اوسکی کنیو کا
 دو چندان گیا ز پوری عالم اوس پر پر کا
 قیامت ہی قد وقامت سنی پورا اوس پر کا
 پیام موت یا وصل ہی فرقت میں شوق کا
 فراق یا زمین کا حج ابرو و زون آنکھیں
 پیام موت راحت ہی ہر صید سیر مل کا
 جہان میں شہرت مشوق عاشق کے ہمت کا
 یہ جی پکا ہی و کرا شک خیز بیچ بٹھان کا
 ادیت اپنی ہر صورت کی کیونکر دلو ہائی کا
 بچی کیونکر دل عاشق کہ دو نوجوان لپٹ کا
 مثل سچ ہی کہ ہر نوجوان موسیٰ بود لازم
 لگی ہتی ہیں آنکھیں دقش کی صاف کہ دق
 رخ خورشیدی چہرہ تمہارا یاد آتا ہی .

کہ چلے موج بوی مشک چین ہی قس لب و کا
 گل خورشیدی کا ہی قمر کی ہی بازو کا
 نمونہ آفتاب حشر ہی تو یز بازو کا
 سلائیگا ہمیں تکی میں تکی تیری پہلو کا
 لقب ہی گو ہر سلطان بیان ایک ایک کا
 فزون ہو تا ہی غم حجب در و کم ہوتا ہی پہلو کا
 گہلا زخمونی میری نور تیری سب بازو کا
 دل مجروح تیری جہر میں پہوڑا ہی پہلو کا
 قیامت ہی گوارا رنج ہو بارہ کو بازو کا
 لقب ہی سینی مجاہد و تمہار حشیم و ابرو کا
 جواب اعجاز لب ہی ای پر حشیم و ابرو کا
 کہ عالم ہی گریبان پر ہلال تیغ ابرو کا
 گمان حبیب سحر پر ہی ہلال تیغ ابرو کا

گمان ہی صورت اختر فرم چکے جگنو کا	تہا رتی عارض تباہی لگی مہر زواری
یہ عالم ہی سہ خاک اسی بقا و سکی فزین	رخ خوشید تباہی گمان ہی جسکے جگنو کا
<p>۴ میری کشت آرزو پر آج پانی پہر گیا</p> <p>تو جو محبی اسی بہار زندگانی پہر گیا</p> <p>بوسہ بانی لب سی نہہ اسی یار جانی پہر گیا</p> <p>باغ عالم پر غم وقت میں پانی پہر گیا</p> <p>۵ میری آنکھوں میں وہ جوڑا زعفرانی پہر گیا</p> <p>انکھ میں جسم خرام یار جانی پہر گیا</p> <p>جوش غمی موسم باغ جوانی پہر گیا</p> <p>جام سیم ماہ پر سونیکا پانی پہر گیا</p> <p>انگنی جیہ او سکی قدر دانی پہر گیا</p> <p>عاقبت اوس ماہ کی لیکر نشانی پہر گیا</p>	<p>و یکہ کر آئسو مزاج یار جانی پہر گیا</p> <p>خار غمی روتی شادمانی پہر گیا</p> <p>ایسی شیرینی کہی تھنکر رہیں بین</p> <p>ساری عالم کو ڈوبیا میری شش اشکینی</p> <p>روتی روتی غم پر احب یاد آیا مجھ کو تو</p> <p>میں وہ لالہ نمون کہ پیکر پدیاں سے ہوئے</p> <p>تیری جاتی ہی گئی اپنی بہار زندگی</p> <p>رنگ عارض کو پسینی فی دچندان کر دیا</p> <p>راہ کی پہر و نسی صفت گہر کی آنکھی کہاں</p> <p>وانغ دینی کو عدسی عشق لایا تہا مجھی</p>

طور پر سب کو جلایا حسرت دیدار نے
 وہ جو نکلا پڑ گیا ایسا طمانچہ عکس کا
 ہیری پیری ونسی کہاں تھا صد کو فرشتے
 انتظار خط میں پہلی خط سی مینی جان دو
 کب تک تا چند آخر آدمی ہم ہی تو ہیں
 اور عالم ہو گیا دنیا نئی پیدا ہوئے
 حال دل کہتی ہیں جیتا ہی وہ شکست
 ناصحا مجبور ہوں سی یہ کیا کہتا ہی تو
 اوس تم ایجا دکی لاکھون تم ایجا دین
 لوگ کہتی ہیں نہ آیا عاقبت دکو قرار
 لی راہ قبر صدمہ وقت سی مر گیا
 تا صبح لاکھ بار جیا اور مر گیا
 زلفون میں دل اولچہ کی سفر تن کی گیا
 لاکھ بار سی شکی موسیٰ تنانی پھر گیا
 آسمان پر روی ہر آسمانی پھر گیا
 جب وہ لایا لیلی پیغام زبانی پھر گیا
 نامہ بر آیا تو وہ لیکر سنائی پھر گیا
 دل ہمارا تجسی اسی ظلمونکی بانی پھر گیا
 جسطرف عالم میں ہی یار جانی پھر گیا
 سر ہمارا سنتی سنتی یہ کہاں ہی پھر گیا
 جانکر اوس یوفا کی ظلمانی پھر گیا
 جب وہ آیا واع نو دیکر نشانی پھر گیا
 اوسکی در پر برق پھر جانفشانی پھر گیا
 وہ اپنی گھر سد ہاری تو میں اپنی گھر گیا
 کیا کیا فراق یار میں مجھ پر گزر گیا
 اچھا ہوا بلا سی چٹی درد سر گیا

نہرا کی ولٹی پاؤں پھرا منہ کو پھیر کر	میری سیاہ خانی سی خوشید در گیا
فرقت کا حال ای بت میرحم کہہ نہ چھ	وہ روز بھی خدا کی کرم سی کہ نہ گیا
کت جائیگی یہ دن ہی جو باقی ہی رہے	کیا کیا ہوا فراق میں کیا کیا کہ نہ گیا
نکلا ہی ماہتاب فلک پر جوشا کم	شاید وہ مہر کو بھی سی نیچی اتر گیا
اندری ترقی حسن رخ نگار	مہر فلک نگاہ سی میری اتر گیا
احسان تیغ یار کی خفت کمال تھی	سر کیا کٹا کہ بوجہ ہمارا اتر گیا
چونکہ نہ صور آہ سی بھی بحر یار میں	ثابت ہوا کہ طالع خوابیدہ مر گیا
کیسا علاج میں نہ بچو نکا کی طرح	زہر غم فراق اثر دل میں کہ گیا
ایسا ہوا غبار کہ ہرگز ہوا نہ صاف	دامان یار خاک سی میری جو بہر گیا
کیا ناز کی سی چادر مہتاب پارے	دم چڑھ گیا حضور کا چہرہ اتر گیا
ہستی سی تابک عدم ایک حبت ہے	۴ جھپکی نہ آنکھ ہی کہ ادھر سی اودھر گیا

ہر وقت تازہ رنگ دکھاتا ہی چرخ برت
 خوشید نکلا زیر زمین جب تھر گیا

حیا سی منہ نہ کھلا زلفت کا حجاب رہا
 تماش ساقی می کش میں اضطراب رہا
 یہ عہد دولت ساقی میں بد باب رہا
 حریف شاد دل و محسب کباب رہا
 ہمیشہ جام چلو دورہ شراب رہا
 جگر کی داغ و نشانی نالان دل خراب رہا
 کف نگار میں جام شراب بناب رہا
 کیا جو وعدہ فردا سمجھ گئی عاشق ^۲
 ہزار شکر کہ میں کچھ تو کام کا نہرا
 اگر ہو خلق کو راحت تو رنج راحت ہے
 شمار ہونہ سکا حاسب و نسی و زشمار
 بہشت میں ہی تمہاری بغیر خاک ہی
 وہاں قامت بونکی و صفت کیا کجی
 ہمیشہ شام کی پردی میں آفتاب رہا
 تمام عمر خرابات میں خراب رہا
 کہ محسب ہی یہاں برسر حساب رہا
 ہماری دور میں دوشربا بناب رہا
 ہماری ہاتھ سی گردش میں آفتاب رہا
 چمن میں نعمہ سرا طائر کباب رہا
 ہمیشہ ماہ کی منزل میں آفتاب رہا
 کہ اس سوال کا اب حشر پر جواب رہا
 ثواب اگر نہ ملا مورد عذاب رہا
 ہمیشہ دیدہ گریان سی میں سحاب رہا
 اسی حساب سی بندہ تو بی حساب رہا
 حصول کیا جو ہزاروں برس شباب رہا
 تمام خلق سی بالائے اجواب رہا

قیامت میں آئی نکس و زڑ و قامت سی

یہ معنی حسن کی پہن کر کہتی ہیں اسکو

ہمیشہ ایک ہی میری پر آفتاب ہا

کہ آفتاب کا ہر نقش پا جواب ہا

غضب کیا کہ جو ایندین تو برق نی سیکے

اگر میچ ہی تو پہر غم بہر خراب رہا

اوس شکل شری کو آخر دلا دیا

پروا ولب کی اوسنی جو چہرہ دکھا دیا

محشر جو پر وہ عارض اوٹھا دیا

آہونکو میری شکی وہ خاموش ہو گئی

وحشت میں قید ویر و حرم ولسی ہو گئی

پہر جہانک تا کہ انکھوں فی میری سرخ کے

اوس شوخ کی نہ پوچھتی کچھ محبی دہشتا

انکڑائی دونوں ہاتھ اوٹھا کر جو اوسنی

سیکھی ہی اوس جوان فی سر فلک کی چال

وہ آہ مینی کی کہ کلجا ہلا دیا

نک رخ بہار گلستان اوڑا دیا

قامت سی اوسنی روز قیامت نہ کیا دیا

شمع نہال طور کو مینی بجھا دیا

حقاکہ مجھ کو عشق فی رستا بتا دیا

پہر غم کامیری نالون فی لگا لگا دیا

ایما جو ذکر عاشق بیدل اوڑا دیا

پر لگ گئی پروں فی پرکھو اوڑا دیا

ہر پہر کی مجھ کو خاک میں آخر ملا دیا

<p>نننگی مین گیا صفت مزگانگی سانی کپنچی جو دلسی آہ ہوا ہو گیا فلک نمکانہ کچہ الم ہی نہ شادی کی کچہ خوشی تیری حضور رنگ اوڑا آفتاب کا</p>	<p>ہر بار نوک نیزہ سی سینا ملا دیا ترپا جو مین مین کا تختہ اوزا دیا کہنکا وصال و ہجر کا دلسی اوٹھایا تو فی چراغ چشم فلک کو بجھا دیا</p>
<p>وہ سیر کو جو آئی تو صدقی مین اونکی برق ہر ایک گل فی طائر نکبت اوڑا دیا</p>	
<p>والا لگا جو صبح کو پردا اوٹھا دیا اوس ماہ فی جو چاند سا کہڑا دکھا دیا اعلیٰ کی واسطی ضرر اسفل سی کچھ مین مثل ہلال و بدتر نزل ہی بعد اوج بتحانی ٹوٹ ٹوٹ کی مٹی ہین مسجدین بتیابی فراق کی حالت نہ پوچھی حمام سی چمک کی جو کھلا وہ رشک</p>	<p>عالم طلوع مہر کا اوسنی دکھا دیا خورشید آسمان کو نظر سی گرا دیا کدن ہوانی شمع فلک کو بجھا دیا کیا کیا بڑھایا اپنی کیا کیا گھٹا دیا کیا کیا بگاڑا اپنی کیا کیا بنا دیا ترپا تو آسمان و زمین کو ملا دیا خورشید روز خشری چہرا ملا دیا</p>

موزون ہن صفت کیا قد موزون کیا	گویا زین شعر میں طوس بیے لگا دیا
کہتی ہن دیکھی بوسہ طلحائی حسین کا	سونے کا مینی تحب کو نوالا کہلا دیا
۱۱ ہا جو اپنی گہر کی طرف کوئی یار	پیک اجل فی گور کار ستا بتا دیا
نکلا غبار دلی صفائی تو ہو گئی	اچھا ہوا جو خاک میں سینے ملا دیا
انجمن حیا سی جیک کسین دیکھا جو میرا حال	یتغ نگاہ یار کو سینے کسا دیا
ناچار جب جواب نہ آیا سوال کا	یعنی نوشتہ خط قسمت دکھا دیا
بعد از فنا ہی عشق فی دل کو نہ دی بجائے	۳ اونس چٹا تو حور سی بکھولا دیا

بالائی طاق رکھتی حد ایکی رنج برت
اوس بت فی میری کعبہ دل کو گرا دیا

انتر زلف کا بر ملا ہو گیا	بلاؤن سے ملکر بلا ہو گیا
نخان عشق دل بر ملا ہو گیا	بلاؤن کا لینا بلا ہو گیا
بلاؤن میں دل مبتلا ہو گیا	مجھی عشق کیسے بلا ہو گیا
دم می کشی پہوٹ نکلا یہ رنگ	۴ صراحی تمھارا گلا ہو گیا

<p> خون لی کی ہمراہ آئی بھار کہلا منہ تو چاندی کی بادل بنیں چھٹی مر کی رنجون سی شکر خدا دیا غیر فی ہی دل آخر اوسی نہیں تج کو زیبا گریبان تنگ گی وہ تو وقفہ ہی مرنی میں کیا تنگ آئی حب دل سی نالی کی برائی ہوئی منہ دکھانی سی کیا سمائی دل تنگ کی دکھی فلک آسمانی قیاسی نیے تعلیٰ زمین سی جو نالوں کی دکھایا نیا چاند فی یہ رنگ </p>	<p> فی سری پیر و لولا ہو گیا فلک عکس سی بادلا ہو گیا مصیبت کا طی مرحلا ہو گیا سیجھے دیکھ کر مچلا ہو گیا تیر تیخ اپنا گلا ہو گیا ہمارا ہی سٹے مرحلا ہو گیا محبت میں غل مشغلا ہو گیا ہزاروں کا اسمین بہلا ہو گیا کہ عالم میں ثابت خلا ہو گیا خطِ کہکشان پر تلا ہو گیا فلک پر عیان نزل لا ہو گیا کنہیا بنا سانا لا ہو گیا </p>
--	--

ہو اقل بی جسم میں جا کی برت

وہ کو چہ سیجے کر بلا ہو گیا

ہو گیا بجگو خون جب تراز یور چمکا
عالم نور ہوا جب رخ انور چمکا
سن کہتی ہیں اسی صورت شمع فائز
خضر ل' وڑ پڑا جانکی آب حیوان
ہر چہ کو کہتا ہا ہی بہت نخوت سی
ایک ظلم ہی سو ملک عدم پا برکا
ہا لہ خط قد بالا کی لئی زیبا ہے
دیکھ کر اوسکی تجلی نہ ہی تاب نظر
صبح کو بٹنی سنی س ماہ فی جو منہ دیو
وصفٹس مہر کی لکھ کر گلیمیں باندھے
وقت یار میں گہر محکو ہوا ہی طلعت
اشک چشم فلک پر بہن باران ہے

زر گل دیکھ کی داغ دل مضطر چمکا
بدلی قلعی کی مرا چاند نیسی گہر چمکا
نور چہنکر تری دیوار ونسی باہر چمکا
نقرہ بالونین تعویذ جو سر پر چمکا
اویگیاں تو ہی تو ای ماہ منور چمکا
توسن باز نہ ای ترک ستم گر چمکا
بیج ہی محتاج ہی ہر ایک علم پر چمکا
کری بجلی جو نہاد ہو کی وہ دبیر چمکا
چہپ گیا مہر یہ رنگ رخ انور چمکا
مرغ زرین فلک بنکی کبوتر چمکا
ایک دن مہر نہ ذریکی برابر چمکا
بجھی جگنو جو شب ہجر میں اختر چمکا

کھل گئی نشا کی عالم میں جو بکلی تیار ۴ بجھی میخوار کہ یلور گاسا غرچکا	
برق گہرا نہ شب ہجر کی تاریکی سی وصل اوس ماہ کا ہو گا جو مقدر چکا	
جنون خشر کا سلا ہو گیا کہ بل کہا کی مین سلا ہو گیا یہی بہر عاشق صلا ہو گیا غضب میری حق میں گلا ہو گیا	تہ خاک ہی غلغلا ہو گیا پڑی عشق گیسو میں سر پر پیچ عوض جانفشانی کی ہن داغ دل اونہیں جای شکوہ شکایت ہوئے
صفا تی رخ ای برق ادنی یہ ہے قمر سامنی بی جلا ہو گیا	
سیل تن پر لال صندل کا براوہ ہو گیا وزرہ ذرہ لال صندل کا براوہ ہو گیا برج قوس ای مہروش تیرا کباوہ ہو گیا جب سواری ملگتی مجھ کو پیادہ ہو گیا	رنگت بو میں گلہسی وہ گلہ زیاوہ ہو گیا تیرے قدموں کی خط شخرف جاوہ ہو گیا تیرے خط شعاعی عکس خورشید فلک باعث پستی ہی فوت فی سواروں کی طرح

تو وہ شطرنجِ جهان میں شہسوارِ حسن ہے
 ساہتہ ہی اپنی ترقی کی منزلِ مثلِ عمر
 او سکی پر تو سی بنایا سی مگر اللہ فی
 جوشِ سودا میں جو آئی لہزِ لطفِ یار
 ابروی بر سائیکا او سکی نگاہِ مست سی
 یار کی مینِ قدمِ عیسیٰ پر پہنچا دماغ
 جامِ می ہر زخمِ ہی او سکی نگاہِ مست سے
 بکھشان سی شوق کیا سینہ فلک کا آہنی
 رہنمائی منزلِ مقصدِ مہوی خاطرِ شکن
 تیرا کو چہ خلد ہی کیونکر چلو نہیں جلدِ جلد
 چہ ہی غمِ شبِ فرقت کیا شمع و چراغ
 نا توانی فی بڑھایا اور زورِ عشقِ لطف
 وسعت کو نین ہی نظر و نہیں صفتِ تنگ

چاند باز گاہ میں تیری پایہ ہو گیا
 او سقِ زمین کم ہو اجتنا زیادہ ہو گیا
 روزِ وقتِ حشر کی نفسی زیادہ ہو گیا
 صورتِ از در بھی ہر ایک جاوہ ہو گیا
 آبِ جاری ساری دریاؤں میں جاوہ ہو گیا
 چاند او ترا خاکِ چربہ پاوہ ہو گیا
 شربتِ آبِ دُمِ شیرِ پاوہ ہو گیا
 چاکِ صحرا کی لہی ہر ایک جاوہ ہو گیا
 محبو ہر چاکِ دلِ بتیاب جاوہ ہو گیا
 پاؤں کی نچی صراطِ ای حور جاوہ ہو گیا
 مثلِ اطلسِ ہر فلکِ تار و نفسی ساوہ ہو گیا
 کم ہو اجدم لہو سودا زیادہ ہو گیا
 سیرِ چشمی سی یہ اپنا دل کشا وہ ہو گیا

<p>عقدہ تہر تہر عاشق کشادہ ہو گیا پنچہ پر زور میں گردون کبادہ ہو گیا پر تو خورشید جاڑی میں لبلا ہو گیا سکاب کو برشت میں ایک جاوہ ہو گیا</p>	<p>ناخن شمشیر ابرو ناخن تقدیر ہے چل ہی ہیں عاشقوں پر سیکڑوں پہنچا سرو مہر ہی سی پچایا عکس وئی یار ہر قدم پر ابلو نسی کر دیتی کی ڈھیر</p>
<p>میں کشتی میں زندگانی ہو گئی آخر تمام برق جام عمر میں لبریز یادہ ہو گیا</p>	
<p>اوٹھ گئی غیر جوینم میں کل مٹھ گیا وہ عمل مینی کی جس سی عمل مٹھ گیا پاؤں پہلا کی سہر نہر عمل مٹھ گیا جان کھیل کی میں او سکی بل مٹھ گیا دل کو بس تہام کی نقاش ازل مٹھ گیا سر جھکا کر یہ شمشیر اجل مٹھ گیا نی ہی یار کی میں بزم میں کل مٹھ گیا</p>	<p>کشور عشق میں جرات سی عمل مٹھ گیا یار سی صل ہو نقش عمل مٹھ گیا یا دجنت میں جو آئی لب شیریں اسکی قتل پر جسکی وہ آواہ ہو اکھینچ کی تیغ دم تحریر و اوس جو رکافتسا دیکھا عشق ابرو میں قدم میرنی اوٹھتی عمر تاکجا پاس ادب صبر و تحمل تاکی</p>

بجیل رات کو مین ریمس مشہد کیا

خاک پر برق جو کہنی کہ غزال میتھ گیا

لس و تیرا چاہنی والا نکل گیا

وہ تھا جو برہمن نازنوں کا پالنا کر گیا

جو تھا مقیم عالم بالا کی

پالسی جاندهی بالاکلیب

اوس دن حلی ہیافسی کو یا لاخل کیا

ہوڑ و محی کہ مراد و شالاکل کی

کٹ کر ہماری آنکھ سے جان اُچھل گیا

پیشین ہی جو عیسٰی رسالہ لکھ گیا

مالک بن عمار خاٹہ والا کھوکھ

اس وقت منہ سے نکلا کہ

کر می پر آگیا جو مزاج اوس شہریکا	جاڑ میں سو جگہ سی و شانگل کنا
آیا جو یاد ساقی جم جاہ برق کو	بنکر فقیر لکی پایا لنگل گیا
<p>لاکھ پروسی رخ انور عیان ہو جائیگا صورت خورشید حسن تو عیان ہو جائیگا تیری چلنی سی تہ و بالا جہان ہو جائیگا جو ہر تیغ اصالت سب عیان ہو جائیگا باغ عالم تجھی ای گلر و خان ہو جائیگا نوا گرای ماہ آنکلا کسی دن بعد مرگ بیچ زلفونکی جو کہل جائیگی روئی بار تو وہ گلر وہی کہ تجکو دیکھ کر کلی گی جان کم نہیں آب شمشیر قاتل عطر سے جام خون ہو گا اگر پانی پی گا مانگ</p>	<p>پروہ کہل جائیگا ہر پردہ کتان ہو جائیگا جیب صبح شہری ہر و کتان ہو جائیگا آسمان کی زمین پست آسمان ہو جائیگا استحاکمی وقت اپنا امتحان ہو جائیگا خاکدان شہر سی تیری عطر دان ہو جائیگا پروہ خاک فرار اپنا کتان ہو جائیگا سبزل تر آتش گل کا دیوان ہو جائیگا بیل روح روان بی شیان ہو جائیگا ہر دیان زخم پنا عطر دان ہو جائیگا لوغ ل سائل کی خاطر قرص نان ہو جائیگا</p>

روئی نگین کی حکایت نظم اگر کرنی لگین
برق سب دیوان ہمارا بوستان ہو جائیگا

مثال تارِ نطنز کیا نظر نہیں آتا	بہی خیال میں موی کمر نہیں آتا
دکھائی وعدی سی آگنی وہ کس طرح ابرو	بال سخی سی پہلی نطنز نہیں آتا
ہماری عیب فی بی عیب کر دیا ہکو	یہی ہنری کہ کوئی بہت نہیں آتا
مثال روح نہان ہی دکھائی دیکھ کر	وصال میں ہی مجھی نہٹ نہیں آتا
محال ہی کہ مری گہر وہ رات کو آئی	کہ شب کو مہر و رستان نہیں آتا
تمام خلق میں بتی ہی ہو پے اتونکو	وہ مہر بام سی جیت تک نہیں آتا
گذری ہی جو دل پر وہ ہم کہیں کسی	کیونکہ نسخہ درِ جگر نہیں آتا
غضب ہی حمت حق نہیں اچھا روکو	یہہ لطیف یار ہی جو ابر تر نہیں آتا
محال ہی کہ جہنم میں خلد جی جانیں	جو در پر آپ کی جاتا ہی گہر نہیں آتا

ہماری نیست میں ہی ساتھ کو کچن لایا
اب ایک فاتحہ کو قبر پر نہیں آتا

باغ عالم تن پر نوری پر نور ہوا	سایہ قامت موڑون شجر طور ہوا
کلک قدرت قدم دلبر مغرور ہوا	نقش پا صفحہ تصویر رخ حور ہوا
کیسی نہادیہ رشک می انگور ہوا	دل میں ہر دانہ بیسح کی ناستور ہوا
صید تیر نظر دلبر مغرور ہوا	جواشار و فسی کہا آنکھوں میں منظر ہوا
شربت وصل سی در و غم ذوقیت با	پاس آیا جو مسیحا تو مرض و دوا
صبح طالع ہوئی آیا جو وہ خورشید	مشک بنگ شب غم نوری کا فوز ہوا
یاد رخسارنی عاشق کو بنایا موی	برق ہر آہ ہوئی کواہ الم طور ہوا
عین سستی میں جو عالی نظر بیسی کا	گنبد و ور فلک دائہ انگور ہوا
کئی ابرو کی اشاری تو لگائی تلوا	آنکھ اوٹھائی جو نشانہ اوٹھائی منظر ہوا
ہنہیں! مکان کہ بی اذن ملی تیاہی	جسکو محنت اکر کیا آپ فی محبوبہ ہوا

کسکی طاقت ہی جو انکار کری حکمت کا

جو کہا مصلحتاً برق وہ دستور ہوا

لاٹ حسن اس سچی مہتاب فی سجا ما

پہنچہ مہر سی گردون فی طانچا مارا

بی خبر قتل کیا شکوہ صفت گانہ
 مالہ جب پار گیا چرخ کی بولی یہ ملک
 خال روزنسی دکھائی نہایت کا بھگو
 جیکی جہی مین ہی کوئی تکی حسرت
 تیری زبیر فی طوفان کیا ای حرم
 کون اوس قاتل عالم سی بچا عالم مین
 بحر عالم مین رہی کشتی امید تباہ
 پنچہ فکر سی چوٹانہ دھن کا مضمون
 قصہ کیسو ہو اہی آپ جو کیسو ہو جائے
 ایک فی سہ کاوش ہی کہ جہی دیکھا
 چشم فتانسی نہ چوٹاتن لاغیر
 ایک ہشیار ہی منجائے عالم مین مست
 سکرایا جو نظر آئی دھن منچون کی

چپ کی فوج بت میر تم فی چہا مارا
 طاثر سدرہ کو صیاد فی کنسپا مارا
 بہر کی قاتل فی تنچی مین دکھا مارا
 ہمئی اپنی دل بتیاب کو کیا کیا مارا
 موجہ بحر لطافت فی طما نچا مارا
 یہ طرف غل ہی ہنسا ہون کہ مارا مارا
 وہم دم موج حوادث فی طما نچا مارا
 کیا کبوتر کی طرح ہاتھ سی غنقا مارا
 اس رنگی فی مچی ای گل رغا مارا
 یار کی مرغ نظر فی اوسی کاٹا مارا
 شاہ باز نظر ماری فی صفتا مارا
 جسکو دیکھا اوسی کا جسی تاکا مارا
 ایک کی چال جو دیکھی تو قبا قمارا

<p>برق کا ابلق ایام کو کوڑا مارا موج آب و رونہ ان فی طمانچا مارا نوح کوڑاوتا کر لب وریا مارا جب قلم اوسنی لیا ہاتھ مین نرا مارا</p>	<p>اوڑ چلا حسن رخ و زلف جو کلی پہنی زورق عمر کو ہنس ہنس کی ڈوبو یا تو تو فی آوارہ کیا خضر کو صحرا خطا کر لکھنی لگا طعنو نسی چہا ناسینا</p>
	<p>نقد دل لکی بغل گیر کیا برق بھی ہاتھ ملتی ہی ستمگار فی ہت مارا</p>
<p>اپنا کوٹھالٹ گیا خالی خزانہ ہو گیا ہجر کیا عشق کیا ہی یہ بہانا ہو گیا تن سی اوچا ہو کی سایا شامیا نا ہو گیا بہر مخبون قصہ لیلی فرسا نا ہو گیا طور موسی کی طرح قدمو نکو شانا ہو گیا پردہ خاک آسمانی شامیا نا ہو گیا بی اجل تیرا حل کا دل نشانا ہو گیا</p>	<p>اب کہاں آنسو کہاں وہ ل مانا ہو گیا مرچکی تھی اتفاقا اوسکا آنا ہو گیا ناتوانی فی یہ فوجتین ہمیں لانے گیا سنکی حال یا خواب مرگ آیا بھر گیا توڑ کر ہاتھو نسی نہت دیکھی تجلی آنکھیں سی اسقدر بعد از فنا گردون فی ہنیکا بجھ گیا بجھو دیکھو اوسکو دیکھو مین کہاں فرس گیا</p>

ہیٹ بہر جاتا ہی یانی سی قناعا ہے
 شورش آہ شبِ فرت کی جلتا ہی
 اپنی رازق کی جو رزاقی کا آیا مجھ کو
 جلوہ عارض می داری پر آیا مجھ کو
 عشق عارض تیرہ نہتی سی جدا ہوتا
 دل دم تحریر پہنچا کو چہ محبوب میں

دیکھ لی لطنِ صدف میں آؤں نا ہو گیا
 چاند پہوڑا بن گیا ہر جسم و انا ہو گیا
 دُورہ سامنی انکھوں کی دانا ہو گیا
 مثل موسیٰ طور سینا آستانا ہو گیا
 زلفِ شب کو پنچہ خورشید شانا ہو گیا
 خط سی پہلی نامہ بر اپنا روانا ہو گیا

نوجوانی جا چکی پری میں جیسا موت ہی
 برق بدلو جا مہ ہستی پر انا ہو گیا

غم ادنیٰ اور بڑی جہت قدر و قدر ہوا
 شروع عشق میں رنج مال کار ہوا
 بہار آئی جو وہ سیر کو سوار ہوا
 یہی جو دستِ رازی ہی تھی لپٹا
 دکھا دیا وہ قاتل کو قصہ پہل صید

ثمر سی نخل ثمر دار سنگسار ہوا
 جھمی پیام خزان موسم بھار ہوا
 قدم سی بکھت باغِ جنان غبار ہوا
 کہ جب صبح قیامت ہی تار تار ہوا
 جو مرغِ روح غنیمتِ دل سی ہزار ہوا

بلا ی غیر رقابت سی آپ مینی لی
 فلک فی تخت سلیمان دیا مٹا کی بھی
 قیامت آگئی اوس گل کی یاد دھاکے
 ہمیشہ جبری کرتی رہی غریبون
 یہ جوشن فو رہی پہنا جو پیرہن او
 مثال لفت شب بھر بڑھائی ہمیر
 بزرگ لفت شب غم کی طول نی مارا
 ہزار حریف گئی جان بدگمانی میں
 رقیب داغ مٹی کی کھنک گئی دل میں
 گر اچو چاہ وقت میں تو بڑھ گیا رہ
 غم فراق نی ایسا کہلا دیا آخر
 گئی کدورت آئینہ خاک مٹی سی
 مرزہ ہی آتہ عالی کا زندگانی سی

ہر دت کیا جو رقیب کو مین شکار ہوا
 ہوا پر آیا جو بعد از فنا غبار ہوا
 چمن میں صورت بھی نہالہ ہزار ہوا
 تہمین بناؤ کہ کس روز اختیار ہوا
 شعاع مہر فلک تن میں تار تار ہوا
 بلا ی جان جنین مجھ کو انتظار ہوا
 بلا ی جان بھی وقت میں انتظار ہوا
 بہانہ موت کو سمجھانہ اعتبار ہوا
 بھی جو پھول ملا اوٹ کو خار ہوا
 کہ مین ہی حضرت یوسف کا رخسار ہوا
 کہ تار پیرہن جسم جسم زار ہوا
 دل اور صاف ہو واجب کبھی غبار ہوا
 حصول کیا جو فلک مرنی پر غبار ہوا

ای بیانیسی بویها تو جا و نگا ای برت
هزار شکر که بنده گناه گار هوا

<p>روزن نظرمین دیده جلا دهو گیا قید و ننگ بجزی آزاد هو گیا چشمتی سبقت جو بھی یاد هو گیا بنده هزار جانسی آزاد هو گیا کهنی لکی ملک که پرزاد هو گیا اوسکی هوا پرانی سی برباد هو گیا رسته عدم کا خوب بھی یاد هو گیا پانی لہو سی شتر فساد هو گیا نالہ نسیم گلشن ایجاد هو گیا پوشیدہ شل گلشن شداد هو گیا مطلع چمن میں مصرع شمشاد هو گیا</p>	<p>جب جہانک کر نہان پرزاد هو گیا وصلت سی اوس مسیح کی نشاد هو گیا دی جان جبکہ عشق میں استاد هو گیا قرمان قدیار کی شمشاد هو گیا پر لک گئی چلا جو اوٹھا کروہ پانچی کیرو غور یار نی مٹی خراب کی عشق کمرنی گور چکائی جو بار بار اندری حرارت جوش جنون عشق سن سکی میری شور کو ہستی ہر گنج کوچہ ترابست نہم عاشقونکو ہی دونہای لطف قامت موزون یار</p>
---	--

<p>بی پردہ مہر حسن خدا واد ہو گیا تصویر شکل دیکھ کی بہر اد ہو گیا</p>	<p>چو ہری نقابو نہیں نہ چہا عارض صم صورت کو او سکی دیکھ کی صانع ہی ہو گیا</p>
	<p>ویر انہیں چراغ جلاتا ہی کون برق دل داغ غمی خانہ آبا و ہو گیا</p>
<p>طور کی چوٹی عصائی دست سے سا ہو گیا دھوپ کہا ہی اس قدر مینی کہ سایا ہو گیا چار آنسو جب کی آنکھوں سی چو کا ہو گیا اشک کا قطرہ تن لاغ کو دریا ہو گیا گہرین ہر روزن چراغ دست سے سا ہو گیا کاغذ باد ہی ہوا پر چاند تارا ہو گیا پر تو خورشید بہر مہر پر واد ہو گیا عکس سی لعل مین ہیر کا بندہ ہو گیا مرغ مضمون فکر کو سونکی چڑیا ہو گیا</p>	<p>رتبہ کوٹھی کا قد بالاسی بالا ہو گیا تیری فخر عارض تابا بنسی واد ہو گیا بیٹھ کر روتی جہان بت مین با ہو گیا ضعف سی طوفان ہی حق مین ہو گیا رات کو بی پردہ جب جلوہ فرما ہو گیا عکس خال و ابروی خمداری امی ہو گیا مانع ویدار عارض ہی شعاع روی ہو گیا شوخی رنگ گل رخسار او سپر حتمی ہو گیا وصف جب و ن کی رنگ خ کلزنگ ہو گیا</p>

خطِ کلمتی ہی قلاتین میں باہم کی ترک
تیری کو چین بنا کرتی ہی دم تازہ قبر
رات دن ہنسی لگا وہ غیرتِ سنس قمر
سینہ پر نور پر ہی نارِ پستان کی نمود
بعد مردن ہی ہی باتی ہی وئی کی خو
فی الحقیقت وہ پری و چونہ ہو میں کا چاند
مجھ کو ہر جا منزل و نیند مہنی آتی ہی خلوت

میرا اونکا حکم حاکم سی مچکا ہو گیا
گلشنِ خلد برین ظلمون سی کتا ہو گیا
منزلِ مہتابِ برجِ مہر کرا ہو گیا
کوہِ خورشید بارِ نخل طوبی ہو گیا
جب غبارِ اپنا اوڑا بدلیکا نکلا ہو گیا
چادرِ مہتاب پر توسی و پنا ہو گیا
لکھنو محسی چٹا کیا میں تاشا ہو گیا

کھیل سچا کار و بارِ عالم فانی کو بروت
آنکھ کو نظارہ ہستی تاشا ہو گیا

قید میں دیوارِ زندان میں مکر اور گھٹا
لوگِ چنیت ہو گئی رستی سی ہر اوڑ گیا
تا فلک جب شہرہ خسار دی اور گیا
لکھتی لکھتی نامہ نور دیدہ تر اور گیا

نخست گلِ کی طرح جامی سی پیر اور گیا
میں ہوا بنکر سرد دیوارِ دلہ اور گیا
چاند پتا ہو گیا ہر ایک اختر اور گیا
بہجین کیا خطِ بصرہ اپنا کبوتر اور گیا

نخب گل کس طرح حافظی اپنا پیرهن
 مہر تابان باہ تابان ہو گیا تیری حضور
 سو کھنکھانکا ہوا ایسا فراق یارین
 جب ہوا پر آگئی نالی فراق یارین
 تاری غائب ہو گئی صبح قیامت ہو گئی
 آگئی آفت اگر اوشو خلی شمرکان ہی
 کا کلاموتی نہ بھرا جوش پر آجوشن
 آجکی سی بقراری کل ہی تو دیکھنا
 قتل پر آمادہ قاتل جب ہو قسمت یہ
 یہ مزاج اوسکا ہوا پر ہی جب دیکھا
 برگ گل بوسی ہی شکوہ برگ سوسن کے
 شعلہ رخسار تابان شہر پرواز تھا
 اسی جنون تیری دولت نہیں غنیمت

جب ہوا جامی سی باہر جسم لاغراؤڑ گیا
 رنگ کچا دھوپ سی مہر انوراؤڑ گیا
 جب ہوا چلنی لگی بستر سی سکر اؤڑ گیا
 بنکی دوداہ بکس چرخ اخضر اؤڑ گیا
 جب وہ نکلا چاند اپنی لکی چادر اؤڑ گیا
 پر لگی برچھون سمند نازد لبر اؤڑ گیا
 آتش رخصی شرار انگلی گوہر اؤڑ گیا
 دبیجان ای مہر وشن امان مجشر اؤڑ گیا
 تیغ ناپیدا ہوئی دنیا سی خنجر اؤڑ گیا
 بنکیا ظالم ہوا کو سون شکر اؤڑ گیا
 رنگ مستی کس طرح ہونٹوئی کسر اؤڑ گیا
 گوش جانان سی شرار انگلی گوہر اؤڑ گیا
 میری قسمت کا جہانسی وزیر اؤڑ گیا

<p> دماغ چھپ کی جو دیکھی تھی یہ پہچانی کیے شعلہ رخسار تاجان کا تصور آگ تھا وقت زینت جب ہوا اوس شمع رکھا جان تن میں آگئی شکوہ توئی بابت کیے جابجا سی رنشان مہر انور اوڑ گیا صورت سیما ب دل میرا تر پکراؤ گیا صورت پروانہ آئینی سی جو ہر اوڑ گیا خواب مرگ آیا ہوا ای وح پرور اوڑ گیا مثل اسپند ایتھر ہر ایک اختر اوڑ گیا </p>	<p> اپنی اپنی راہ لی صبر و قرار و ہوش دل رہا وقت میں تنہا برق لشکر اوڑ گیا </p>
---	--

<p> نہ تو معتقد نہیں صاحب کمال کا ابرو بھی اک نمونہ ہی اوسکی کمال کا ممکن نہیں کہ اوس سی پتی سی کر کہنچی نفرت ہی مانگنی سی بیان تک کہ بعد مرگ دیکھا ہسی ہ سید ہی نیا کی حال کا کہینچا ہی آفتاب پہ نقش ہلال کا مانی قلم بنا سی جو زہرہ کی ہال کا اس خاک سی بنی گانہ کاسہ سوال کا پیری مین چونک وقت ہی غافل زوال کا کس سی بیان ہو سبب بی مثال کا </p>	<p> دم میں غم وب ہو گا ترا آفتاب عمر ماننا گل ہی جسم تو ہی وح مثل بو </p>
--	--

مکمل نہیں کہ رات کہنچی ہکو بحرین	روز فراق دن ہی ہماری صالی کا
آتا ہی دیکھتی کو کل زخم سب جہان	ای برق پہل پہل ہی ہماری نہال کا
<p>وہ مہر و شمس فخر ہی سائی جمال کا</p> <p>تخم نہال حسن ہی ہر دانہ خال کا</p> <p>دیکھا نہیں بشکر کہیں سن بول حال کا</p> <p>کس دن یا جواب ہماری سوال کا</p> <p>وانتو نسی عقدہ یارنی کہہ لاسوال کا</p> <p>موی مژدہ لقب ہی باغ حال کا</p> <p>خورشید حشر پہل ہی پئی نہال کا</p> <p>نیر شہاب تیری قوس ہلال کا</p> <p>شہرہ جہان میں ہی خطبہ مثال کا</p> <p>زنگت گلوں کی نگہی بکا گلال کا</p>	<p>رتبہ زیادہ حد سی فزون ہی کمال کا</p> <p>نشو و نما ہی قامت بالا اسی سے</p> <p>زندہ ہیں تجسبی نام مسیح و کلیم کے</p> <p>شہرت بان تیغ کی معلوم پیو گئے</p> <p>بوسہ طلب کیا تو ہنسی کہل کھلا کی آپ</p> <p>ثابت ہوا نظارہ آہوئی یاری سے</p> <p>ہر داغ نخل قدسی قیامت ہی شکا</p> <p>ثابت ہوا اشارہ ابروئی یار سے</p> <p>کیا بولتا ہی طوطی شیریں مقال یار</p> <p>اوسکی حضور ابرو رنگ یا سمن</p>

رکنا نہیں ہی نالہ جولائی ہو راگ تم پناہی پری ہی تہا ری خیال کا

شیشی میں دس پری کو اوتا غصہ کیا
قائل ہوں بڑی آپ کی میں تو کمال کا

فراق یاری داغِ جگر حصول ہوا نہال شعلہ میں خوشیدِ شہر ہوا
شبِ فراق میں لونا کیا ہوں کانپوں پر نہالِ فرشِ شجر بھی ببول ہوا
کئی نہ الفتِ مکران یار کی کاوش اوٹھا غبار جو بعد از فنا ببول ہوا
امید قطع ہوئی جھوٹ جھوٹ وعدے علاجِ چوڑو یا جبِ فتن کو طول ہوا
نہیں ہی کون مانی میں امتِ صادقہ پیامِ لیکھی جو آیا ادھر رسول ہوا
دعائیِ صلِ شبِ غم میں تجاہت ہوئے خدنگِ آہِ کلیہ در قبول ہوا

دل و ستم سنی مرنے پہ گیا ای بخت
رجوع اور سی کی جب مرض کو طول ہوا

پانی بھی ستمِ بحر میں پناہ نہیں اچھا مر جائیگی ساقی ہمیں جینا نہیں اچھا
نقدِ زرِ عبرت سی خرنیا نہیں اچھا دفن سی کوئی اور دفینا نہیں اچھا

<p> بیل کو دِ خلد برین چاکِ قفس ہی مرد و نکو جلاتی ہی تہی جسم کی شہو ایجان جہان عید ہی ہی ہکوم مظلوم کی فریاد پہنچتی ہی خدا تک کب منزلت نیک ہی بدین کے نظر بی عقل مین امید جو رکھتی مین فلک بتیا جو گیا رنگِ صاف عرق سے نسبت نہیں کوچی ستی خلد برین کو زخم کو یونہیں ہنی دُوب تما کی مری دریای محبت مین اگر فوج ہی ہوتا کہنی جو لگون حسرت دیدار کی حالات </p>	<p> زخمِ دلِ عشاق کو سینا نہیں اچھا کیونکر عرقِ کل سی سینا نہیں اچھا جب پاس نہو تم وہ مہینا نہیں اچھا بیکس کی لئی آہ سی زینا نہیں اچھا اندھا یہ سمجھتا ہی کہ سینا نہیں اچھا بڑھ جائی اگر لاکھ کسینا نہیں اچھا چاندی کی لئی اوسکا سینا نہیں اچھا کعبہ سی کس طرح مدینا نہیں اچھا جامہ جو پٹی جسم مین سینا نہیں اچھا گر کر یہی کہتا کہ سفینا نہیں اچھا وڑ کر کہی اندھا یہی کہ بنیا نہیں اچھا </p>
---	--

بیڑا نہو کیون پار مرا حبِ علی سے

ای برق کوئی اس سی سفینا نہیں اچھا

نه سذراره اگر بام آسمان هوتا
فراق بين کهي مائل فغان هوتا
چمن مين پر تو جانان گل فشان هوتا
اگر نه خال رخ يار پر عيان هوتا
عروج عشق دکھاتا جو قد بالا کا
جهان مين هي منزل سبب ترقی کا
وہ عندليب چمن چن گهر نباتا مين
فراق يارين طئي کي تاب کسکو تهی

تو آپ دیکھتي اسوقت مين کيان هوتا
سماسي تالسمک شورا الامان هوتا
نہال پھولونسي ہر نخل بوستان هوتا
فطرسى از نہان کي طرح نہان هوتا
غزال شت جنون شیر آسمان هوتا
غریز کيون معہ مصر کو کنوان هوتا
خط کا خس و خوارشيان هوتا
غش آتی اشک اگر انکھہ سي وان هوتا

مراج برق جو آتا کهي تیلے پر

بجای گا و زمین ثور آسمان هوتا

وہ رشک آفتاب سراپا ہی نور کا
مانند صبح یار مين جلوہ سی نور کا
مردم کي طرح یار ہی نور کا
ہی نور کی ہی ہ پتلا ہی نور کا

موجن نفیس مين تن نہن یار ہی نور کا
کہتی مين لوگ چرکیو تر کا ہی نور کا
پتلی یہ نور کی ہی ہ پتلا ہی نور کا

<p>بجلی کمری عارض زیا ہی نور کا بی شبہ باغ خلد میں طوبی ہی نور کا وہ شعلہ رو چہا نہیں شعلہ ہی نور کا جوش خیال باری سی صحرا ہی نور کا مین شعلہ آگ کا ہون شعلہ ہی نور کا قامت نہال طور ہی سایا ہی نور کا ہر عضو صاف نور سی ٹکڑا ہی نور کا</p>	<p>ترکیب نارو نور سی پائی ہی نور کا نابت ہوایہ قامت پر نور یار کیونکر جلیں نجشک سی پران ہی نور کا دشت جنون کو وادی امین دیا روز از لسی لگ ہی سن فراق اوس شک آفتاب کا پر تو ہی چاند قامت نہال شعلہ ہی خسار برون طور</p>
<p>بولا گلی مین ڈالکی ہاتھون کو وہ قمر دیکھو قبا میں برت کی تنہا ہی نور کا</p>	
<p>مین یہ رویا کہ سب کان گرا صورت بام آسمان گرا کب بہلا منہ سی آسمان گرا کس ملک کا کہیں مکان گرا</p>	<p>ابر غم کا جو آسمان گرا یہی بارش تہی سنی گرا اہل فقت کو حادثات سی کیا کونسا چرخ پر فرشتہ دبا</p>

<p>منہ سی اکثر گلی مکان گرا بڑہ گیا رتبہ جب مکان گرا اب گرا دم میں آن سمان گرا جانتی ہیں کوئی مکان گرا کہ رہا ہی کوئی دکان گرا گوئی کہتا ہی سائبان گرا اپنی ربتی سی ہر جوان گرا</p>	<p>بھائی طبع ہی دیسل بلا لامکانی ہوا ہون اشکو سے شدت خوف سی ہی ہی وہم سنکی ہم پائی مور کی آواز کوئی کہتا ہی آئی وہ دیوار کوئی کہتا ہی جیک گیا دالان منہ فی یہ کہو دی میں شو حواس</p>
<p>آہ ہوتی نہیں ملت اسی برت فوج کام آسپکے نشان گرا</p>	
<p>دامن آنکھوں سی نہو گا کہنی نہا جدا لب ساغری نہو گلی لب منخوا جدا عکس رخسار سخی تا نہیں نہا جدا چرخ و وار جدا پھرتی بین سیار جدا</p>	<p>ہاتھ ہی تیری گریبان سی اٹی جدا ہنوتہ کس طرح کروں ہونٹوں سی ای یاد جدا کیون نہو حسن میں تو خلق سی ای یاد جدا جست جو میری فکر کی نہیں کسو دیر جدا</p>

<p>گوهر وقت بهکاتی ہی مٹتی ہے شعبہ گیسو شہرنگ ہی اندر حج ایک پٹا جو منڈایا تو ہوا خوف و جذبہ آئینہ عارض رنگین سی الگ ہاتھ میں ہے وہونی سی سخت سیہ ہوتی ہیں عالم میں مطلب کجاں جان اپنی کہا تک کہوں مختلف وضع کی ہونی سی نہیں جاتی ہیں طبع روشن کو ضرر خلق میں کیا ظالم گل کھلائی جو کہی جذبہ عشق بے مل اہل وسعت کو نہیں کاوشگر و نسی بجا</p>	<p>پشت پاسی نہیں ہوتی کہی ستار جدا نہیں تباہی کہی سری سر مار جدا مار کہتا ہی اگر ماری ہو مار جدا صحن گلزاری ہی باغی یو ار جدا رو کی اشکون سی کروں بگ شہب جدا بہر ہر شکوہ بھی چاہی طومار جدا گل سی توئی نہیں گلشن میں کہی رجا شمع کا سہ نہیں کرتی کہی توار جدا رخ گل سی نہو پھر غیب منتہا جدا وامن دشت سی توئی میں کہاں خاں جدا</p>
---	---

لازم اہل شجاعت ہی سخاوت ہی ہے

اپنی جو ہر سی نہیں ہوتی ہی تلوار جدا

گنبد کروں مری تلوی کا پہا لاہو بجا

محبوہ دم اوج عشق قد بالا ہو گیا

ناز کی ہی ختمہ او خوش نشید عالم تابت
 گہل گیا ایسا کہ میں جب آنکھ پر دسکی خراب
 باغ عالم میں ہر گل ہی سقد سرخ
 او سکی قامت کی تصویر میں لہو رتو ماہو
 بجھ گیا اوس گل کی درمیں چراغ زندہ
 فوج عسک کا حال میں کہنی جو بیٹھا یا ر کو
 غدر ہی بدتر کہنہ سی پھر لہو رونی لگا
 پیرہ بختوں فی بڑھایا حسن دنیا یا رکا
 زینت و سی فرداغ قریب ترین
 می کی پتی ہی یہ زکات لال او سکی ہو

سایہ پڑ جانی سی رنگ سرخ کالا ہو گیا
 صاف شمشیر نکد کو جسم پہا لا ہو گیا
 سامنی رخسار کی خورشید کالا ہو گیا
 خون ل سی جام می لبو کا ہتھالا ہو گیا
 دود شمع بزم وقت سانپ کالا ہو گیا
 صرف دستی ہو گئی نامہ رسالا ہو گیا
 میرا ہر زخم بن مہم سی آلا ہو گیا
 تل سی کا جل کی گل رخسار لا لا ہو گیا
 خال مشکین سی گل رخسار لا لا ہو گیا
 روی رنگین نشا سی بی داغ لا لا ہو گیا

وصف قامت سی بقول حضرت امینا و

عالم بالاتک اپنا بول بالا ہو گیا

اوٹھنی قدم ناز سی اوس شک پر چڑھ توڑا ہو اگر سبج سیم سحر کی کا

<p>دل چسپ ہی کیا نخل قد او شکر پریکا کیا حسن ہی عالم ہی عجیب جلوہ گر کیا انداز میں حور ہی نقشہ ہی پر کیا برگشتہ مقدر ہی یہ تاثیر کرین گے سوز غم و رفت فی سکہا یا ہی سمندر تقریری باہری فروغ اثر حسن راحت ہی کم از غم نہیں دل حکیم نہیں اطلس کی عوض شملی میں سے اطلس کو دن</p>	<p>دل نگہ ہی تصویر سی عقیقہ شہری کا دل باد رخ یار سی شیشا ہی پر کیا منہ چاند ہی چلنی میں چلن کبک در کیا رکھتی میں اثر نالہ دل بی اثر کیا اب خشک ہیں آنکھو میں نہیں نام تر کیا منہ شعلہ عارض ہی چلی کبک در کیا صرصر مچی جہ نکلا ہی نسیم سحر کیا بجلی جی کہتی میں کنار ا ہی ر کیا</p>
<p>عاشق کو ضرر ہو سہ رخسار سی کبارت جلتا نہیں انگاری سی منہ کبک در کیا</p>	
<p>نقطہ خال سی خالی رخ زیا دیکھا ہاتھ میں شمع جو اوس فی لیلی شب کو نقشہ شمس قمر پہ نہ چڑھا آنکھو میں</p>	<p>یہی بی دلغ تری باغ میں لالہ دیکھا شاخ طوبی میں چراغ ید بضا دیکھا حسنی نقش قدم یار کا خاکا دیکھا</p>

کنگو و عوی غلامی نہیں امہی لقا
 نام سی کہانی کی نفرت ہی بیان تک
 عقدہ دل کہلا سلسلہ کیونین
 گرد برب غیر نظر آئی مری اشک نہی
 منہ چہا نامہ ہی احسن کی جانی دل
 حُسن کہتی ہیں اسی منہ جو کہلا مشہین
 حُسن یوسف نہ کہی تجسی زیادہ ہوگا
 او سکی فرقت میں ہم آغوش ہو گئی ہم
 کاوش ہر سی ہیں اہل نصیرت محفوظ
 خاک چہانی ہی گشتہ و حیران
 کہی غیہ و مکی سوا او سکی نظر آتی شکل
 اوسنی فوجان کو منکر جو لگا یا منہ سے

ہالی سی کا نہیں مہتاب کی حلقہ دیکھا
 پہنیک دی پاؤنسی نہ خیر جو دانا دیکھا
 کہی سر سبز نہ خیر کا دانا دیکھا
 ہوئی بارش جو کہی چاند کا بال دیکھا
 خط کا اثبات ہوا جبکہ لفافہ دیکھا
 لوک مغرب کی یہ کہی لگی دیکھا دیکھا
 جو سنا کرتی تھی اسی سرو متا دیکھا
 یاد زانوئی دل آرام میں کیا دیکھا
 آج تک پائی تظمین نہیں کانا دیکھا
 نہ ترا آئینہ نقش کتب پا دیکھا
 جب گئی یار کی گہرا وہی نقش دیکھا
 خیر موج تبسم میں ہی حیا لا دیکھا

صورت او سکی نظر آتی نہیں لکھو اسی بق

جسم محبوب میں اعلیٰ کو ہی سینا دیکھا

عقدہ تنگی دل و فی سی ای یار کھلا	بو ندین موقوف ہوئیں ابر کبر بار کھلا
میر کا توڑ ہی شیر نطفہ عاشق میں	اوسنی جو بند کیا روزن دیوار کھلا
مین دہ دیوانہ ہون تال ہی جیتی جی	مر گیا میں تو مری شہر کا بازار کھلا

کیونکہ ایچ کی خلق اوس سرخ و سفید
رنگ گور اہی بہت جامہ گلزار کھلا

عالم ہی ناز کی سی بیہ اوس دن پانچا	جسم لطیف نام ہی عاشق کی جان کا
بحر بیان میں ہی میری بیان کا	خوش آب بہ سخن ہی کہ موتی ہی کان کا
بوسہ طلب کیا تو دیا ہنسکی یہ جو آ	منہ کی کھلائیگا تجھی چسکا زبان کا
لازم ہی تھو چادر مہتاب کی قبا	پہنوشلو کا اطلس گردن کی تہان کا
تیری لبونکی صفت کرونگا تمام عمر	لذت ہی زندگی کی مزہا ہی بان کا
کیونکہ رغ لب کو خار ہون کوستہ کھٹ	طوطی کو زہر مار ہی کاٹنا زبان کا
چھٹی نہیں مین کی سخن و اہری صفا	گردن سی رنگ پہوٹ نکلتا ہی پانچا

<p> کنگو و عوی غلامی نہیں امہی لقا نام سی کہانی کی نفرت ہی بیان تک عقدہ دل نہ کہلا سلا کیونین گرد جب غیر نظر آئی مری اشک ہی منہ چہا نامہ ہی احسن کی جانی دل حسن کہتی ہیں اسی منہ جو کہلا مشرب حسن یوسف نہ کہی تجھی زیادہ ہوگا ادسکی فرقت میں ہم آغوش ہو گئی ہم کاوش ہر سی ہیں اہل نصیرت محفوظ خاک چھانی ہی گہشتہ و حیران کہی غیہ و نکی سوا او سکی نظر آتی کل اوسنی فحجان کو ہنس کر جو لگا یا منہ سے </p>	<p> ہالی سی کا نہیں مہتاب کی جفا دیکھا پہنیک دی پاؤنسی نہ بھر جو دانا دیکھا کہی سر سبز نہ بھر کا دانا دیکھا ہوئی بارش جو کہی چاند کا بال دیکھا خط کا اثبات ہوا جبکہ لفافہ دیکھا لوک مغرب کی یہ کہی لگی دیکھا دیکھا جو سنا کرتی تھی اسی سر و منہ دیکھا یاد زانوئی دل آرام میں کیا دیکھا آج تک پائی نظر میں نہیں کانا دیکھا نہ ترا آئے نقش کتب پا دیکھا جب گئی یار کی گہراور ہی نقش دیکھا نخر موج جسم میں ہی چہلا دیکھا </p>
---	---

صورت او سکی نظر آتی نہیں کنگو ای بق

ہم محبوب میں اُمی کو ہی سینا دیکھا

عشق کی دل دلی سی ای بار کھلا	بوندین موقوف ہوئیں ابر کھار کھلا
تیر کا توڑ ہی شیرِ نعل عشق میں	اوسنی جو بند کیا روزن دیوار کھلا
مین دے دیوانہ ہونے تال ہی جیتی جا	مر گیا میں تو مری شہر کا بازار کھلا

کیونکہ ایسی ہی خلوت اوس سرخ و سفید
رنگ گور اہی بہت جامہ گلزار کھلا

عالم ہی ناز کی سی یہ اوس زبان پکا	جسم لطیف نام ہی عاشق کی جان کا
بحرِ جہان میں ہی میری بیان کا	خوش آب یہ سخن ہی کہ موتی ہی کان کا
بوسہ طلب کیا تو دیا ہنسکی یہ جواب	ہنس کی کھلائی گاتھی چسکا زبان کا
لازم ہی تھو چادرِ مہتاب کی قبا	پہنوشلو کا اطلس گردن کی تہان کا
تیری لونگی صفت کرونگا تمام عمر	لذت ہی زندگی کی مزا ہی زبان کا
کیونکہ مرغ لب کو خارِ ہون بوسہ با خط	طوطی کو زہر مار ہی کا نثار زبان کا
چھپتی نہیں ہنس کی سخن دہری صفا	گردن سی تنگ پہوٹ نکلتا ہی پان کا

بروز چو ابرو کی سبکی بین تار سی
 ز لعلونکی بابل ابرو سی خدا پرین
 ہر نامور بزرگ بلا کا نشانہ ہے
 برج حل میں مہر ہی نور و روز
 پردہ نہ کہو لی نہیں تاب لال بھر
 قرب خدا کی ابرو سی خدا ہی لیل

رکتا نہیں ہی تیر ساری کمان کا
 تار شعاع مہر ہی چلہ کمان کا
 پہلی ہفت ہی خبک میں ہاتی نشان کا
 بیت الشرف لقب ہی تمہاری کمان کا
 مرجاؤ نگا جو نام سنا امتحان کا
 یعنی کہ تجسی بعد رہا دو کمان کا

منہ سی جو بات نکل ہی کی تمام عمر
 قائل ہوین برق آپکی اس آن بانکا

کونسی شے ہی کہ اوسمیں نہیں جلو اؤنگا
 آپ ہی عشق کیا آپ ہی معشوق
 میری آہو نسی و خانی میں جواز مجھ
 ہاتھ کیاشی ہی گلی کٹی ہیں نظار تو
 دل جو راضی ہوں تو قاضی کا اجارہ کیا

ابراونگا ہی گہراونکی بین دریا اؤنگا
 اونکی ساری یہ کرشمی میں تماشا اؤنگا
 بیٹھ کر روٹون گہر ہولب دیا اؤنگا
 بارہا آنکھو نسی دیکھا ہی تماشا اؤنگا
 دہر کہیں اپنی پکھری میں مچکا اؤنگا

ایک عاشق ہو تو قریا و کروں جاں کئی
 چپکے ملنی کی یہی کیفیت او نہیں ملجا
 مانع فکر و عالم ہی خیال رخ یار
 چشم دل و نون حاضرین چہا چاہیں
 کوچہ یارین باریں نہ پہنچ فتن کیا
 جان تن میں پہنچا ہی نہیں ہو سکتی
 میں نہ ملنی کو لکھوں یا پری لا حول و لا
 چادر ماہ تو رنگین نہیں ہوتی
 روز حوروں کی بہت وصف کیا کرتا
 گل جو کہانی تھی وہ دن سنا تھ گئی زور و
 میر معی لاہین غم میری ہیں میری محبوب
 قتل ہی موت نرا کت فی کیا و ای نصیب
 آج کل لبت و لعل حشر کر لگی بریا

کون لی ساری مانی سی چلکا اونکا
 کوٹ گشتی میں لگی کوئی جو پرچا اونکا
 ایک مدت سی یہ مامور ہی سپرا اونکا
 کعبہ اونکا ہی مانی میں کلیا اونکا
 بعد مردن بھی خاک ہی تکیا اونکا
 سخت احمق ہیں جو لیتی ہیں مچلکا اونکا
 جان ہی ڈالوں مگر دون نہ مچلکا اونکا
 آسمانی نظر آتا ہی دوپٹا اونکا
 ہم بھی اہد کو دکھائیگی تماشا اونکا
 اب ہمیں طوق گران باں رہی جھلا اونکا
 عاشق اونکا ہوں غلام اونکا ہوں بندا اونکا
 نہ جڑ پا ہی پرافسوس طنچا اونکا
 پردہ کھل جائیگا فروا پس فروا اونکا

چاہت جانی کہیں بجٹ پلچا اوکھا	مہمہ ملزک این ای سہ سنا زک
ہفت سوئی ہوئی گردش میں مکتی بن	کم نہیں حلقہ گردابی دور اوکھا
پردی کی واسطی مچی یوار کر دیا طوفان اشک چشم گہ بار کر دیا دیدار آفتاب فی دیوار کر دیا پانی سی بند روزن دیوار کر دیا سب روز نو نکو چشم گہ بار کر دیا غافل کو تونی خواب سی بیدار کر دیا پردی کی ای پری مچی طیار کر دیا ہر گل کو تونی زکس بجار کر دیا ثابت کو اضطراب فی سیار کر دیا ایسا خوشی فی روح کو طیار کر دیا	فی نور تونی آنکھو نکو ای یار کر دیا حرجان بحر سدرہ کو ای یار کر دیا صورت دکھا کی یار فی بیکار کر دیا اندھار و لاکی آپ فی ای یار کر دیا طوفان سو کی بحر میں ای یار کر دیا تعمیر سی عزیز کیا ماہ مصہ کو زخونی روح جسم کی پرواز کر گئی ساری چین نہ رہوئی بجو دیکھ کر داغونکو بیقرار ہی ل سی نہیں رہا ہر جاسی چاک جامہ تن ہی بزنک گل

<p>کیا فائدہ گلوں کو جو زردار کر دیا ثابت کو تیری چال فی سیار کر دیا خنجر کو یہ بڑھایا کہ تلوار کر دیا قوس خدا کو جنگ میں تلوار کر دیا پانی چٹک کی خواب سی بیدار کر دیا مغل کو کسنی خواب سی بیدار کر دیا چشم فلک کو روزنِ دیوار کر دیا</p>	<p>بی حس کو استغفار نہیں اپنی مال سے ہر وقت ساتھ ساتھ لڑائی ہی تھی مرگانِ شمشیر میں برائی تل سی کم نہیں ظاہر میں اسکی بروئی پر خم سی شعلہ جاکے نصیب فی سی آج او سکو رحم غفلت سی حیو کو نہیں ایک دم مفر دل کی کدورتوں کی ترقی نہ پوچھی</p>
--	---

پسیا بزرگ برگِ خنبرق یارِ سینه
 نقش قدم کو طرہ دستار کر دیا

<p>دور سی لوگ یہ سچی کہ بول اٹھا دم میں سو بار جگر تھام کی مٹھا اٹھا اونکو فرصت ہوئی غریبا کہ پیر اٹھا سو کی جبین صبح کو وہ چاند کا ٹکڑا اٹھا</p>	<p>خاک آلودہ جو گردش کو سراپا اٹھا میری پہلوی جو وہ سرو تمنا اٹھا مر کی جس وقت دریا رسی لاشا اٹھا چاندنی کہل گئی والا نکا پروا اٹھا</p>
--	--

<p>او سکی خفاں کی آبی جو صد کوہی سی مین ہون سوختہ افتادہ کہ جب مہر ہو مین جبر و تون ملک دم آبی ہو جان مین دیوانہ ہون جب شمعین پٹھا جا کر ناتوانی غم جبر کی ایسی سیٹھے نام اسکا ہی اکت کہ قسم کہانی کو</p>	<p>بچھین عاشق کہ لب بام سی نالا اوٹھا داغ کاغذ کو لگانا نام نہ میرا اوٹھا بھیجی انسان کچھ طوفان بار اوٹھا میری تعلیم کو ہر ایک بولا اوٹھا اوٹھی نیاسی مگر دل نہ ہمارا اوٹھا ہاتھ سر پر جو رکھا پاؤں اوٹھا</p>
--	--

مین سبک رہو اپنا گلا کاٹ کی برت

سخت خفت ہی مجھی وجہ نہ سر کا اوٹھا

<p>تو جو ایماہ مری گہرین نہ جان ہوتا لب نگین سی اگر تو گہرا نشان ہوتا جان دینا جو میر بھی در مان ہوتا حال انجام جو درزی پنہاں ہوتا باعث درد کم ضعف سی دامن ہوتا</p>	<p>آسمان تار و نسی مجھ پر شرافشان ہوتا لکھنو لعلونکی معدنی بدخشان ہوتا سر نہ رکھتا مری سر پر اگر احسان ہوتا نہ مری جامین پہلی ہی گریبان ہوتا سر قدم پر پنی اوٹھتا جو گریبان ہوتا</p>
---	--

<p>ہر فرشتی کی تنہا ہی کہ انسان ہوتا آدمی کیون نہ سک کوہ جان ہوتا نہ یہ دامن نظر آتا نہ گریبان ہوتا ہوڑکی پروانی لپٹی جو وہ عریان ہوتا ہاتھ میں شمشیر می طاق قرآن ہوتا حسن ہوتا اگر ابرو کا گریبان ہوتا ورنہ مجموعہ عناصر کا پریشان ہوتا</p>	<p>ای پی تو وہ پری ہی کہ تری مکہ کی کل بہی انسان جو صحبت میں فتنہ ہو جائے رہ گیا پردہ مراور نہ تری جاتی ہی دوڑتی مرغ چین ہی اولٹا جو نفا انگلتا کہی زاہد جو تری محفل میں چاہی تیری لپی زلف پر کافیتا خیر گذری کھلی بالونکو اوسنی باندھا</p>
	<p>مر گیا زلف کی مین بیچ اوٹھا کر ای ب کیون نہ افسانہ مرا خواب پریشان ہوتا</p>
<p>کہ مصوری نہ ہرگز کہی نقشا اوترا غل ہوا شامین خسار کی آیا اوترا غل ہوا بھیس میں جو رونکی فرشتا اوترا من سلوا تو ہی کیا خلد سی کا سا اوترا</p>	<p>دبدم صدمہ وقت سی چہرا اوترا انگہ پر ابروی قاتل کا جو نقشا اوترا اپنی کوٹھی سی وہ چاند کا ٹکڑا اوترا فاقہ کش وہ ہیں کہ جو قہر سی ہو کہ میں</p>

<p> سرد یا مینی مکر بوجہ نہ سرکا اوترا لوگ سمجھی کہ فلک پر سی سیجا اوترا چشم ساغرین لہو ای گل رسنا اوترا اپنی آنکھوں میں لہو ای گل رسنا اوترا پرخ سی تیری تاشی کو سیجا اوترا جان ی مینی مکر جن نہ تہارا اوترا اپنی باتھوئی افسوس نہ لاشا اوترا تم ہی کہتی رہی کوٹھی سی اوترا اوترا بعد مردن ہی گلی سی نہیہ جاما اوترا جن چڑ باحب سردیو اسی یا اوترا مل گجا کوئی اگر جسم سی جاما اوترا </p>	<p> یار احسان سی نہیں بچھی قاتل کی بجا توئی چل چلکی جو تھو کرسی جلائی مرد شیشی نی می کی عو جن تہین کا خون نا جام لیکر جو رقیبونی چڑ ہایا توئی تو وہ زہرا ہی پر ہی رو کہ بشر تو کیا ہی اسی پر ہی ویسی کیا ضد کیا نہ تک غصہ پاؤن پہلا کی تہہ خاک بھی نہ معلوم جان عاشق کی گئی ملی ہی کرتی کرتی جسطرح آئی تھی عریان وسطی ح گئی وعدہ ملتی ہی بلا آئی سر عاشق کلشن ہرین سمجھی اوسی پیر گل </p>
--	---

جوش و شستنی کہا یا وہ بیابان بہت
قیس آنکھوں سی گرا نظر و سی صحرا اوترا

دیار مجکوسایہ و دیار ہو گیا	مین پس کی خاک ضعف سی ای یار ہو گیا
ہر ایک خار پاگل دستار ہو گیا	تو وین چہمہ کی سرسی نو داری ہو گیا
گہل کر مجسم آہ دل زار ہو گیا	ایسا فراق یار مین تن زار ہو گیا
کافور صبح مشک شب تار ہو گیا	وارد وہ رشک مہر چو کیا ہو گیا
بازار یونین پوست بازار ہو گیا	دیکھا جو بکھو وہ بھی خریدار ہو گیا
دم توڑنا فراق مین دشوار ہو گیا	نا طاقت اس قدر بدن زار ہو گیا
ہلنا فلک کو وہم مین دشوار ہو گیا	ملو یہ تیری حسن سی ای یار ہو گیا
پوشیدہ روح مین بدن زار ہو گیا	لا غریہ تیری ہجر مین ای یار ہو گیا
ٹوٹا فلک تو مرہم زنگار ہو گیا	کہا یا جو زخم عشق مین احست ہو گیا
کب نخت خفته پانی سی بیدار ہو گیا	رونی سی فائدہ نہیں ممکن صال یار
گلشن مین سرو آہ دل زار ہو گیا	ٹکڑی اور ای جیب کی ہر گل فی دیکھ کر
پہنچی کہی جو خواب مین بیدار ہو گیا	خدیجہ سورہا جو کئی جاگتی مین
پیدا عصای زکس ہمار ہو گیا	بوسہ لیا جو آنکھ کا مینی صال مین

<p>کس کام کا جو خوابین بیدار ہو گیا بڑھ کر غبارِ حرج کی دیوار ہو گیا مین سو گیا نصیب جو بیدار ہو گیا غیر و نگاہیں نہ مچھی بار ہو گیا شور و شکر کی جو بیدار ہو گیا</p>	<p>میں کی بعد حور اگر پائی فائدہ دلی کہ در تو نکی ترقی نہ پوچھی موت آگئی وصالین آتی ہی بار سو سو کی مین اوٹھانیسی گزرا وہمہ کا قائم کرونگا اور قیامت برای قد</p>
---	--

روزن کہ در تو نسی لکھن نہیں مین
 سارا بدن غبار سی دیوار ہو گیا

<p>چشم رقیب روزن دیوار ہو گیا نقطی سی کب بہم خط پر کار ہو گیا نقطی سی عاقبت خط پر کار ہو گیا مین جو ہر ونسی خلق مین بلوار ہو گیا تازہ نفس خدنگو نسی طیار ہو گیا رشتہ ہماری عمر کا زمار ہو گیا</p>	<p>بیجان تیغ رشک سی ای بار ہو گیا ممکن نہیں وصال ہی لکھ کوی کرد بڑھنا زیادہ قدر سی گردش کا سبب قائل مبصر اہل زبان ہین زبان کی پرواز مرغ روح نہ کیونکر محال ہو سب زندگی کی روزگاری کفر و عشق مین</p>
--	--

سوزن برای زخم تن زار ہو گیا	نانکی لکائی اوسنی جو آیا او دہری تیر
گہرا چار قیونسی بازار ہو گیا	سب طمطراق کھل گئی پردہ کجی
شیر سحر نظر میں کفت مار ہو گیا	زہر فراق زلفت کی تاثیر دیکھنا

قاتل بدنکی طرح لباس بن ہی برق
تلوار کا غلاف بھی تلوار ہو گیا

جو مقدر میں تہا ہکو وہ ای یار ملا	خمر بوسہ نخل گل رخسار ملا
مین بچتا ہوں کہ قصر در شہوار ملا	لانویسی جو بدن اشکو نہیں چپکاتا
جہانک لنگی جو کوئی روزن ہوا ملا	رخسہ بندسی قیونکی نہیں کچھ پروا
کوئی تجھ سانہ مگر ای بت عیار ملا	یون لند کی قد رعین نہیں کیا کیا کچھ
یسری روینکی لئی دامن کہسار ملا	نہ ملی سختی ایام جنون میں سر سے
جل گئی ہونٹہ اگر بوسہ رخسار ملا	وصل کارنج زیادہ ہی کہیں وقت سے
ایک گل کی جوتنا ہوئی گلزار ملا	عشق جیمنی کیا داغ ہزار وں کہاں
سخن یار سی مجھ کو دہن یار ملا	لفظ سی معنی پوشیدہ نکالی مبینی

<p>شمع رخساری بھی مہل میں ہو نہ تھا میری حاجت فی بھی خلق میں بتدکیر کیا جس سے اُحت ہو جس کو وہی بہت</p>	<p>نہ کمر پائی نہ محکو دھن پار ملا میں غنیمت اوسے سمجھا جو کچھ اسی پار ملا بھی طوبی جو مہین سایہ دیوار ملا</p>
<p>بی بہا ہونی فی بتدیر کیا ہی ای برت گو ہر دل کا نہ دنیا میں جسے دیا ر ملا</p>	<p></p>
<p>سب کو اوس نے دکھائی ہم اپنا پایا داغ موسیٰ کو دیا تو فی رخ روشن سحر آنکھوں سے ملا زلف سے تعبان کلیم عرق دریائی جو اہرین ہوا زبور سے بازو گوش میں اونسحر لطافت کی دل مال سے اور ہوس مال کی بڑھ جاتی ہی بہرہ ور مال سے مونی کو بہت قیمت نہیں وہ قتل برو سے ہی شعلہ عارض سے جلے</p>	<p>پاؤں پڑنی سے گریار کی پایا پایا خال مندونی چہراغید بیضا پایا لب جان بخش سے اعجاز میسجا پایا پچھلیوں فی بدن صفت سے یایا کان مونی ملی مچھلی سے دریا پایا سائل قطرہ ہوئی سیٹ دریا پایا کیا ہوا پیاس میں مچھلی فی جو دریا پایا تین کا گھاٹ ملا آگ کا دریا پایا</p>

معنی لفظ کی مانند نہان جسم میں ہے	کمر یار کا مضمون یہ عنفت پایا
شام کیسویں بھی عشق فی بخشی جاگیر	جامہ داغوں کا ملا خلعت سود پایا
عیب عالم میں سینو کو ہنر ہوتا ہی	خطر خسار نہیں چاند فی ہا لا پایا
جسکی حاجت ہی جسمی سکود ہی ملتا ہے	گوہ لعلو کو ملی موتی فی دریا پایا
جستجو کسکو نہیں کسکو نصیب تی تی تلاش	بھوٹ سمجھا ہی جو کہتا ہی کہ پایا پایا
کشت امید سی ظالم کو نہیں کچھ حاصل	خمر من باہ سی کب چرخ فی دانا پایا
نہ تہکا پائی طلب کو نہ بڑھا دست سوال	سعی سی ہاتھ کچھ آتا نہیں کیسا پایا
کانکی موتی میں ہی عکس رخ صاف عیان	گوہر مہر فی برج دریکت پایا
روح ایجان جہان سب بدن باز کی	تو فی اسو اسطی عالم میں سایا پایا

بہر دید از رستی رہن انگین ای برق

نہ کہی کثرت عشاق سی رستا پایا

باتین اللہ سی کرتی جو وہ گویا ہوتا	شجرہ اوی امین متد بالا ہوتا
مائل سیر جو وہ سرو متسا ہوتا	سایہ قدسی وان باغ میں باہوتا

مین تو کیا وہ بھی تجھی دیکھ کی شید ہو تا
 بزم افروز جو او سکارخ زیب ہو تا
 بر سر بام جو اس ماہ کا جلو ہو تا
 عکس انگن جو تہا رخ زیب ہو تا
 مضطرب غم شی ہرگز دل شید ہو تا
 آبرو ضبط فی کہہ لی کہ نہ کھلی آنسو
 پہنکی زلفونین زبانی کی بلاؤنسی چنی
 پاس ناموس محبت فی کیا سی مجبور
 نام سی بھر کی دم مو نہون پر کیا اپنا
 پاس ناموس محبت فی کیا ہی رسوا
 تنگ اگر جو کہی خاک اوڑا تا عاشق
 تو نہا نکو اوڑتا جو کہی ایویم حسن
 یو فانی فی جفا کاری مارا محسوس

غش پر غش اتی جوس عید میں سہا ہو تا
 ہر گل شمع چراغ یہ بینا ہو تا
 کو چہ یار مین دنیا کا تماشا ہو تا
 ہر گل داغ چراغ یہ بینا ہو تا
 جان پہر کا ہیکو جاتی جو کلیجا ہو تا
 نہ تم دیکھتی میلہ سبب دریا ہو تا
 خلق دیوانہ بناتی خونہ سو دا ہو تا
 ورنہ تم دیکھتی ایمان کہ کیا کی ہو تا
 وہ اگر جاتی تو معلوم نہین کیا ہو تا
 ڈوبتی جو وان اشکو نکا دریا ہو تا
 اور میدان نیا پہر نکو سپہا ہو تا
 ہونہہ بوسکی ہوس مین لب یہا ہو تا
 یہ مرض کا ہیکو ہوتا جو وہا ہا ہو تا

<p> ناتوانی پچی جان که آنسو نه بهی خیر کن ری که چلی آبی که امان لیا نیستی باعث شهرت هی شال عنقا آتش رنگ خانا کا جو دیکهانی ده ورو ایسی مین چنی سی گذرا که بر موقی قوس ابرو کا جو ده بجو اشار کرتی لوٹ جاتی جو بھی دیکھت اگر لب بام ده مکدر مین نکنا جو کبھی لسی عبا پروه پوشی سی باپکی پروه سبکا جوش و شست مین ملا جامه عریان ایتی تقدیر طیبون کا نہیں اسمین قصور </p>	<p> ورنہ ہر قطرہ بھی بحر مین دریا ہوتا ورنہ تم دیکھتی اسوقت کہ پھر کیا ہوتا ہم نہ ہوتی تو یہاں نام ہمارا ہوتا نقش پا چلکی چراغ دیدیضا ہوتا جان جاتی تپ ففتی تو اچھا ہوتا دلی پہلی ہدف نیر گلچا ہوتا رقص بل کا سر کوچہ تماشا ہوتا حیب پیر مین تن دامن صحر ہوتا شکل دکھلائی جو تم اور ہی نشا ہوتا دستہ داغ کیونکر بھی زیب ہوتا ہم کسی طرح نہ بختی جو مسیحا ہوتا </p>
--	--

اس طرح کا ایکو پھر پھر کرین کہانی بہتی

اپنی قابو مین جو ای برق ل لیا ہوتا

دل کو علو طرف فی اعلیٰ بنا دیا
 مشتاقِ اوس نگار کو میرا بنا دیا
 جو گرد میری ہستی میں لوگوں کی ٹہیان
 اعجازِ آبِ اک سی کجا عشق میں ہی کم
 عالم میں سب کی نظروں سی پوشیدہ ہی گل
 گہر پر میں ہی جسم کو مینہ ضعیف معن
 آئینہ تیری شکل کا ہوں تیری سامنی
 سہرا بند ہائی تو کجا جوشِ اشک سی
 مرنی سی ندکی ہوئی رنجوئی چہٹ گیا
 سیبِ فتن میں سب سے پستانِ اناہن
 ملتا نہیں نشانِ شبِ ہجرتا میں
 جوی سرشک میں ہیں گشن کی آسٹ
 موزونیت فی حسن کیا آپ کا چند

دریا دلی فی قطری کو دریا بنا دیا
 جوشِ خون فی مجکو تاشا بنا دیا
 وحشت فی اہل شہر کو جنگلا بنا دیا
 آنکھوں کو اشک فی یدِ بیت بنا دیا
 قامت فی اوس نہال کو طوبا بنا دیا
 ٹوپی کو میری ضعف فی جنگلا بنا دیا
 حیرت فی عاقبت مجھی تجہہ سا بنا دیا
 عاشق کو عشق یار فی دولہا بنا دیا
 پیکِ اجل کو غم فی مسیحا بنا دیا
 میون فی نخل طور کو طوبا بنا دیا
 بختِ سیاہ فی مجھی سایا بنا دیا
 تیری الم فی سحر و کونا لا بنا دیا
 سائی کو مصرعِ قد با لا بنا دیا

در ہم گفت نگارمین دینار ہو گئی

مہندی سی برق یارنی سونا بنا دیا

بوی کیو ہی سببے سرو سامانی کا

گوئی ثانی نہیں اوس دلبر لاثانی کا

دیکھ کر چاند سامنے اوس بت لاثانی کا

یا دوزنار صنم آٹھ پہر رہتی ہے

شان مخلوق سی خالق کی عیان ہوئی ہے

وصل کیا نہوا فرقت جانا نہیں

حور و فردوس مبارک ہو تجھی انی اہ

بدلی ہر ایک ستار کی لگا ہی شہر

ای بت مہر عجم تیری قبالا نہیں

اہل کاوش ہی ہی قیدی مومن

آبِ خنجر سی گلزار نہ کیا قاتل فی

عطر مجموعہ لگایا ہی پریشانی کا

جسم ہی جان تن جو ریمیری جانی کا

دین مہر فلک چشمہ ہوا پانی کا

دل نہیں نہ ہی تسبیح سلیمانی کا

نام تصویر سی عالم میں ہوا مانی کا

موت ہی نہج مجھی اپنی شیمانی کا

چاہئی عہدہ بھی یار کی درباری کا

دستہ و اغونس ہو اخلع بیانی کا

مخمل میان ہی شمشیر صفا ہانی کا

خار کو آبدہ مشکیزہ ہوا پانی کا

پیا سی ہم مر گئی قطرہ نہ ملا پانی کا

عین حاجت میں ہاتھک طلبکاری	پاس میں ہنسی لیا نام کہی پانی کا
کس کو پابندی تقدیر کا اسی برق دماغ زخم سی کم تہین صدمہ خط پیشانی کا	
<p>وولہا و فورحسں سی جانانہ ہو گیا دلی فدائی عارض جانانہ ہو گیا پیش نظر زمانہ ہیستی میں ساقیا ہرگز وصال میں چہین لگی چوریا اندہری نقلی مشتاق چشم یار سینو نمین لہ پہنچولی ہیں زرق مہندی سی شک شمع تجلی ہیں انگلیاں جل جل کی زندگانی فانی تمام کی</p>	<p>جوڑا سفید رنگ سی شامانہ ہو گیا لیلی کو قیس دیکھی دیوانہ ہو گیا جام جہان نما جچی پیمانہ ہو گیا روشن چراغ عارض جانانہ ہو گیا دور فلک نگاہ میں پیمانہ ہو گیا وانا صدف میں ہر دیکھانہ ہو گیا نامہ کف نگار میں پروانہ ہو گیا غمسی پیراغ عمر کا پیمانہ ہو گیا</p>
<p>اسی برق سحر ہی قتل مظفر حسین خان قصہ ہماری عشق کا افسانہ ہو گیا</p>	<p>کھڑک</p>

حسن و زان و نسی و ریارد و نابڑہ گیا
 یار کی قدموشی رتبہ چشم تر کا بڑ گیا
 سبزہ کیا نکل نشان فتح گو یا بڑ گیا
 اوسنی انکڑا ہی جولی تہہ دو بالا بڑ گیا
 دیکھ کر لفونکو و وڑا جوش سودا بڑ گیا
 ٹنگیا انسان جو حد سی نیاد ابر گیا
 آہ پر تاثیر فتنی قوت میں رونا بڑ گیا
 میں تاشا ٹنگیا سوزش سیمی و ابر گیا
 حسرت بی انتہائی لسی تبا بڑ گیا
 یہ غزل شرح مطالع مطلقہ نسی ہو گیا
 بمعنائ شستہ میں شعر میں صائب نہیں
 پڑہ غزل اب سر کھتی ہیں سب اہل سخن
 سر پر علی کی بلا آئی تو ادنا بڑ گیا

جس قدر وریا بڑ ہا کر داب وریا بڑ گیا
 گوشتی پروہ جو آیا اور سیلا بڑ گیا
 موزچہ اوسکی صف تر گانسی کا بڑ گیا
 ہاتھ بہر وریا حسن یار گو یا بڑ گیا
 جب نظر زنجیر آئی پانون میرا بڑ گیا
 غرق دریا میں ہوا قدسی جو دریا بڑ گیا
 کوہ غم پانی ہوا پانی سی دریا بڑ گیا
 شہر میں آئی سی میرا اور شہر ابر گیا
 چرخ پر سدا راسی بھی نخل تنہا بڑ گیا
 صدرہ کیا سدا راسی رتبہ دو بالا بڑ گیا
 تو سن فکر راسی سی یاد ابر گیا
 اشتیاق شعرا محی و ح افزا بڑ گیا
 وہو پ بیٹھنی لکی قامت سی یا بڑ گیا

رات دن میری تصویر سی کل سکھنہیں
 میری ونی سی بہا گردن تو بھی اہل شہر
 سنگ طفلان کو غم ہی سر کو جوش
 مر کئی پکرمی الفت فراق یارین
 تنگ آئی روح صحرای عدم مین سی
 کثرت عشاق سی ملتا نہیں انکا دماغ
 یہ نہیں ممکن کہ ذرہ چرخ پر خوشید ہو
 موج زن آب گہر و انتونسی کھانسی مین
 موت کی آگے ادائی یارنی کشتہ کھا
 پست فطرت کو علاقہ رتبہ عالی سی
 اطلس گردن کعبہ وریا جی شش اشکی
 آشنائی بحر الفت نج سی ڈرتی نہیں
 زینت اسلام انی ہدیا ہی لکی ہی

فہرہ

دلگشا کو ہی مین ہستی بہن تبارہ گیا
 سیر کو نکلا وہ بحری پر جو دریا بڑہ گیا
 جب فلک ٹٹی تو سمجھوں انغ سودا بڑہ گیا
 بند آنکھیں ہو گئیں نشان جو اپنا بڑہ گیا
 دیکھ کر شہر خوشان اور سودا بڑہ گیا
 جس کا جوش خریداری سی سودا بڑہ گیا
 کیا تکلف ہی اگر دنیا مین اونا بڑہ گیا
 شکل دریا کو تر فروس اعلیٰ بڑہ گیا
 تیرید و قضا سی تیرا و سکا بڑہ گیا
 خاک سی ہرگز نہ اوٹھا لاکھ سایا بڑہ گیا
 رقتہ رقتہ کس قدر فرقت مین ونا بڑہ گیا
 کیا خطر مچلی کو پانی سی جو دریا بڑہ گیا
 جامہ کعبہ ہو جب کفر اپنا بڑہ گیا

بی مد و تدبیری نشو و نسامکن نہیں
برق کب پانی سی نخل قد بالابڑہ گیا

<p>قد ہستی میں عشق خال رہا نفسِ یار کا خیال رہا زلف سی او سکا ایک حال رہا غنجہ تیری دہن کو میں سجھا وحشی چشم ہین دلِ عشاق رہی جبت تک کہ آپ مجلس میں بچہ مہر میں رہا مہتاب جامہ تن سی روح تنگ ہی بیقراری سی بہت راری ہی زندگانی بہا تک معلوم نہ گہنا حسن یا محشر تک</p>	<p>دائم میں دانی کا خیال رہا میری دل میں وہی خیال رہا طاہر رنگ رخ پہ جال رہا گل کا عارض پر احتمال رہا شیر شیر و نیم ہی عنزال رہا ایسی حالت رہی کہ حال رہا ہاتھ پر خواب میں جو گال رہا پیر ہن جسم پر وبال رہا نہ حسین گی اگر یہ حال رہا یہی عالم جواب کی سال رہا عمر مہر ماہ گو کمال رہا</p>
--	---

مہر آگی تری مسال رہا	خیم ہوئی تھک کو دیکھ کر معشوق
<p>میری قاتل کی دورین ای برت عاشقون کا ہمیشہ کال رہا</p>	
<p>زنگ اوڑ رہا ہی بانین وئی بہار کا ترتا پہر کاسنگ ہمار مخی ار کا اکسیر جز ہی تیری قدم کی غبار کا نا جہیم نام ہی جسکی شرار کا گل ہو گیا ہی پھول چراغ مزار کا میر اکفن ہی دامن ابر بہار کا انکارا ہی کہ پھول ہی میری جزار کا</p>	<p>ہولی میں کھیل ہی یہ مری کلزار کا عالم یہی ہی گر مژدہ اشکبار کا پارسہ سنگ ہی جہی ٹھکرا کی تو چلے اوس آتش زاق میں جلتا ہوں مژدہ ای سرو تری آنی سی کیا باغ باغ ہو باران اشک باعث حمت ہی گور کا وقت میں گہ رہی کہ جہنم ہی اسی کریم</p>
<p>ای برق اوسکی شری بجائی تجھی خدا دشمن ہی ہر شریر تو ہر دستدار کا</p>	
کیا ہی آئینی نی کام دیوار گلستان کا	نہیں مگر نظارہ عارض زنگین جانا کا

لکھا ہی صوف جو مینی رخ نکین جانان کا
 قصو پہی اوس سست کی بجو روی تان کا
 قصو پہی جم خط عارض کیسوی جانان کا
 لباس جسم عریان خلعت سخن شہادت ہے
 قیامت ہو گئی محفل میں جبہ ماہر آبا
 لیں فرقت میں دوشمع کی کوئیکر نہ اثر ہو
 رہی فوی کی قبضی میں تو نعمت ہر قاتل تو
 گہر نہ کی نظر آتی نہیں ہیں اوسکی ہونٹوں پر
 تیری ہاتھوں کو جو دافس آنکھوں میں لگاتی ہیں
 اگر اید اہو دنیا میں نتیجہ اوسکار ہے
 نہال پر غرق ہے صفائی اسکو کہتی ہیں
 وہ پیشانی تر ہی ہستی ہو ہی پیاو آتی
 خیال لطف میں ہی ہی لکھو عارض

گمان ہی صفحہ قرطاس پر چمکے تان کا
 گریبان فکر میں ہی عالم چاہ کنعان کا
 ہوا ہی بدل ویرکان غبار اپنی بیابان کا
 گریبان میری پراہن میں رہنمائی دانا کا
 گل خورشید محشر گل ہوا شمع شمعنا کا
 قصو پہی ہمارے لکھو مازلف پیا کا
 ویر گوش صنم ہی انت مازلف پیا کا
 عیان پشت لب محبوب سی ہی عکس نذر کا
 نری خاتم کا حلقہ حلقہ ہی شیم سلیمان کا
 بشر کو رنج دیا ہی نکلنا پہلی دندنا کا
 نظر آتا ہی پر تو جابجا سیب نہ خانا کا
 نہ کیوں نہہ دیکھ کر دیا کو غنیمت ^{خدا کا}
 شب یلدا میں ہوتا ہی تصویر صبح خدا کا

تری موج تبسم ای قمر تیغ بلالی ہی
 نہ کاوش کر نہ آنجین پہر کیون نظر چن آتا ہے
 وہ عاشق ہیں کہ غم خانہ ہمارا قید خانہ ہے
 خیال لطف میں مضمون ہاں یار کا باندہ ہے
 جنون میں پرہیز سی مثل زندانک آتا ہے
 قطر برق اجل قوس فلک ابرو گہٹا زین
 وہ رشک جو بحر اشک سی کج فکرتا ہے
 زمین ٹھوکرین کیا تا پہر گارہ گذارونکی
 اوتاہ جسنی تنگاسری کردن جبک گئی

لقب ہی چاندنی کا پہول اپنی خم خند نھا
 نشانہ ای کیان سب و بنا ہون ترگا نھا
 وہ قیدی ہیں کہ دروازہ نہیں ہی پئی
 نمایان ہو گیا طلت سی حشر آب جوا نھا
 بجائی چارویواری ہی محکود و رونا نھا
 لقب باران حمت ہی تہارتی بار نھا
 خطر کیا ساکنان گلشن جنت کو طوفانھا
 میرا پروہو ای سر پہر ہی چرخ گردانھا
 ہمیں کوہِ گران سی کم نہیں ہی باحسانھا

کیا آتش قدم کس شعلہ رو کی برقِ الفت ہے

کہ دو دہ آہ سوزان ہی غبار اپنی بیا با نھا

رہتا ہی اب خیال جو پہلوئی یار کا
 شہرہ ہی آسمان ملکِ وئی یار کا
 بازو پر اپنی زعم ہی بازوئی یار کا
 تعویذ آفتاب ہی بازوئی یار کا

مَتّای بوی کل نشانی بوی یار کا
 گل ہی لبّ جهان میں گل روی یار کا
 جو زمانہ کیا ہی جفائی فلک ہی کیا
 عطرِ کلابِ شیشی میں کہا ہی کہیں کر
 کیونکر نہ دل کو برین کہیں شل جان نہ
 موجِ نسیم سی پریشان ہو کیون مرغ
 کیون اپنی ہاتھ سی گلا کاٹ کر موا
 پر بہر خواب بالمش پرب کو ہو گیا
 خاکا شبیہ کا ورق آفتاب ہو
 سر سام عشق ہی چچی ش خون نہیں
 خورشیدِ حشر پر نظر آیا ہلالِ عید
 طوبی مثال سایہ کہیں وس سیست
 تیر شہاب تیر بلائی گاہ سے

نقشا ہی وی گل میں گل روی یار کا
 رکھا ہی نامِ نخت گل بوی یار کا
 خو کردہ ہون قدیم سی میں خجئی یار کا
 دل میں خیال ہی عرق روی یار کا
 پر تو ہی اس میں آئینہ روی یار کا
 دیوانہ میں ہون نکست کیسوی یار کا
 صدمہ ہی محکومہ باز روی یار کا
 آیا خیال محکومہ جو زانوئی یار کا
 نقاش کہیں نقشا کر روی یار کا
 لازمِ گلشنِ عسوق روی یار کا
 پر تو پڑا جو دلغ پر ابروی یار کا
 رہتہ ہائے ہی متدو لچوی یار کا
 قوسِ فلک نو ہم ہی بروئی یار کا

<p>اعجاز و صفت ہیں لب معجز کلام کے سوئی عذار باصرہ چشم حور ہے</p>	<p>مضمون ہی سحر زکس جادوئی یار کا مشتاق ہی شام ملک بوی یار کا</p>
<p>جاتا ہی شیخ کعبہ کو تفسانہ برہن کرتا ہی برق طوف سر کوسی یار کا</p>	
<p>تیری محنون کا جنون و فی سی افزون ہو گیا حسرت یار آئینی سی افزون ہو گیا ذکر چشم یار شکر خواب مرگ آیا بھی جسکو تو فی اسی پر ہی لکھا وہ دیوانہ پرفواہل قناعت خلوت میں کہتا ہی حیرت اشک گلگون گر پڑی تھی جو مینی آنکھ کی سوزش و لگی سبب اشک آنکھوں میں صبح تک روشن شب غم میں سید جانہ یا دل لب سی سینہ معدن یا قوت</p>	<p>اشک گلگون آب بہریدہ محنون ہو گیا عکس سی مصراع موزون شمع موزون ہو گیا یہ نیا افسانہ ہی افسانہ افسون ہو گیا جس فی اسی لیلی تھی دیکھا وہ محنون ہو گیا جامہ خم پر سن بہر فلاطون ہو گیا می نین پر بہہ گئی جب جام وازون ہو گیا میری آہ آتشیں سی خشک جھون ہو گیا خال شکیں کا تصور دُشکون ہو گیا وانت کا دل میں تصور دُشکون ہو گیا</p>

<p> کا فونسی سنتی ہیں انکو نگو نظر انا نہیں وہ نہ پگھلا ورنہ میری آہ آتش باز جو بلا آئی وہ لی آستہ اپنی جان ہمت عالی کی باعث سراوٹھا سکتا ہاتھ قاتل کا اوٹھا سپرہم پر گر پڑا عکس خسی سرخ بین کل کھریح سون پہو دل شکستہ ہو گیا اوسکی نگاہ مست خاک میں تیرے دلے صاحب دولت دیکھ کر داغونکو خجالت سنی میں میں گر گیا میکشی پر گیا اوس ماہ کا جدم مرنج </p>	<p> خلق میں گویا وہاں بایر مضمون ہو گیا کوہ دریا ہو گئی ہر بحر مومن ہو گیا مینی جس فتنہ کو دیکھا دلسی مفتون ہو گیا مثل سقف پست مجھ کو بام گردون ہو گیا سراوٹا ریا رنی جکا وہ ممنون ہو گیا سایہ سی اوس شوخی شہزنگ گلگون ہو گیا بادہ شیشہ کی لئی تپہری فرون ہو گیا گنج زرتہا جکی قبضہ میں ہزارون ہو گیا گل کی خاطر زچمن میں گنج فارون ہو گیا آفتاب حشر سا غر شیشہ گردون ہو گیا </p>
---	--

برق گہر میں یاری کی آیا قریب رویہ

داخل خلد برین شیطان ملعون ہو گیا

سروسی کہنچا ہی شن فی الف از اوکا

قربان بہر قی میں م اوس غمیشہ شمشادکا

دیکھتی شیریں چم عالم اوس تم ایجاو کا
 دل ہی البتہ بہار گلشن ایجاو کا
 خاک دیکھیں ہم تماشا گلشن ایجاو کا
 عالم حیرت میں ہی اوس تم ایجاو کا
 با وفا بندہ وہ ہوں اوس تیغ زلف کا
 قیمہ ہستی میں یہ نقش ہی تیری آراو کا
 جام ساقی فی ہر اشیشی کو لیکر ہاتھ میں
 پہنسن گیا موج تبسم چین دیکھی اوس کی
 شیریں آمد شرب ہی ای آفتاب و زہر
 میری قلم فوسھی آباد زندان شکر ہی
 تار موی زلف رخ پر دیکھ کر پہنستا ہی دل
 جب تھی اچھا نمان آباد اپنی گھر گیا
 پہوڑ کر سر جان شیریں نیکی عاشق اسی

عالمی

کام لیتی ناخون سی تیشہ فرباو کا
 دھام ہی موج سراب اپنی لپی صیاو کا
 خار طائر کی لپی کھد ام ہی صیاو کا
 طائر تصویر کو بھی خوف ہی صیاو کا
 زخم پیشانی کو میں سمجھا الف آراو کا
 تن پہ نقش بوزیا بھی ام ہی صیاو کا
 قفل مینا نہیں غل ہی مبارکباو کا
 دانہ گوہر ہی گل دھام ہی صیاو کا
 صو کہتی ہیں جی غل ہی مبارکباو کا
 خانہ زنجیر میں غل ہی مبارکباو کا
 رستہ شمع تجل دھام ہی صیاو کا
 خانہ دل میں ہی عالم خانہ برباو کا
 تیری گہرین ستون ہی بی ستون باو کا

<p> چاہی دعویٰ مسیحائی کا طفل اشک کو نزع میں ہی چمکیاں آئین مجھ کو صحت ہی ابروی شیریں دا یاد آئی ہوڑائیسی حشر ہو جائی اگر گوریان پر وہ آئیے دین دنیا کہتی ہیں کسکو خدا کا نام لو بہر گیا میری لہو سی یار کا دامن پاک جسم پر ہر موسفیدی سہی اہنی چو شیر جھکھو دیوانہ سمجھتا ہی عجب دیوانہ میں نالان ہوں کہ میری ہر جا شہر میں کہل کہلا کر گل ہسین آئی جو وہ ٹیکیا گوش گل کر میں عبت چلا نہ اسی چمن </p>	<p> بی پدر ممکن نہیں ہونا کہی اولاد کا داغ دل پر لی چلا دنیا سی او سکی یاد کا ماہ نو فرقت میں تشنہ ہو گیا فرہاد کا مروی او نہیں قبر سی غل ہو مبارکباد کا سکو ہو لی یہ اثر ہی اوس صنم کی یاد کا رنگ عصمت تہمت خوئی اور اجلاؤ کا یار شیریں کو غم ہی بستون فرہاد کا میری بدلی خون لیا چاہی فساد کا شور ہو گا بدلی ماتم کی مبارکباد کا ہر وہاں غنچہ سی غل ہو مبارکباد کا سنی والا کون ہی عشاق کی فریاد کا </p>
--	--

شعر میں ای بوق مثل بیت ابرو لا جواب
 مطلع خورشید ہی مطلع مری ستاؤ کا

فرقت باقی بن ایسا جسم لاغر ہو گیا
 آنکھ نین سی ان گہر میں سمندر ہو گیا
 ماجر ائی آنکھ گلگون رنج خط چین تھا
 بال پر شعلی بنی مضمون سوزہ بحر سی
 بحر خون جاری ہو اٹھو فانی ہمارے چوہے
 جوش و خروش میں لباس تنکو چھوڑا روح
 محور وئی یار ایسا کاتب قدرت ہوا
 حسن مہر وئی تابان کی ترقی کیا کہن
 قاعدہ ہی خاک سی آئینہ پاتا ہی حبل
 دیکھتی ہیں صفحہ دل پر کھنچی تصویر یار
 تیراوس شیریں اکا نیشکری کم نہیں
 غم میں ہستی عاشق پر گری ہوئے نگاہ
 تیرہ دماغ دل نظر آتا ہی کیا اندھیری

می کشی میں عکس میرا خط ساغر ہو گیا
 ہجر میں ایک در باب سکندر ہو گیا
 موج خون سطرین بنیں رنگین کہوت ہو گیا
 خط جلا مرغ کہا ب اپنا کہوت ہو گیا
 موج وریا ہجر میں ہر تار بست ہو گیا
 فصل گل آتی ہی میں جامی سی ہا ہو گیا
 مصرع ابر و رقم اوس سی مکر ہو گیا
 ماہ کامل عکس سی ہر ایک اختر ہو گیا
 صاف دل میرا موجب میں ہو گیا
 جو مصوٰر تھا تصور سی مصوٰر ہو گیا
 تاو کونسی خاک تو وہنگ شکر ہو گیا
 سبزہ تیغ قصا سر کی برابر ہو گیا
 تا بہ ہجر یار میں خورشید محشر ہو گیا

<p>بہرِ عبرت آئینہ مالِ سکندر ہو گیا دامنِ نشتِ جنوں امانِ محشر ہو گیا کس قدر ولکی کدورت سی مگر ہو گیا عطر و انہر گل ہو گلشنِ معطر ہو گیا</p>	<p>کیون خود بینی کی حالت دیکھ کر حیران ہو گیا کیا قیامت ہی رنجِ غم سودا کا فود ^غ ہر نفس کی ساتھ اوڑتی ہی سی ^{خاک} سی بہر گل گشت چمن آیا جو وہ رشک بہار</p>
<p>گرم رفتار سی مینائی ق نقشِ پائید دامنِ نشتِ جنوں امانِ محشر ہو گیا</p>	
<p>تن کو ہر قطرہ پسینی کا شرار ہو گیا داغِ دل پر افتابِ حشر پار ہو گیا وہ نہان جہدم ہوا سب آشکارا ہو گیا جب سی ای شکِ قمر تیرا نظار ہو گیا میری نظر و نہیں حل ہر ایک تار ہو گیا پڑ گئی جبرِ نظر او سکا نظار ہو گیا آب ہو کر غم سی دل دریا ہمارا ہو گیا</p>	<p>چاند سا چہرہ جو او سکا آشکارا ہو گیا صورتِ بنم اور اسوز و رونِ حشر سی چہچہ سکا دم بہرہ راز دلِ فراق تین چاند اور تیرا دل سی نکھوئی گرا خورشید او تہہ گیا شکو جو وہ خورشید رو ^{جبین} نہرہ جسکو دیکھا چشمِ وحدت سی ہی محشوق ہمنگاری کی مہس ای گو ہر کیا یہ</p>

خاکساری سی فزون تہ ہمارا ہو گیا	خلق میں گر و پمتی سی گہر کی قدر ہی
دل میں ہی بخت اوست کی فرود لگتی ہے	یہ گہر عرش برین کا گوشوارا ہو گیا
<p>خزان حب اپنی ہوئی موسم بہار آیا جلاد و کاٹ کی اس نخل میں نہ بار آیا خیال میں کبھی سبکی نہ جسم زار آیا ہزار شکر کہ میں بار سوار آیا قدم لئی جو کبھی وہ سر مرار آیا لباس عاریتی برین تھا اوتار آیا وہ صاف ہوں کہ نہ دیکھ بھی آیا دبا غبار میں دل پر اگر غبار آیا سر شک چشم سی ہو یا اگر غبار آیا قدم قدم پہ قدم چومنی کو خار آیا</p>	<p>ہزار حیف کہ بعد از وفات یار آیا گیا شباب پیغام وصل یار آیا وہ نہا تو ان میں کہ ڈھونڈا کیا تمام ^{جہان} قدم عدم میں یہ کہہ کر کہو گاہی ^{قاتل} گیا نہ روح کو بھی اشتیاق پاؤے عدم میں جا کی کہو گاہی سرائی سستی وہ خاک ہوں نہ مگر ہوا کہ ورتے بہا فراق میں آنسو اگر ہی میری کہ ورت آئی تو رو رو کی دلو صاف کیا مثال گل جگر بیان جن میں چاک کیا</p>

مثال محروم قاتل شعاع عارض	هزار تیغ قصه کهنه یکی با آریا
اذان کی کعبی بین نا توس در تیغ نوا	کهان کهان تخی عاشق ترا پکار آریا
چشم بونی ابرو و گوش هم من کهان	نه آسمان کو نقش ترا او تار آریا

تری فراق من تر سا کیا اجل گو برت
نه خواب آنکهن من تما حشر ای نگار آریا

میر هزار رقیب و یکی ساهه یار آریا	هزار حیف عدد و یکی دوستدار آریا
لنی و ه با ته من شمشیر آبدار آریا	هماری پیاس بجهانی گو آبدار آریا
تر تیش من ای ماه مثل یک روان	نه میری خاک کو بعد از فنا قرار آریا
سنا من باتین چه حال کبانی	و کهاین آنکهن اگر ذکر انتظار آریا
پهنا جو زلف من چه ثاوه قی سستی	رها هوا جو تری ام من شکار آریا
بنی کا طور تجلی سی چرخ میسنا	هماری سینی سی با هر اگر شتر آریا
کها جوینی که جاتا هن آتش غم سی	بجهانی زهر من شمشیر آبدار آریا
محال هی کلف ماه مهری جای	گیانه غم جو مری پاس غمگسار آریا

<p>نوار کرکئی فوج قرار فرقت مین ہلاک ہو کئی درد سر فراق مہم</p>	<p>ایکلی بگئی جب وقت کارزار آیا مثال شعلہ جلی استخوان بنجار آیا</p>
	<p>ہمیشہ دیکھی مجنون کو خلق کہتی تھے عدم سی برق کی آمد ہی پیشکار آیا</p>
<p>گھنٹاں گہرینج عکس رخ دلا رہا باعث صحت دل شربت دیدار ہوا جسنی دیکھا مری یوسف کو خریدار ہوا حشر عالم مین ہوا وہ جو نمودار ہوا زہر تھا عشق مری حق مین تری زلف کا میری فی سئی یارنی پاجی شہرت بام سی و سنی دکھایا جو دہان شیرین انکھ سی ل رخ رنگین پہ نظر کرتا روی نگین کی تصویر سی مٹتی ماغ</p>	<p>گل دیوار ہر ایک وزن دیوار ہوا جس سی پرہیز کیا یارنی بیمار ہوا چوک مین وہ جو گیا مصر کا بازار ہوا گل خورشید قیامت گل خسار ہوا شیرہ جان تن زار کف مار ہوا سرد ہو کر سب گرمی بازار ہوا ظلمت آب بقا سایہ دیوار ہوا دور فردوس برین وزن دیوار ہوا خط پیشانی عاشق خط گلزار ہوا</p>

شمع روشن سی ملاشکو نشان عبتقا	مینی یاری پیدا دهن یار هوا
نهین کیمه جای سخن بات جو عاشقی	دهن تنگ ترا مانع گفتار هوا
پڑ گیا سایہ جو سر پر قدم جانان کا	گل خج رشید و رخشان گل دستار هوا

حسن کہتی مین اسی برق کہ وقت رقعا
عکس رخسار صنم کو کب سیار هوا

اوس سی روشن تمام باغ هوا	شمع ہر سرو گل چراغ هوا
مثل گل مین ہنساجو داغ هوا	خار کہانی سی باغ باغ هوا
سینہ دا غونسی رشک باغ هوا	جسنی دیکھا وہ باغ باغ هوا
شمع ذقت مین بن گیا شیشہ	جام می بزم مین چہراغ هوا
چال ہو لا چکور دیکھکی چال	ہنس تقلید کر کی زاغ هوا
پہول جھڑتی مین اوسکی باتوئی	پہونک سی م مین گل چہراغ هوا
شب فقت ہی کس قدر تاریک	داغ تیرہ مجھی چہراغ هوا
یاو آئی جو گیسوئی محبوب	کیا پریشان مرا داغ هوا

بوسے خوشبو مراد ماغ ہوا	بس گیا وصل میں تمام بدن
گل مری عمر کا چہرا غ ہوا	دشمن جان ہوئی ہوائی وصال
کشتور شام بی پردہ غ ہوا	چھپ گئی زلف میں جو گوہر گوش
گنہت گل سی بید ماغ ہوا	گلشن دہر میں دھوان بھیا

برق و نیاسی او تہہ کیا شاید
لکھنو آج بی پردہ غ ہوا

پنچہ مہر سے مجھے چکل شہباز ہوا	مرغ دل دیکھ کی منہ مائل پرواز ہوا
طار حسن کو خط شہر پر پرواز ہوا	رنگ خسار اور اسبزہ جو آغا ہوا
شمع خورشید میرا شعلہ آواز ہوا	صبح نالوں سے نئی شب کو یہ چلایا میں
ای منہم آپ کا آنا تو خدا ساز ہوا	شب فرقت میں کس طرح نہ جیتا عاشق
قد عاشق کی لٹی سرمہ آواز ہوا	بوسے لب کی جولی بات نہ منہ سے نکلی
جو لگا زخم مجھی شہر پر واز ہوا	اوڑکی میں کشتورستی سے عدم میں پہنچا
بعد مرنے کی یہی افشاں مراد ہوا	خواب میں شکوہ دل لب پہ آیا ہرگز

تو سن عمر کو ہر زخم بدن ساز ہوا	تازیا نہ ہی بھی تیغ جفا کی قاتل
اوسنی اعجاز سیحانی پائی صحت برق حکوم ص چشم قسوں ساز ہوا	
زمین کی طرح زیر پائی عالی آسمان کا برائی کشتی مئی امن گل باد بان کا ترا عکس رخ انور چراغ آسمان کا گلونکی پاس بلبل کا چمن میں شہان کا ہلال عید ابرو کا مہینو نمین بان کا تن خان کی برائی اوج انسان ند بان کا تو اسی یوسف مانی میں غنیر کاروان کا کہلین کی سب کے جوہر کی میں متجان کا مکان گور اپنی واسطی دار الامان کا یہاں اشکو نسی بر میں جاہ آب و ان کا	وہ شک عیسیٰ م اگر بیدل وان کا بہار آئی شراب ناک دریا روان کا منو تجھی اسی شمع شہستان جہان کا حسین بونگنی مانی میں ان پیمان کا کرین کی وصف برسوں آفتاب و چاند کا لطیف اعلیٰ کو جانی میں کس فونکی سہار کا جھکانی گا کو میں عشاق کو چاہ ذوق تیرا چڑھکا کون منہ پر تیغ ابرو کی یہ دیکھیں کی بچیں کی کی ہم تیغ زبان خلق بد گو جنو نمین فکر عریانی کسی ہی کن کہتا ہی

<p>تری تیغ دو دم کا بہت کثرت نہ ہوگا بزرگ طائر نگہست گل اپنا آشیان ہوگا وہ بلبل قفس باغ جہا نہیں شان ہوگا</p>	<p>ہنسی کی ہر وہان زخم سی گل کی طرح کشتی جلا ہونگی نہ شکل روح اپنی روح پرور سے وہ عاشق ہیں کٹی کی عمر اپنی قید و فرقت میں</p>
<p>خط ای برق کیا مہمت کی تلخی عالم میں لب شیریں جانا کا بیان و روز بان ہوگا</p>	
<p>جہاں تار کی ہو گل گل چراغ آسمان ہوگا جلیں گی کبک پوانہ چراغ آسمان ہوگا ستار خیل عارض حاذق شفق لہستان ہوگا وہاں حجازہ لیلی کا مجنون سار بان ہوگا خمیدہ ہو کی ہر سر و چمن بکھو بکھان ہوگا جہنم ہکو فرقت میں نہشت جاودان ہوگا</p>	<p>غیاں ہی حبشہ شکستہ آنکھوں نہی ہونگا اگر بی پردہ اشی شمع شبستان تو رہونگا زمین پر آسمان سن ہو گا جوبان ہوگا مری قبضی میں ای شک پر ہی ہو گا مہمت کو بنین کی تر شاخیں گل کی ہر بار جانی میں اگر تھکوں تو کہیں گے جلیں گی تیری کو چینی</p>
<p>بھ</p>	<p>رہیگا صدمہ تن کہ ہجر میں اوس روح پرور کے ہما کی غم میں ہکو برق درو استخوان ہوگا</p>

مکھو صحرائی جنون انگیر گبر ہو جائیگا	جسم کائنات آبلہ حشت میں سر ہو جائیگا
آئینہ خانہ تری آنی سی گبر ہو جائیگا	قد آدم آئینہ ہر ایک در ہو جائیگا
ویکھکر تھکھو سفید سیسم بر ہو جائیگا	مہر نیری نور کی آگی قمر ہو جائیگا
جوش حشت میں مہر داغ سر ہو جائیگا	آبلہ نسی زیر پا گنج مکر ہو جائیگا
گردن پر نور سی گار گیان کو کمال	ماہ نومہر منور سی قمر ہو جائیگا
یاد ایگاہمین آئینہ رخسار یار	ویکھکر ماہ صفر اپنا سفر ہو جائیگا
تار پیراہن جنون میں کم ہونگی خاری	آبلہ مکہ قبا کا جسم پر ہو جائیگا
سینہ عشاق میں بونگی پہنولی غمی دل	آبلہ لطن صدق میں ہر گبر ہو جائیگا
شعلی اغونی ٹہین کے جل او ٹہنوں کا بھر	شمع کار شتہ مرا ہر موی سر ہو جائیگا
قوت بازو اگر کمزور ہو آتا ہی کام	ہاتھ بانیان قوت پر ہنہ کو سپر ہو جائیگا

حاجت زیور نہیں ای برق فرط حسن ہے

یار کی گردن کا ڈورا طوق زر ہو جائیگا

جلوہ گروہ مہر عالم تاب اگر ہو جائیگا	پر تو رخسار سی سوئی کا گبر ہو جائیگا
--------------------------------------	--------------------------------------

<p>پشتمه خورشید محشر چشم تر هو جايگا بهشتی هین جاکي در پر دل مین هو جايگا منه اگر پانی سی هو یا آب زر هو جايگا نیل چشم بد هر داغ سر هو جايگا نار میری اسطی نور طفت هو جايگا پروه مهر رخ انور تسر هو جايگا ز هر محکو بحرین شیر سحر هو جايگا اره بهر شاخ گل هر ایک پر هو جايگا استخوان ایک تن نیشکر هو جايگا</p>	<p>بی نقاب اپنا جووه رنگ تر هو جايگا مهربان طاعت سی ه رنگ تر هو جايگا یار کی رنگ طلائی کا اثر هو جايگا تیرا دیوانه خون مین بی خطر هو جايگا بحرین آنجهین جلین کی نور شب استعدی چادر مهتاب پیرا مین بی کا جسم کا جان نکایا دایگا وه چهره چاند سا مین ببل مین بناؤنگا جو اپنا آشین محکو اوس شیرین کی پور پور آتی ہی</p>
	<p>اکم ننوگی دیدہ گریان سی اپنی آبلے برق ہر خار قدم مژگان تر هو جايگا</p>
<p>دل نا کام یہ تڑپا کہ مرا کام ہوا تابش مہر سی پختہ شر خام ہوا</p>	<p>بی سبب مجھی آزرده وه خود کام ہوا پک گیا دل اثر عارض گل فام ہوا</p>

<p> کم نہیں دل غم نہی نقش قدم حشت میں وصل میں جو ہیافیت و نہیں وقت میں توئی آنکھیں جو دکھائیں یہ ہوا رنگت منہ لگانی سی ہی بکلی دہن کچھ بات چال ستانہ اسی کتنی ہیں ساتی جو چلا یاد کبھی میں جو وہ کعبہ ابرو آئی دیکھی دل باریک آنکھیں جو بچھائیں مٹی اضطراب دل بیتاب سی شرمندہ دل پھسانا کی ڈوری جو چھیلتا رہی جب پٹی چہ نظر یاد وہ گیسو آئی بوسہ زن جن پر چی رو ملک تو تہی لن تانی تھی سیابی جو موسیٰ سی کری </p>	<p> دامن دشت مری چلنی سی ہوا لام ہوا تن سی حب روح جدا ہو گئی آرام ہوا کہ ہر اک دین زکس گل بادام ہوا اوسکی آگے لب اظہار لب جام ہوا موج می جادہ بنا نقش قدم جام ہوا چشم عاشق کو کفن جامہ احرام ہوا ہاتھ میں شیشہ ہوا زیر قدم جام ہوا ٹکڑی ٹکڑی مری صیاد کا سب دام ہوا موج بحر می ناب بھی دام ہوا صبح کو دیکھی سودا ہی سر شام ہوا ترقی مونس لب حور لب بام ہوا طور عارض کی تجلی سی ترابام ہوا </p>
--	---

دہن تنگ سی اوسنی جو چکارا ای بق

نقش خاتم پسیمان کی مرانام ہوا

مل گئی خاک میں پر خاک نہ آرام ہوا	یہی آغاز میں سچی تھی جو انجام ہوا
مر گیا عشق کی بستی ہی مرا کام ہوا	جان آغاز میں ہی کچھ نہ سر انجام ہوا
سر پہ آغاز میں کہتی تھی جو تاج زرین	تھو کرین پاتو کی کہانی میں انجام ہوا
جھکوا آغاز ہوئی نزع کی حالت تو کہا	باری صد شکر بخیر آپ کا انجام ہوا
پہنس گیا قید تعلق میں عدم سی کر	تار پیرا ہن تن جھکورگ و ام ہوا
وہ گیا پیک اجل جان کو لینی آیا	صد مہ ہجر بھی موت کا پیغام ہوا

کمریا رک بن دیکھی جو مضمون باندھی

کہنی اعجاز اسی برق کو الہام ہوا

موج زنجریائی شک دیدہ خونبار تھا	ریشک گل فرقت میں بر خار سردیوار تھا
جن نون و س طفل کا وارفتہ رقمار تھا	موت سر پہ کھیلتی تھی سر پہ نیر بار تھا
سرخ زنگت ہو گئی آیا جو نشا انگہ تین	شراب می ساقی علیج نرگس بیمار تھا
ہو گیا موج مر جسن ہر تار شعاع	مہر سی پہ گاجو تیرا شتہ دیدار تھا

<p>چاک کشتی تن کو زخم تیغ لنگر وارتھا پیرین سادہ کف دریا کی حسن یار تھا دامن صحرائی وحشت کی لئی میں جا رہا تھا گلشن آفاق میں گویا زبان خار تھا کشتی می کی سبب سی اپنا بیڑا پار تھا خار و خس تھی استخوانِ نالہ آتش مار تھا</p>	<p>جان اپنی آبِ ہن میں نہ کھونکڑو بتی عالم اوس بحر لطافت کا مچھی آتا ہی جیب کی ٹکڑی ٹکڑی عمر بہر و بھار تھا ہو گیا پامال پر مٹنے سے نکلے کوئی بات نشاکیا او ترا غریب بحر غم ہم ہو گئی کیونکہ جان بچتی تھی نفی وقت میں ہم اشعلیٰ</p>
	<p>مجھ کو آنکھوں فی ڈوبیا اوس ملک پہنچانہ بر خانہ محبوب اشکو نسی سمندر پار تھا</p>
<p>جاوہ صحرافراق یار میں بکوار تھا مین گلی میں اوس منہم کی رشتہ زار تھا جیب کا محتاج اپنا زخم دامن وار تھا تار زرقرب بدنی رشتہ زار تھا رشتہ نظارہ عاشق ابو کی بار تھا</p>	<p>ہر قدم پر جوش عشق ابروئی خوار تھا ضعف سی ایسا بدن کا ہوا جو رو یاد ابروئی لہجہ رنج کی زینت ہو پسند ہی گنتیا دیکھا جو مینی وصل میں بسلو نسی کم نہ تھی مروت فراق یار میں</p>

<p> آگنی مجھ پر قیامت سو گیا شب کو جو یار ختم ہی افتادگی جب تک ہی نہ فلک دیکھ کر موج تبسم زخم دل میں ٹپکی می کشو نکلی ہو گئی سرسبز کشت آرزو کفر اوس بت کا لطافت سی نہاں رہا مر گیا اوسکی جدائی میں قویہ ثابت ہوا بوسہ لب کی ہی حسرت ہاں زخم کو </p>	<p> خواب اوسکا میری حق میں فتنہ بیدار تھا کہتی ہیں نقش قدم جس کو گل دستار تھا مسکرا ناغیر سی اوسکا مجھی تلوار تھا پہنہ مینا ہی ساقی ابرو دریا بار تھا موج بوی جسم نازک رشتہ زنا رہا تھا فی الحقیقت جسم میں تھا روح جسم بایا تھا کیا کرین تیرنگاہ یار پی سو فار تھا </p>
---	---

بار غم فی بحر ہستی سی لکایا برق پار
 باد بان کشتے کا اپنی دامن کھسار تھا

<p> چھپ سہی سہی فائدہ کیونکر نہ ملیگا خورشید جبین ماہ منور نہ ملیگا ہم صاف نہونگی دل مضطر نہ ملیگا مہتاب کی ہونگی تہ جان میں لب و ندا </p>	<p> دیوار کو پہاڑین گی اگر در نہ ملیگا عالم میں حسین تیری برابر نہ ملیگا جب تک کہ گلی یار ستکر نہ ملیگا خورشید زمانہ میں سخنور نہ ملیگا </p>
---	---

<p> ہر جائی ہی قحبہ اسی شوہر نہ ملی گا عالم میں کسی کو تن لاعت نہ ملی گا پہانسی بہن دی دنگی جو خنجر نہ ملی گا قاصد کو کہاں چین کہیں کہ نہ ملی گا آنکھیں نہ پہاؤ دل مضطر نہ ملی گا چلو ہی سی پی لین کی جو ساغر نہ ملی گا تلوار نہ ہاتھ آئی گی خنجر نہ ملی گا </p>	<p> دنیا کی طرف مرد نہ دیکھیں کی چہاں عفتا ہی مراضعت کہ میں روح بنائوں زلفونسی نہ چوٹیں کی جو ابرو نہ پھینکے ہر جائی ہی خنجر شید پتا خاک پتائیں مربوط بہم شیشہ و ساغر ہین نہ کی خم نہ سی لگائیں کی نہ پائینگے جو شیشہ وہ قتل پر آمادہ ہی ہوگا تو یقین ہی </p>
<p> عالم ہی یہی برت اگر جو شس جنون کا کہسار کی امن میں ہی تہر نہ ملی گا </p>	
<p> جب تک کہ مری حلق سی خنجر نہ ملی گا ثانی نہ ملی کا تیرا ہمسر نہ ملی گا تجھسا تو کہیں صاحب جو ہر نہ ملی گا خود جانگی عاشق جو کبوتر نہ ملی گا </p>	<p> آرام بھی عشق میں نہ بہر نہ ملی گا اس شہر پہ کیا قاف سی قاف پریر ابرو میں تکی کا شمشیر و دم کا قاصد کو نہ بھیجیں کی بہت شک ہی ہلکو </p>

<p>ہم ضعف سی بنجائنگی تصویر نہا انجام پہ لوح سر تربت سی نظر کر</p>	<p>بستر ہمارا تن لاغز نہ ملی گکا ایسا تھی آئینہ سکندر نہ ملی گکا</p>
	<p>منہ دامن صحرای چپائنگی ہم ای دشت میں اگر گوشہ چا ور نہ ملی گکا</p>
<p>اشارہ قاتل خلوت خدا ہی اوس پر طلسم نو دکھاتا ہی نظارہ اوس پر نظارہ قبر و آفت ہی تماشا فتنہ دور برہا یا اور رتبہ لاغزی چشم گریان تری کو چشم گریان کی سمندر لوک کہتی ہیں پہان یک میری نسبت لاغزین غم سی سویدا ہی دل انور عیان ہی صاف</p>	<p>دل رستم ہی لوبا ماتا ہی تیغ ابرو پہان ہر ایک تیلی آنکبہ کی پتلا ہی لقب عالم میں جاو گری تیری چشم جاو بناموتی محل میری لئی ایک ایک آنسو گہری نام عالم میں ہمارے خشک آنسو جباب چرخ ہر قطرہ ہوا ہی مجھ کو آنسو یہ عالم ہی نظر آتا ہی تل سلو سی پہلو</p>
	<p>گہلا ہوں اس قدر جل چکی ہمارے میں ای گرہ ہی لک کا مجھ کو شرارہ میری آنسو</p>

کسطح ملین کو ہی یہاں نہیں ملتا	ہم جا نہیں سکتی اونہیں آنا نہیں ملتا
بدنام کیا ہی تن انور کی صفائی	دل میں ہی اوسے از چہاں نہیں ملتا
پہرتی ہیں ہاں آج بے شکستی ہی بیان و	اب گور میں ہی ہکو ٹھکانا نہیں ملتا
تیرو کی خطا کیا ہی ہی ضعف سی محروم	وہ ڈھونڈتی ہیں اور نشاں نہیں ملتا
خوف مرض عشق فی اب سب کے چہرہ	پرہیز ہی عالم کو زماں نہیں ملتا
دولت نہیں کام آتی جو تقدیر بری ہو	قارون کو بھی اپنا خزانہ نہیں ملتا
برسون ہو جی ملکی نہیں بیکانکی صورت	جس خیر کی خواہش ہی وہ کہاں نہیں ملتا
خال رخ جانان کو مسلمان کہیں گے	ہندو کو کہی خلد میں جانا نہیں ملتا
مکمل نہیں آنکھ اوٹھا کر میں کہیں	مانع ہی حیات تیر لگانا نہیں ملتا
مسک کی لئی بارہی صورت کا	سر پرچہ اوٹھایا ہی اوٹھانا نہیں ملتا
وقت فی بنایا ہی مجھی طالع بیدار	کسطح ملو خوجا میں جانا نہیں ملتا
دل لفت میں خال کی دیدار سی محروم	صیاد کی بھی ام میں دانا نہیں ملتا
آنکھیں دکھاتی ہیں نچھائی اگر بات	بوسہ تو کہاں ہو نہ ہلانا نہیں ملتا

طاقت ده کهان جائین تصویرین جواسی بر
بر سونسی همین پوشش من آتا نهین ملتا

مهمان یار جذب کی تاثیر سی هوا
دو دنگی زندگی من ارون الم سہی
داغونسی جسم قید من شک چمنی
فرقت من یہ ضعیف ہوا مکن وقت آ
مردمک کا گمان کیا اہل بزم فی
جوش جنون من وسعت صحرا جواسی یاد
لکھو جواب نامہ نہ آیا جواب خط
محروم بوسہ رخ روشن سی لب
محتاج غیر رہر و ملک فنا نہین
کیا کیا شانہ آیت ابرو کی شان من
آنکھیں لکھیں ہی ہین تیری گرد راہ

بیدار نخت نالہ شبگیری ہوا
کیا کیا نہ غم من موت کی تاخیری ہوا
پیدا نہال دانہ زنجیری ہوا
مانا فراسش کا غد تصویر سی ہوا
روشن یہ آئینہ تری تصویر سی ہوا
کہرنگ مجکو خانہ زنجیری ہوا
آگاہ مطلب خط تقدیر سی ہوا
کب بطشع طور کو کلگیری ہوا
واقعہ نہ طفل اشک کہی شیری ہوا
مطلب مگر نہ حل کسی تفسیری ہوا
افزون غبار سرمہ تسخیری ہوا

ابن مکی سحر کو سزا برق کیا ملی
بیدار یا رناله شبگیر سے ہوا

نرالا یہ اثر دیکھا خیال نہ لے سکا حضور چشم کچھ رتبہ نہیں چھین سکا قیامت نہ ہی عشق قدو بالا تیری وہ بحر حسن جو نونین نہان دانتوں کو کہتا سمجھتی ہیں یہ عسائی کہ صبح روز محشر سید چوٹی میں عبادت شوق کو قبر آفتی گلستان جان میں یادگار اپنی ہی شہ نخلنا بات کا شکل ہی پیش نہا تو اتنی یہی ہی ہم عالم عیش سی اولٹا زمانا بزرگ اندہ گندم گریبان چاکر اناہن لب معجز سخن کا ہر سخن اعجاز عیسیٰ ہی	بنا ہی شک ہر قطرہ سحاب چشم پر خون کا فلک ہی بلبل ہی سحر انک چشم پر خون کا کہ شور روز محشر نالہ ہی زنجیر مجنوں کا ہنسی دیکھو وہن ہی نام درج در مکنوں کا قیامت توڑتا ہی شبکو نالہ جاجنوں کا عجائب رنگ لائی ہیں تماشا ہی خوب کا نمونہ بن گیا ہوں گہلکی نخل قد مجنوں کا نہیں ہٹا دل مجزونی صدمہ جانوں کا اشارا ہی یہی عالم میں جام حرج و اثر کا زمین پر آیا ہی سینے کو دو گرؤں کا جسی سب سحر کہتی ہیں افسانہ ہی افسوں کا
---	--

<p>شرف میخانه عالم کی میکش زند مشربین به کامل بلال بروی خدار بهی ہوگا زیادہ حدی دولت خاک میں آفرماتی برابر ات دن میں ای پر روجوش</p>	<p>فلاطونسی موعا شہور عالم حم فلاطون کا یہی عالم اگر ہی اوکی حسن ذرا فزون کا و بال سر ہوا قارون کے خاطر گنج قارون کا بنا ہی کو چہ کیو بیابان تیری محنون کا</p>
<p>وہ عالی طبع می کش میں یہی برق کہتی ہیں اولت کرمی ساقی جام ہر دہرخ و اژدہ کا</p>	
<p>بدلتا عجائب رنگ سایہ زلف شبگون کا نہ کیوں شہر اوڑی عالم میں اپنی مرغ مہو کا عجا حسن ہی لغو نس حسن و زافزون کا نیا مضمون لغو نس ہلا ہی شعر موزون کا و عمش و نشاط افضل ہی آئے نگانی سے و ردندان ہنسی میں یکینا طوفان کا علاوہ اہل فطرت کو نہیں ہنسی راحت سے</p>	<p>لقب شہدیز عالم میں ہوا ہی سکی گلگون کا پر پرواز ہر مصرع ہوا ہی شعر موزون کا کہ نافر عیش شب غمی ال چشم میگون کا و ہوا ان ہی اچرت آتش خسا گلگون کا و ہن می تہ اعلیٰ ہی جام چشم میگون کا جاباب آب کو ہر نام ہو گا چرخ و اژدہ کا ہسی ہی می سی عالم میں ہر اسر خم فلاطون کا</p>

<p>خدا ہم نہی ایجان غم سی جان جاتی ہی اتی ہی انیا نعمتوں سی عیش و راحت کے رخ روشن شب کیوین شمع مہربان</p>	<p>بذکر نوح پہنچا تا ہی صد نہ جانج و نکا فقط وہو کا ہی سر پوش صبح و آواز کا ضیا سی خالمین عالم ہی اوکی دیکھو نکا</p>
<p>چمن صحرائی حشت خیزی ہی برن حوشت گمان ہر نخل پر گلزار میں ہی قد مجنونا</p>	
<p>بلا نقطہ داغ سر ہو گیا جلا سوز فرقت سی سنی میں دل بنا برج میزان ہدف بنکی دل تصور میں سییے ابتوا تا نہیں مکر رکھی وصف رخسار صبا اوٹھائی جواو س مہروش فی نقا ہنسا وہ تو پھرنی لگی منہ سی پھول بڑاپی میں امید رفعت کہاں</p>	<p>سفر عاشقون کو سفر ہو گیا صدف میں پہلو لگے سر ہو گیا ترازو خدنگ نظر ہو گیا تن زار موئی کس ہو گیا قلم و مین و ورتہ ہو گیا درگوش جسم سحر ہو گیا گل افشان چراغ سحر ہو گیا گرا وہ جو پختہ ثمر ہو گیا</p>

مجت سی گہر دل میں دوست کی	یہہ دل سوز گویا شہر ہو گیا
ہرن جوش و خشت سی آنکھیں بنیں	ہمارا یہہ تم میں اثر ہو گیا
وہ پتھری جونی ہلال سی	بڑا عیب اپنا ہنس ہو گیا
فزون طول کیوسی ہی طول شب	بلا انتظار سحر ہو گیا
گئی جان آیا جو سینا مہر	خبر سینکے میں بی خبر ہو گیا
وطن سی جو نگلی گئی تن سی جان	سفر میں ہمارا سفر ہو گیا
اگر بعد مردن تم آئی تو کیا	جو ہونا تھا وہ پیشتر ہو گیا
نہ کچھ پوچھی جذبہ شوق تیر	کھجنا نخل کر سپر ہو گیا

نموداوسکی پستان سی دنی ہی ہوت
 فردا رگویا شجر ہو گیا

اور پیدا عالم و خشت میں صحر ہو گیا	سوز آہ آتشیں سی خشک دریا ہو گیا
داغ سوز انسی فروغ روی زیبا ہو گیا	مہر سی روشن چراغ دست سی ہو گیا
جاہنیں سکنارنج محبوب تک پیکار	راہزن ہی مار کیسو بند رستا ہو گیا

<p> نا تو انی سی یہ عالم تیری یو ایک ہی دیکھ کر عاشق کہیں کی یاد قدیم بزرگ حرص میں تیر نیک و بد کسی رہتی نہیں سوزِ بحر یاری ایسا گملا ہی جسم زار غم کی امید ہو افرقت میں ایسا جسم زار دو نون عالم میں نیا عالم ہی قادیار دو سر اطفوان آیا چار آنسو جب کی تیری نگہ سہری کی اگی زمر و گروہی بی مٹی انسان کا رتبہ کسی بڑھتا نہیں کھل گئیں آنکھیں کمال عشقِ چشم یار میں بہتر از محل فقیری میں فداش خاک ہی بانی بانی ہو کی خلعت سی تہا ری سنا مانجشش سی کریمو نکا نہیں ہوتا ہی کم </p>	<p> آپ میں آیا تو سمجھا دشت چاہو گیا سرو گلزارِ جہان جنت میں طوبا ہو گیا روئی نیا حور بہر اہل دنیا ہو گیا بہہ چلی آنسو جو میری موج دریا ہو گیا میں خس دریا ہوا ہر اشک دریا ہو گیا سرو دنیا میں لقب جنت میں طوبا ہو گیا چرخ مینائی حباب آب دریا ہو گیا مار زلفِ عنبرین پر تو سی اندھا ہو گیا جب حبابِ بحر ٹوٹا آپ دریا ہو گیا طوطیا دو و چراغ داغ سودا ہو گیا پاؤں پہلا کر جو لپٹی ہاتھ تکیا ہو گیا سرو جوئی باغ اسی سرو تما ہو گیا صرف سی عالم میں کیا نقصان دریا ہو گیا </p>
---	---

<p>بجھکو ہر منزل پر جاوے کہنی آتی خلوت ترک دنیا کر جو جھکو آبرو و درکار ہی کوچہ محبوب میں عاشق ہزاروں</p>	<p>لکھنؤ مجھسی چٹا کیا میں تماشا ہو گیا جب جدا قطرہ ہوا دریا ہی کی تار ہو گیا گلشن خلد برین قبر و نسی تکیا ہو گیا</p>
<p>جوش حسن یار سنی مکی تھلی مہنی برق پرتو عیسیٰ پیراغ دست موسا ہو گیا</p>	
<p>راز افشا عاقبت اسی میر جونی لگا مضطرب سن سکے وہ رشک مہونی لگا ہم کہتی تھی ہم سی اوٹھ سکین کی ناریا جوندہ کا نونسی سنا تھا او سکوا بستہ تھی ہم و مہدم رہ رہ کی یاد آتی تھی وہ مرگ اس ترقی پر نہ ہو لو سب ملے ہی نیک وعدہ فرہ اقیامت ہی کسی امید صبح ساتھ ساتھ او سکی حکایتیں و فور شوق</p>	<p>جا بجا عالم میں کر چشم تر ہونی لگا رفتہ رفتہ نالا و لکا اثر ہونی لگا او سکی بدلی جو رو و ماجور پر ہونی لگا جوندہ کہا تھا وہ سب پیش نظر ہونی لگا تیری تیرونگا ہمارے لیں گے ہونی لگا کیا ہوا منہ کا پسینا آئے ہونی لگا شام ہی سی آج تو دور و جگر ہونی لگا ایک خط خضت جو میرا نامہ بر ہونی لگا</p>

<p>اس تہی پر چہی سن و زافرو کا عود آج کل جوین پر اوس شک پر چاہن اوس گل بنجار پر نازک دماغی خم وائی قیمت تاک کرا و سوقت یا مویج</p>	<p>آفتاب حشر پر توسی قمر ہونی لگا رنگ سی شرمندہ اب تو رنگ رہونی لگا پھر گیا آنکھوین جسد مہم و دستر ہو کوچ جب کرنی لگی جسد سفر ہونی لگا</p>
<p>دیکھ کر اوسکی عنایت بس یہی کہتی بہت شکل طوبی سروس حاصل ثمر ہونی لگا</p>	
<p>تا فلک ای مہروش شہرہ تمہارا ہو گیا ثابت ای شکمے ڈورا تمہارا ہو گیا جب کہی آنکھو نکورونی کا اشار ہو گیا زلف سی روشن رخ روشن تمہارا ہو گیا یاد ترگان شنائی بحر فرقت ہی مجھے اور کیا اس سے زیادہ ہوگی ایذا عی ورا جان شعروین پڑی صفت لب جان بخش</p>	<p>خال سی بروی پر خم چاند تارا ہو گیا رشتہ شمع تجلی آتش کارا ہو گیا کوٹھیلوئی شہر کوٹھی گھاٹ سارا ہو گیا دو و شمع مہر تابان آتش کارا ہو گیا منتقم دریا میں تنکی کا سہارا ہو گیا لطف جینی کا نہیں مزا گوارا ہو گیا معجزہ مضمون لفظونکو ہمارا ہو گیا</p>

موجِ عنبر بکشان کیا نہت کیسوی ہی
 روحِ بی قالبِ ہی جانِ ممکن نہیں
 نکبتِ زلفِ معنر کی عجب تاثیر ہے
 دماغِ دلسی کیا قیامت ای پرپی رتی
 حکمِ تیرا کم نہیں حکمِ خدا سی ای صنم
 جوشِ سوائی کیسویں خیالِ نہیں
 زیبِ زینتِ رنج و غم وابستہ کیسویں
 ناتوانِ ہیں جو آنسو کوئی نکلا آنکھ سے
 فاتحہ کو وہ جو آیا قبر روشن ہو گئی
 کہنچی ہی تصویرِ عارضِ رنج و فتنہ
 ساکنانِ عالم بالا کو وحشی کر دیا
 مینِ ہوسوزانِ بون کی بون بون بون
 عینِ ریامین کا لاجب کہنوں کا عبار

عنبر سارا فلک ہر پہر کی سارا ہو گیا
 کسطحِ مرنا تہمین میرا گوارا ہو گیا
 مشکِ ترخون بدنِ حشت میں سارا ہو گیا
 آفتابِ حشر کا گویا نظارہ ہو گیا
 تونی بکھو راہِ حبِ دی ستھارا ہو گیا
 مہر کا ظلمات میں گویا نظارہ ہو گیا
 پیچ جو سر پر پڑا شملہ ہمارا ہو گیا
 لاغری سی تنِ خس دریا ہمارا ہو گیا
 برجِ خورشیدِ فلک کبند ہمارا ہو گیا
 مہرِ بکر دماغِ دل نقشہ تہارا ہو گیا
 شیر گردون تیری آنکھوں سی چارہ ہو گیا
 شعلہ آوازِ جانان کا شرارہ ہو گیا
 جسکو وہ بارالوگ کہتی ہیں کنارہ ہو گیا

<p>برق موجین نکین بیدن وقت لی لیا اوشن بحر خوبی کو اگر آغوش من بن بنی زرموی اوشن سفت بازار پر گیا جب کا نہیں من بحر خوبی کا سخن</p>	<p>پر تو رخصی کناری کا کنار اہو گیا ہاتھ دریائی لطافت کا کنار اہو گیا مفت دیوانی بنی سو دہارا ہو گیا عاشقوں کو بنی موتی گو شوار اہو گیا</p>
<p>باغ و صحرا ایک ہیں نون غم وقت نہیں جب سے ہی بنی رنج جنت میں گزارا ہو گیا</p>	
<p>احسان تمہارا نہیں اٹھتا نہیں اٹھتا جھک جاتی ہی چلی ہیں کمر بارین بستان کلفت سے تعلق نہیں کہ طبع روان کو کلیو نہیں باریت کی لئی اتی ہیں احباب آہو نسی غبار و ل مضطر کو نکالا جلتی ہیں تجلی فرشتوں کی بھی نہیں</p>	<p>وہ بوج ہی سر پر کہ سر اپنا نہیں اٹھتا نازک ہی شجر بوجہ ثمر کا نہیں اٹھتا دریاسی کہی کوئی بولا نہیں اٹھتا کس دن علم آہ ہمارا نہیں اٹھتا بی تند ہواؤں کی بولا نہیں اٹھتا پرواہی کہ رخساری پروا نہیں اٹھتا</p>
<p>وہ سامنی مٹی ہیں تو کیا فائدہ ای وقت</p>	

اب آنکہ او ٹہا نکا ہی صد ما نہیں اٹھتا

دور شراب ساقی و پیمانہ ہو گیا	دیکھا جو کچھ کہ آنکھوں نے افسانہ ہو گیا
برنجیر زلف دیکھ لی دیوانہ ہو گیا	جب مجھ کو عشق عارض جانانہ ہو گیا
جوڑا گلی میں یار کی شاہانہ ہو گیا	عکس بد نشی سرخ لباس سفید
آباد تیری جانی سی میرا نہ ہو گیا	ویرانی تیری آنی سی آباد ہو گئی
جوشع آگ کی پروانہ ہو گیا	جس شعلہ رو کو دیکھ لیا دل ہوا نثار
شمشیر آبدار میں دندانہ ہو گیا	وہ سخت جان یوں کہ لگایا جو اوسنی وار

برق گناہ گر کی جلائیگی اوس کو برت

کشت عمل میں سبز اگر دانہ ہو گیا

صف مٹکا نکا ارادہ ہی صف آرا	کیونکہ غم ہو دل مغموم کی تنہا نیکا
ہم نہ دیکھیں جو اوسنی نقص ہی مٹا نیکا	جلوہ ہر جا ہی بیان اوس بت ہر جا نیکا
نام ہی نام ہی اعجاز مسحا نیکا	شعبہ یہی ہے اک یار کی گویائی کا
نا تو انی میں ہی عالم ہی تو انیکا	کوہ غم ضعف میں وقت اٹھالیتا ہو

<p>جان کنی راحت جان کو ہو ہی وز وصال تیری یوانی سی مخونکو بہلا گیا بہت دید حوران ہشتی سی اوسی کیا مطلب کیا عجب سرجو کہون میں قدم جانان شل سہل جو پریشان ہا کرتی ہیں</p>	<p>وہ بیان تھا دل میں جہنم شب تنہا لیکا ذکر کیا آگ مری وحشی صحر لیکا دل پلتا ہی نہیں تیری تلخ شائیکا فخر کرتی ہیں شستی پہنی جین سائیکا تیری لغونکو بھی غم ہی تیر سخی دائیکا</p>
<p>خواب میں ہی کہی آ یا نہ وہ گلرو امی بق حال میں کس سی کہون بحر کی تنہا لیکا</p>	
<p>ختم تجھ پر یہ کام ہی تیرا حسن عالم میں عام ہی تیرا عشق عاشق نشان شہرت ہے سرتہ تیغ جھک گیا اپنا کس کی دل میں نہیں جگہ تیرے کیون قیامت نہو قیامت پر</p>	<p>واہ کیا اتفام ہی تیرا نقشہ ماہ تمام ہی تیرا محسی عالم میں نام ہی تیرا یہ بھی گویا سلام ہی تیرا عرش اعلیٰ مقام ہی تیرا قدسی بالاکلام ہی تیرا</p>

نار سا ہی کس دروہم و خیال	بڑہ کی ہمت سی بام ہی تیرا
بعد مر نیکی بھی نجات نہیں	کیو جو رد ام سیہے تیرا
روز پیش نظر ہی سیر جہان	دورہ چرخ جام ہی تیرا
تونی آزاد کر دیا ہی اسی	سر و گلشن غلام ہی تیرا
تونی او کو عزیز مصر کیا	ماہ کفنان غلام ہی تیرا
دوستی کب سند ہی دشمنی کے	یہ بھی در پردہ دام ہی تیرا
ہاں بان چاہی اثر کی لہی	اسم اعظم تو نام ہی تیرا

تجسس وقت نہیں ہی کون ای بقت

ساری عالم میں نام ہی تیرا

و ہونڈ ہی بھی تو ہو صاحب جہ پریدا	تیخ قاتل فی کی اور ہی جو ہر پریدا
خطا اگر او کو لکھوں سطر و فسی ہو پریدا	نامہ شوق کر می صفت کبوتر پریدا
خلق اللہ فی کیا کیا نہ کیا عالم میں	نہ ہوا کوئی مگر تیری برابر پریدا
شور بش غمی اگر خاک بھی ہو جاؤ نہیں	مثل انگر ہو مری جسم سی بستر پریدا

بہر اظہار

<p> بهر اهلار بنهر عمره بی دنیا مین کیس و ده جوی دهن پاک سی کلی سیکه خال شکین نه سجه او سکی رخ رنگین پ ای صنم عشق کهن کهنی هین ل هین تیری نفونکی اگر لکهنی لگون مین او صا چاندنی رات مین آیا جو ده خورشید لقا یاد آئی جو تری کاوش مژگان محبو تیرو آنتونکی قصوری لبالب دای دروندان نظراتی مین لب جانان سی </p>	<p> خاکساری سیتی خلق مین جو پید خانه یار مین جو چشمه کوثر پید آتش گل مین هوا سی به سمندر پید تازه مصنون نهون طبع سی کیونکر پید شش حرف سی چون سطرون آید ماه کی ساهته هوا خسرو خاور پید هر رنگ تن مین موی لاکون نشین پید یه وه سپی کی حسین موی اختر پید معدن لعل مین پی موی مین گوهر پید </p>
---	---

خاک سی همکونبایا هینیانی ای برت

روز اول سی موی هم تو مکدر پید

پابندیمه فقیر نهین سنگ و خشت کا
انجام کار خاک سی سب کی شربت کا

مطلب کعبه شی اراده کشت کا
اول سی ایک حال سی خوف شربت کا

قاصد کی پاؤں پر ہی گرا خط نہ لکھیا
 اوقات ہم فقیر و نکلی ای بار کچھ نہ پوچھ
 باران اشک ہم جو گیا ہجر یار میں
 اسی گلابن جہان میں ایسا کہیں نہیں
 سر سبز ہون جواب دہا دی بچی خط سبز
 اوس حور کی گلشن عارض کی یاد
 کیا منشی ازل کی صنعت ہی مکنیا
 نادان اعتراض ہی صانع پر غور کر

مطلب کہلایا آج مری سرنوشت کا
 بستر فراش خاک ہی تکیہ ہی خشت کا
 دہقان غم کو خوف ہوا اپنی کشت کا
 پا چاہہ ہی مگر یہ صریر شست کا
 کشتوں کی کہیت میں ابھی عالم کشت کا
 دیکھا کیا فراق میں عالم ہشت کا
 ماہر نہیں کسی کی کوئی سرنوشت کا
 بیجا ہی امتیاز یہاں جو ہے نہشت کا

ای برق سیر کرتی ہیں ہمتو جہان کی

ہر کوچہ منعم ہی نمونہ بہشت کا

فرقت جانا نہیں شغل اشکبار ہی ہو گیا
 دل جلا ترکان بھی اشکبار ہی ہو گیا
 عشق ایسا اوس پر کا دل میں ہی ہو گیا

آنکھ کا ڈورا رگ ابر بہار ہی ہو گیا
 شمع کا رشتہ رگ ابر بہار ہی ہو گیا
 جسم خاکی آتش فرقت سی رہی ہو گیا

<p> سندج کسیر و حال اشکباری ہو گیا جب اکڑ کر اوسنی دیکھا زخم و لیں گئی عوش پروازی پر آج سب نازیا جوش سودانی بنیا لٹ کی صورت دست عسی نکیا نخی مین ج بحر خون اشک کلکون نی گرایا آنکھ سی طمع فوج ذوق یانی نی مٹی حسرت سب ک صید کرتا ہی لالان کو چشم نازی عشق گیسوی پریشانی دل مضطرب سی چہ نقش پاچا نڈکی نختی ہی خرام نازی بوجہ نئی لٹ ہما نو کی نہیں اوٹہتی قدم کانکی مچلی مین پر تو خال عارض کا نہیں تخنہ نرگس کھلایا عکس شہم یار نی </p>	<p> نامہ اپنا پارہ ابر بہاری ہو گیا عاشقونکو نوک کا ہونا کٹا رہی گیا مہر تابان وزہ گرد و ساری ہو گیا جامہ تن برین رخت سو گوار ہی ہو گیا ویدہ سوزن ہاں زخم کاری ہو گیا گنبد گردان جباب خون جاری ہو گیا ختم جامی پر لباس خاکسار ہی ہو گیا شیر نیکر آہوئی جانان شکاری ہو گیا بارہا کوچی مین تری لکھ باری ہو گیا بہر دامن مین جاوہ کناری ہو گیا سایہ بال ہما ہی سر کو بہاری ہو گیا برج حوت مہر زہرہ کو عاری ہو گیا عارضہ نسبی اتنیہ پو لو کی کیاری ہو گیا </p>
---	--

<p>شہر بختی سی حلاوت مذکی کی تلخ ہی تار تار پر مین سی بوذیونکا تار ہی</p>	<p>آب شیرین خضر کی قیمت سی کہا رہی ہو گیا دین گریبان سی مین ابر بہاری ہو گیا</p>
<p>عالم امکان مین غمناکی طرح فرضی ہون بت نا توانی سی تن را اعتباری ہو گیا</p>	
<p>پامالی نگار سی بالیدہ ہو گیا پر موج ہر نفس ہی پر گاہ کی طرح آنکونین اوسنی مجھ کو چو پیا وصالین اللہ ری تعلی رفتار ناز یار مرنی کی بعد ہی نہ گیا سوز و غم شیون چراغ کرتی مین پانکی قری بی پردہ اوس صنم کو دکھایا نصیب مطلع کہین کی قامت موزون یار کو ہر ایک سکی بات نہیں شعبہ سی کم</p>	<p>بید از بخت سبزہ خوابیدہ ہو گیا کوہ الم سی جسم یہ کابیدہ ہو گیا کوہ طال سرمہ سائیدہ ہو گیا گردون نظر مین سبزہ خوابیدہ ہو گیا میرا مزار سینہ تفسیدہ ہو گیا ہر دماغ جوش اشک سی نالیدہ ہو گیا یوسف شیندہ تہا بخدا دیدہ ہو گیا بالائی طور مصرع چسپیدہ ہو گیا پنچنی سی گل کھلایا جو خندیدہ ہو گیا</p>

روزن کو چانک کر گل گس بنا دیا	رنجی پیری گہری جو خندیدہ ہو گیا
دل کی موافقت کو نہیں جن کچھ ضرور	یوسف نہ ہی جو دل کو پسندیدہ ہو گیا
آواز رنگ مہتی ہی ہمراہ کارون	مین قافلہ سی چوٹ کی نالیدہ ہو گیا
وقت میں بندان بنی قطنی میں شک کے	رونی کو میری غم میں فلک دیدہ ہو گیا
نکڑی اوڑیکا اطلس گرد و نجا پیرہن	آنی سی اوس قمر کی جو بالیدہ ہو گیا
چلنی ہون نون پاؤں یہ چانی ہی مٹی	روئی میں تمام خر اشیدہ ہو گیا
انگھون سی دیکھیں یاد کو امر حال ہی	وہ پردہ خیال میں پوشیدہ ہو گیا
لامی صبا جو بخت کیسوی غنبرین	خوشبوسی عطر دان سرشوریدہ ہو گیا

نشو و نما کی یہ فلک کیا امید برت

وہ دانہ کیا او کی گاجو سائیدہ ہو گیا

لحون او دہی ہر ایک سخن سی پیدا	اوسنی اعجاز کیا صوت حسن سی پیدا
روح اوس کی ہی صاف بندی پیدا	جسم جامی میں نہیں جان ہی تن سی پیدا
لب کی اعجاز میں رنگین سخن سی پیدا	پہول لالی کی مونی لعل میں سی پیدا

عشق دل ہی سخن اہل سخن سی پیدا
 شجہہ قامت بالاؤرخ تابان ہے
 جلد ہی جامہ فانوس سی کہتی ہیں نور
 تار تار سرگسیو ہیں سپہ کاری سی
 یاد آتا ہی وہ بالونسی چہا نامنہ کا
 جمع کرتی ہیں مہل کو تو لون باشون
 عشق ہی تیغ سی گلیا نیکی پڑی پڑی
 شرمسی بزمین سپی کی ہنسی ہی ہم
 تو وہ اعجاز نامی جو کنوئیں میں ہے
 تیری لفونسی جو شبیہ ندون شعر نہیں
 شجر وادی میں سی بجا ہی شیبہ
 تیری صورت سی ہی حکمت ماہ
 منہ چڑاتا ہی گل تر کو پہلا کیا بہت

درد ہوتا ہی لب زخم دہن سی پیدا
 گل جو رشید ہوا سر و چین سی پیدا
 ہڈیاں شمع کی صورت ہیں بدنی سی پیدا
 سانپ ہو جائیگی دفن میں کفن ہی پیدا
 دماغ ہوتی ہیں یہاں چاند گہن ہی پیدا
 شک ہوتا ہی دم غسل بدنی سی پیدا
 و انت ہونگی دہن زخم بدنی سی پیدا
 و ر خورشید ہو خاک بدنی سی پیدا
 آب حیوان ہونم آب دہن سی پیدا
 نہکت شک نہوشک ختن سی پیدا
 سخن ای سرو ہوتی سرو چین ہی پیدا
 خال فی مہر کیا چاہ دقن سی پیدا
 نہیں ہوتی کسی و خندہ دہن سی پیدا

<p>دل پر دماغ سی نالی نہیں لڑھکتی ہو رونا وانت ہنسنی میں نایان نہیں ہونٹو باغ ماتم کردہ ہی سرو نہیں قوت شدت ضعف سی میں بار وین لچا دنگا</p>	<p>سرو ہوتی ہیں فی ہمیری چمن سدا ہوئی تارونکی شرر لعل میں سدا نالی ہوتی ہیں ل خاک چمن سی سدا نہیں ہونیکا بدن خست کفن سدا</p>
<p>شرقی شرق پہر غریب سی غریب نہ ہوئی اہل سخن اہل وطن سی پیدا</p>	
<p>درد جاتا رہا دل و سر کا مشک تر سی جنوط لازم ہی تری آنکھوں سی دل کو الفت ہی سخت ناز کی کو وہ منم بندا جامہ گل ہی ای گل خوشینے تیری عارض میں خلد قد طوبی لوگ جسکو ہما سمجھتی ہیں</p>	<p>کیا اثر ہی تہا ری ٹھوکر کا کشتہ ہون گیسو معنبر کا عشق رکھتا ہی شیشہ ساغر کا جسم گل ہی تو دل ہی تپہر کا پیرہن اس تن معطر کا صاف چشمہ دہن ہی کو شر کا سایہ ہی تیری وہ کبوتر کا</p>

بعد فی مکان پنجہ نوا د
 کیون کرکوتا ہی دیکھ کر اسکو
 سینہ اوس بحر حسن کا دیکھو
 گردش چشم یا کیا ہو لے
 بیتیاری حب کیا کیئے
 اوسنی افشان چنی ہی تھی پر
 دیکھ کر اوس صنم کو مین بت بن
 کیون ہوس ہی لامکانوں کی
 خاک مین ملگنی عمارت تن
 ساغر عمر جب ہوا لبریز

مین تو کشتہ ہون اوسکی جوہر کا
 سرو ہی تیری کیا بڑا بر کا
 صاف سطح ہی آب گوہر کا
 یاد آتا ہی دور ساعند کا
 نہ ملا ایک تار بستر کا
 خوب چمکا ستارہ اختر کا
 خاک سی بن گیا ہون تہر کا
 کیون طلب گار ہو گیا زہر کا
 قصر عالی کہاں ہی قیصر کا
 ہاتھ خالی رہا سکنہ رک

دشمنی دوستوں فی کی مجھ سی

برق قائل ہون مین متدر کا

زیر زمین ہون تشنہ دیدار یار کا

۱۰۰

عالم وہی ہی آج ملک انتظار کا

<p> یہ بند خلق میں ہی خاکسار کا کدز اثر اب پنی سی لی کون دوسر تا بر نفس مرا ہی کہی کام آئی گا بعد فنا ہی اپنی صفائی نہ جائیگی مشرکی کو زہنی کہلی کی ہمار سی انکہ عبیرت کی جا ہی عالم دنیا نہ کر غور ہر چند سیر کی نہ گل دوستی ملا تجانی ٹوٹی ہیں تو بنتی ہیں مسجدین اسپ اجل پر روح کی جسم رہ گیا بعد فنا ہی ہی مرض عشق کا اثر </p>	<p> ہی عرش پر دماغ سر انکسار کا ساقی دماغ کسکو ہی رنج خار کا ستیا ہون او کسو شوق ہوا تنہا کا آینہ سنگ ہو گا ہمار سی مزار کا صدہ او ہٹا چکی ہیں شب انتظار کا سر کا سہ گدا ہی کسی تاجدار کا میں رنگ کیا کہوں چمن فورگار کا دنیا میں یہ مری گل انکسار کا دیتا ہی ساتھ کون پیادہ سوار کا دیکھو کہ رنگ زرد ہی میری غبار کا </p>
---	---

الفت نہ کہہ پری نہ کہہ جوری عشق

مستان بق روز ازل سی ہی یار کا

آنکھیں نہ کہلائیں کیا خراب کیا

مجھ پر اوس مست فی عتاب کا

دل مضطرب فی اضطراب کیا	مجھ کو رسوا کیا خراب کیا
میری جرموں کی اجتناب کیا	دور پہاگی فرشتگانِ عمل
جام کو رشکِ انتہاب کیا	ویکھنا تیز دستی ساقی
دختر رز کو بیحجاب کیا	نر کہا اوسنے پر وہ سینا
عاشقوں کو نہ کامیاب کیا	مجھ کو شکوہ ہی یہ زامانی سی
کبھی ایسا نہ انقلاب کیا	یہی مستوق اپنے عاشق ہوں
تو فی ساقی مجھی کباب کیا	فی تری پی شراب کیون جوں
موت فی مجھی اجتناب کیا	شبِ فرقت میں نہ ہی نہ وہ آئی
شکوہ اوس بت سی حجاب کیا	وہ نہ بولا جو سنکی ہر اسوا
کیا کہوں مجھ کو لا جواب کیا	اوسنی دکھلا دیا وہاں تنگ

حسن نے اوس کو چن لیا اسی برت

عشق فی ہکو انتخاب کیا

شب کو آیا جب تصور عارض دل کا

صبح عشر نگیا سایہ مری یو ایکا

دھیان متا ہی جو دل میں عارض لدا رکھا	آفتاب حشری وزن ہر اک دیوار کا
ایک عالم کشتہ ہی اس ابرو و خمدار کا	کٹ گئی سب دیکھ کر عالم تری تلوار کا
عشق کہتی ہیں یہ ولین ابرو و خمدار کا	دوڑ کر لی لنگی ہم بوسہ تری تلوار کا
رو ویاہنی سنا احوال جسم زار کا	چہہ گیا دل میں جو صنمونی بندھا خا
وصف کس نہ سکی وہ اس ابرو و خمدار کا	یہ سول سی ہلکا ہی پل تامل تری تلوار کا
نا توانی فی حیات عباد وانی دنی	کیا اجل پای نشان عاشق کی جسم زار کا
لوگ کہتی ہیں خوشی شید تابان فلک	مرتبہ یہ ہی تری او تری ہو تبار کا
خانان آباد تری بیشالی کیا کہن	آج مکہ دیکھا نہیں سایہ تری دیوار کا
کہا ہوا جو اسکے امت تک نہیں ہی	روز محشر ہاتھ میں ہو کا گریبان بار کا
کم نہیں کچھ دم عیسیٰ سی بی یار	جی اوٹھا سونگھا جو مینی پھول دسلیار کا

جل گیا اسی برق میں برق برق حسن یار سے

غور سی دیکھا اثر ہی نور میں ہی نار کا

رہرو کشور بستا ہوتا

قید تے سی گر رہا ہوتا

گر قناعت سی آشنا ہوتا	جام جسم کا سہ گدا ہوتا
کیون یگانوں سی مین جلا ہوتا	گروہ بیگانہ آشنا ہوتا
کس لی موردِ جفا ہوتا	بی وفا تو جو با وفا ہوتا
کو چہ زلفت مین یہ جاتی ہی	رشتک سی کاش مین صبا ہوتا
وقت جاتا رہا رہی پس بات	آپ آتی یہاں تو کیسا ہوتا

بھرمین زندگی ہی موت اسی برت
کاش ہیتے سی مین فنا ہوتا

تو نہ ہمی اگر خفا ہوتا	شہرہ ربط جا بجا ہوتا
کیون نہ عاشق کو عکسِ لونکا	سایہ شہپر ہما ہوتا
کب نشان تیر یار کا بنتا	کیا خطا تھی کہ بی خطا ہوتا
بجہم سی ہوتا خفا جو تو ایحسان	زندگانی سی مین خفا ہوتا
گم نہ مگر فی طریق الفت کو	تو ہمارا جو رہنما ہوتا
می کشی پر جو طبع آجاتی	ساقی یار پارسا ہوتا

خیر گذری کہ او ہٹے گی سب غیر | ورنہ تم دیکھتے کہ کیا ہوتا

تجکوالفت تو نسی کیون ہوتی

تو اگر برق با حشا ہوتا

چاند ہی ہر نقش پا عالم عجیب چالکا	بالہ مہتاب ہی پر تو تری خفا کا
زہرہ قصان ہو سیاحین بیع عالم چالکا	پیر خیمک پہنچی اگر نالہ تری خفا کا
داغ دیگامہ کامل کو یہ نقطہ خال کا	آفتاب حشر ہی تکیہ تمہاری گل کا
خلعت سودا دیا ہی بادشاہ عشق نے	مین نہیں محتاج منعم جامہ وارث کا
جو لکھا تھا میری قسمت میں ہی محبت کا	نامہ تقدیر ہی نامہ مری اعمال کا
تیری گہرین جو بین میری نالوں میں نہیں	خوف کیا ہی ساکنان خلد کو پہنچال کا
جائینگے زیر زمین ہم اکیں منکی بعد	رزم ہی وزر ولادت گاڑوینا مال کا
چاہی ہو لوگوں کو نسبت دین گل خوشی کی	ماہ نوی کم نہیں ہی چاند تیری ہال کا
مرد چشم تصور کا اسی پر تو سبجہ	عارض شفاف پر نقطہ نہیں ہی خال کا
عالم ہیتے میں کجی قیدی خالی نہیں	راگ کو بھی مٹی کہا ہی مقید مال کا

خود بخود جاتی ہی میری غیر ساری ٹہہ گی
برق کیا طالع ہن قابل ہون ہی قابل کا

<p>زور کو اوسنی پھول نکاز پور بنا دیا نالون فی میری چرخ کو حجر بنا دیا عالم کو تو فی عرصہ محشر بنا دیا قرطاس نامہ کو ورق زر بنا دیا بی حس کو اوسنی تیری برابر بنا دیا غمنی دم مسیح کو صرصر بنا دیا ہر دایری کو دین جو ہر بنا دیا چاہ ذوق کو چشمہ کوثر بنا دیا پتھر کو خون سری گل تر بنا دیا آنکھوں کو چشم جو ہر خنجر بنا دیا افسان کو اوسنی دین جو ہر بنا دیا</p>	<p>لعل و نگو بوی تن سی گل تر بنا دیا اختر سپند ہو گئی انگاری ماہ مہر ای آفت زمانہ قیامت ہی تیرتی حال اوصاف روی یار کی تاثیر دیکھتی عکس آئینی مین دیکھ خدائی نشان وہ زار ہوں کہ سانس سی وڑتا ہوں مضمون تیغ ابروی قاتل فی شعر اہ شیکہ رنی عرق روی یار کی لایا ہی زور زنگہ جنون اس تیار دیکھا کیا مین ابروی قاتل تمام عمر ریت سی حسن خنجر ابرو ہوا دھند</p>
---	--

<p>شعلی اوہی جو آتش رخسار یار کے کیا شعلہ ور ہی آتش رنگ خمائی</p>	<p>بالی کی چھلیو نکو سمت رہا دیا نقش قدم اوسنی سمت رہا دیا</p>
<p>بندہ ہون بت اوس صنم خوش کلام کا پیغام بر کو حسنی پیمبر رہا دیا</p>	
<p>اوس بت فی دلو خائے آفر رہا دیا نما تفتی فی مفت و بویا ہزار وقت میں لگیا جو قدیار کا خیال مضمون جال ہاتھ لگی بحر فکر سی اوصاف رنگ عارض محبوب جت ویکھا اگر بتو نکو خدایا و آگیا انکارا ہر جا بے اعکس پارسی</p>	<p>بیت الصنم خدائی مرا گہ رہا دیا ہر قطرہ عرف کو سمت رہا دیا ہر نالہ جگر کو صنو رہا دیا مشک ختن کو طبع فی غنہ رہا دیا ہر سطر خط کو مہنی خطر رہا دیا آئینی کو نشان سکندر رہا دیا دوریا کی چھلیو نکو سمت رہا دیا</p>
<p>سوز و رنج آگ یہاں تک لگائی بت باز و کی چھلیو نکو سمت رہا دیا</p>	

ہاوی منزل مقصود وہ سفاک ہوا
 بھولگی اور کدورت وہ غضبناک ہوا
 صینہ کرنی کو جو اسوار وہ سفاک ہوا
 او سکی بخشش کا سبب اشکِ ندامتِ مجھ
 جسطرف آنکھ پڑی او سکی تجلی دیکھی
 آشنا کوئی زمانہ میں نہ ہو گا مجھ سے
 پردہ حشر میں ہا خاک و جان سے
 رخنہ ہی بابِ جنان یوسف زندہ نیکو
 غم نہیں جو ش جنو نہیں بھی عریانی کا
 جسم عریانگی لی وانہ جنونِ نیت میں
 میں برا ہوں تو بلا سی تمہیں کہہ نہیں
 کبر کہتی ہیں جہی خصلت شیطان سے
 زلف کی چو نسی مرنی فی نکالا مجھ کو

جاوہ ہر چاک دل سینہ صد چاک ہوا
 خاک میں مل کی بھی حاصل نہ بھی خاک ہوا
 دین پیک اجل حلقہ فقر اک ہوا
 آب باران سی نجس جامہ تن پاک ہوا
 شجر طور بھی شعلہ اور اک ہوا
 دُوب کر بحر غم عشق میں تیرا ک ہوا
 پیرہن اور ملا جامہ اگر چاک ہوا
 تازہ دروازہ کھلا سینہ اگر چاک ہوا
 خلعت خدمت نو پیرہن خاک ہوا
 رخت کخاب بھی پیرہن خاک ہوا
 روح کو کیا جو بدن جامہ ناپاک ہوا
 عجز سی جانیکو تا عرش بشر خاک ہوا
 ساری بیکر و نسی چٹا خاک ہوا پاک ہوا

غم نهیسی کار با فکر نه و بویکی	کستد ز ریب بدن پرهن خاک هوا
باهته خالی نهی عالم عریانی مین	روح کبرای تو پیر جامه تن چاک هوا
دم شمار یسی چشامرکی ملی غمی بنجاست	دیکنی لاپنی حسابونسی تو مین پاک هوا
هر ملک دیکمکی اوس ست کو بهی کشتا	آدمی کیون نه بنا با هی نکیون خاک هوا
مین نه میکش هون اشاره جو کیمستی	خوشه پروین فی دیا محکو فلک تاک هوا
اب بهی اوکی تراکت سی هوا شلی بت	چشمه مهر فلک بروی عرفناک هوا
بس گیا بوی تن یار سی سارا احاط	غیرت دامن گل کیسه دلاک هوا
آبی خوشه انگور هو سی فرقت مین	استخوانونسی تن زار کی مین تاک هوا
دیکمکر محکو یه شرما ی پسنایا	چشمه مهر فلک دیده نمناک هوا
ساته ساته اوکی سوار سی کرها پانجا	طلوق گردنکی ملی حلقه فراق هوا
اوکی بی شبهه خلیفا مین جناب حیدر	خلق مین جبکا لقب سید لولاک هوا

خاکساری نی دیار تبه اخترای برق
 بکی ذرات مین زینت افلاک هوا

یہ حسن ہی جو پیش پر حسین کا کہ مہرورہ ہی اوس حسین کا	
جو خال ہی جسم نازین کا شر ہی رخسار آتشین کا	
عجب نقشہ ہی اوس حسین کا کہ جسم نازک ہی یا سیمین کا	
لگمان ہوتا ہی جو رعین کا نمونہ خورشیدی حسین کا	
بیان کیا ہونچ و حسین کا وہ مہر ہی چاند چوہ ہون کا	
جو عکس پر جامی اوس سین کی ستارہ ہرورہ ہونین کا	
عیان ہی جامی سی نور پیکر تمام خال بدن ہین اختر	
شعل خورشید روز محشر نبا ہی ہر تار آستین کا	
غضب ہی الحار یار جانی عیان ہی درد غم نہا فی	
لی ہین داغ جگر نشانی الم ہی دل کو نہیں ہین کا	
پری کی صورت حسین ہین آنکھیں کسی کی ایسی نہیں ہین آنکھیں	
غزال محرای ہین ہین آنکھیں ج تل ہی دانہ ہی شک چین	
اوس کا جلوہ جہان ہین ہی وہی ہی ہر مکان ہین ہی	۵

وہ جسم پہنچو جاہلین ہی نشان تہاؤن کیا مکین کا	
نہ بسکہ بیتاب ہیں الم سی جھل ہیں برق و شرارم سی	
تڑپ تڑپ کر مرین جج غم سی تہ فلک ہو فلک زمین کا	
خیال گیسوی پر شکن مین کفن کا عالم ہی پیر ہیں	
اثر سی مار گزندہ تن مین بنا ہی ہر تار آستین کا	
چہا جو قاتل کی یقین م سی حنا کی صورت پسا الم سی	
گہو یہ ہر ایک ہاتھ غم سی کہ نگہیا تار آستین کا	
وہ رند مشرب ہیں سب سی کیٹا خم فلک ہی نظر میں شیشیا	
جسی بچتی ہیں دُرد و صہبا لقب ہی گہر کی بیان زمین کا	
وہا کی گیسوی پر شکن کو بڑ ہا یا ایسا غم و محن کو	
کہ میری ہر تار پیر ہیں کو لقب ملا مار آستین کا	
جو اہل رفعت ہیں صاف طہینت و بال اؤنکو ہی دلکلی کلفت	
ہمیشہ رہتی ہیں بی کدورت اثر فلک پر نہیں ہیں کا	

غزل جو ای برق نظم کی ہی جنبناخ کی پیروی ہے

کرم سی او کی فلک بنی ہی بڑا ہی تہہ یہ اس میں کا

یون ہی خسی عیان ہی تن میں مہتاب	کہیت سبط حسی کرتا ہی چمن میں مہتاب
گول اس تر ہی ہستاکلی قصد بخور یہ	جڑوی صانع عالم فی بدن میں مہتاب
حلقہ رکیو مشکین سی عیان گال میں پون	جیسی مغرب سی نکتا ہی ختن میں مہتاب
نخل میں چاند نیکی پڑ تری پر تو سی	جائی گل سب نظراتی ہیں چمن میں مہتاب
چارون چاندنی ہی عمرو روزہ غافل	پہرندیکہیں کی تہ خاک کفن میں مہتاب
کیا فلک سی تجھی نسبت فلک حسن ہے	کونسا عضو نہیں تیری بدن میں مہتاب
کفر و اسلام برابر ہیں تری پر تو میں	ایک ہی ہند و رنی روم و ختن میں مہتاب
گور روشن ہی شب غم کی طرح بعد فنا	داغ ہیں تیری تصویر سی کفن میں مہتاب
چاندنی نگہ کرتی جو ہنہا کر پہننے	گلج کی بھول ہوئی او کی بدن میں مہتاب
کم نہیں خط شاعی سی ترا موی کر	حلقہ ناف ہی شفاف بدن میں مہتاب

فکر عالی سی فلک ہی یہ زمین عالی



کھین بکار منہن برف سخن مین مٹاب

<p>نولسی جائیگی ساقی کھڑی لاشی اب بہار آئی مری دل مین ہی لاشی اب خواب تہ پہری سدر برای شہزاد سروین کہتی مین ہادی ہوی لاشی شہزاد ہماری اکھیں کھلین جلد کوئی لاشی شہزاد وہ رند صاحب اقبال ساقیا تین تسم لب می کونسی جان آتی ہی مراجوز رہو تو حکم عام دون زاهد نہ لون لون کھپ ہی خضر تاج شہزاد لون بجای نہ ہو سرمایہ پیہ پیہ سنا بتاؤن کیا تھی لذت پوچھ انہی اہ کہا نکی تو پہ کسی خلد چاہی تو بہ</p>	<p>ملی ہوی ہی مری آب گل مین لاشی شہزاد زبان حالہ جاری ہی ہای ہای شہزاد خدا کری کہ بنی محتسب گدا لاشی شہزاد چلی مین کشن دوس کو برای شہزاد بجای کل جو اہری ہکولای شہزاد کہ پاؤن پکی محبت پلائی شہزاد دعائی جوشن نذران ہی جہاں شہزاد کلی نہ اور زمانی مین کچھ سوا شہزاد تمام پشتمہ حیوان جو دی بجای شہزاد مری لباد کی بوٹی ہون اغما شہزاد چھٹی نہ حشر ملک منہ سی جو لگائی شہزاد قبول نکجو جہنم ہی کوئی لای شہزاد</p>
--	--

<p>همیشه بزم من چلتی ای پری سست فراق یار من لذت نهین ای صنی بر ایک رند شهنشاہ ملک عشرت فراق یار من محفل ہی مجلس ماتم بدنسی نگ منی باب صاف ظاہری تمہاری آنکھوں سی بوسونہ جان تیا حقیقت اچھی ٹی کی پی سی کھلتی ہے</p>	<p>سہاری ہاتھ نبائی خدائی پائی سزا پلاوی ہر محبی ساقیا بجائی سزا بط شراب کو کھٹی کہ ہی ہماٹی سزا بہری ہین یں ساغرین اشک جاتی سزا بجائی کھٹی ہی برین ہی قبا ہی سزا مجھی پسند نہین کوئی شی سوا شی سزا جہا نین صورت آئینہ ہی صفائی سزا</p>
---	---

نہ بقرار ہوں کیون برت صورت تیا
کہ در بہار نزارم مکتب ہماٹی سزا

<p>تو ہی چہان میں کوکب سیار آفتاب کافی ہی کو چشمونکو اقرار آفتاب اندری فروغ جبین رخ گلا عالم ہی ہی تیری اگر جوش حسن کا</p>	<p>ثابت ہی وی صاف سی مکر آفتاب انکا حسن یار ہی انکار آفتاب منہ کی نقاب بنگی دیوار آفتاب پو جیگی تجکو طالب دیدار آفتاب</p>
---	--

ملتی ہی تری چہاؤں کہ بچتی ہیں	تہی جہا میں گرمی باز آفتاب
نسبت نہیں ہی ست بلوریں باز	کس کام کا ہی پنجہ بیکار آفتاب
سوز غم وراق فی ایسا دیا فروغ	ہر داغ تن ہی دیدہ بیدار آفتاب
نار فی رخ حسن سی دندان بیکار	ہو مہو کو کہی لعل شکر بار آفتاب
گلابی رخ ہجر ہی قابل ہیں دید	دیکھا ہی سنی انکھ سی گلزار آفتاب
عکس رخ صبح کی تاثیر دیکھنا	آئیہ ہی فروغ سی دیوار آفتاب
پرتوسی وی صاف کی کمرہ ہی بیکار	شیشی کا ہر کواڑ ہی دیوار آفتاب
یٹکا جبین پاک کو لازم ہی چاند کا	زیبا ہی کا نہیں دُشہوار آفتاب
پرتوسی دنون ہو شہ ہو ہی لعل آتش	لیتا ہی ماتھاب سی ہ کار آفتاب
ناری تمام خال ہیں ابرو ہلال عید	رخسار سرخ ہی گل رخسار آفتاب
سوواہی وی یار کا بازار حسن	کہتی ہیں لوک محکو خریدار آفتاب
بیمار یض عشق ہی بغیرت مسیح	ثابت ہی نگ نہ روسی زار آفتاب
یاد رخ نگار کے دیکھو قلیان	ہر آہ دل ہی گسیو خمدار آفتاب

راتو نکود هو پېستی هی و سکی مکان مین
 تو آسمان حسن هی ای غیر مستی
 صورت کهاد کهاد کی جلانی هین چو
 پر تونی روی یار کی چکا و یا هی کبر
 تشبیه او سکی چهیستی تی هین اهل شوق
 جوش جنون مین کیون فلک پر دماغ
 تو و حسین هی تجمی مکین تو مثل کبر
 نسبت نهین هی روی ضیا بخش یار
 ثابت هی عشق خط شاعی سی آچا
 خورشید سی قمر کی ضیا هی جهان مین
 ذاتی هی نور مثل قمر عارضی نهین
 کهتی هین لوک دیکه کی حسن جمال یار
 بر تو هی تیرا چادر مهتاب نور سی

پېچان لنگی دیکه کی آثار آفتاب
 زیبا هی تیری اسطی ستار آفتاب
 سیکه هی جوش نور سی قمار آفتاب
 روزن بنی هین میو بیدار آفتاب
 بیدار هی یہ طالع بیدار آفتاب
 پای هی همنی داغ سی ستار آفتاب
 زاهد کین که هم هین طلبکار آفتاب
 کهوتا هی نور آنکه هوسی یار آفتاب
 حرکتی نهین هی آه دل زار آفتاب
 وه باد که کش تو کیون طلبکار آفتاب
 ظاهر هین روی یار سی آثار آفتاب
 چونی هی تیری طره طرار آفتاب
 زیبا هی تجکو جامه زرتار آفتاب

ای برق وہ امیری سب مومنین کا
جسنی سنا بی خلق کو گفت آفتاب

تیرے فرمانی سی پہر آیا مکر آفتاب	تو وہ عیسی ہی ہوا تجھی سنج آفتاب
جھوٹ ہی کب ہی تھی رخی برابر آفتاب	تو نقاب اولیٰ تو ہو ہر ایک آخر آفتاب
کسطح کہی کہ ہی تیری برابر آفتاب	عرش پر تو اور ہی چوہی فلک آفتاب
واع سودا کی بدولت آبلو کی جوش	پاؤنکی نیچے ہین تار سی اور سر آفتاب
لکھنجان ہی مانگ تاریخیال مشائیفت	ماہ نوابر وہین روی صاف آفتاب
تمتا تہی اکت سی رخ گلگون یار	چاندنی پڑنی سی ہو جاتا ہی لبر آفتاب
ماہ تیری سامنی ای ماہ تابان ہی سپید	کا پنتا ہی عجب حسن رخی تہر تہر آفتاب
کسطح وہ غیرت خورشید ہر جای ہو	دیکھ لو موجود ہی نیامین کہہ کر آفتاب
خال رو بی آتشین کو دیکھ کر کہتی ہی خلق	تاری ہین اسفند ای مہتاب بحر آفتاب
ماہ نوموج می گلگون می گلگون شفق	چرخ مینابی ہی مینا اور ساغر آفتاب
سرد گرم دہر سی خالی نہیں ہوش ہے	رات بہر مہتاب ہی اور دن بہر آفتاب

<p>تیری دئی صاف کو تشبیہ کسی سستی بجے عارض پر نور جاننا عین نہیں ترکان تیر دیکھ کر ماہ مبارک منہہ اگر دیکھی وہ ماہ صبح دم وہ ماہ رومہ سی اگر اولی تھا رکعتی ہی گردش میں کس کی ہو جستجو تیر عارض کی قیامت تک جائیگی بہار تجھسی ای گرد و نشین فرہ اوسیت نہیں</p>	<p>فطرت میں کہتا نہیں ای ماہ بہر آفتاب تیر کی ملی بیان کہتا ہی خیر آفتاب تیر خط شعاعی چشم جو ہر آفتاب مثل آئینہ رہی حیران ششہ آفتاب رات دن آوارہ ہی کیوں مثل میر افتاب ششہ میں ہو گا گل امان محشر آفتاب ایک جا بیٹھا ہی تو پھر تباہی در و افتاب</p>
<p>اوسکی فرقت چون کہن چین بروت او شعلہ بار ہوں ششہ روزی تو بن جائی سمندر آفتاب</p>	
<p>تجھسی کیا نسبت نہیں کہتا یہ جو بن آفتاب جالی برق کی رخ نگین سی وشن ہو کیا ترقی پر ہی تیر احسن ای گرد و ن کا شکل دل نالان ہی اشکو نسی چراغ داغ</p>	<p>چاند پیشانی ہی تیری دئی وشن آفتاب گل سی ہی ہر روزن دیو گرش آفتاب بنتی ہیں ششہ ہلال نعل تو سن آفتاب مثل تباہی کر تا ہی ششہ سن آفتاب</p>

<p>گرم رفتاری اگر وہ غیرت عینی کہتا صورت برگ خزان ہو گرم شیون آفتاب</p>	<p>حسن کہتی ہیں اسی ہنہ پر جولی لی قس جوش حسن باری بن جانی امن آفتاب</p>
<p>کان گوہر گوہر و ندانی ہی وہ ماہ برق لعل لب سی بن گیا لعلونکی معدن آفتاب</p>	<p>بزم میں آتا ہی جب وہ ماہ پیکر آفتاب وانغ سو و اسی ہا کرتا ہی سر پر آفتاب</p>
<p>پر تو عارض سی بجاتا ہی ساغر آفتاب نیکیا و حشت میں اسی مہتاب افسر آفتاب بن گئی اوسکی نقاب روی نور آفتاب ما لہ مہتاب کا پھنسی ہی یور آفتاب رات کو نکلا ہی اوسکی رخی اکثر آفتاب لوگ بھی برج سی نکلا ہی باہر آفتاب ہیجتا نامہ اگر ہو تا کہو تر آفتاب کیا کری کہتا ہین اسی ماہ شہر آفتاب چرخ گردان ہی فلاض اور پھر آفتاب</p>	<p>چہپ ساگر گز نہ وہ مہتاب چو شین دیکھ کر اغوشیں میری تھی کہتی ہی خلوت بار ما شب ہو گئی ہی نکوزلف یاری گہر کی اندر سی جو آیا اپنی مروا زید پیار چاہی قاصد فلک تہہ مریم کی لی بنکی پروانہ چراغ رخ پہ ہو جاتا تھا بحرین اوس ماہ کی دبی دبی دبی صبح</p>

زلف مشکین کو جو تو روپی منور سی افشا	ابر کی لی لی جیاسی منہ پہ چاہ راقشا
اہل نہر کو غیر کی امداد کیا درکاری	ماہ کی صورت نہیں کہتا ہی لشکر آفتا
وصل کی شب تیغ لیکر صبح دم کھلی نکیون	خون عاشق جانتا ہی شیر مادر آفتا
کیا ہوا آلب صبا میں روح ہی فونکی ایک	مر قضا ماہ درخشان ہی پیر آفتاب

آسمان پر بروں پہنچی کیون دنیا میں دغا
حشر میں دنگی ہمیں ساتی کوثر آفتاب

جوش صفا سی کیا رخ روشن ہی آفتاب	سینہ ہی مہتاب تے گردن ہی آفتاب
کیونکر کہوں کہ عارض روشن ہی آفتاب	تیری حضور دیدہ روزن ہی آفتاب
جہان کا تو مہر و ماہ دکھائی قرآن کیا	مہتاب بے وعی صاف ہی وزن ہی آفتاب
عالم ہوا یہ فرقت محبوب میں سیما	ابرو ہلال تابہ آہن ہی آفتاب
ثابت ہوا جو صل میں ہنسنی لگا وہ ماہ	موتی کی کان لعلوں کی معدن ہی آفتاب
نشا علاج فرقت جانان ہی ساقیا	بحر قمر میں مانع شیون ہی آفتاب
اوس لعل و رخ کی یاد میں کیونکر اوٹھاؤں	جادو کند دیدہ رہزن ہی آفتاب

<p>مرجاؤ نگاہ صبح شب وصل ہوگی کیونکر نہ منہ چپانی سی وہ آبِ بے بازوی صاف کم نہیں خطِ شعاع سی تیغ نگہ کی زخمون فی ایسا گہلا دیا اند رنزاکت جسم لطیف یار می فی بڑھائی عارض روشن کی روشنی وہ عندلیب قدس ہون جکی نگاہین می سی یہ آبِ تاب رخ گلغذاری</p>	<p>اوس دست کی زبان میں شمع ہی آفتاب گر می جوشِ حسن سی دامن ہی آفتاب بجلی ہلال عید ہی جوشن ہی آفتاب بجی مین دل کو دید و سوزن ہی آفتاب اوس ماہِ ووش کو سایہ دامن ہی آفتاب گویا چراغ طور کو روغن ہی آفتاب برگ خزان سیدہ گلشن ہی آفتاب پانی برائی ہست گلشن ہی آفتاب</p>
	<p>آینکی اوسکی دیر فقط ہی و گر نہ برت مطب ہی نرم رقص ہی گلشن ہی آفتاب</p>
<p>باغ عالم میں اگر بھی زبانِ عندلیب عشق اگر وہ کہلائی تاثیرِ فرغانِ لب خوش بیانی سی بلا آبی لبانِ عندلیب</p>	<p>گل اوڑا می حب کی ٹکڑی جانِ لب نعرہ زن ہر گل گلشن لبانِ لب فی الحقیقت دشمن جان ہی زبانِ لب</p>

گریه عاشق دُ بود تیا ہی گهر مشو چکا
 بلبل لال لال نالان تچی ی عشق
 ضد ہی عشق ستی اوس گل کو حکم عالم
 عشق تاثیر انا لیلی جو گلشن مین دکھا
 میری نالو پر سنسا کر تا ہی ہر شک چمن
 تجسی ای شک چمن کیو مکڑہ بجو عشق
 تو وہ ہر شک گل تچی ہی گهر مین ای شک چمن
 قطع دست جو رہو گلی ظلم ای گل چین بکر
 تو اگر اپنی لب جان بخش سی گل لگائی
 قد کو انی زک بدن انگیا کی چڑیا ہی بال
 جس سی جواو پنجا ہی عالی رتبہ ہی اوسکی
 شکر حسن رخ تابا نسی ڈر کیا وصل
 رنج خلقی کم نہیں احنت سی بہر زندگی

سیل ہی کلزار کو اشک و آتش
 سینہ دا غونی ہوا ہی بوستان
 باغین مہنی پیا ہی آشیان
 غنچہ بو متعار برگ گل زبان
 گل کھلاقی ہی گستاخین فغان
 گل ہی باغ دبر مین روح روان
 بدلی کبر خورشک کی ہی آشیان
 چل ہی ہی باغ مین تیج زبان
 سوج می بہر لطیفی ہوز زبان
 بار شاخ گل ہوا ہی آشیان
 بی کمان سقفت قفس ہی آسمان
 آتش گل سی نہیں جلتی زبان
 تھندہ گل ہی گستان مین فغان

کوئی گل فی سنی دستان لبیب	ذکر قری کس سہی کو خوش ایامین
طعن سنی ہر شک گل مجبوسہی کہتا ہی بق نالی کرتی ہر عیش عاشق لبسان لبیب	
<p>جان بخش پای پر کا خاکا ہی آفتاب کسنی تباؤ را نکو دیکھا ہی آفتاب تیری مرین غم کو مسیحا ہی آفتاب کیا نور ہی کہ خاک کا پتلا ہی آفتاب مہتاب ہی چکرو تو حربا ہی آفتاب بر سونسی جانتی نہیں کیسا ہی آفتاب پنچی میں آفتاب کی گویا ہی آفتاب سرخاب فسر ہی بطور یا ہی آفتاب مہتاب ہمکلام ہی گویا ہی آفتاب تارا جو ٹوٹتا تو بتا ہی آفتاب</p>	<p>کیونکر کہیں کہ چہر سی ماہی آفتاب ظلمات زلف میں رخ زیبای آفتاب رخسار صاف صاف سی مٹا ہی آفتاب ہر ایک وسر سحر کو کہتا ہی آفتاب تو ہی ہر شکوہ کہ تیری حضور رخ طول شب افق کو ایماہ تو نہ پوچھ اوس ماہر کی ماہی میں عام شربابی طوفان نوح قطرہ ہی پیش ہم شک اوس ماہر کی باتیں نہیں معجز سی کم افشاکی نری مہر ہوئی گر کی عکس سی</p>

پانی میں جوش اشک سی وہابی آفتاب	رویا ہون جب فراق میں دس شک
اپنی سیاہ خانی میں غمناہی آفتاب	وہ تیرہ محبت میں نہیں آتا خیال رخ
محشر ہی ایک تیزی پر آیا ہی آفتاب	کہتی ہیں لوگ عارض و قامت کو دیکھ کر
تاریکی طرح عرش سی ٹوٹا ہی آفتاب	پیکا نہیں جبین سی قطرہ پسینی کا
کہتا ہوں چشم مور کو نکلا ہی آفتاب	کیا پوچھتی ہو کوشہ عزت کی نگین
تو حشر تو رہتا ہی کہ بتا ہی آفتاب	ہر ماہ بندہ دکھا کی ہنسی میں شب و صبا
وہ ماہر وہی داغ ہمارا ہی آفتاب	عاشق سی ہی جہا نہیں معشوق کا فود
عالم میں فروماہ ہی کیٹا ہی آفتاب	تجسما نہیں جہا نہیں ای یار و سرا
شیعہ فلک ہی ساغر صہبا ہی آفتاب	ساقی ہی مہتاب شفق ہی شراب نا
سایمیں مہتاب کی چلتا ہی آفتاب	کہر سی ہ چاند فی میں نکلتا ہی بہر سر
مہتاب اغدار ہی جلتا ہی آفتاب	عالم میں تیر جس سن سی و نو نکو شکی
گویا کہ اس زمین میں نکلا ہی آفتاب	مضمون وی یار فی چکا دی ہی ہین شعر
سرخاب آب گوہر کیٹا ہی آفتاب	طوفان اوسنی دانتو نسے منسکراوٹھا یا

پہرین لعل مونی ہن تاثیر مہر سے	آئینہ او سکی عکس سی بتا ہی آفتاب
ای برق زیر چرخ کسیکو نہیں توار گر گٹ کی طرح رنگ بدلتا ہی آفتاب	
<p>نی یگنج ز حسن کی نکالی سانپ عجیب رنگ کی دیکھی ہن یہ زالی سانپ دلو کی قسنی کو تمہی فی نکالی سانپ تمہاری نفوسنی تھکو ضر نہیں ہرگز دو چند حسن ہوا کیسو دکھا جہا لوسی چرخ شمس و قمر آسمان پر گل ہون پیام موت ہی دوسنی دستی رکھنا نہیں ہی لسی اپنی ہی نفع موند کو تمہاری رنگٹائی کی لہن جادوین غضب ہی چوٹیکا موبان کہو لانا تیرا</p>	<p>تمہاری کیسو شے بگون ہن دوزخ کا سانپ خجل ہن بالوسی کالی یہ ہن کالی سانپ بڑھائی بال بنائی ہن خج ب کالی سانپ کہ پاس کہتی ہن وقت سانپ الی سانپ کہ متیو نسی بنی ہن یہ کوڑیالی سانپ دکھائی کیسو شے بگون کی وہ جو کالی سانپ اجل ہی سانپ سی او سکی جو کو تی پائی سانپ یہ دخل کیا ہی کہ کہیں گنج من کیا لائی سانپ بلا سی گنج زرو مال کیون ٹالی سانپ کہ حسن او بڑ ہی کنجلی جو ڈالی سانپ</p>

خیالِ لہین فی بند بند ہی اپنا	نہ تاب آئی جو سن لہجہ رہی لی سنا
خیالِ گیسو شگونین اب یہ سودا	کہ روزِ خواہین ہی کہتی ہیں کی سنا
جو پاس مالِ معبود کی زہر قاتل ہی	گہری کہتی ہیں لہجہ کی منہ میں چلی سنا
و چند حسن ہی کا لونچا چین گیسو سی	ہوئی ہیں گردِ رخ مہر و ماہِ ہالی سنا
خیالِ لہین یورپی کافی کہاتا	بنی ہیں میری لہجہ ہو تو نکلی لی سنا

یہ سچھی دیکھی لہجہ نہیں اُمیٹان ای برق
گہری کا نوٹ کی کہتی ہیں منہ میں چلی سنا

فراقِ یار میں دُکھ ان ہی ہا ہا ہا	تمام روز تر پتا ہوں در ساری رات
آخرِ مہوگی قیامت کے روز ساری رات	تمہاری لہجہ کی کہہ کم نہیں ہا ہا رات
بیانِ کچی کس منہ سے طول گیسو یار	کہ او سکی تل کی برابر نہیں ہا ہا رات
سیاہ اوڑھا دوٹا نہیں محرم من	سرفلک سی مری ماہ فی اوتار ہا رات
ارادہ کل کی طرح آج بھی کچی گا	کسی طرح نہ گھٹی گی یہ ابکی ہا رات
الگ الگ ترنی لہجہ کی صفت کرما ہوں	یہ آدمی ات ہی قوت کی ایک ہا رات

نہیں ہی سرمہ و ثبالہ و آرائکہو نہیں
 فراق یا ریشہم نہ سمجھو افسوسین
 سحر ہوئی جو وہ خورشید میری گہریا
 ورنہ تیرگی گوری بھی زاہد
 اوڑھو ہی چادر مہتابی فلک کہ ہی و
 ستارہ خیال و خط استوا ہی لنگ اسکی
 شب وصال میں کجی نشان عشرت ہے
 تری بلا سی مری کوئی یا جی تجھی کیا
 عجیب نہیں کہ مری افسوسنی دن و شب
 غلط ہی لفت نسبت نہیں اسی ستر
 گئی نہ تا بسحر جان کی پریشانی
 شب فراق شب لفت و نون کسان
 نہیں سیاہ و وپٹا زمین پر لگا

بغل میں رکھتی ہی غم لاوکی کناری را
 ہمارے واسطی کرتی ہی شکباری را
 فطری چاند نہان ہو گیا سدھاری را
 کہ ایسی کٹی ہی وقت میں لکھنوی را
 پہنکی آئی ہی کیون خست سو گواری را
 تمام روز ہی خسار زلف ساری را
 لگا کی آئی ہی امن میں یہ کناری را
 نہ پوچھو ہجر میں کس طرحی گذاری را
 ابھی جو رونی لگون ہو گیا جاساری را
 کہاں ہی فرہری ایسی پیاری ہاری را
 مثال لفت ہوئی تار تار ساری را
 اگر وہ رات تمہاری ہی یہ ہماری را
 ترقی مری سیکھی ہی خاکساری را

ہماری کہر سی نہ محشر تک ہلی ای برت
خدا دکھائی کیونکہ ایسی بہاری رات

اور ماہ فی صالین ہنس کر دکھائی دانت پیری مین رنج اونہا نیکو حسرتی پائی دانت بجلی گرائی اوسنی جو ہنس کر دکھائی دانت نسبت نہیں ہی غنچی کو تیری دہان کی لب ماہ نوہی چاند کا ٹکڑا ہی روی صاف دانتونہ او سکی دانت ہی ساری جہان کا سک کہ کی طرح نمایان ہی شیشیم واقع ہین مکہ فہم کہ جاتی سخن نہیں	یار نوسی آفتاب قیامت فی پائی دانت دانتونسی ہونٹہ کاٹی اگر یاد آئی دانت ہونٹونسی بہتی یادہ بلا اور لائی دانت ایسی کب او سکی لب ہین کہاں نوسی پائی دانت تار و نصیافت او سکی خدا فی بنائی دانت کہتی ہین لوگ چاٹ کی ہونٹونکو ہائی دانت چہیتی نہیں لبونسی اگر وہ چسپائی دانت کیونکہ دہان تنگ مین سکی سمائی دانت
--	---

کام آئی برق زیر زمین استخوان
گو یاد دہان گورنی کہا نیکو پائی دانت

طالب نہیں رت کی طلبگار محبت
یوسف کو نہ لین مفت خرید محبت

صحرائی جنون خیزی باز محبت
 جل بختی بین داغونسی خرید محبت
 یکبار نہان ہو گئی آثار محبت
 قابل بین سراونکی گنگا محبت
 عشاقلی مرنی سی ہی عشق کی مینا
 شہر عدن عشق میں بحرین میں آنجن
 لذات غم عشق سی محروم ہیں ز ابد
 بوسی ہی الفت سی لب سبب
 ملواری ہو تیغ زبان بہر شہادت
 کیون چاہنی والی کو عزیز آپ کہیں
 دُور ونسی بھی قتل کیا عشق جاکر
 تعمیر کی کیا فائدہ گہر چاہی دل میں
 گہر کوچہ محبوب ہی اندری کریمی

سوداگر سودا ہیں خریدار محبت
 بی آگ ہی کیا گرمی بازار محبت
 کیا دلی کدورت ہوئی دیوار محبت
 عاشق سی تمہیں چاہی انکار محبت
 شتونسی بندہ پستہ دیوار محبت
 ہر اشک ہی اپنا در شہوار محبت
 جنت میں کہاں میوہ گلزار محبت
 عاشق کو ملا میوہ گلزار محبت
 ہرزخم ہی گویا لب اہلار محبت
 ملتا ہی کہاں پوست بازار محبت
 ملواری ہوا رشتہ زنا محبت
 مٹی کی نہیں ہوتی ہی دیوار محبت
 فردوس میں ہستی ہیں گنگا محبت

<p>واغونی پی آرام نہیں عشقِ مژدہ میں تو آئی عبادت کو تو کہنی لگی عیسیٰ افسوس کہتی ہیں مجھی میکلی اجاب ہر اک نفس عشق میں ہی زندگنی خضر یوسف ہی تجھی میکلی ایجان کہی گلا تو لائق الفت ہی نہرا وارت</p>	<p>گل روز کھلاتا ہی نیا خار محبت کیون ہم نہوی آج کو بیمار محبت یارب نہو دشمن کو ہی آزار محبت جینی کی لئی مرنی ہیں بیمار محبت تو لائق الفت ہی نہرا وارت</p>
---	--

ایسا دخل ہن پاؤں عشق میں ای بر
 ثابت قدمی کہتی ہیں سیار محبت

<p>سب میں حلیہ اویسکا کیا میں کہوں ہم فقیر و غنا وہ کیہی کہ ہی سلطان کو شک اوسکی آنکھوں کی تصویر سی مجھی دشت ہوئی واقعہ شک چن ہی باغ عالم میں گل روز و شب اوسکی غماؤں کو فاکر تار ہا ناتوانی ہی بلایت نہیں ہی پاؤں میں</p>	<p>میری نظروں میں ہی کیساں وہی شمع دی بالمش سہری چار رات دن نو دی سب کو بہو لایا دای جگہڑی ہوئی گل میں عارض زلف نسل شاخ گل مار ہوئی کیا کروں کس سی کہوں میںی بھارتی ہوئی اوہم نہیں سکا نراکت سی ہاں باز ہوئی</p>
---	---

<p>اپنی باتونسی اک دم کاٹتا ہوں گے کو جلوہ حق چمکتا ہوں تبان ہندین مختصر ہی پریشان کرو یا اونٹنی مکی دنیا سکی الکی اب ہوا جھپڑ حال اونٹنی کہلائی ہیں انکھیں ن من بھار بال بگاڑا سا گر ہو بھوکو ہو جنیا و بال کیا کرین مجھ پر دشمن ہی اپنا کہ جہان</p>	<p>جو ہر تیغ زبان تہی ہی بروی دوست دشمن جانی ہی ہی اتی ہی بھوکو بروی دوست ورنہ طولاً بہت ہی قصہ گیسوی دوست لیگیا فردوس میں بھوکو خیال کو ہی دوست سحر چسپ کر گئی ہی گس چا دوی دوست لوٹ جائی بیو دل تابستہ جو ٹوٹی موٹی دوست بی بی ہی ہن اپنا ہی ہی قابو ہی دوست</p>
<p>کاسہ سرین ہاری ہن کینہ کر بال ہون برق رہتا ہی ہمیشہ اب خیال موٹی دوست</p>	
<p>پہنوں کی تی ہی دل جان بھر تیری بات تو وہ زہرہ ہی کنوین انکی من پرچھا دل اوٹھتا ہی ہی سکوزبان کیا جا بی ہن تیری سوا کوں ہو ہی گویا</p>	<p>شعلہ آواز ہی ایجان شر تیری بات سن لی کاؤنسی شتہ ہی اگر تیری بات نہ غذا ہی ووا ہی ٹر تیری بات یہہ ہی مشہور ہی مانند مکر تیری بات</p>

<p> کینا زاکت ہی کہ مانند نگین ہو تو پیر راز دل تن کی لطافت سی عیان تیرا تا توانی سی عجب حال ہوا ہی میرا بارش اشک سی شرمندہ کیا بادل کو سامری سحر بھٹا ہی سیجا اعجاز تجکو خالق فی کیا مجمع قرآن و حدیث کان سن سنگی کیوں کان جواہر پنجائیں عاشق قامت موزون یہ دعا کرنی دست رس اب شروصل تلک کیا ہوگا شجر داؤدی مین یہی قد بالا ہی </p>	<p> کندہ ہو جاتی ہی ای شکست تیری بات کوئی چہتی نہیں ای شکست تیری بات او شہ نہیں سکتی ہی ای شکست تیری بات رگہی خلق مین ای دیدہ تر تیری بات ختم تجھری یہی ای شکست تیری بات صاف رخسار مین مصحت تو خبر تیری بات سلک تقریر مسلسل ہی گہر تیری بات سب سی بالا ہی ای شکست تیری بات بڑہ گئی شاخونسی مانند شجر تیری بات برق ہی شعلہ رخسار شمر تیری بات </p>
---	--

کونسا وصف بہلا برق بہلا دمی لسی

یاد ہی تیرا دہن تیری کمر تیری بات

کائین پوچھین گی ہم جو روحنا کی بات ۶ زلف تک پونچھی اگر نخت رسا کی بات

سوزِ وقت سی مولائے رسا کی عیث
 قد بالائی تصویر سی بھی طاقت ہی
 حیرت افزایِ جهان کیوں نہ ہو شکلِ محبوب
 بوسہ لیتی ہی قرارِ دل مضطر نہ رہا
 مہندی اکثر کی ہوئی تھی ہمیشہ کیا
 اوسکی دیوار کی سائی فی بڑھایا رتبہ
 فرقتِ یار میں اندھیری آہونیِ جهان
 جانہ گل ہی قبارنگ تن گلگونسی
 شکوہ سچا ہی بہانی ہیں یہ سب ناز واد
 آدمی کیا ہیں کہ میں اونکی ڈرائی ٹھون
 آج فردائی قیامت بھی وقامت
 رنگ کہتی ہیں اسی رنگ چو اپڑتا ہی
 کیا عرض اہل عرض کو ضررِ حسن سے

میری گہر کی نہ بھی لگ ہو اکی عیث
 زور تھا موسیٰ عمر انکو عصا کی عیث
 آئینہ نگینی رخسار صفا کی عیث
 بڑھ گیا درو جگر اور دوا کی عیث
 پونہچی ہیں پنچہ خورشیدِ خاکی عیث
 سلطنت ہاتھ لگی ظلِ ہما کی عیث
 شمع روشن نہیں ہوتی ہی اکی عیث
 صورتِ گل ہی بدنِ تنگ کی عیث
 نہیں معلوم سیجا کو قضا کی عیث
 بت پرستی نہ چھٹی خوفِ خدا کی عیث
 آپ دنیا میں بھی روزِ جزا کی عیث
 خاک ہوتی ہی خایتریِ خاکی عیث
 میں نخل ہوں سگ جانسی ہما کی عیث

ذکر سی عشق کی رتی مین شرب سی بت

اوٹہ گینا نام وفا و سکی جفا کی عشت

آبروی تفرنی کہودی گہر کی احتیاج

بہر نفع غیر ہم رکھتی مین رکی احتیاج

سبز ہو جاتی مین مہر سی باغ عالم مین ^{خت}

تیری مضمون کر کو فکر کیا در کار ہے

میری جو ہر کانہیں کوئی جہا نہیں جہا

کوئی بی حس بھی ہو حرص سی خالی نہیں

امر تقدیری پہنچ جاتی مین بی ادا غیر

غرق ہو بحر قنایں تا اور مقصد ملی

اوڑکی جاسکتی نہیں صید مضامین بلند

تیری اتون کی صفت کرتا ہوں اچھی یا ہی

چاندنی ہی عکس شبکو دکھو سایا دھوپ

کل وہ ہوں جبکو نہیں عالم مین رکی احتیاج

کس شجر کو آپ بیتی ہی ترک کی احتیاج

شجر کو اسی سرور و ان جہی ہم ترک احتیاج

کچھ نہیں باہ عدم مین اہر کی احتیاج

مثل گوہر کو نہیں ہو مجھ کو سفر کی احتیاج

آہ ہی نیامین کہتی ہی اثر کی احتیاج

کیا خطر خسار کو ہی نامہ بر کی احتیاج

آبِ دریا مین بیتی ہی گہر کی احتیاج

شاہباز فکر کب کہتا ہی پر کی احتیاج

واسطی گلی کی ہی آب گہر کی احتیاج

تو فی کہودی ای پر شمس ترک کی احتیاج

<p>بال ہر او سکونین ہی لکری احتیاج تیری رو کچھ نہیں عالم میں گہری احتیاج خانہ رنج پر کتہا ہی در کی احتیاج میرا آئینہ نہیں کتہا ہی گہری احتیاج مہر تابان رفیع کرتا ہی ثمر کی احتیاج</p>	<p>شاعر اپنی شعر میں بانڈ باکین فرضا بخش تجسسی خالی کوئی شے نہیں پائی خلق میں کوچہ گیسو کی قیدی خلق میں بی قید ہیں روسی تابان مہر ہی پروا اوسی کیا چاہئے پیش روشن طبع سائل کیوں مالا مال</p>
<p>خاک پائی بار بار تہ آتی نہیں بی رنج برت بہر صندل خلق میں ہی رو سر کی احتیاج</p>	
<p>کافی ہیں آبی نہیں گوہر کی احتیاج ولسی اوڑا ہی عینی کبوتر کی احتیاج لائی ہی آپ تک دل مضطر کی احتیاج افسر کی اسطی ہی مجھی سر کی احتیاج مرنی کی بعد بھی گئی گہری احتیاج حاجت نیتخ کی ہی نہ خیر کی احتیاج</p>	<p>ہامون دھائی داغ جو ہوز کی احتیاج رہتی نہیں ہیں نامہ دلبر کی احتیاج روباہ کر دیا ہی محبت فی شیر کو رکتا ہون زخم تیغ شکر کی آرزو جبلہ سکی رہ رہتی تھی اب گورہ کی کافی ہی جنبش ابرو و ترکان تیز کی</p>

اب حیات سم ہی چو لین غیر کی سب	رکھتی نہیں ہیں ضرور یہ سب کے احتیاج
بی قید کچھ ضرور قناعت ہی ہرین	آزاد کی محاکم کو نہیں در کی احتیاج
ہر آہ و لکڑی خم جگر ہی ضرور ہے	ہر تیر کو جہا نہیں ہی پر کی احتیاج

ہر نالہ پار چرخ کی ہوتا ہی اوڑکی برق
اس تیر بی کمان کو نہیں پر کی احتیاج

اوس جو رسا نہیں ہی رخ حجاب صبح	مہتاب شام چہرہ ہی قنات صبح
افزون ہی لطف غفلت پریشانی	بی شبہ شام سہی نہیں بنی خوشی صبح
بی مثل تو ہی ای گل خندان چہا نہیں	رکھتا نہیں جواب رخ لا جواب صبح
وہ بی حجابے لفتو کی عقدی جو کہو لدی	مہتاب شام نور سی ہوا قنات صبح
آتا ہی وز نور کی ترکی وہ شہسوار	ماتہ آفتاب ہوا ہمار کا صبح
بیری مین زندگانی جاوید موت ہی	عیش شبہ صال سی بہتر ہی صبح
تیری حسین صاف کی لکھنی لگون جو و	ہر صفحہ بیان ہو گویا کتاب صبح
عالم دکھا رہا ہی ہ لیل و نہار کا	کیسو جواب شام ہی عارض جواب صبح

نور چین یار کو کب ہی زوال برت
تا حشر کم نہو گا سر مو شباب صبح

<p>نجم سحر ہی خال عیان پیشان صبح مانند شمع وصل میں ہیں مہمان صبح کہتا ہوں فرات میں سنکر اذان صبح توئی شکست چاند کو دی ایبت عجم اولیٰ اگر نقاب تو دن کی دیات کو تیری ہن کی بات تجھی پر ہوئی ہی ختم صدق صفائیں تو کہیں علی ہی اتری اہل صفا جہان میں ہستی ہیں خندہ ر پیری میں ہی کی لی موت خوب ہے یکسر عرف کن زمین میں سکے حسین پر رخسار صاف عارض خوش رشید شریفین</p>	<p>روشن چین صاف سی ہوئی ہی شان صبح کوس رحیل موت ہی ہو اذان صبح میری طرح بلند ہوئی ہی شان صبح قضا نہیں ہم ہی علم کا دیان صبح تو ای قمر ہی خسرو گیتی ستان صبح ایسا نہیں نہیں دہن بی زبان صبح زیبا ہی تجھ کو کہی اگر آسمان صبح انہر ہی آفتاب فلک سی بیان صبح آرام کی دلیل ہی خواب گران صبح رکھتا ہی ملک گو ہر دندان ہان صبح سانی پر اوس قمر کی کیون ہو گمان صبح</p>
--	--

خط پر خیال شام ہی رخ پر گمان صبح	اعجاز حسن یابی ایم کئی قصا د
جاتی ہی پار عرش برین کی فغان صبح	ہشکتی ہیں صو زنا لہ شب سی مین پر
مٹا نہیں ہی شام کو ہرگز نشان صبح	رخسار صاف لٹ سئی شن ہی مثل مہر

روئی سحر صبح ہی قوس فلک پہوین

خط نگاہ برق ہی تیر گمان صبح

نہاں موصوفت ہیستی مین کیا نظر کی طرح	عدم مین ہی ملو نگاہ کسی کمر کی طرح
یہ نگاہ کوئی کسی شکل سی خبر کی طرح	چلین ہم آپ ہی خط لیکلی نامہ بر کی طرح
نئی ہی شوخی مین اوس طفل سمیر کی طرح	بشر تو کیا ہی اوڑاوی پر کو پر کی طرح
شب فراق مین سب عمر کٹ گئی اپنی	تہااری شکل کو ترسا کئی سحر کی طرح
وراز موی مژہ ہیں کمان ابروی	کہ تیرنگی پہنچی ہیں یہ نظر کی طرح
بڑا جو رتبہ بڑی اپنی خاکساری ہی	ملا تر تو جھکی اور ہم شجر کی طرح
شب فراق کی اندامین کیا کہیں تسی	چہا یا موت نی ہی ہمسی منہ سحر کی طرح
بتانہ پوچھی آوار گان الفت کا	ہشکتی پھرتی مین ہم آہ بی اثر کی طرح

سحر کو شب نہ یاد جنوں کی بھی
 بغیر لطف خدا آبرو نہیں ملتے
 پتا مکان صنم کا خدا کی قدرت ہی
 عدم سی آئی تو ہستی میں کہل گئی جو
 برای نام ہی عالم میں ہستی موہوم
 عجیب حال ہی وقت میں میری آنکھوں کا
 بجائے لکھنؤ شاہ منزل اب جو کون
 ہزار بار کیا امتحان فرقت میں
 نکالیں دیدہ داغ جنوں کی بھی
 اودھر جو غفلت دل ہی ہر ہی سیوے
 جو امتحان ہی منظور دیکھہ دل میرا
 گلی میں بیک داغ جنوں وہ رکھتا ہوں
 وہ خاکسار ہوں افتادہ بزم عالم میں

کہ آفتاب سی ملتی ہی اوس کی طرح
 کہیں نہ اشک کی قطری بلی گہ کی طرح
 ہمیشہ کعبہ دل میں ہا وہ گہ کی طرح
 وطن سی چٹکی ملی آبرو گہ کی طرح
 ثبات ہو کو نہیں ایک دم شر کی طرح
 تمام سال برستی ہیں ابر تر کی طرح
 غریب خانی میں ہستی ہیں آگہ کی طرح
 کہیں جہڑی لگی منہ کی چشم تر کی طرح
 عیان ہیں رخ قدم سر سے ہی کی طرح
 خبر چین ہی نہیں یا ربی خبر کی طرح
 کہلی ہیں سینی کی سب چاک چاک کی طرح
 تمہارا سکھ ہی جن پر کہ نقش زر کی طرح
 کہ نقش پای ہی چھپی سیب تاج سر کی طرح

شب فراق میں کہن چون آہ آتش بار
تہا رتی انت جو چلی یہ کھل گیا سب
یہ جوش شوق میں کہتا ہی مجھی دل میرا
اوٹھا دو پردہ کہ مرقی میں تہ شد دیدار
وہ آفتاب ہی خسار تیرا ای بخورید

ستاری اورنی لکھن چہ شہر کی طرح
کہ تار لی لعل میں پوشیدہ ہن شہر کی طرح
ہمین کو بھیجی سعد نامہ بر کی طرح
چہاؤ منہ تو نہ ایجان جان سحر کی طرح
کہ داغ کسب ضیا کرتی ہن قمر کی طرح

فراق یا زمین کیا کیا گزر گیا سپر
ہمیشہ روندی گئی برق بگنڈ کی طرح

کیا تری آگے چڑھی میری نظر میں جو شید
آفتاب رخ روشن سی دم نظارہ
اپنی پرتو کو دکھا کر بھی کہتا ہی وہ مہر
اوس جانی قدم رنجہ کیا کیون کہون
قاصد یار کی چلنی کا پتا دیتا ہون
پیرہن سی تن شفاف ہن رفیق افشان

خال خسار ہی خسار قمر میں جو شید
جڑ دیا تو فی مری پائی نظر میں جو شید
جائی آئینہ لگا ہی مری گہر میں جو شید
اور آریا ہی فلک سی مری گہر میں جو شید
نظر آئین کی تجھی راہ گزر میں جو شید
شکل آئینہ ہی آئینی کی گہر میں جو شید

تنگ تر کوئی مکان ایسا ندیکھا ہوگا
 ہنیں ممکن کہ نظرائی رخ شام وصل
 کیا تعلق ہی کہ وہ مہر لقا کہتا ہے
 تیرے قصبی کی کرن بن گئی سورج کی کرن
 وہ پوچھیں کیونچ جلین سایہ محبوب سہم
 بیوٹن میری طرح کون نہیں تیری لئی
 شکم صاف تین اسی حکمتی ہی ناف
 خال عارضہ و درختان ہی کہ جب آگ
 سینہ مشرق رخ روشن کی تصویر
 فرقت اہل وطن میں مچی ظلمات ہی
 روشن آنکھیں ہوئیں نظارہ عارض سہمی
 دل پڑو غ تصویر تیری روشن ہی
 پر تو عارض روشن سہمی تیغ ہلا

کہ ہر اک ذرہ ہوا ہی مری گہر میں چوڑ
 داغ فرقت ہی ترا میری جگر میں چوڑ
 بدلی ہو لوئی لکھائیگی سپرین چوڑ
 ہولی تاری میں کٹوری ہی کمرین چوڑ
 آگ کی طرح ہی مجبور اثر میں چوڑ
 منزلوں باہ کو گردش ہی سفر میں چوڑ
 بالہ پکا ہی گہری اوسکی کمرین چوڑ
 داغ تیرہ ہی رخ صاف سحر میں چوڑ
 جانی آئی دل ہی مری برین چوڑ
 فطرتا نہیں آنکھوں کو سفر میں چوڑ
 مثل مہتاب ہی عاشق کو اثر میں چوڑ
 داغ ہر ایک ہی طاؤس کی پر میں چوڑ
 پھول ہر ایک ہوا اوسکی سپرین چوڑ

د خوب بختی کی جو وہ باغین ای شیکو

پستی بن جائیگی ہر ایک شجرین خوش

پیرین چارو متاب ہی لب میں پاؤں

ماہ ظاہرین ہی خسار اثرین خوش

رات دن ایک ہی حالت ہی عیال

نظر آتا ہی کہان چار پیرین خوش

وانع دل کو چہ کیسو میں ہوا حافظ جان

خضریٰ برق ہیں اہ خطرین خوش

چونی سی اسلمی کرتی نہیں معمار سفید

تم اگر نخلوگی ہو جائیگی بازار سفید

ہم لہور وین تجو چین محبت حالت

خون انبائی مانہ یہ ہی مار سفید

یہ ہی ڈر ہی کہ نظر تلو نہ لگ جائی

نخلو کپڑی نہ پہن کر سر بازار سفید

چاندنی چشکی شب تارین آجا جو وہ ماہ

عکس عارض سی ہوئی سب دیوار سفید

روسی رخ اوسنی کہا کر جو طلب کین

سنکی قیمت کو ہوئی سار خشی بازار سفید

حسن اوسن لقا کا ہی بیان سی بار

چاندنی سکی کہین سایہ دیوار سفید

ایک نامی یہ نیرنگی بزم جانان

زرد و چار نظر آتی ہیں بازار سفید

یار کی آنی نہی نختو کی سیاہی اوڑ جای

صورتیں صبح قیامت ہو شب تار سفید

وادہ کیا رنگ ہی ہو سکی کل عنا کا
 داغ سودا کی سیاہی تعجب کیا ہی
 سرخ ہی رنگت اوسکا جو گلی بن ڈالی
 جیب کا سینہ مجروح ہے عالم ہی
 دوستو نمین بہ حال یہ احوال ہوا
 سیر کو جائی جو وہ غیرت مہر تابان
 ہی یقین مجکو یہ تاثیر سیہ بختی سی
 وہ بیان اوس شکستے کا جو بھی ہوتا
 دشت حشت میں لگے ہی ایٹکنو کی چڑ
 گردش پر فلک سی ہ ہو خاک سیاہ
 روتی روتی مری آنکھوں میں سیاہی نر
 اوسکی ہر عضو مٹی ہی تجلی ظاہر
 تیرگی گور کی جائیگی نہیں اسی منعہ

لال بین تہہ سیاہ آنکھیں ہیں ہمارے سفید
 کالی ہو جائی اگر باندھیں دستار سفید
 نظر آئی نہ کہی رشتہ زہار سفید
 سرخ دستا را کر اوسمین ہیں سن تار سفید
 زرو دیکھا جو بھی ہو کئی غمخوار سفید
 صورت سنگ قمر ہون پہی کہ ہمارے سفید
 بال ہونگی نہ کہی جسم کی زہار سفید
 مثل اختر ہی سویدا ہی دل اس سفید
 خشک ہو کی ہونگی کہی اب خار سفید
 دغین پوشاک بدلتی ہتی جو سو بار سفید
 مہنہ برسنی سی ہوا ابر گہر بار سفید
 کف موسیٰ کی طرح ہی بدن پار سفید
 کیا حصول اس معنی ہی جو دور و دور سفید

<p>سج نہر لہن گلشن جنت کہی چاندنی سی نہیں کم چھکو شعاع رخ یاء</p>	<p>نفس آتا نہیں موی کمر یا سفید شیر وقت سی ہی شربت دیدار سفید</p>
<p>اختر و نسی ہی ای برت ہوا ہی روشن رہتی ہیں آنہ پر دیدہ بیدار سفید</p>	
<p>جم رہا ہی یہ غبار رہ جانان سر پر مر گیا دیکھ کی مین کیسوی چان سر پر چرخ کھٹی ہی بہت ای میل نازن سر پر چاند سورج نہیں بالو نہیں طلسم نوہی حرف کی طرح شہادت سی ملا یہ دو بچی ہم نہیں ہیں کوٹھی پر الگ صحبت ہی لڑکھاتی ہوئی کیونکر نہ چوستی مین سلطنت کرتی ہیں سب داڑوہ گان لفت بیشہ کرب شب فرقت مین کہی و تان</p>	<p>کہ لئی پہرتی ہیں شہر و مین تابان پر روز رہتی ہی ہلائی شب بجران پر نالہ ولسی اوٹھاتی ہی گلستان پر ایکجا جمع ہیں مہر و مہ تابان سر پر ازہ تشدید ہی قاتل دوران سر پر ابتہ ہوئی مین ستم ای گل خندان پر بال مین بار کران ای مہ تابان سر پر تاج ہی داغ سر ای شک سیان پر رہتی مین بالونگی جاموچہ طوفان پر</p>

<p>شام ہو جائی اگر دم کی اچل مہلت دے واع جشت میں کہانی ہیں بہار گلزار باغبان خج اب سی چکا تو غضب لایگا میں تو کیا چ سی بالونکی نہ نکلیں تاحشر زیر سایہ کبھی رشید نہ دیکھا ہوگا کانٹی سب سرخی یان میں پہنچو کی قدم یار کی دوری فی ڈبویا آخر ایسی قسمت تو کہاں توجو سرفراز کری نخل قد سرو ہی گل گل میں رنگن کہیں</p>	<p>آن ہو بچا ہی لا وعدہ جانان سر پر تو کر اپو لو نگاہی ای گل خندان سر پر کھیلتی ہی اچل ای بلبل نا لان سر پر پیر ہی آئیں اگر ای مہ تابان سر پر واع سودا ہی تہ دامن جانان سر پر پہنچی تلوونکی عیان آنکھیں میں گل خان سر پر لائی طوفان تم ای مدہ گریان سر پر آنکھوں پر تیری قدم ای گل خندان سر پر سنبل تہ ہی نہیں لف پریشان سر پر</p>
	<p>برق درواز کی باہر نہ قدم رکھی گا ارے چل جائیں اگر ای گل خندان سر پر</p>
<p>دیکھتا ہوں لب جان بخش کو مرد اہو کر سخ فی اعجاز دکھایا یہ بیضا ہو کر</p>	<p>مجھ کو خاموش کیا آنکھوں نے گویا ہو کر رے لہین بل کہانی لگیش در موسا ہو کر</p>

آون بر دنی پر اگر چهرین تہا ہو کر
 نالی و د شعلہ نشان چن کالون نہہ
 ممقنغ کا دہن تنگ سی واجب ہی جو
 اسی قمر مہر جوار و کا اشار پائے
 جیسی جی یار فی ہکونہ کیہا ہی صورت
 خاکسار کی تعلی سی اگر واقف ہو
 جل بھی تیری تصویر سی کئی شمع حیا
 تو جو ہوتا ہی خرامان تو یہ کہتی ہیں مجھ
 ناتوان ہوں کہ کالی جو کہی قطرۂ اشک
 جان جانی کہ رہی میں نعلو گاتسی
 نکو آتا نہیں مرو کا جلا ناچ ہی
 تیری ماتی سی عوکی جو گری تہی قطر
 تجھ کو بی پردہ اگر دیکھہ لی اسی شک

پنہ چرخ بہین سب کف دریا ہو کر
 کوہ بد جائین ابھی شست میں یا ہو کر
 کلمہ یار نظر آتی ہی عفت ہو کر
 کانین لنگی ابھی ہیر کا بند ہو کر
 چپ کیا گلشن ایسا دین طو با ہو کر
 فرش بخائی فلک دامن صحر ہو کر
 گل ہوا دغ چرخ کف موسا ہو کر
 پنہ مہر بنین نقش کف پا ہو کر
 مور کی طرح بہو نہیں خس دریا ہو کر
 زندگی مجھ کو نہیں چاہی رسوا ہو کر
 دم بھی دیتی ہوا ہی مہر سچا ہو کر
 نظر آتی ہیں وہی عقد ثریا ہو کر
 عمر بھر گر در ہی چاند ہی بالہ ہو کر

خاک و چہانی کہ چہانی پس از سر تلوی
 عین دنیا میں ملوث نہیں ہوتی تیغ
 رفعت قامت بالا کو نہ پہنچی ای سر
 عشق مزگانین کیون جان طراز کہ ہو گا
 تو وہ یوسف ہی کہ اندھونکو بصارت
 مثل پروانہ محبت میں سو جہاں نڈیا
 ایک بین پیش خداوند ایاز و محمود
 ای صنم دیکھ لین اہد تو اذان کی دلی
 اگی دانستونکی چک شمس قمر کی کیا ہی
 اوس فلک سیرنی مرکب جوڑا یا اپنا
 پر بنی شعلہ رخسار جو اوٹھا پردہ
 ایک بین اہل ہوس اسفل و اعلیٰ دونوں
 شمع اسلام کو خاموش کیا کاؤنی

باپ ڈالی ہی زمین بادید پیا ہو کر
 شگ لب ہستی ہیں ساحل لب ہا ہو کر
 سامنی آبی جو طوبی ہی و بالاہو کر
 ربط کانی سی کیا دلی پیہو لا ہو کر
 داغ دیکھین گی تھی دیدہ دنیا ہو کر
 گر پڑا آتش رخسار میں اندھا ہو کر
 چاہی عشق کر ہی بند سی بند ہو کر
 نالی کرنی لگین باقوس کلیا ہو کر
 آب گوہرین بہین گی کف یا ہو کر
 مل گیا تارونین ہر ذرہ ستار ہو کر
 دل بنیاب اوڑا سینی سی پار ہو کر
 ہمی اوڑتا ہی ہا کیا سگ دنیا ہو کر
 زلف فرعون ہوئی از و مویا ہو کر

<p>وصل بینک ز او تہائی رخ روشن نکلی طرف عالی سی طاربتہ عالی دل کو زلزلت شگونی کی کہتا ہی شب تار فزا شیراز باقیاعت میں ستیان میں صیر لذت کاوش ترکان فی محج ک کیا عین صلت میں جد احرص ہوانی کیا</p>	<p>رہی فانیوس میں شمع بدیضا ہو کر چشمہ مہر ہوا قطری سی دریا ہو کر پاسل و میں کی جاتا ہونچ سیایا ہو کر ہونکتی پرتی ہیں طامع سنگ نیا ہو کر جہولی کاٹھنسی پرتی امن صحرا ہو کر رہی دریا میں جباب لب دریا ہو کر</p>
<p>خاکساری فی تعلق سی چہرایا اسی برت جیب کود وریکا دامن صحرا ہو کر</p>	
<p>رہتی ہیں نگ دست بھی گیر دیکھ کر حیران کیا ہو ہی جو وہ تصویر دیکھ کر ہنستہای محبو وہ بیت بی پرو دیکھ کر خورشید و ماہ سی کہیں عالی ظیف یا بحر جان سرب ہی جاتی ہی مہفت جان</p>	<p>ایسا بدل گیا ہون تصویر دیکھ کر عقدی کلین گئی لنگرہ گیر دیکھ کر روتا ہون اپنی آہونکی تاثیر دیکھ کر دیتا ہی کرو گا وہی توقیر دیکھ کر دو بی تنگ شمع کی تنویر دیکھ کر</p>

شہر ہی قتل سی ابروی یار کا	زور کمان کہلا ہوت تیر دیکھ کر
حیرت فی مجکویار کی صورت بنا دیا	تصویر ہو گیا ہوں وہ تصویر دیکھ کر
ایسا نہو کہ اکلی دل کو ملال ہو	ڈرتا ہوں اپنی آہوں کی تاثیر دیکھ کر
وحشت سی بڑ گیا ہی یہ زلفوں کا سلسلہ	تل جانتا ہوں روانہ زنجیر دیکھ کر
بوسے کا بدلہ بوسہ ہی اجنبین ہی قتل	تغزیر دیجی مجھی تقصیر دیکھ کر
آنکھوں میں کیا حسین چہن او سکی سانی	سوچ کر انکا وہ سی تنویر دیکھ کر
کسب ضیائی فوسکی ہی سب کو آرزو	بنتا ہی چاند مہر ہی تنویر دیکھ کر
گل ہو چراغ طور حضور رخ صبح	وانع تم ہو مہر ہی تنویر دیکھ کر
امی اغطو مقام نہیں ملنر طعن کا ^{قطعہ}	مقبول عذری کی تحریر دیکھ کر
رہتی ہیں پاس ہم نفی شتہ حضور کا	الزام دیجی خط تقدیر دیکھ کر
بیگانگی ساتھ ساتھ جو نکلی دل جگر	ناوک لگن ہی ونی لگا تیر دیکھ کر

روز جزا کہیں کی یہ حاکم سی برف ہم
 دیجی سزا ہمیں خط تقدیر دیکھ کر

یکبار چو گئی جو نظر اوس جوان پر
 دیکھا ہون جان جانکی اوس جوان پر
 وہ آفتاب حسن جو کلی برای سیر
 موزون کن چو شعر و سخن صفت قد
 مانند مہر اور جھکا بڑھ کی عجز سے
 بقیات جن جو میں تہ و بالا جہان ہو
 دکھلا رہا ہی حسن تماشا ہی روزگار
 درکار ہی ہما سنگ دنیا کی واسطی
 وہ ہم نہیں غم منہ سی کرین خود ریا
 وہ رازق کریم ہی تو ای کریم خلق
 امی جو یاد وہ لب شیرین اق میں
 کس نہ ہی صفت تیری لبونکی بیان ہو
 چلنی لگی جو ہاتھ سی فروز زبان

کہہ را کی آسمان گری آسمان پر
 یہ بھی ہی ایک کہیل کہ کہیلا ہون جان پر
 پونہچی اسی دماغ زمین آسمان پر
 فوقیت اس زمین کو ہو آسمان پر
 سر ہی زمین پر تو قدم آسمان پر
 ساتون طبق زمین کی ہون آسمان پر
 شتاق جمع رہتی ہیں نکی مکان پر
 موقوف اپنا رزق نہیں استخوان پر
 کھل جائیگا یہ حال نہیں امتحان پر
 کچھ قید نیک بد کی نہیں ہی خان پر
 تلخی موت پہر گئی میری زبان پر
 دنیا کی لذتیں ہیں سہاری زبان پر
 میری زبان خم نہیں امتحان پر

<p> دیوار یار کیا ہی جو اچھون ترنگ میں نالونکی ہم دیکھائیگی آتش فشان مضمون کیا بلند ہیں قد بلند کی جوش جنون فی زور تماشا بنا دیا اور وصل کبھی تو آجائی تہن جان عشق و قہر جان گئی بات رہ گئی پیر و نسی و رپاتی ہیں عالم میں جو ان رسو کیا نصیب کیا جرم طفل اشک بعد از فنا بھی صورت غما ہی لیا شو کتنی سی کم نہیں سگ نیا ما بھی ہی بوسہ کہاں گال کی قابل بھی ہم ہیں مالہ سنا تو سننی لگی کہل کھلا کی آپ پہنی ہیں س حسین فی موی کی اسیا </p>	<p> پہنچون ابھی میں سی میں آسمان پر دھونی لگا کی مہین کی تری مکان پر شہرت زمین شعر کی ہی آسمان پر سیلا لگا ہوا ہی ہماری مکان پر موقوف زندگی ہی تہا رہی بان پر کیا کیا کنوین چمکائی بھی امتحان پر موقوف ہیں خدنگون کی پٹی کمان پر کچھ جابی طر و طعن نہیں بربان پر موقوف نام مرد نہیں کچھ نشان پر شیر و مکی انگہ پڑتی ہی کب استخوان پر وہ اور ہیں کہ جنگو ملین پان پان پر سہری چڑھائی ہو لونکی میری نشان پر پہنتی کہنگی کان جواہر کی کان پر </p>
---	--

پنهانی محرمی کا چلا برای نام
 وہ ہم نہیں کہ بیشکی پراوشین جیتی ہے
 محسوس کی شکوہ وہ اپنی گہری
 انگہونکی گردشونسی جو ہر عیان ہو
 میں شہید عشق ہوں نامی جہانین
 تیری ہی جو ماز کی چالین میں ای ہے
 خار مرہ سی زرکس جادو کا حسن ہے
 قد خمیدہ قوس خدا ظالمون کو ہی
 کاشی سی پھوٹی ہیں پہپولی جہانین
 چلتی نہیں جباہونکی موجوسی سرکشی
 نالوں کو میری کیلکی کہتی ہیں یہ ملک
 بی میں ہوی جو دوری جانائیں ^{حل} دل
 کیون بل کہا می می میان لفت باز ^{کلا}

کیا غیر زہر کیا نیکی میری نشان پر
 مٹ جائیگی فقیر آسے ستان پر
 بن بن گئی فراق میں تاصبح جان
 تیغ نگاہ یار ہی چڑھتی آسمان پر
 دین چڑھتی قبر کی میری نشان پر
 سجدی کرینگے لوگ قدم کی نشان پر
 موقوف ہی جمال توئی ناتوان پر
 اسی آسمان بوجہ نہ کہہ ناتوان پر
 اسی آسمان تو زلزلک ناتوان پر
 مٹ جائیگا فلک جو کر ناتوان پر
 تیری شہاب اولٹی پیری آسمان پر
 نالوں کی ہان چلنی لگی پاسبان پر
 بار گران ہی سخت گران ناتوان پر

کاشی مٹی بجلی چلتی ہیں ای برق دراز
بہترین ہی ظلم کسی نالتو ان پر

الہی جی کسکو دکھائی گور وہ زشت ہوں کہ بہا گئی ہیں گنام انجام کار ایک ہی شاہ و فقیر کا دل کی کدورتوں سے تہ خاک و فن ہوں وی پی جو مٹی جان خیال وصال میں جاتا نہیں ہی بعد فنا ہی خیال زلف	گہر نیاں یار میں بکھو سیائی گور میرا ٹھکانا اور کہاں ہی سیائی گور آتی ہی ٹھیک سبکی بدن پر قبائی بعد از فنا ہی بہنیں باقی ہوا ہی گور آغوش یار غار ہی بھکھو لٹائی گور تار کفن میں میری لٹی از دہائی گور
---	--

نعمت مینوی کا یہ انجام بروت ہی
آخر دہان گور میں ہونگی غذا ہی گور

صورت سروا کرتی ہیں کبیدہ ہو کر ای قمر تیری محبت سی ہوا ہون نام وہ قمر تو ہی کہ بالائی زمین نہ فلک	سرکشی کرنی لگی اور کشیدہ ہو کر دماغ بھکھو یہ لگا داغ رسیدہ ہو کر دور سی نکلتی ہیں تاری تھی دیدہ ہو کر
---	---

تیر پیر اشار و نسی او سر چلتی مین
 ویکه کر گرمی بازار چلا مین ای
 فائدہ خیر کو ہوتا نہیں بی رنج ہی
 طول مدتی نہیں آتی ہی سخی کو تیر
 سلطنت زیر زمین کام نہیں آتی
 خلش کاوش ترکانسی ہو اجاتا ہوں
 چھوٹ کر و ستونسی و اغ ہزار و ن کہا
 جسم لاغری بڑا سلسلہ زلف درآ
 ویکہ لی جوشش و شش چین ہر گز
 پیش شہباز نظر اوڑنہ سکی طائر روح
 و ہر مین نشو و نما باعث پامالی ہے
 موت کا ہستی ہو ہوم ہی عالم مین پیام
 ہشت زلف شب غم ہی غم کیو مین

قوس ابرونی کیا قتل کشیدہ ہو کر
 بنکیا معدن سیاب طسیدہ ہو کر
 نافہ آہونی دیاناف بریدہ ہو کر
 نہ بنا پیر فلک عمر رسیدہ ہو کر
 جانگی سوسی م سب سی جریہ ہو کر
 کہنچستی مین بھی کانٹو نہیں کشیدہ ہو کر
 گل کھلی شاخ گل تر مین بریدہ ہو کر
 بنکیا حلقہ رنجیر خفیدہ ہو کر
 چوم لی پیر فلک پاؤن خمیدہ ہو کر
 بی پروا بال ہوی ہوش پریدہ ہو کر
 پس کیا سترہ نو خیز و میدہ ہو کر
 گل چلی گلشن عالم سی میدہ ہو کر
 ورتی مین سی سی ہم مار گزیدہ ہو کر

دوستِ مصر کجا حسنِ رخِ صاف کجا	کس طرح تیری برابر ہو خرید ہو کر
سب سی پابندی گیسو فی تہا یا مجھ کو	غمسی آزاد ہو اوج کشیدہ ہو کر
فرقت گیسو محبوبین جیبِ دنی لگا	رات سب ہیگ گئی آب رسیدہ ہو کر
خضر ہی آبِ خضر کو نہ لگاتی مہندی	لذتِ قند لب یا چشیدہ ہو کر
نیشِ زنگارِ شمشکان ہی شبِ قتلین	تندہ کانٹوں فی اوڑادی ہی حلیہ ہو کر
اثر گر یہ عشاق کی مضمون نویسی	مٹ گئی مطلبِ خطِ آب رسیدہ ہو کر
پرودہ داغِ جنون فاش ہو عالم پر	جیب فی تنگ کیا مجھ کو دریدہ ہو کر

نہ کیا گیسو محبوب کا سودا تا مرگ
برق کی جان گئی مار گریدہ ہو کر

بی اصل ہم مگر کئی اچان قیامت دیکھ کر	کیا زیادہ اور دیکھین گی قیامت دیکھ کر
انکھین کیا تہر گئیں صنائع کی صنعت دیکھ کر	بت ہو حیرت سی میں سبکی صورت دیکھ کر
آئینی سی کم نہیں اس حور کی عضو بدن	صبح کو اوٹھتا ہی ہاتھ نہیں صورت دیکھ کر
بعد مرون نقشِ الفت فی اثر بارسی کیا	وہ پری رو لگا تعویذ تربت دیکھ کر

حسین علی

شعله رخسار جانان تکت لاجمان ہوتا
 یہ نہیں کہتی کہ ہم ہیں قابلِ برہمن
 وزہ وزہ اپنی ربتی میں چرخ مہر
 عاقبت محنت فی محکوتا فلک و نجادیا
 عیش دنیا فی چہر ایا فکر عبتی سی ہمیں
 جسنی دیکھا آنکھ سی سپری سلائی نکل
 سرد مہری کھل گئی اوہیں عالم تپ کے
 فائدہ کس گل کو زری باغ عالم پنا
 جوش حیرت سنی صال باطنی حاصل ہوا
 خون لکھا نیکو تہر کا جگر و کار ہی
 تیری کی تلخ ہو آپ بقای زندگی
 وقت پر کیسا ہی پناہ نہیں تیا ہی تھا
 زندگانی میں بجا راسا تہہ دی سکتی ہیں

آپ تش میں گرا سی بی بصیرت دیکھ کر
 دیکھی عزت رقیبو نکو لیاقت دیکھ کر
 پاؤں کہی راہ میں ای ما طلعت دیکھ کر
 محسوسہ راضی ہوئی میری یافت دیکھ کر
 خواب غفلت سی چونکی خوات رحمت دیکھ کر
 ہاتھ کاٹی میری نکشت اشاعت دیکھ کر
 سب محبت و نیکی میری رشت دیکھ کر
 شاد ہوتی ہیں بشر کیا مال و دولت دیکھ کر
 آئینہ میں نگیا اوست کی صورت دیکھ کر
 یہ چین ثابت ہوا شک قناعت دیکھ کر
 ہونٹ کاٹی خضر ہو ٹوک ملاوت دیکھ کر
 روح بہا کی تن سی میرا رشت دیکھ کر
 بھول جائیں گو مردی گنج عزت دیکھ کر

<p>شعله تو ہی یہ ہوا ثابت شرارت دیکھ کر آپ میں ہستا ہوں اپنی زرد رنگت دیکھ کر رنج اوٹھتا ہی بشر عالم میں احست دیکھ کر لون چہر کا تو فی ای کان ملاحست دیکھ کر</p>	<p>اگ ہو نیکی علامت ہیں شراری اگر کی رنج وقت فی بنایا مجھ کو شاخ عفران گنج قارون بہر قارون ہو گیا آخر دبا زخم دل میں سہل سہی ریش زیادہ ہو گئے</p>
	<p>برق چھو لیتا ہوں لف یا را پنی ہاتھی رستم وستان کی ہوش اور جاہیں دیکھ کر</p>
<p>زمین پر چتر برپا ہی فلک پستی میں چلوں بلائی عالم بالا بلا گردان گالو پیر نصف و روح قامت پر فدا ہی جان گلوں ستاری جڑوی ہیں نافع عالم فی گلوں یہ صورت ہی شب مہتاب کا عالم ہی گلوں فلک بھی رت برک خنابستی میں چلوں عجب وحشت برستی ہی ہمار می گے چھانوں</p>	<p>قیامت نخل قامت ہی فدا ہی گالو پیر قد بالاسی عالم ہی بالایتی مالو پیر دل وحشی او جلتا ہی عجب عالم ہی مالو پیر مرصع ماہ کامل ہی نیا عالم خیالو پیر فدا ہی ماہ کامل اوس کی گوری گالو پیر نیا انداز ہر دم وہ قمر ایجاد کرتا ہی فقیر عشق چشم یار میں یہ بھی نشانی ہی</p>

تصور کی یہ معنی ہیں کہ ہر دم شست و شویا
 نہان ہی چشمہ خورشید تابان امن شست
 یہی کہتی ہیں عاشق و مبدع مژدہ بڑھ کی فاکت
 صد اپر بانسلی کی ای سپر و سانپ عاشق ہی
 نہ آیا کوئی پہر کردار ہستی میں ماسف ہی
 قیامت ہی حال قامت جانان قیامت ہے
 نشان الفت آن عبا اپنی فقیری ہی
 صدائی گریہ وقت میں صدائی خندہ گل ہی
 کہاں خورشید نور آ کہاں رخسار لاثانی
 ہن منی ہیں خم پیغ عرض حال کرنی
 بزرگ نقش ما افتاد اپنی ہی نرالی ہی
 تمہاری عاشقوں کو بوسہ لب کی یہ حسرت ہے
 وہ مجنون ہیں مہلتی ہیں شمن ہا الفین

گمان کیسویں شکیں بھی ہوتا ہی کالو پیر
 کہلی ہیں عقدہ کیسویں پری ہیں بال کالو پیر
 ستا ہی روکین دار ہم سینو کی ڈھا لو پیر
 مکیوں لہجہ ہی تیری لفت شکیں مہری نالو پیر
 خدا جانی کہ کیا گد زعی م کی حاجی نالو پیر
 گمان صورت اسر فیل ہی شق کی نالو پیر
 شرف ہی مہری کل کو امیر فکی و شاپو پیر
 گمان یہ عشاق ہی تھلو کی تہا لو پیر
 شرف ہی ہی تو سی لب لعلین کو لالو پیر
 لب کی یاسنی حاجی ہیں بوسو کی سوا لو پیر
 نیو چو کیا گد زتی ہی تمہاری پاتما لو پیر
 کہ مشاطہ کو رشوت لال ملتی ہیں کالو پیر
 سر سر خار صحرا ہی خون عاشق ہیں جہا لو پیر

<p> اسی صورتی ہم یہی ایکدن اپنیں جلتی تھیں کہلین گے آج جو ہر بات مرد و کجی خدائی برنگِ دانہ گردون پستیا ہی سنا صدا خفا کی سنکر کٹ فوسلے تھیں فقیر عشق کی الگی حقیقت کیا ہی سند نیکو نکر آفتاب حسن تجکو اسی تھیں جبین ہٹی نوشمن و قمر عارض کمان بڑھادی جی بن کو حرارت ساغر کی صدا پسندی تیا ہی جب کئی جلاتا </p>	<p> تر کہو پاؤں بی درو سی اپنی پائیالو پر زبان تیغ قاتل چل ہی ہی فی الوپر ترحم کی جگہ ہی راہ غلی پائیالو پر زمانہ جان تیا ہی گلی کٹی ہن چالو پر بسر کرتی ہن شیر اوقات اپنی مرک چالو پر گمان عقد پروین ہی جہان کو تیری چالو پر ستاری اتکو چھٹکی ہن یا نشان ہی بالو پر پسینا جوش رنگ سرخ غازی زہی گلی کو پر یہاں شکوہ نہیں نکلا کہی لاکھوں ملاو پر </p>
---	---

یہ ٹھنڈک پر تو جانان فی بخشی برق سوچیں

لگا ہی ہم کا فور کو یا سیری چہا لو پر

<p> جان تیا ہی ہر ایک اپنی کام پر ختم ہی شرم و حیا و سحر گل اندام پر </p>	<p> نان پر نامرد مرقی مین بہادر نام پر می پیا کرتا ہی رکھ کر ہاتھ چشم جام پر </p>
--	--

نام کی طالب بین مرجائیگی آخر نام پر	جان تک عاشق لڑا و نیکی تمہاری کام پر
مشرق خورشید گہرائیسی اونکی ہو گیا	صبح صادق کا گمان ہی آج میری شام پر
عرش تک نالی شب غم میں گن کر کرنی لگی	عاقبت پہنچی کند پنی تمہاری بام پر
اہل دل سائل ہی جا آتے ہیں کہیں کہیں	سر پہکا دیتا ہی شیشہ می کشی میں جام پر
کہل کئی زلفین چہپانی سکی ورت لکی آہ	آپ نی مٹی بچھائی خوب اپنی نام پر
یہ سیاہی یہ دراز آج تک دیکھی نہیں	روز و رقت کا گمان بچ زلف غبر فام پر
نیک بے یکسان ہونے نوں میں اس جو	فیض تیرا عام ہی عالم میں خاص عام پر
حسن عارض کو نہیں کا زلف عنبر تر	کب پہلا موقوف ہی صبح بیت شام پر
رزق راز وری سان پر میدہ	مان ہی گیا وہی مٹیا ہی جسکی نام پر
ہر بشر رحم ہی ہما نین چشم بنیا چا	واقعی موقوف ہی پدار عالم جام پر

پر تو رخسار ساقی سی قیامت آئی بر

آفتاب حشر کا عالم ہی چشم جام پر

بن جاؤ گی امیر فقیر و نسی چوٹ کر

کیا پاؤ گی غریب مسافر کو لوٹ کر

<p>ہنستا ہوں کاوشِ فلکِ بی شائبہ تیری نظر کی پرنیکا کہکشا نہ جائیگا پیدا ہیں اذنی آنکھوں سی صانع کی ظالمِ عدو کی دل شکنی اور زہری وہ کہیں جو اسکی کاوشِ مژگانِ خاردار خالی نہیں ہی سینہ و دل نقدِ داغ باریک جلدِ تن و رقیقِ آفتاب ہی کیا الیامِ شیشہ دل کا محال ہی اندھا کیا ہی کاوشِ مژگانِ یارنی</p>	<p>روتی ہیں آبی جو بہت چوٹ چوٹ کر پیکان میری دل میں پائیز ٹوٹ کر موتی ہری ہیں شکلِ صدف کوٹ کوٹ کر الماس خردہ چرخ ہوئی ٹوٹ ٹوٹ کر نیکر پہنولی دینِ فلکِ چوٹ چوٹ کر کوہا بہرائی ولت غم لوٹ لوٹ کر کیا بہرِ دیباہی بنگِ طلا کوٹ کوٹ کر بنتا نہیں ہی جامِ سفالی ہی ٹوٹ کر روتا ہوں آبلوں کی طرح چوٹ چوٹ کر</p>
<p>پر وہ اوس مہر کی شاید نہیں خسار پڑ صورتِ خطِ شعاعی ہیں نگاہیں قاتل</p>	<p>بیچارہ دل شکستہ ہی جو ہری کیا حصول ماقص گہری ہوتی ہیں ای برق ٹوٹ کر</p>
<p>جہاں جادہ ہو پ نظر آتی ہی یوار و پیر ایک قبضہ ہی بیان سیکڑوں تلوار و پیر</p>	<p>جہاں جادہ ہو پ نظر آتی ہی یوار و پیر ایک قبضہ ہی بیان سیکڑوں تلوار و پیر</p>

با ہم چڑکی اگر منہ لٹ دے نکلتا
 کچھ ضرر آتش رخسار سی ابرو کو
 وہ عزیز و جهان تیجی کہ تیری بند
 ہمیں کاوش سی کسی گل کو نہ خالی پایا
 گل تو شک سی جلی جاتی ہیں پہلو و نوں
 آہ دل تحت سلیمان ہی ضعیف نکلی لئی
 عاشق خال کو گولی کئی ہی ہین بیاہ
 باد لا نور تن صاف سی پیرا ہین
 اسکو عطر گل غر رشید بجا ہی کہنا
 منہ چھپانی سی بڑا حسن و چندان
 مرتبہ پانی ہین شمن ہی قدم بوسی سی
 گرم بازار ہی معشوق تو عشاق ہی
 ہجرین ل ہی کہتا ہی چل صحرا کو

اوس پر جائی ہو و مہر کی خسار و پیر
 آنج آنی نہیں و سن کی تلوار و پیر
 طعنہ زان ہی ہین بیست کی خریدار و پیر
 عمر ہر وادی ہستی میں چلی خار و پیر
 رات ہر لڑتی ہین ہجرین نگار و پیر
 بہر تی ہین تیری ہو خواہ ہوا و از و پیر
 چہری چلتی ہین سر عام وہاں بار و پیر
 کیون نہو خط شعاعی گل گمان تار و پیر
 شبنم گل ہی ق پہو لسی خسار و پیر
 چادر اچادر مہتاب ہی خسار و پیر
 گل دستار بنین ہین جو جلوں و پیر
 قدر موقوف ہی شے کی خریدار و پیر
 گہر سی شست ہی واسی جی دیوار و پیر

<p> وہ جو نکلا عرق شرم میں شیب گئی چاندنی پر تو رخساری ہی پر قدم تیری شیریں سخن کا یہ مزا پایا ہی جان جائیگا مزا پوچھتی بجائو منی آنکھیں عشاق بچاتی ہیں تہ کتہا ہی وہ ہاتھ بند ہوا اینکلی ترکیب نئی سوچتی تلمی ہو جاتی ہیں اونکی گل فالین نگار ولکی ٹکڑو منی خالی کہی ملکین دیکھیں تیری لہن یہ وہوان ہارنیں ہم </p>	<p> اوس غم رشید و رخساری پرتی رو پر فوق ہی فرو نکو امی لقا مارو پر چلی اب بندہ تہی ہیں گاہو نیکو انہو رشک عیسیٰ کو بھی ہی اکی بیارو پر کسطح ویدہ و دانستہ چلون خارو پر لاکہ اقرار خدا آپکی انکار و پیر نازکی کہتی ہی کسطح چلون خارو پر کہنچ گئی سیکڑون منصور یہاں پیر دو دشت گل خسار ہیں خسارو پر </p>
<p> برق شرمندہ ہی ہیر کی نگونسی ابرق بجلیاں نور کی ہیں چاندسی رخسارو پر </p>	
<p> جہانین سلطنت کرتی ہیں جہان جو کر عیان ہو تا ہی از عشق سینی میں ہون کر </p>	<p> بنی میں یوسف کنعان عزیز کاروان جو کر بیان کرتی ہیں آنکھیں حالت دل تر جہان جو کر </p>

وہ سائن ہوجی سائن ہون پر خرچ چاکر
 بزرگ نہ پیا بڑی ہکولہ رنوت ہے
 ہوا ایسی بند ہی ہی اوس گل سر ہوتا
 اشاری گنگ کی گویائی کو یاسی زون
 فروغ رتبہ عالی جہانین خاکساری
 عوض مٹائی نیامین ویکھی شیم مٹائی
 وہ کیش جین دور اگیا زاید پیکر
 ہوا دم ہو گیا میرا ہوائی کو چلی جان
 جوانی سی شکر کا ستم بڑھتا ہی پیر
 یہی شہی ریش سودا تو بعد زمرگانوسی
 بچا یا سختی نستی شمنو کی ملکی حلنی نے
 نہیں بچار اپار ات دن کی سختیاں سہنا
 نجالت کی جگہ نئی تک باقی نہیں تین

او ترائی زمین پر مہر کردون من مان
 زمانہ پر گیا سر پر ہاری آسمان ہو کر
 تباہی عطر داخن شہوسی عالم خاکہ ان کر
 تھالون سوز بانین مثل مرگان بی زبان
 یہ لازم ہی مین بجائی انسان ہون کر
 ہمالی کام آتا ہی ہما ہی استخوان ہو کر
 زمین پر ہر حجاب ہی پر گیا آسمان ہو کر
 اوڑا مین طائر رنگ بہار بوستان ہو کر
 فلک تہائی بق اندازیاں کیا کیا مان ہو کر
 اوڑ گیا آفتاب شہر ہی برگ خزان ہو کر
 رہا محفوظ دانتو نہیں ہمیشہ دین بان ہو کر
 قدم اوس حوش روش کی لنگی سنگ آستان ہو کر
 مل گیا تیری تیرو کو دل مین مہمان ہو کر

<p>یہی عالم جو تیرا ہی تو شکلِ یوسف کشفان عجائب آتشِ رخسار پر عالم ہی لہو لگا تمہاری سختیاں بہت ہوں فوقِ دستِ نبی یہی ہی پستیِ طالع تو جو دور گردو نشی کھٹکتا ہو نشانِ غارِ مژگان چشمِ گردون تعب کے جگمگ ہی کیوں حیرت ہوز نیکو یہ سج ہی ملکی نیکو فنی ابھی نیک ہوتا</p>	<p>خریداری کر لکھنا سب مانہ کاروان ہو کر سرمایہ بازار پہ تہائی ہر شک گل ہون کر بنو لکھنا میں لبِ فار آخر استخوان ہو کر بنی گاجادہ ارہ اپنی سر کو لکھنا ہو کر توانا اور فرقت میں ہو این تا توان کر فطرتی ہو حور و کی طرح روحِ دون کر ہما بنجائی جو پینچی ہما تک استخوان ہو کر</p>
<p>کیا کیا ہوانہ دامِ دولت سی چوٹ کر انگھین ترس ہی میں یارت کیو سطر آتا نہیں رول بیتہ رار کو زلزلہ فنی چکی چاہِ وقت میں کیو رول</p>	<p>جد ا قسمت فی کھانا کھون پر ہی بار فنی نپایا کاروان کو برق گردو کاروان ہو کر</p>
<p>مر مر گیا فراق میں حضرت سی چوٹ کر وم بند ہی جنور کی خدمت چوٹ کر غم میں پینسا ہون ام محبت جی چوٹ کر آفت میں پینس کی آفت جی چوٹ کر</p>	<p>مر مر گیا فراق میں حضرت سی چوٹ کر وم بند ہی جنور کی خدمت چوٹ کر غم میں پینسا ہون ام محبت جی چوٹ کر آفت میں پینس کی آفت جی چوٹ کر</p>

<p>ہرگز نہ ہم بھی کسی صورتی چوٹ کر محروم ہی قد کی زیارتی چوٹ کر بیٹھی بحرین کہتی جت سی چوٹ کر مضطرب ہیں اپنی بحر لطافت چوٹ کر سوئی ہیں ریخاک فراغت چوٹ کر</p>	<p>آخر ٹپ کی گئی جان مضطرب کس طرح سرو باں نہوسر فوشکو جس وقت سی جلیں ٹہائی ہزارونج کیونکہ نہ مثل ماسی بی آب جانین دلو چڑیا چسپی زلفونکی موت نی</p>
	<p>کیا برق نہہ دکھاؤں کہ اتنی ہی محکوشم زندہ رہا فراق میں حضرت سی چوٹ کر</p>
<p>موسیٰ کو کیا دکھائی دیا کوہ طور پر عالم ہی جو حضور سی باہم حضور پر قرآن لاکھ عجز بن اسی غرور پر ٹوٹا ہی آسمان دل ماصبور پر موج ہوا کی چاہتی محکوشور پر گو یا جباب نور ہیں دریائی نور پر</p>	<p>دیدار کی امید نہیں اس ظہور پر ایسی نہونگی جلو ی کہی کوہ طور پر زیبا ہی جو وہ نماز کرین اپنی نور پر ظالم کی انکساری سستی ہیں اور سلم کہتا ہی شوق اوڑکی پنچ کوئی ماریک پستان جسم باری کی عالم نہ پوچھی</p>

صرت نار ہونکی رکھتہ ہی مرغ رو	رحم بدنگی چاہی مجھ کو ضرور پر
شامل ہیں فیض عام میں سب خلق	کیساں نگاہ یار ہی نزدیک دور پر
کچھ کام بحر عشق میں آتا نہیں کہاں	فرہاد و قیس ڈوب گئی اس عبور پر
تکلیف کیوں ٹھہائی بن بنی ہوشیا	مرتا ہون میں تو اہل خونگی شعور پر
کہتی ہیں لوگ اوسکو سر بام ویکہر	اوترہی آسمانی ملک کوہ طور پر
ماند شمع طور ہیں ہاتھونکی اونگیان	پہنتی ہی پنج شاخ کی شاخ بلور پر
مرمر کی بحر عشق میں بڑا ہوا ہی پا	ہر آئنا کو رشک ہی میری عبور پر
ابروسی شان مصحف رخسار تہر ہے	مازل ہوئی ہیں آیت رحمت حضور پر
ویکھا نہیں کسینی مگر سنکی نام پاک	مرتی ہیں غایبانہ بھر سب حضور پر
راہ ڈراہ خشری بڑھتی ہی اپنی ضد	دانستہ ہم قصور کرنکی قصور پر

اندری کرم یہ کریمی ہی کیہ برق

امید غفور کہتی ہیں کس کس قصور پر

سو داہو افراق میں اونی گھاڑ کر

جانی ہیں سوئی دشت گریبان بھاڑ کر

<p>کہتی ہیں لوگ زیر زمین مجھ کو کاڑ کر جاتی تو میں عزیز تہ خاک گاڑ کر شرمندہ خاکی ہی نہیں تجھ ہی فلک کیونکر کر کوہ کن سی چڑا کیا گناہ ہی نالوئی مینی اوسکو ہلایا تو بات کی اوس سنگ لگی دل میں اثر آہ فی کیا واغوشی میری سرور چراغان ہی نخل قد مٹا ہمارے کعبہ و لکا نہیں ہی کسل میں فقیر عشق ہوں جاؤں جو نہشت</p>	<p>آخر جی نہ ہجر میں اونی بگاڑ کر نخلین کی مثل روح گریبان پہاڑ کر اوہی خدا کی فضل سی امن کو چھاڑ کر وڑہ سی بات کو نہ بڑا کر پہاڑ کر کہا ہی شہر بہشت کی طوبا کو چھاڑ کر سر کی لڑائی نہیں کو تیر میں گاڑ کر محفل میں اپنی آج تو روشن یہ چھاڑ کر کیا ہاتھ ایگیا یہ گہر و نذا بگاڑ کر گردون بچائی چادر مہتاب چھاڑ کر</p>
--	--

سچ ہی کہ برق سم ہی بشر کو کلام حق

مجرم ہو جی ہیں یار کی باتوں کو تار کر

<p>جو نامور نہ سنتی تھی ہر گز بیان گور جاری ہی ہر خاک بھی لب پر بیان گور</p>	<p>باقی نہیں جہا نہیں اونکا نشان گور میں ہوں ہاں گور میں گویا زبان گور</p>
---	---

بہر تہا ہی زرق خاک سی ازق دہان
 تن بنگیا ہی روح گہلا ہون یہ جہرین
 حقا کہ بی ہکانی ہن سب مروگان عشق
 حیرت فرای خلق ہن بعد از فنا ہی
 فرقت میں یونگار کی مروسی کہ نہیں
 وہ ناتوان ہن کہ پناہ نیگی خبر کفن
 قائم ہوئی قیامت گہرا فوان میں
 ممکن نہیں گناہوں کا اپنی شمار ہو
 فرقت میں جان جانیکی لاکھوں طہین
 پر نور و انغ عشق ہی مانند روی
 انجام کار دیکھئی کیا بعد مرگ ہو

واقف ہی اس منسی لب بیزمان گور
 زیبا ہی مجھ کو کہنی تر خاک جان گور
 معلوم کیا ہی کونسی باہی مکان گور
 آئینہ بند اپنا ہوا ہی مکان گور
 ظاہر ہی میری گوشہ عزلت شان گور
 ہونڈ ہنگی اکی لاکہ ملاکت میں گور
 نالونسی میری چونک پڑی خفگان گور
 گنتی رہنگی حشر تلک حاسبان گور
 رکتی نہیں کسی سی کہی ہردان گور
 روشن ہی آفتاب سی اپنا مکان گور
 و پیش پہلی کوچ میں ہی متخان گور

حس جاکہ خاک ہی ہن جا کر گریخت

کوچی میں اوس پر کی بنی گامکان گور

<p>آدمی کیا وہ افسون ہی دی لہر کی پاس رشک سی آنی نہیں تیا کسی گہر کی پاس شعلہ آہِ حزمین سی ہیا کتی ہن دوز محبت خرد و کلان با ہم خلافت عقل اشک و لبت دل نہیں آنکھو غین انی بیا تابع زمانِ فشتی ہی ہی انسان کے میری کانو پر مری آنکھو کو جائی شک اس قدر ذوقِ شہادت ہی بہر تیغ بیا دو د اشک آتشین بھی مٹی کان ہو گئے</p>	<p>موم ہو جائی جو بیٹھی ایک مہر کی پاس آپے بان نگیا پہونچا جو تیری کی پاس ہجر میں آتا نہیں کجی مری تر کی پاس تیرا صغر کہاں ہی تیرا کبر کی پاس سیپ یہ وہ ہی حسین لعل ہیں ہر کی پاس بار بار روح الامیں آتی تھی غم کی پاس جب سی مہنی گہر بنایا تھا رسی گہر کی پاس مول لید و غم ہن ہولو با جو آہنگ کی پاس آستین لیجا نہیں سکتی چشم تر کی پاس</p>
---	--

عشق اگر منظور ہی اوس سیم تن سی آکھو
 پہلی رکھ لہجی منگا کر برق توڑی رکی پاس

زمین پر زیر فلک کیا رہی بانِ خاشوش
 پڑی ہن یر زمین مہر آسمانِ خاشوش

<p> رہن زمین پہ کیا زیر آسمان خاموش جلیس بات کریں بس سنی کی کیا مقصود یقین ہی ساتھ ہی لیکم دم نکلجائی ہماری نالونسی پر فلک کو جنبش ہی وہ چہرہ چہرہ کی باتیں ہزاروں کہتی ہیں ضرر نہ پہنچی کہیں اسفلونسی اعلیٰ کو بدنیں جان نہیں جیسی کئی مروت ہو جو تو کہتی ابھی شک سنگ اسود ہو ملک فلک پہ خروشان ہیں نالی تو بہار روی صنم تا ابد رہی یارب روان ہی عمر روان کی نہ نالی نہیں ہی تجھی محبت کیا یہ کہتہ ہی </p>	<p> فغان کہ خاک کی نیچی ہی اک جان خاموش کبھی ہنر رقیبی سی پاسبان خاموش فراق یار میں تھن بہر حرز جان خاموش زمین پہ خلق یہ کہتی ہی ایچوان خاموش کبھی جو شہتی ہیں بہر امتحان خاموش ہو اسی ہوتی ہی کشتی آسمان خاموش پڑی ہیں خاک پہ یون تری تاوان خاموش سخن میں آئی نہو سنگ آستان خاموش زمین پہ کہتی ہیں انسان ہر زمان خاموش چراغ گل نہ کری صرصر خزان خاموش سفر میں تھی ہیں کب نہنگ کاروان خاموش گمان بد نکر اسی یار بد گمان خاموش </p>
--	---

ہماری نالونکوسن سنگی لوگ کہتی ہیں

خدا کی واسطی ای برق الامان خاموش

ایسی نہیں جہاں میں تویر پائی شمع	ایسا آکی پائی یار کی توفیر پائی شمع
تشبیہ اس مٹی میں تیر پائی شمع	تخیر پائی یار ہی تیر پائی شمع
موزون کئی ہر وقت تیری ساجھان	کبھی ہی دست فکر سی تصویر پائی شمع
دیوانی اوس حسین کی بزم جہان میں	کیونکر نہ موج اشک بنو زنجیر پائی شمع
اوس شعلہ رو کی بحر میں رواج شعلہ	موج سرشک ہو کئی زنجیر پائی شمع
دیتی ہیں ساق یار تشبیہ اہل سونہ	کوئی نہیں ہی ہر تقدیر پائی شمع
سر پر نہیں ہی شعلہ کہ یہ سر نوشت ہی	ہر رشتہ کو سمجھ نہ خط تقدیر پائی شمع
اوس شک بے طور کی اوصاف کیا	رخسار شعلہ پاؤں میں تصویر پائی شمع
روشن سیاہ خانہ ہوا روئی ساک	باقی میں پائی میں تاثیر پائی شمع
لاتین صال میں بھی مار ہیں ہم	تنت کی رو باد میں پائی شمع
فانوس میں کپانچی میں شمع کی کٹ	خدا کی ہی کہ لعل زنجیر پائی شمع
اوصاف ساق یار تمام اس غزل میں	ہر شعر و کلمہ از ہی تیر پائی شمع

<p>مبحث دست یار هی شمع بزم طور روشن ضمیر خلق مین بین بی سبب پاک</p>	<p>چهلای یاکه حلقه زنجیر پای شمع کیا کاٹنی مین سرکی هی نقیر پای شمع</p>
	<p>پیک قضا شایه و گد ابرق ایک هی گلگیر سر هی بوتای گلگیر پای شمع</p>
<p>آتش نئی ت شمع کو آتش هی جان شمع گویا زبان جالسی مین جان شمع وصف جمال حسن جنم هی بیان شمع کیونکر کونشال مین او سکوبان شمع جل حکمی او سکی بحر مین وی تمام شمع اوس شعله رو کی آتی هی پروانه بی شمع عارض پر او سکی بلبل پروانه شمع تاثیر کو ضروری جنیت جلیس شمع روشن ضمیر بات کا دیتی نہیں جواب شمع</p>	<p>مین بہار شمع ہی فصل خزان شمع چہتا نہیں جہان سوز نہان شمع روشن ہی شمع عارض روشن بیان شمع تنبیہ روی یار سی ڈرستی ہی بیان شمع ہر مار ہو گیا مرہ خون نشان شمع باقی ہانہ بزم مین ہرگز نشان شمع دنکو خیال گل ہی شب کو گمان شمع بنا نہیں ہی شمع کہی شمع دان شمع چلتی نہیں ہی بزم مین تیغ زبان شمع</p>

ای برق میری لونی روشن حال
چہتا نہیں جانیں سوز نہاں شمع

گلونکی گل ہون تری سامنی چن چن چراغ	جلی کہنی تیری اکی انجمن میں چراغ
ہر ایک داغ ہی گویا مری بدنیں چراغ	بنا ہون مجھ و چراغان یہ سوز الفت ہی
ہر ایک بوٹا ہی اوس گلکی پیر میں چراغ	ہر ایک تار ہی جامی میں شمع خط سوا
حلب میں شام یہ ہی روختن میں چراغ	عیان ہی لہف سی رخ ریزہ لہف شکن ہی
بنا ہی غیر ہر اک جلکی انجمن میں چراغ	روح خلوت میں پیر کا نشیمن ہی
نہیں گی داغ لہو کی مری کفن میں چراغ	شبید عشق ہون روشن ہی گی گور دم
وہ اپنی منہ سی کری گل جو انجمن میں چراغ	دہوین کی جانفس عیسوی ہو نہمت گل
دکھا خالی ہی مجھ کو انجمن میں چراغ	شب فراہی یہ آنکھوں میں تہا جہاں سیاہ
عیان ہی کو چہ گیسوی شکن میں چراغ	نہاں نہیں ہی زلف سی رخ رو
ابد تلک نہ جلیگا مری طن میں چراغ	از لسی کو چہ گیسو کا زہنی والا ہون
حرم میں شمع ہی دیر برہن میں چراغ	تجلی قد و عارض ہی جلوہ گر ہر جا

<p>مثال مہرندیکہا کہی کہن مین چراغ بنین کی داغ جگر عشق چنچن مین چراغ</p>	<p>سببیا ہی رو کا فروغ اعلیٰ ہی ہنیں ہی من بھی گو ہی اگر تار یک</p>
	<p>گل معانی روشن سی شعر کہہ کہہ کر جلائی برق فی کیا گلشن سخن مین چراغ</p>
<p>گل ابو حسنی جلایا بزم جانان مین چراغ چشم آہو کو سمجھتا ہوں بیابان مین چراغ کون کہنی آئینا گور غریبا مین چراغ غول بہکاتی مین کہلا کر بیابان مین چراغ یہ نہیں ممکن حلی جو ایسی طوفان مین چراغ داغ سو و اسی جلا کرتا ہی زندان مین چراغ نگیا ہر داغ میری جسم عربان مین چراغ کون کہتا ہی بہلا گور غریبا مین چراغ بدلی مسجد کی جلایں کو ہی جانان مین چراغ</p>	<p>عکس عارضی نباہر گلستان مین چراغ جلتی ہیں میری لئی صحرائی جانان مین چراغ شمعین جلتی ہیں اک غفلتیں اس کی گھاٹیوں طالب حق ہی تو پہر مجھ تجلی ہی عیش جوش و نیکیا یہ ہی تورہ چکانو نظر دن ہمارا گورستی تار یک ہی شکونہ پوچھ عشق قدیاری سرو چراغان ہو گیا بیکسو نکلے اسطی جلتا ہی دل کسکایا عہد کرتی ہیں اگر آئی ہمارے گہر وہ</p>

<p>قاعده ای روشنی را کتی بین جانگنج دل کی جلانی می می استخوانین نور</p>	<p>منه و کما کر تو جلا کنج شهیدانین چراغ روز و شب رها می روشن استانین</p>
<p>روزی بین هم خیال عارض پر نورین جلال باهی بروت اپنا عین بارانین چراغ</p>	
<p>منه چپانی سحر اعارض ته دامن چراغ شرب می سی نگیاروئی بت پر فن چراغ می کشی سی نگیار خساره روشن چراغ منه جو شرما که چپا حسن کا پرده کلا شعل افشان جب هوا عکس شفاقت سوز زخم تن سی کیا کیسری بخئی مین با قتل عاشق مین کنه عشق کو پروان واغ سوزانسی منور سینہ سی مانند گرم رووه نون کینہ سی مین کا داند</p>	<p>جامه فانوس مین کتبا سی کجاوین چراغ کیا تعجب ہے کہ پانی سی ہوا روشن چراغ بزم مین روشن ہو اپانی سی بی روغن چراغ صورت برق تجلی نگیار وامن چراغ شکل خورشید، خشان نگین روزن چراغ نگیار شستہ فیکہ دین سوزن چراغ بہر پروانہ سی بزم عیش مین دشمن چراغ را تون جلتا ہی اپنی گهر مین بی روشن چراغ میری نقش باسی کر لیتی ہیں روشن چراغ</p>

وکی آهونی مرغ داغ دل ہی خلوت مین
 آتش فرقت می جلتا ہی یہ میرا تن
 چاہی مٹو ملک عاشق سی پر وہ نرم
 بی اثر مالہ دل پر داغ کارونی سی
 موت آگی میر گئی آنکھوں کی جیسا یاد
 پیش روی یار کچھ رتبہ نہیں ہتھاب
 شعلہ افشان آتش رنگنا ہی شمع
 کیون آہونی چسپائی منہ ہا پنا نرم
 آبر و در کاہی انسان کو بہر فروغ
 داغ دل دی کر متاع عمر کو غارت کیا
 رات دن کیسان تیری ہی تابی کا فروغ
 گو ہر شہوار گوش یاری سی ثابت ہوا
 چاند سورج ہی نکلتی مین کہیں ظلمات مین

جب ہوا چلتی لگی میرا ہوا روشن چراغ
 مین اگر چہ لوں تو ہو جائی اہی روشن چراغ
 جامہ فانوس سی کہتا ہی ہر امن
 کون سنتا ہی جو پانی سی کشتی پر چراغ
 بن گیا فرقت مین شب کو دیدہ دشمن چراغ
 سامنی خورشید کی کہتا ہی کیا جو بن چراغ
 دست انور جی وہ چاہی کسی دشمن چراغ
 جب ہوا چلتی ہی لیتی پرتی دامن چراغ
 دخل کیا ممکن نہین دشمن بوی و غن چراغ
 ساتھ لاتی مین اچھی تجو رہن چراغ
 صبح کو بیکار ہو جاتا ہی ای رین چراغ
 چشم انجم کاشب کیسویں ہی دشمن چراغ
 دخل کیا میری سینہ خانیں ہی روشن چراغ

<p>وقت تاراجی بکھاوتی ہیں بہن ہرن چرخ عین بارائین دکھا تا ہی عجیب چرخ ہنکیا شکل گل تر غنچہ سوسن چرخ</p>	<p>روغنی رانی دکھا کر خلق کو غارت کیا میری دنی فریوغ داغ و دونا بڑھ گیا جب مٹی مل کر ہنسنا وہ فرزان ہو</p>
<p>اوس قلع کا دل جلاک بے ق میری خاک پر کون کہتا ہی غریبوں کی سرمد فتن چرخ</p>	
<p>آئید رخسار ہی خسار خسار صاف آئید رخسار ہی بیدار خسار صاف عالم کو کرگی تری شمشیر خسار صاف پرچہا ہن ہی مہمان کی بیدار خسار صاف آئینی کی مانند ہی ہر راگنہار خسار صاف پانی کی صفائی نظر آتا ہی گہار خسار صاف ایسی نہیں کہیں ہیں کہیں ہی گہار خسار صاف خورشید سی فروز ہون ابھی باقی خسار صاف</p>	<p>غما لونی تن صاف ہی ای شک قمر صاف ایسا نہیں کہتا ہیں کون ہی بشر صاف پرو نہیں کہتا ہوں ای شک قمر صاف ایسا نہیں کہتے ہیں رخ صاف خسار صاف وارفتہ رفتار چپا کرتی ہیں تینکے دل سنی سی دس لطف کی عیان ہی دانتوں کو اگر تار سی کہیں گہ بجا ہی رخسار ضیا بخش کو آنکھوں سے جو کہیں</p>

<p>نکین نهين انسان سي انگه نئي ٿي اوس رکي پر بار بدل جاتي هي رنگت اسدي بخشاين تجي تبه عايله زيبا هي جو کي هيئن تجي غيرت طوبى اسي گل شجر طور سي هيئي شش شجر صيقل هي نهين چاندي فرقت مين پاي</p>	<p>رکھتا هي کيئن خط شعاعي سي کمر صفا ظاهرين رخ صافسي آهونکي اثر صفا پکونسي ملڪ ڪرتي مين هر راڳد جفا پستان قنڊ بالا مين مين بيلغ ثمر صفا رخ شمع تجلي هي تو سايا هي شجر صفا خجري زياده مين کيئن برگ شجر صفا</p>
---	--

قانع کو نهين برت ڪو ورسي تعلق
 ورياسي زياده هي کيئن آبرو صفا

<p>آشناسن سڳي وڏي مين پيام آشتيا پڙهڪي ده روني لگا بعد اسلام آشتيا کيل ڪيا اوسپر لهور ونا همارا قاصدا قاصدا خط ليکي جا تو سنڌي والا چاهي بي نشان چن چن شتا تو نڪو اوسني</p>	<p>مرثئي سي ڪم نهين مير اسلام آشتيا مرثئي اوسکو هوئي ميري پيام آشتيا پڙهڪي چو نهني لگا رنگين ڪلام آشتيا حشر تڪ ڪتار هونگا مين پيام آشتيا تانه لي ڪوئي کيئي علم مين نام آشتيا</p>
---	--

آسی قاصد کی خبر کسیا جواب خطیار	کیا لیا ہسی فلک فی انتقام اشتیاق
یہ ہنس کیا سینہ جو وعدہ ہو گیا اوسکا	اور بہر کی آتش ہو وانی خلم اشتیاق
خاک بھی پی سگی ای پی تھمر نثار	بعد مردن بھی گنا انتقام اشتیاق
اوسکی پسند سی کہی ہی نکل سکتا ہین	اوسطوف کنھی لئی جاتا ہی نام اشتیاق
ووڑ کر لپٹا جو ساقی سی تو تکر یہ کہا	بڑ گیا ہی نشا ہسبای جام اشتیاق
کوئی عاشق خلوت میں مجسا ہین ہی	میری باعث سی با عالم میں نام اشتیاق
خلوت میں نیاز امین حاصل ہل عشق میں	تا ابد جاری ہیکا فیض عام اشتیاق
یہ کنا یہ کرتی میں جوش علو عشق میں	آسمان منتہین ہی شرف بام اشتیاق
جان کر عاشق زیادہ بڑ گیا اوسکا	حیف چو کی یہ نہ تھا ہرگز مقام اشتیاق

ایک دن آپسی دوڑا نہ آئی تو سہی

ہم دکھائی کی تھی ای برق کام اشتیاق

جان ڈھلین کی جان تھار اشتیاق	ایک تسی ہا کرتی میں پیار اشتیاق
شب کے چپ چپ کی نظر کرتی میں سار اشتیاق	ہسی فزون میں کہیں لکھی تار اشتیاق

جان ملبین لب جان بخش کی ساری شیا	شکل دکھلاؤ کہ مرنی میں تمہاری شیا
روح انور کی ہزار ہینج رشید فلک	چاند کو واع سجھتی ہیں تمہاری شیا
دل بیتا کے تاحور دن سے دیجی تسکین	جان می ملی سو خلد سدہا رشی شیا
عیش باغ آپ جو اسی شک ہے جانی	دیکھنی آتی ہیں اس کی ساری شیا
سیر کیسی یہ پہانہ ہی فقط میلی کا	جمع ہوتی ہیں یارت کو تمہاری شیا
رو کی خسانی کو چٹکین کی غوض پانی	پاس کہتی ہیں یہ آنکھوں کی ہزار شیا
ادہ رانی کی تمنا میں کئی ساری	بیٹھی رہتی ہیں سراہ تمہاری شیا
لب نگین مٹی سنتی ہیں کلام رنگین	جانتی ہیں انہیں علو کو تھرا رشی شیا
چاند سو رخ کو تر شاہون سیہ خانی	کس کو پہر کہتی شب غم میں کپاری شیا
شب فرقت سی یاد نہیں کچھ روز شمار	گن چکی ہیں غم محبوب میں ہا رشی شیا
دیکھ کر شکل تعلی سی یہ کہتا ہی وہ حور	آدمی کیا کہ فرشتی ہیں ہا رشی شیا
اسی پر ہی چھکوا گرا نل نیست کہیں	دین چاہی گھر آنکھوں کی ہا رشی شیا
پار گہر گریہ عاشق سی ہوا ہی تیرا	رہتی ہیں شکونسی دریا کی کنار شیا

<p>آنکھیں سی آنکھیں تصور میں لڑی ہتی ہی یا در خساری ہر داغ ہو اسی جو</p>	<p>نر کس غلہ کی کرتی ہیں نظارشی شتات نقشہ اوس ماہ کا کیونکر نہ اوتاری</p>
<p>خود دیدار رخ صاف نہیں کی نای برت ایک مہتاب کی ہیں ساری ساری شتات</p>	
<p>عجب بانگی کہنیا نوجوان سلطان عالم ہیں حسین جو برو شاہ شہان سلطان عالم ہیں عجب بانگی کہنیا نوجوان سلطان عالم ہیں زبان سحر سی باد بہاری کہتی پیرتی ہے نیکو ہونے قافلی قاف شہرہ سار عالم ہیں جسین ہی چوہ بنو یکا چاند حسن فراتو نہ یہ تکین ہی کہ کوہ طور ہی ہلکا ہی تنکی سی بیاہی لکھنو کنگان رشک مصر ہیں کوچی یہاں نوجوز ہی ہر روز کیا بہت ہی سیکو</p>	<p>کہ قالب جی جان جان سلطان عالم ہیں جو انرد و جوان نخت جوان سلطان عالم ہیں حسین جان جان جان سلطان عالم ہیں کہ قیصر باغ کی سرور و اس سلطان عالم ہیں پری پیکر سلیمان جان سلطان عالم ہیں رخ انور سی مہر آسمان سلطان عالم ہیں یہ رخت ہی مین بر آسمان سلطان عالم ہیں غریز و یوسف ہندوستان سلطان عالم ہیں لب لعلین سی ابرو و نشان سلطان عالم ہیں</p>

<p>لب جانخش سی حتی مین دمی تو ن پائین تصور دلمین پتا ہی حضور قبلہ عالم تصور کی یہ معنی ہیں کہ سب مخلوق میں چاہے غزال تیرا فکند و نون آنکھیں ہیں کیا ان کما لون مین جو یکتا ہیں منہ نہیں لانا جبین ہی مطلع خورشید تامت مصع طوبی</p>	<p>سیجا جی بن بھریان سلطان عالم ہیں نہاں سلطان عالم ہیں عیان سلطان عالم ہیں چاندیکو چاندیکو وہاں سلطان عالم ہیں دم رزم عدد و شیر زیان سلطان عالم سخندان جاکلی قدروان سلطان عالم ہیں جہانین فر و دیوان جہان سلطان عالم ہیں</p>
<p>تخلص بق اختر سی کہہ امانہ کامل ہی فلک منزل ملاک پاسبان سلطان عالم ہیں</p>	
<p>صدقی کیونکر نہ بہلا تابع فرمان جہان جوش پرائی اگر بحر کست دست کرم دست اقدس مین خدائی یہ کرامت گلستان ہیں لب نگین سخن رنگین سی دیکھ لین مصحف عارض تو کرامت یہ</p>	<p>دیکھیں بریان ہی مختصر کو تو قربان جہان درفشان پنجہ خورشید و رخسان جہان مہرین مہن جنکو عنایت سیلماں جہان کو ہسیان کیون نہ بہلا رشک گلستان جہان حال ہند و کلمہ پڑھی مسلمان جہان</p>

<p>کیون نہ دارا فنی و نیتو نہیں باقی جان دیکھیں آئینہ رخسار تو حیران ہو جائیں کیون سلطان نے خنم و شادمان ہو جائے سارے دنیا کی بستر تاج فرمان ہو جائیں</p>	<p>پاس کہتی ہیں عصا شکل عصا می موسیٰ آدمی کیا ہیں اگر قاف سے پران عید میلاد علی ابن ابیطالب ہی یا خدا قائم و دائم رہیں با جاہ و حشم</p>
<p>کیون رفعت سی بنی برق زمین شکست نقش پاشم و قمر ہون جو خرامان ہو جائیں</p>	
<p>اپنی آئینہ پر غلام نہیں متفق ہی چان خلاف نہیں قاف سے لیکے تا بقاف نہیں مشک نافہ ہی خال ناف نہیں کونسا شعر صاف صاف نہیں تیری تلوار کا غلام نہیں یار سی ہلکوا نحراف نہیں</p>	<p>پردہ روی صاف صاف نہیں مہر نور ہی روی صاف نہیں آدمی اوس پر کی صورت کا ہی کمر موج بوی مشک ختن وصف موزون کئی ہیں غار صفت برق ہی تیغ ابر و خمدار تیغ ابرو سی منہ نہ پہر نیگے</p>

<p>طوری طور کہ قاف نہیں آب تسنیم ہی مضاف نہیں کونسی بحر میں زحاف نہیں کوئی مجھ سا بھی مٹسکاف نہیں</p>	<p>اوس پر ہی کی تجلی رخ سی کیا ہوا بوئی گل عرق میں ہی نقص سی کوئی شئی نہیں خال فکر موئی کمر میں رہتا ہوں</p>
<p>رات دن اور زلف و رخ امی رفت ایک ہیں چاروں اختلاف نہیں</p>	
<p>غیر سارا فلک ہو موتونکی آب میں نہ کب فقت میں آئی کبہ آجی بہن بخت کب جاگی ہماری کبہ آجی بہن چھپ گیا وہ ماہ تابان چادر مہتاب چاندنی ہستی پہری کف کی طرح سیلاب میل ہی طہنیت کا میری ن سیلاب قاعدہ ہی مچلیاں ہستی میں ساری آئین</p>	<p>وانت کہلجائیں جو اوسکی عالم اسباب نخت جاگی کونسی دن عالم اسباب چین پایا کونسی دن عالم اسباب تن لطافت سنیان ہی عارضونکی آئین اشک بار ہوئی جی ساقی شہ تاب ضبط کی طاقت نہیں صفت دل بتیاب زندگی اشکونسی مہی لبتیاب</p>

لالِ اطلس ورو اسن مین پتی کنین

دیگر پر تو کو اپنی ہنسکی یہ کہنی لگی

زینک کتا ہی بھی مالی کیا کران

صد ہی یہ سوتا نہیں طیح سی باز

عالم رویت میں غفلت کم نہیں فانی

رحم ظالم مال کار ہی آغاز موت

سبز خط پر نہیں عکس وندان یار

بیکسو کو رحم ظالم ہی عذاب درناک

لب مسی آلودہ تیری شعبد سی کنین

تیری قوت میں جو آنکھوں سی لہو کا جوش

کو ہر اشک مسلسل بھی کیونکر عجب

فرقت جانا نہیں طبع فان بحر اشک کا

سیت دست نگاہیں بچتا دناک

گوٹ ہی گویا شفق کی طرہ مہتابین

برق کا چٹا لگا ہی جاو مہتابین

تا نہ آئی وہ بہ کنگار کی خواہشیت

خوف رہتا ہی وہی مجھ کو نیکھی اب

وقت پر اند باہمی جاتا ہی مینا خواب

کیا توقع زندگی کی خانہ قصابین

پہا ندنی کا کہیت و باو تیرو کی آیت

لگاؤ کو وہ رخ ہی حبت خانہ قصابین

غیر سوسن بیاں ہی گل مہتابین

لان مجھلی ماسی گردون ہی خون تابین

آج تک یہی نہیں جی کسی لالہ میں

مہنس گیا مودع رو اندک گم دہن

پہیلیاں ہیں آگ میں نشینان ہی

کیون تصور شی بہاگی وہ پری نازک مزاج	نہ لزلہ ہی آمدن قصور و بیابین
یاد آئی گاہ بہا ہم سٹینا دن رات کا	خلد میں دیا کرونگا فرقت اجاب میں
تیرگی نختو کی ہو جائی جو رو بھون میں	رات عشر ہو ہماری آنسو و لکی آتین
و لکی ل ہی میں ہی اپنی کہ اوٹھا غلٹ سی	بیٹھنی ہی میں نہ پایا مصل اجاب میں
اپنی مہسورت سی ہی اپنا تو لطف زندگ	بدتر از و فرخ ہی حشت فرقت اجاب میں
جامہ آب ان اپنی ہین شعلہ رو	دو و آتش آب ہی آتش نہان ہی
عین حکمت ہی جو خوابیدہ ہماری سخت پنا	یہ تمنای کہ شاید او سکو ویکھی خن اب میں
فائدہ غافل کو اپنی مال سی کرین	سلطنت کس کام کی دیکھی کہ کوئی اب میں
خاک کی نیچی تر پتا ہی ل بیاب خاک	میرنی لوں گا اثر ہی معدن بیاب میں

رات دس تہا ہی ای شک قمر فرقت بین

یہ توقع ہی کہ شاید سکو ویکھی خواب میں

ہو اتنی تاج سلطانی کا عالم کا سہ سیر	ہنہیں نقشہ ترا سی بت جڑا ہی لعل افتر
یہ عالم ہی دم باقی ہین ہی جسم لاغیر	تو خنر مثال خس ہوں گا آب خنر میں

نیکو مکر او چلی کسی لطافت ایسی نکی
بدن ہی اس قدر دل چسپا و سکا لو گن

ہمیشہ جام ہر کر جم تھی ای کل پلاتا ہی
سخن گو آنکھیں میں عجاز ویکھو میری سا کر کا
نہیں ہی سبر و رخصت و و آتش گل

جلا جاتا ہی گھر سوز فراق یا جان سے
تین رنگ بد ہر گز نہیں ہی خاک کی بجھی
لب پیاز لب ہو گا بونکی بوسہ لینی کو

قصور کسی چشم مست کی دور و نگار تبا
شکستہ خاطر و نگار مرتبہ دنیا میں اعلیٰ
کیا قاتل فی الامال عاشق کو سرو ہی

وہن میں دیکھو دانتوں کو نہ پر صاف کہتا
لب نیک میں پوشیدہ نہیں ہیں گھر و مذا
ن

بنی ہرستین بال پری جسم منور میں
لگی ہیں بگ کی ہلال عاشق صنوبر میں

رہا کرتا ہی تیرا آئینہ دست سکندر میں
زبان ہی شہ گو یاد ہاں چشم دہر میں
نہیں ہی غل عارض مر وکت چشم خطر میں

قطراتی ہیں زن انغہ پروا میں
پسر کیساں قطراتی ہیں سب انغوس میں
جباب می بنی گا آنکھ بہر وید ساغر میں

کہ عالم موج می کا ہی خطوط کا نہ سر میں
نہ کیوں بالا ہو لسی پڑی میں کا نہ سر میں
یہ پہل تھا اپنی قسمت میں دولت ہی

چراغ اشعلہ رو چھوڑی میں قونی خوش
تماشا ہی شرار خربنی میں لعل احمر میں

<p>کل تو شک سمجھتا ہی نہ مانہ میری انگوٹھ کو سینہ آسا جل کرتی ہی تپلی اشک سوز آ فراق یار میں تباہی اڑھیں مار کر شیشہ</p>	<p>ضعیف ایسا ہوا ہوں ملکیا ہی جسم دہریہ میں نہ سمجھو مومی گان وٹہ رہا ہی دھڑکن باب می نہیں آنسو بہری میں چشم سناہ</p>
<p>لگایا سا غمی کو جو اوسنی اپنی ہونٹوں سے نظر آیا حباب اسی برق ہکو حوض کوثر میں</p>	
<p>ہوئی ہی عکس سی آئینہ بندی یا رکلی کہر میں نظر آتی نہیں دم صف ثمرگان لبر میں مکان ہی یار کا روز از لسی مدیہ ترین طلائی گنڈا و سکا چپ گیا سو نکلی زور میں عجب عالم ہی پیرا میں کا اوسکی جسم انور میں وہن کنی لہتی ہیں خیال چشم دہریہ میں وہ گریبان نہ تہمی آنسو نہ مرنی پر ہی انگلی سوا اپنی نہیں پاتی کہی اوس آئینہ رو کو</p>	<p>لگی ہیں پر تو عارض سی شیشی زور میں مٹا شاپتلیو نکا ہو رہا ہی عین لشکر میں رہا کرتا ہی وہ آئینہ رو باب سکندر میں نشان پور کامل مل گیا ہی حلقہ زور میں گریبان گل رخ رشید ہی امان محشر میں روان کشتی می اپنی گویا آب کوثر میں وہ فور اشک نی کفادیا پانکی جاو میں ہمارا منہ نظر آتا ہی وی صاف دلبر میں</p>

نقاب عارض انور جو تونی رانکہ لٹی
 نہیں ہیں جا بجا ملت جگر لڑو نہیں سو
 صفائی میں اگر تشبیہ و انوسلی کت پائے
 نہ ساقی می پلا محلو کہ محفل اوس بی
 جدائی ہو جو ایر شک سلیمان می پائے
 نہ کہہ تو اعلیٰ تونکو فروا پر دکھا دی نہ
 بازار لیفین میں انکھیں جرج آفت ہی عجائب
 دو اجمار می لکی لب و ندانکی بوسی ہیں
 فراق یار میں جلتا ہون شعلی و لسی دہشتی
 گل تو شک شب زمیں کاٹا سا کہ کھلتا
 فراق یار میں لفت شب وقت نی مارا
 کرنگی صید موچی تیغ ابر و ایک عالم
 نگاہ پار تخی صد کا پنچا غیر ممکن ہی

چکا چوندا گئی ایہ ہر چشم ماہ و اتر میں
 ہرین با تو کی ہیں ای پری مو تیکاز میں
 اوس می جان پڑ جائی سیسا سنگ مر
 خدا کیواسطی ہر بلا ہل بہر دی ساغریں
 یقین ہی نہک کی جا ہو داغ سونام
 قیامت ہو ترا دیدار دیکھیں لوگ محشر میں
 میسا سامری جن پری میں اوسکی لشکر میں
 ملا ہی شربت و رو مکر آب گے ہرین
 یہ در ہی آگ لگ جائی نہ داغ تن ستر میں
 ہوئی میں خار بستر ایکل تمار بستر میں
 خیال نفسی افغی بنی ہیں تار بستر میں
 پہنسن گئی مرغ جان اوڑا وکی دالم
 از لسی دشمنی قلبی ہی شہباز و کبوتر میں

<p>جر کہنچون آہ میں شریں کی پار ہو جائے نہیں ہی احتیاج آہ سوز ان کی انگوٹھی</p>	<p>اگر نالی کروں رنج پڑ جائیں تہمین نظر آیا نہیں گم تاکہی ہو لو کی چادر میں</p>
<p>نہ غم کہاؤ وہی گاہی گاہی ہو گا جو کچھ ہی حق قسمت میں نصیبو نہیں مقدر میں</p>	
<p>اکنہ اک تازہ طرصار بنالیتی ہیں جہانک فی تانکی والو کی غضب نہیں ک دور نزدیک برابر میں نظر کی آگ لبک پر کیا ہی نہیں ہو کرین کیا ہی نہیں دور و سراؤنگی ہندی ہی آنکلی لئی کفر و اسلام میں کیا شیخ و برہمن کسی خطر سانی کو نہیں کوئی کبوتر و رکاو خود فروشی سی یہ عالم ہی کہ مثل سب ویکے سکتا ہی نہیں کچن پہلا بی پرو</p>	<p>جب بگڑتی ہیں نیایار بنالیتی ہیں آہ سی وزن دیوار بنالیتی ہیں وقت پر تیر کو تلوار بنالیتی ہیں جس سی سچائی ہر رفتار بنالیتی ہیں ایسی سو فقی ہر بار بنالیتی ہیں ہر طرح اپنا گنہگار بنالیتی ہیں دل کو ہم طائر طیار بنالیتی ہیں ایک عالم کو حسریدار بنالیتی ہیں عکس سامنی دیوار بنالیتی ہیں</p>

بی سبب داغ بہین بحرین کہاںی عاشق
قاتل خلق سراپا ہی دم نظارہ
سرسخی دای سرزلت کہیں جاتا ہی
کیونچ وشت ہو جو محبوب کہاںی ^{آنکھیں} بہین
آدمی ضبط سی ثابت قدمی خاک کری
سنبہ چنیا نیکا بہانا ہی فقط زینت ہی
یوسف ہند کہیں کیونچ خریدار او ^{بہین}
دل کی بہلا نیکو معشوق برا ہو کہ ^{بہلا}
شہرہ منظور ہی ہونٹوں کی مسیحا نیکا
ایک کا فرہین یہ بت انس برائین کیونکر

دل کی بہلا نیکو گلزار بنالیتی بہین
اپنی ہر عضو کو تلوار بنالیتی بہین
عاشق ان سچو نیکو دستار بنالیتی بہین
سب کو دیوانہ یہ شیار بنالیتی بہین
ماہ رو سیر بہین سیار بنالیتی بہین
اگی آمینی کو دیوار بنالیتی بہین
ہر جگہ مصر کا بازار بنالیتی بہین
اپنی ہم کو نچا طر حدار بنالیتی بہین
اسلئی آپتہ بیمار بنالیتی بہین
سب خدا نیکو طر فدار بنالیتی بہین

شعبہ اونکی منسی ہی کہ رولا کر ہر بار

برق کو ابر گہر بار بنالیتی بہین

جو تمنا ہی کہیں اوس سی سوادیتی بہین ^{ہیں} بار احسان سی نمانیکو جھکا دیتی بہین

شاد ہو کر او نہیں غم نشین جاویتی ہیں
 جاسی انصاف ہی کیا لیتی ہیں کیا دیتی ہیں
 قد ختم گشتہ عاشق یہ نہیں ہی بیکار
 موت ہی عمر کی مانند ترقی اپنے
 جس سے امید نہ فوٹ کی پہ خاکی
 اہل محبت کو قناعت ہی سخاوت کی دلیل
 قتل عاشق کو اسی رنگ سے کرتی ہیں
 رکھی اللہ محبت سے بتوں کی محفوظ
 گل قالین کی نزاکت سے دوستی کیا کیا
 مہربانی کی یہ معنی ہیں کہ موسیٰ کی طرح
 صورت شمس و قمر رنج سے خالی ہیں
 ربط نا جنس سے امکان نہیں عالم ہیں
 جیب پر کیا ہی قیامت کو مہارسی دے

جو کشتا آیتہ ہم میں لگا دیتی ہیں
 جان جلیتی ہیں ہم او کو دعا دیتی ہیں
 حبیب ہم دامن صحرا میں لگا دیتی ہیں
 آپ کو آپ بشر بڑی گستا دیتی ہیں
 شجر خشک کو انسان جلاد دیتی ہیں
 سلطنت ہڈیاں کہا کہا کی جا دیتی ہیں
 دل چرا کر ہی کہیں دزد خاوی دیتی ہیں
 یاد سی اپنی خدائی کو پہلا دیتی ہیں
 کاٹی چہتی ہیں اگر انکھن بھائی ہیں
 معجزہ حبیب کو نظر و عنین بنا دیتی ہیں
 کوئی جلتا ہی کہیں دُغ لگا دیتی ہیں
 نخل کا نخل میں پیوند لگا دیتی ہیں
 دھجیان دامن محشر کی اوڑا دیتی ہیں

۱۔ رتو اور دم نرٹ بھی بہر سکین
 اب یہ حالت ہی فرقت میں بن جی
 لکین کیا خط کہ نہیں اونکی کیا نوکی جوا
 اونکی آنی سی پچا میں بکھا لو گون
 دو دشمن گل رخسار صنم دیکھ لیا
 کیا سجاوٹ ہی قد یار کی اللہ اللہ
 موت ہی اونکا ہنسی میں یہ نہاوت کا کھاٹ
 صور کیا کہ فقط دیر ہی مانی کے
 پائی نازک کو نہیں ش کی حاجت ا
 آب خنجر کی مزی اہل فناسی پوچھو
 اضطراب شب فرقت کی نہ پوچھو جا
 نہیں امکان ملی رتبہ اعلیٰ بی رنج
 اضطراب شب غم ویکھی بہر سکین

کوئی کہتا نہیں اتنا کہ بلا دیتی ہیں
 میری نیکی بھی لوگ دعا دیتی ہیں
 مامہ بر بھی بھی پیغام تضاد دیتی ہیں
 سچ می دیکھو بھی لوگ جلا دیتی ہیں
 ہنی کیا زیب تمہیں نام خدا دیتی ہیں
 ناز و انداز ہی خزا و چڑھا دیتی ہیں
 جان تک ہتھوڑا ہی میں لٹا دیتی ہیں
 حشر تو تہا ہی جو زنجیر بلا دیتی ہیں
 سراوٹھاتی ہیں ہم انہیں بھا دیتی ہیں
 خضر بھی جان بیان کی لڑا دیتی ہیں
 ہر گھڑی اٹھکی گراپ بجا دیتی ہیں
 دست بیمار میں عینی کو عصا دیتی ہیں
 رحم کہا کہا کی گھر لوگ بجا دیتی ہیں

کیونچ عشاق سخن جانوسی گزین ای برت
مردی جیتی مین جووه ہونٹہ ملا دیتی مین

کیانی راہین کالین رنج ہجر یار مین	سری ٹکرانی سحرین نگہی دیو ارمین
نگیا آخر تماشا رنج ہجر یار مین	مین جو نکلا گہری سپلا لگ گیا بازار مین
شعبہ د کھلا دیار و کفر اویا مین	آنکھ فی موتی پردی افسو و نکی تار مین
کیونچ صحرا نور و حی تجوئی یار مین	اوسکا سودا ہی کہ جو بکٹا نہیں بازار مین
مین جواہر پوش ہون رنج فراق یار مین	آنکھ فی موتی پردی تار جسم زار مین
لاغری خچی بے سوجھی خانہ ولد ارمین	چھپ رہی گلی آج ہم ہی رخصت دیوار مین
زہر ہنسنا ہی خم زلف دراز یار مین	دل پہنولا ہو گیا اپنا دہان مار مین
دنگ ہی عقل مشر و صف صفائی یار مین	آئینہ بننا ہی پر تو روزن یو ارمین
دلکا ہنسنا زہر ہی زلف دراز یار مین	دانت موتی نگیا جا کردہان مار مین
گرم رو ہمسائیں شت جنوین و سرا	آبلی پڑ پڑ گئی یکسر زبان خار مین
جانکو بچی تولی اونکی خریداری کا نام	سرد ہو جائیگا عالم گرمی بازار مین

نہ ہر ہو جاتی ہی نہت جب ہی فیکلی با
 دلسی سدیم آہ کہنچی دیکھ لی تصویر
 کہل گئی قاتل پر آخر شورش جوشن
 و قرقچہ پاناہین عالم میں سن بی ثبات
 اوس بت کا کٹنا اور یہی قاتل ہوا
 چھوٹکر بارونسی اپنی قدر کچھ رہتی نہیں
 سنگ ہی بدتر ہی نازک طبع کی مٹی خرا
 ربط کو ورکار ہی الفت کا نازک مسئلہ
 مال کی آگ جہاں حسن کو رتبہ ہی کیا
 یوسف مصری کیا ویلی مجنون کجا
 نام بھی رشید منزل قصر عالی جاہ کا
 پیش الفت درہم و دنیا کو رتبہ ہی کیا
 خواب غفلت سی نہیں رہتا ہی نور معرفت

گو ہر دندان بنا چھلا لا وہاں مار میں
 تیرا نیا جب چلا روزن ہوا دیوار میں
 چاٹ کر میرا لہو چھلا لا پڑا تلوار میں
 کوڑیوں کی مول گل گئی پھر ہی بازار میں
 رشتہ زمار ڈورا بنگیا تلوار میں
 گل جو نکلی باغ سی مکتی پھر ہی بازار میں
 گل کو رتبہ لعل کی آگ کی نہیں بازار میں
 سیکڑوں فی نظر آتی ہیں باہم مار میں
 منزلت گل کی نہیں کچھ جو ہر ہی بازار میں
 جگا دیوانہ ہوئے سودا نہیں بازار میں
 دھوپ کا عالم ہی اونکی سایہ دیوار میں
 بندہ بی زر میں ہمو جھلو بازار میں
 بند ہو جاتی ہیں انکھیں جوت لیت بیدار میں

<p>قسمت بدی چہا نہیں ہم ہیں جس لب ضدی دس شکست کی کوئی شہی کی بڑھکئی اشکونسی اپنی آبرو ہی جسم زار موئی تن عشق مڑہ سی نشتر فضا دہن چاہی بہر ہنر اصل و نجابت بھی دور ہر جگہ رونق پڑی ہر توسی و صی</p>	<p>مفت ہی لیتا نہیں کوئی جسی بازار میں سحری گفتار میں اعجاز ہی رفتار میں تار کی ہی قدر ہی جب تک گہری تار میں آب خجری وانی ہی لہو کی دہار میں کب بڑش تلوار کی ہی چوب چہر دار میں وہ جو نکلی آئینہ بندی ہوئی بازار میں</p>
<p>بڑھکئی سرشکلی داغ خونسی برو اور شعلہ جوالہ ساری سج ہیں دستار میں</p>	
<p>ایک دم محسوس جدو جان جان تا نہیں سبز باغ و ہرین برگ خزان ہو تا نہیں پروہ عارض سی عارض کب عیان ہو تا نہیں بہیکر قاصد کو پچتا ہوں ایسا شکر کی آفتاب نقش پائی یار کا عالم نہو چہ</p>	<p>شکل قالب ساتھ اوسکی میر کیا ہو تا نہیں پیر ہو کر پیر مشر کوئی جوان ہو تا نہیں چادر نہ میں قرمر گز بہان ہو تا نہیں وہم میرا دیکھنی کیا کیا کمان ہو تا نہیں کونسا دالان راج آسان ہو تا نہیں</p>

ق

ایک جاتا ہی تھا ہی عدم سی دوسرا
 حسن میں شہرت جو اسکی ہی میری عشق
 وہ جو نازک ہی تھیں نہی تو ان زار ہوں
 خاکسار کی کل جہان میں سب سی عالی رتبہ
 دو قدم فرقت میں چلنا ہی خلایق عقل
 ایک سی ایک عالی سرا ہوا کر یون حل
 بزم عالم میں طلسم نو دکھایا زلف نے
 طاقت رفتار کسکو ضعف کا عالم یہی
 کیون دل نالی کر سی عمر روا نکا کوچ
 سفلہ عالی مرتبہ بڑھنی سی پائی غل کیا
 ختم ہی بچہ لطافت کس طرح تشبیہ دون
 تیری کو چوین عاشق میں عجب اسکا ہی کیا
 دم بخود سو ہی عدم جاتی میں لاکھوں تھیں

اوسکی محفل کا کہی خالی مکان ہوتا نہیں
 تذکرہ دو نو کا عالم میں کہا ہی تھا نہیں
 وہ اگر پوشیدہ ہی میں ہی عیان ہوتا نہیں
 یہ زمین وہ ہی اسپر آسمان ہوتا نہیں
 جسم میں اپنی لہو ہی اسے وان ہوتا نہیں
 کس زمین پر ای پریر و آسمان ہوتا نہیں
 کون کہتا ہی کہ بی آتش دیوان ہوتا نہیں
 آنکہ سی آنسو ہی اپنا اب وان ہوتا نہیں
 بی دراز نیاسین کوئی کاروان ہوتا نہیں
 جاوہ پامال خط لکھشان ہوتا نہیں
 جسم جو خلیہ ہی روح روان ہوتا نہیں
 کس چین میں بلبل کا آشیان ہوتا نہیں
 اس سفر میں کوئی رنگ کاروان ہوتا نہیں

<p> غم کو ایجان جزین نعمت عظمیٰ سمجھ اہلِ نعمت کی لمبی برشتگی بھی دور ہے عاشقوں کا دخل کیا سوزِ غمِ فروخت ظرفِ عالی ہو تو اعلیٰ سب سے نیچا ہے آدمیت چاہی تا شریعت کی لمبی منہ دکھا دی نزع میں تا شکلِ آسان دولت دینا کجا و ہمت و جرات کجا ہمکو وہ پوچھی باہر آپسی ہو جائیں ہم دوسرا عالم بدلتا ہی ہنرِ زشت تجھسی اعلیٰ اور ہی ہیں کچھ اسکا نکر سنگ ہی غنچہ ہی اوس وچمن کو دیکھ کہ </p>	<p> سنگ کو مٹی مہمانی میزبان ہو نہیں گرد و شونی پست کو مٹی آسان ہو نہیں یہ وہ آتش ہی عیان جگا دھوا جاتا ہے کس جگہ نیچے زمین کی آسان ہو نہیں آئینہ آئینی سی آئینہ دان ہو نہیں تجھسی اتنا ہی تو ایجان جہان ہو نہیں شیرِ تالینِ رش سی شیرِ زمان ہو نہیں شکر کی جا ہی کہ ہمیر مہربان ہو نہیں چاند کا اوس میں پر کس گمان ہو نہیں اسی پر و آسان پر آسان ہو نہیں سوزِ بانوں سی مہن کا کچھ بیان ہو نہیں </p>
--	--

زلزلہ شگون ہی دلیلِ شعلہٗ رخسارِ یار
برقِ روشن ہی کی آتشِ دھواں ہو نہیں

<p>آماده کوچ پرین را دسی سفر کی بین مانند بوی گل چین روزگار میں آزاد و پرور نہیں ہوتی تمام عمر سن سکی نالی غیر ہی بی چین ہو گئی سید ہی م کی اہ ہی کو نکر مثال دین ڈوبی ہو ہی ہوس میں دانتوں کی عکس سے</p>	<p>اب منتظر فقط خبر نامہ بر کی ہیں وہ شہسوار موج نسیم سحر کی ہیں محتاج سرو باغ چہا نین شکر کی ہیں دشمن تلک چہا نین قائل اثر کی ہیں مضمون چیدار تہا ری کہ کی ہیں وریا روان حضور میں آب گہر کی ہیں</p>
<p>قوس خا ان ابرو و نکو کیوں نہ تھی برق تیر شہاب تیر تہا ری نطفہ کی ہیں</p>	
<p>وہ شاہ سن جوبی مثل ہی سینوین اگر حیات ہی دیکھیں گی ایک دن دیدار رقیب آپکی محفل میں آنکھ سی دیکھیں تہا ری عکس سی روشن ہیں وزن و بوار عیان ہیں چو نکی انگور ساف کہتا ہوں</p>	<p>کبھی فقیر ہی تھا اونکی ہمنش پوین کہ ماہ عید ہی آخر ہی ان مہینوین بسر نہ اپنی کہی ہوگی ان کمینوین لگی ہیں نور کی آئینی دور بینوین کہ بندہ ہی ہی اوسی گل کی خوش چمنوین</p>

<p>وہی ہیں ہم کہ شب و روز پاس ہیں نہ اختلاط نہ وہ آنکھ ہی وہ چتون خیال اکپوتا نہیں کہ کیا گدزی نہیں تو بکی تصور سی کوئی دل خا نہیں ہی طبع فافوس نور کا مانع مال کار وہی سب کا ہی ہی آغاز</p>	<p>مصاب اور تہا کوئی ہنسیو نہیں یہ کیا سب کہ پڑ افوق سب دینو نہیں اب آنکھ ہی ہیں عاشق کہی ہنسیو نہیں خدائی انکو دئی ہیں مکان سنیو نہیں عبت چہ پائی ہو باز و تم استیو نہیں ہزار افوق کرین دپرست دینو نہیں</p>
	<p>عبت حریص جس سی ذلیل ہوتی ہیں امٹ ہی برق جو تحریر ہی جینیو نہیں</p>
<p>گزک کو چوک میں جا کر کہا بیتی ہیں کہی ہیں قیس کی کہی کہی امت کہان ہی فصت نشو و نما زانی ہیں تر پیم نہ ایدل تہاب خط کی بزور ق</p>	<p>وہ رند ہیں کہ اجاری شرابی ہیں نئی لباس میں نماز خطابی ہیں فلک مٹا تا ہی جب مہ جباب لیتی ہیں خدا جو چاہی تو او منسی جواب لیتی ہیں</p>
	<p>نہ پوچھو برق سب اپنی مسماری کی</p>

انام عمر کا ہم سی حساب لیتی ہیں

پانی بوجاتی ہیں پتھر وہ اثر رکھتی ہیں	سیر خا لوئی ہی کچھ آب خیر رکھتی ہیں
ہم وہ عاشق ہیں کہ عاشق ہیں بجا رہتی ہیں	سرو ہی اپنی گلستانیں ٹہر رکھتی ہیں
بات کہنی کی لئی سب میں ہیں ہی مشہور	نام کیو اسطیٰ دنیا میں مکر رکھتی ہیں
سب فی حلی ہوئی آنکھوں سی وہ نہیں دیکھا	پہر یہ کیونکر نہ کہیں لوگ مکر رکھتی ہیں
ماہم پہنستا ہی تو باز وہی سنہیں کام آتا	بی پرو بال ہیں دامن پر رکھتی ہیں
کام آتا نہیں جو ہر جو خریدار نہ ہو	فائدہ کیا ہی اگر لاکھ ہزار رکھتی ہیں
قدروان کوئی مبصر نہ ہا عالم میں	کس کو دکھلائیں جو ہم عمل و گہر رکھتی ہیں
آدمی ہیں تنگ آئیں کہنا تک عم	ہم ہی لڑکھتی ہیں ایجان جگر رکھتی ہیں
نام جانچا نہ لی لی کی ستاؤ اتنا	اونسی ڈر چاہی جو تم ہی حذر رکھتی ہیں

کم نہیں ظلمت کیو سب غم اسی برت

روز محشر ہی وہی ہم جو سحر رکھتی ہیں

غش کریں حضرت موسیٰ ہی کچھ دور یہ قدرت اللہ کی ہی ہت مغرور ہیں

کوئی تجسبا بخدا اسی بت منور ^{نہیں}
 بنی بلائی ہوئی جانا بھی منطور ^{نہیں}
 دیکھیں بی پردہ بھی آنکھ میں یہ نور ^{نہیں}
 کف موسیٰ کو نہیں و حسین ^{سبست}
 کن ترانی کی یہ معنی ہن بجای ^{عہ}
 جب کہا میں کہ ٹپگی خاک ہی روج
 ناز کا بوجہ اوٹھائیں یہ نہیں ہکودما
 کعبہ دل کو نہ توڑو نہ بنی گا اسی بت
 ہاتھ پر ہاتھ جو رکھا تو یہ ہنکر بونی
 وہ کہاں تاج کہاں تخت کہاں مال و منال
 کون ہی کس سی تجھی دیجی عالم میں مال
 غش کسی کہتی ہیں جانی اسی دیکھ کی جان
 ایک میں شاہ و گداسبت کم مادرین

چاند ہی چودھویں کا عارض پر نور ^{نہیں}
 اونکا وہ طور نہیں میرا یہ دستور ^{نہیں}
 تاب نظارہ برق شجر طور نہیں
 قد بالاکے برابر شجر طور نہیں
 دیکھی بی پردہ بھی کوئی یہ مقدور ^{نہیں}
 ہنس کی فرمانی لگی خلد میں کیا حور ^{نہیں}
 عاشق عارض پر نور میں مزدور ^{نہیں}
 اسکا معارضہ آپ ہی مزدور ^{نہیں}
 چھلی بازو کی ہی مائی ستفخور ^{نہیں}
 قابل اب ہیک کی ہی کاسے فقور ^{نہیں}
 ای پری ایسی فردوس میں ہی حور ^{نہیں}
 بجلی ہی کان کی برق شجر طور ^{نہیں}
 کوئی مٹی کی تلی نصیر و فقور ^{نہیں}

ایسی فردوس سی ہم گدڑی مژدورین	بی عبادت نہ خدا بخشی گاسبحان اللہ
وہ طلب کیجی جکا جی مقدورین	از مانا جو ہی منظور تو یہ جان ہی کیا
کونسی بات میں فرمائی مجبورین	نام ہی نام ہی بس اپنی تو مختار کیا
کوئی کہی یہ اگر خلد میں انگورین	میں دیکھش ہوں کہوں کہی پہلی قسم
ورنہ ہمت کی تو نزدیک یہ کچھ دورین	کو چہ رلف ہوا ضعف سی کالی کوسو
چاندنی زخموں کو درکار ہی کا فورین	بی مری چین نہ ایگا دکھا دور خسار
منہ نہیں کان نہیں ناک نہیں نورین	اہکی مہتاب تجھی اغ لگاؤں کیونکر
بارش اشک علاج شب بچورین	دخل کیا پانی سی بختون کی ساچی ہوجا
بانی پی لنگی اگر بادہ انگورین	لاکھ نعمت ہی جوبی رنج ملی نان جوین
شب مہتاب ہی کیو شب بچورین	چاندنی چٹکی ہی عکس رخ نورانی

و مبدم اوہتی مین فاج برق اشکونکی

نوح کا وقت نہیں آنکہہ ہی تنورین

بہر کی جس وقت جام لیتی ہین ۛ پہلی ساقی کا نام لیتی ہین

<p>چاهای اگر خدائی کریم پیراوسی طرح بزمین جا کر پیر و هی دور دور هوتا هی تنگ آتا هی مجسی عالم کو کیون اوڑاؤن جیب کی ٹکڑی اوس سی بجای خون کا دعوا صید صیاد سی زما سینه من</p>	<p>خدمت اہتمام یستی ہین جام پراونسی جام یستی ہین پیر و ہی اپنا کام یستی ہین کس حقارت سی نام یستی ہین و ہجیان خاص و عام یستی ہین نا سمجھ اسکا نام یستی ہین کب بہلا انتقام یستی ہین</p>
<p>مرتبہ ہی نہ پوچھئی ای برت کب وہ میرا سلام یستی ہین</p>	
<p>غم سی بخود وہ ناتوان ہونین گر پڑا جس جگہ دین کا ہوا عمر بھر حسرت کلام رہیے لوگ چو کچھ کہین وہ کہنی د و</p>	<p>یہ نہیں جانتا کہاں ہونین اشک کی طرح سی وان ہونین بی دہن ہین بی زبان ہونین ہوش عالم کسی جوان ہونین</p>

<p>۲۳۴ پہرہ آون اگر روان ہونین</p>	<p>صورت اسک زندگی گہریہ</p>
	<p>برقِ نعت عیان ہی شعرو نسی سب زینوں کا آسمان ہونین</p>
<p>کوچہ زلف کی بھی خاک اور جاتی ہین شجر خشک میں کٹھکا وہ لگا جاتی ہین جو فشتی شی اونہی وہ اوٹھا جاتی ہین غیر کیا جانی کیا او سکوپڑ ہا جاتی ہین حضرت خضر کو وہ راہ بنا جاتی ہین گھر کسی اور کی ہنی کو بنا جاتی ہین</p>	<p>وہ بلا ہین جو ہوا پر کہی جاتی ہین خار مرگانی گل تازہ کھلا جاتی ہین عاشق زار کہان کوہِ غم عشق کہان خط کی لینی میں بھی انکار ہی کھنسا میں تو کیا ہوں کہ اونہیں پکی لائے گہین کم نہیں منعم نا فہم ہی مزدور نسی</p>
	<p>زیر غم کی وہ حلاوت ہی ہر دم ای ق جانکر نعمت جنت اسی کہا جاتی ہین</p>
<p>جواب جگانہ آئی وہ ہم سوال کرین کہی دیکھ سکین آپ ہم وہ حال کرین</p>	<p>اگر ملاں کا اونکی کچھ خیال کرین اگر تمہاری غمون کا کچھ خیال کرین</p>

۲۳۵
اگر جمال رخ یار کا خیال کرین
یقین ہی اگر انصاف سی خیال کرین
اگر نہ رنجش محبوب کا خیال کرین
یہ چال ڈال صورت آنکھ مال کہاں
زبان تنغسی دیجی اگر جواب ہمیں
تہا رہی سائیکی حسرت میں کہتی ہیں یہ خست
اجل تھی میری بہانہ فقط فراق ہوا
قیامت آئی جو قامت سی کما عجب اسکا
عجیب رنگ ہی اونکائی یہ چو سہری
مزاج یار کی تاثیر ہی مقدر میں
مزاج آئی اگر ناز سی تھی پر
بنی خونین گریبان دامن حسن
شعبہ ابرو حانان کہی نہیں ممکن

کہی نہ شمس و قمر دعوی جمال کرین
ہماری حاسی بدتر وہ اپنا حال کرین
کیسنی آنکھ سی کیا نہ ہو وہ حال کرین
ہزار رنگی گل نہہ کو لال لال کرین
وہاں زخم سی پھر زخم کا سوال کرین
خدا کری کہ ہمیں ہی کہی نہال کرین
کچھ آپ دلین اس نا کا ملال کرین
اوشہا میں سر تو زما نیکو پائمال کرین
چلین جاں تو عالم کو پائمال کرین
فراق ہو جو کہی خواہش وصال کرین
فلک گو کل زمین چلکی پائمال کرین
قد خمیدہ سی پیدا وہ ہم ہلال کرین
ہزار چرخ رخ بدر کو ہلال کرین

<p>پہر اونس کونسی امید پر سوال کریں جواب پائیں تو البتہ ہم سوال کریں</p>	<p>فہم نہیں ہی دیکھی جواب عاشق کو نر یا وہ بکینی سی حاصل لیل ہونا ہی</p>
<p>فراق یار میں جیسا حرام ہی اسی برت خدا کی واسطی کہی بھی حلال کریں</p>	
<p>ساتون ستاری ساتہ نگین نیک کی ہیں شعلی ملند آتش لعل میں کی ہیں معنی کی طرح حرف نمایان سخن کی ہیں سب آشنا وہاں ہی ہمارے ٹکڑے ہیں نس جا مسافر اور ہماری وطن کی ہیں گویا کہ تار موج نسیم چین کی ہیں شہباز موج نگہت مشک خن کی ہیں مشہور اپنی نافونسی آہو خن کی ہیں اسپند خال آتش رنگ بد کی ہیں</p>	<p>زیور نی جہان سے اوس تم نکی ہیں جانسوز کیا سخن لب رنگین سخن کی ہیں ظاہر لبونسی صفت تمہاری ہن کی ہیں بزم عدم میں جلسی رہیں گی اسطرح اہل عدم سی چھنگلی ہستی سی جا کی ہیں ہنستی میں گلخوار تن زار دیکھ کر کیون اور چلی تزلزونسی تو ای پری خصا خوش طہنی ضرور ہی نیامین پہر نام کیا چشم بد سی حسن رخ یار کو ضرور</p>

یکسان لکھائی ہوئی طرح
 کیون لکھو فی جوش جنون میں ہو تو
 زلف مژدہ کی چال میں کیا نوک جھوکی
 مرنی کی بعد بھی ملا چین زیر خاک
 داغونسی خانہ باغ ہی قصر وسیع دل
 بوسونسی پائیں شہد دیدار کی بھی
 کلشن ہی سوز دل سیستان استخوان
 رخسار یار و چشم و لب بینی ذقن
 مجھی جھڑا تو رقیبونسی مل گیا
 ہر وقت انقلاب دکھاتا ہی زور کا
 کبریا نیکی وہ خلد میں جو رونکو دیکھ کر
 و بار امتحان ہی کہ خیر کف ہی یار
 کہتی ہیں جسکو کوثر و نسیم و بسیل

محتاج بادشاہ بھی دگر کفن کی ہیں
 بانی ہماری پاؤں میں یہ بانگ نکلی ہیں
 دیوانی عتوا کی اس بانگین کی ہیں
 ماری بد نکوتار ہماری کفن کی ہیں
 نالی ہماری سرو ہماری چین کی ہیں
 گویا تمہاری ہونٹ عقیقہ میں کی ہیں
 داغ پلنگ پھول ہماری چین کی ہیں
 آہٹوں بہشت پھول ہماری چین کی ہیں
 یہ جوڑ توڑ سب اوسنی طر شکن کی ہیں
 دور فلک نمونی تمہاری حلن کی ہیں
 جو جو حلیم آپ کی اس انجمن کی ہیں
 سب عاشقوں کی شملی سرو پھر کفن کی ہیں
 سوئی روان تمہاری یہ چاند قمر کی ہیں

موج تبسم اچو ہسنی مین باری
کس کساوہ علاج کری رنج بھرت
کہتا ہی اپنی موٹہہ دکھا کر و طعن ہی

گویا یہ موٹہہ برک گل ماسین کی ہین
طالب لرون لکھی سیٹ فن کی ہین
کس بات پر یہ شہری عشق مین کی ہین

ہسنی کی بات رنجین دیتی ہی بق رنج
آندھی خزانین جو نیکی نسیم چمن کی ہین

کیونکہ ایسا کہون عاشق شیدا مین ہون
عاشق آئینہ عارض زیبا مین ہون
قمری سرو قد ای سرو تماشا مین ہون
یون کچھ تہہ نہیں ہی لئی کیا مین ہون
یہی سربار کہون عاشق شیدا مین ہون
یون تعلی سی کہا کچی سیجا مین ہون
قابل دید جهان غمی سراپا مین ہون
ایسی تعریف سی کدرا نہ بناؤ بسکو

کون ہن تہہ ہی کیا میرا پہلا کیا مین ہون
طوطی طرز سخن بلبل گویا مین ہون
مہر انور ہین جو رخسار تو حرا مین ہون
پروہی تم ہو جو ای سرو تماشا مین ہون
زندہ سو بار جو مر مر کی دوبار مین ہون
میں تو جب جانوں کہ اس دروسی اچا مین ہون
کیا تماشا ہی کہ دنیا کا تماشا مین ہون
ساری عالم سی برامو نیو اچا مین ہون

تا کجا ضبط فغان صبر و تحمل تا کی
 کونسی عاشق بجا نکو جلایا تمنی
 جھوٹی موتی بین گھر گھر دندانی ^{حضور}
 سرا و تر جانی تو میلی نہ کہی ^{ہوں}
 زشت کہی مجھی یا نیک برا ہوں ^{کہہلا}
 جو کہا تمنی ہی سچ خفا ہوتی ہو کن
 لا دو اور دولزار ہی کیا اسکا علا
 جانور ہو کی قناعت سی ہما سعد ہوا
 کیا کراؤ سکی فقط نام کو ہی عالم بین
 اشک جاری ہیں تصویر ہی ہم آغوشی کا
 نصیب اچھی نہیں تھی غلط گوہن قسب
 میں دیوانہ ہوان دیوانہ ہی عالم میرا
 یہ نیازنگ ہی اغیار تو بے عیش کرین

آدمی عاقبت اسی سرو و منسا بین
 نہ کہو سامنی سیری کہ سیچا میں ہوں
 جو ہر غمی بسمجھتی ہیں کہ سچا میں ہوں
 راہ محبوب میں ثابت قدم ایسا میں ہوں
 ہر طرح آپکا اسی سرو و منسا میں ہوں
 ساری عالم سی برا خلق میں جا میں ہوں
 نہیں ممکن صن عشق سی اچھا میں ہوں
 استخوانوں کی لی کیون سک دنیا میں ہوں
 دہن رنگ یہ کہتا ہی کہ غفایا میں ہوں
 وریکٹا ہو جو تم چشموفنی دریا میں ہوں
 سامنی کہدین جب اسی سرو و منسا میں ہوں
 ساری دنیا کا فقط ایک تماشا میں ہوں
 رنج سہنی کو فقط اسی گل رعنا میں ہوں

<p>یون کی عجزی و حور کہ طوبایین ہوں حور کیون کہتی ہو یہ محبہ طوبایین ہوں دو گہری مین ہی تم ہو وہی طوبایین ہوں جان بلب پرسی ہی میری سیاحین ہوں</p>	<p>سایہ قامت موزون ہی کہیں اس سیلینہ چال دکھلا کی رعشاق سی کہتا ہی گل آپ جل جائیگی سب اک لگانی والی دم کا مہمان ہوں سعد کہا و صورت</p>
<p>اٹھو گا حشر کی ن ہی ہی کہتا ہی برت بنام وس کا فریدین کا خدا یا مین ہوں</p>	
<p>لڑکی تیری آنکھ سی مشہور آنکھین ہو گئیں تیری آنکھوں کی طرح مغرور آنکھین ہو گئیں عشق کیا مینی کیا مزدور آنکھین ہو گئیں کیا تجلی ہی چراغ طور آنکھین ہو گئیں پر وہاں چشم مین ستور آنکھین ہو گئیں مین یہ رویا سا غریبور آنکھین ہو گئیں اشک گلگون می ہوی انگور آنکھین ہو گئیں</p>	<p>ای پریشو کل رستم سوز آنکھین ہو گئیں جب سی کیا ہی تجھی ملتا ہین برگرد ما صبح سی شام روتا ہوں تہ بوسہ دیتی بجلیان برق نظر مین غش کر کے بکریا ہم تصویر مین جہا تی ہین ہلاو کہیں تو غیر میکشی او سکی جو یاد ہی شب مہتاب مین بوسہ جام لب میگون کے یہ تاثیر ہے</p>

تیری بابت کو فسی میری نظریں انہیں	پاس ہنی سی نہایت دور آنکھیں ہو گئیں
مانع دیدار حیرت ہے گہرین تو کیا	چشم روزن کی طرح بی نور آنکھیں ہو گئیں
حسرت دیدار فی داغوں کو روشن کر دیا	عضو ہائی تن میں بی ستور آنکھیں ہو گئیں
پر تو خسار پر وہ بنگیا رخسار کا	چادر مہتاب میں ستور آنکھیں ہو گئیں
لب سیاہین تھو ہون عوانہ اتنا کجی	کیا کیا تمنی اگر رنجور آنکھیں ہو گئیں
آج صحت جو ہوتی کوں پتلا خلق میں	عین حکمت ہی جو وہ رنجور آنکھیں ہو گئیں
چشم پوشی کرتی ہیں مکین بدل کونکر او	بی چسپائی آنکھ سے ستور آنکھیں ہو گئیں
رشتک سی اپنا ہی ای شکستہ خالی	لب سیاہی ہوئی رنجور آنکھیں ہو گئیں
سوز بایں موم می گانسی خالین آپ نے	کیا سخن کو دیدہ بدور آنکھیں ہو گئیں
چڑھکی نظرون پر ملا رہتہ و وبال احق ہے	نصرت اللہ سی منصور آنکھیں ہو گئیں
آئینہ ہی جسم آنکھیں ہو گئیں جس پر	شکل سرواوس میں عیان ای جو آنکھیں ہو گئیں
جب تصور اسکی چشم ست کا آیا مجھی	جام زر گس کی طرح مخمور آنکھیں ہو گئیں

بی بی سی برق رو نیکی سوا سو جہان کم

دل جو زلفون میں ہنسنا مجبور انگلیں جو گھٹین

دل ہی ہنسکر ہمارا کس طرح آرام میں	حلقہ رکھیو می گویا قید خانہ شام میں
دل جلانا کام آیا کچھ نہ اپنی کام میں	پشتکی کرتی رہی کیا کیا خیال غام میں
شعر کہتا ہوں خیال عارض گنگام میں	برغ زرین خلک آیا ہی مہر دم و ام میں
پر تو رخسار سی خط نظر گلگون بہن میں	سر سیر الہوی تیغ خون آشام میں
یہ نہیں تیری عیان آہ دل بیتاب سی	پر گئی روزن ہزاروں سستی بام میں
تیرے لکیر کی لکیر میں دیکھ کر ثابت ہوا	طاہر زنگ حنا آیا ہی تیرے ام میں
گیسو شگون کہاں ہی شب وقت کہاں	فوق ہی دن رات کا اسی صبح و شام میں
زینت دشمن ہی کی غریبہ صید ہوں	نوی مژگان بن گیا ہی چشم چشم و ام میں
نور سی دنیا ہوا اندھا پر تو رخسار سی	مہر تیلی نگیا اسی مہر چشم و ام میں
صید گاہ و ہر میں بجا تلاش رقیب ہی	صید کو صیاد خود دیتا ہی لانا و ام میں
اوس قحط کی آتی ہی صبح قیامت ہو گئی	مہر کا عالم ہوا اپنی چراغ شام میں
تیری لکھنوی تصویر میں دان ہی انجمن شک	جام دریا میں نظر آتا ہی دریا جام میں

<p>چاک ہیں لاکھوں ہماری جامہ احرام سادگی اجب ہی شرعاً جامہ احرام</p>	<p>جوش سودائی طواف کو چھوٹے ساکت راہ خد کو ننگ آرایش ہے</p>
<p>آزیت، دنیا سی حاصل قید ہستی میں نہیں فائدہ اسی برق کیا گوٹھہ اگر ہی ام میں</p>	
<p>قیامت تک تو پ چلتی نہیں ہوس کوئی دلی نہ چلتے نہیں کبھی اپنی چٹھی سیکتے نہیں کبھی ناؤ خشکی میں چلتے نہیں کہ آئی ہوئی موت ٹلتی نہیں کبھی تیغ مہتاب چلتے نہیں نقاب رخ یار چلتے نہیں یہاں شمع خورشید چلتی نہیں صبا عطر کس روز ملتی نہیں</p>	<p>بلائی شب جبر ملتی نہیں مقدر سی کچھ اپنی سہلتے نہیں نہ لایا خط یار کوئی سفیر ضروری ہی دریا دلی بہر نام مقدر میں جو ہی وہ ہوگا ضرور شبیخون کیا عکس رخسار فی ضرر کیا قریب کو ہی آگ سے سیہ داغ سب تیرہ نختی سے مسطر ہی تن نکبت یار سی</p>

<p>یہاں موٹہ ساعر کی چلتی نہیں سیاہی ہی لکھنی میں چلتی نہیں گہری ہی شب غم میں چلتی نہیں کسی سی طبیعت نہ ہلتے نہیں کبھی شاخ بلور نہ ہلتے نہیں گلی میں یہ پوشاک چلتی نہیں کبھی تیغ ابرو اوگلتی نہیں زبان قلم نہ ہراوگلتی نہیں</p>	<p>نہ پہنچا کبھی یا ترک دست و ہم رقم کیا کروں ناتوانی کی حال منٹ ہی پیر فرقت یار میں نہیں تو تو غلمان جنت ہیں محل حسینو فسی ملتا نہیں کچھ ثمر نہیں رخت ہستی کو ہرگز ثبات بہو میں کج کلاہی سی نہاں ہیں رقم کر رہا ہوں مضامین لہف</p>
	<p>خدا حافظ اچھی نہیں طور برو طبیعت مہار سی سنہلتی نہیں</p>
<p>مہر و مہ نہ پر نشان سلیٹی استاد ہیں وحشت آباد جہان میں نہایت بر باد ہیں آشیانی بلبلوں کی خانہ صیا و ہیں</p>	<p>اوسکی سکھلائی ستم اسبک فلک کو یاد ہیں ہم سبک وحی کی ماعبث قید سی آزاد ہیں بہر میں س گلکی قیدی عاشق آزاد ہیں</p>

عالم ایجاد میں ان کی یہ سب ایجادیں
ختم تجسیر عالم لے جاد کی ایجاد میں
میر میانی کی خوشی ہی ست دشمن شاد
کوئی محبوب شکر محبی اور سکنا
جو راوس شیریں ہنسی منہ سی کہ سکتی
کاوشنسی کوئی معشوق چاں لی
سیکڑوں قاتل فریق یارین ہتی ہتی
ہر جگہ جلوہ نیماہی عاشقان حسن
اہل جوہر کو لباس ظاہر سی سنگی
لاکہ مانع ہونے نو چندین لکین جانیگی
خوف دربان معشوق عاشق
موت آئی ہجر میں چوٹا فشار گوری
موت فی اگر چہڑا قید ہجر یاری

مانی و ہزا کی ہی مانی و ہزا میں
دو گلی تصویرین تیری مانی و ہزا میں
مندرج نامونین مضمون مبارکباد میں
صید میں ہون کہ میر میانی میں
شکوی گو یا مرہم زخم لب یا میں
اس روش سی گل بھی گلشن ایجاد میں
استخوان پہلو کی جامی خنجر جلا میں
دشت میں مجنون لقب ہی کوہ پر فواد
تیغ عریان قضا محنون دوزاد میں
سیکڑوں اونکو بہانی اسطر علی یا میں
سیکڑوں مثل صبا گلشن کی ستی یا میں
مالہائی اہل غم محبو مبارک باد میں
غم رقیبو کو ہوا ساری قارب شاد میں

<p>گوش گل گلشن میں شتاق مبارک اوسکی چہری پریدہ در شکیلا کہون ہم شکار دل فریب غفلت صیادین پانی نازک کلک دست مانی و ہزارین آج ہم کھل گیا حورین ہی آدم زاد</p>	<p>چشم ز گسنت نظری آپکی دیدار کی آنکھیں عالم کی لگی ہستی ہیں سوئی و بلی خواب و س رشک پر پکافتہ بیداری گردہ شمس و قمر نقش قدم ہیں خاک پر دیکھ کر تصویر تیری کہتی ہیں باہم</p>
<p>جو ہر برو تخیل برت فی موزون کئی شعر کی سطرین زبان خجرفو لا وہین</p>	
<p>بی چین تن ہی و حکومت خبر نہیں وہ سنگ کو نہا ہی کہ حسین شہر نہیں سینی میں دل نہیں ہی ہمارا جگر نہیں آنسو بہی ہیں چشم صد فین گہ نہیں صندل سی دفع ہو وہ مراد و سر نہیں دیتی ہیں دل جو یار کو اونکا جگر نہیں</p>	<p>فرقت میں نالی کرتی ہیں اوسکو انہیں کیونکر کہوں آج میں سبت کی سر نہیں تیغ نگاہ بارسے ہم کو خط نہیں دریا ہی اشک مروم آبی فراق نہیں پتھر پر اپنی تیغ رکھ کر لگاؤ ہاتھ تیغ نگاہ و ناوک مڑا نسی خوف کیا</p>

نازک کتا نسی خانہ دل ہی اقیقین	سیل فناسی کم مچی عکس قمر نہیں
کیونکر مثال دین تری قدسی ترو	بینی چشم و گوش و دہان و کمر نہیں
آزاد مثل سرو قناعت نی کر دیا	مین و نہال ہون کہ امید نہیں
پریو نکو ہو گھمنڈ تو صورت نہ دکھائی	اوٹھیں بشر کی ناز ہم ایسی بشر نہیں
کیونکر غور گل نہ کر سی باغ دہرین	مغلس ہی عند لیب کی قبضی مین نہیں
مر جاؤں ہجر مین تو نہ اونکو یقین ہو	سچ ہی کسی کی دلی کسی کو خبر نہیں
مین جانتا ہوں سب ہی باتیں چھٹی	تو وہ پری ہی کچھ تھی درکار نہیں
ای شکستہ آپسی پر یان ہی گریہ	اوڑتی ہو بات بات مین اسپر کہ نہیں
مین تخم اشک مین مری نشو و نما لکھا	مین ہون نہال آہ امید نہیں
پروانی ہوتی باغین دس شمع طور	بلبل کی طرح گل کی صد فوس نہیں
ہر چند مثل بید سرا پا زبان مین	شکوہ کروں تو بھی کہ مجھ نہیں

برگ خزان سیدہ مین برباد ہو گئی رقت
صرصر سی کم چین مین نسیم سحر نہیں

کس ل میں یاد سرو قد سیم بزمین
 بتخانہ ہی خدا کی قسم تیرا گھر نہیں
 وہ مردہ دل ہوں میری سیکو خبر نہیں
 کاہیدہ نسل خس ہی میرا جسم ناتوان
 اکسیر بھی جو کام نہ آئی تو خاک کی
 میں نخل شمع ہوں مچھی حلیٰ سی کام ہی
 صبح فراق یا راجل کا پیام ہی
 اب دیکھنا ہی آپ فی موقوف کرد
 زخم دہن کو مرہم مرح و نمانی ہر
 گویا ہی کس طرح جو نہیں ہی تہنگ
 ابرو کی قوس کو نہیں چلی کی احتیاج
 خال شکم کو جہنم دریا ی نور جان
 پیری میں آرزوئی جوانی محال ہی

وہ کونسا محقق ہی جس میں شجر نہیں
 حیرت سی کو صبح ریت دیوار و دریا نہیں
 وہ ہشتہ ہوں کہ مجھ پہ کوئی نوک نہ گز نہیں
 طوقان بحر عشق سی مجھ کو خطر نہیں
 گل کی طرح جہا نہیں درکار ز رہ نہیں
 جزا غ اور مجھ کو امید ثمر نہیں
 دیکھیں ہم اسکی شام یہ ایسی سحر نہیں
 جینا ہمارا آپ کو مد نطفہ نہیں
 جزا اسکی اور تیغ زبان کی سپر نہیں
 چلتا ہی کس دیش اگر اسکی گھر نہیں
 تیرنگاہ یار کو درکار پر نہیں
 مہج محیط حسن ہی موئی کمر نہیں
 شام اسکی ہو جہا نہیں ایسی سحر نہیں

<p>گل کی طرح جدا تری ما تہو نسی نہین کب مثل موج سکو وطن میں سہا نہین</p>	<p>زنگت مثال مہر طلای ہی جسم کی و لکو قرار بحر جہان میں محال ہی</p>
	<p>کیا اوس بغیر کھول کی آنکھوں کو دیکھیں برہی سی کم فراق میں تار لطف نہین</p>
<p>نامہ نہین پیام نہین نامہ بر نہین آتش کی طرح آتش گل میں شہ نہین عقدی دل صدف میں پڑی میں گہ نہین تار شعاع مہر ہی موئی کمر نہین خال رخ پری ہی مٹھاری سپر نہین یہ وہ مکان ہی حصین کم دیوار و در نہین چین چین ہی موج نسیم سحر نہین نکلی نہ بان زبان سی کچی اگر نہین بہہ وہ صدف ہی لعل چین گہ نہین</p>	<p>میری خبر او نہین مچی اونکی خبر نہین طینت ہی خنکی پاک کہی و عین شہ نہین میں دل گرفتہ ہوؤں دندن کی یاد خورشید آسمان ہی شکم صاف پاک ابروئی حور تیغ ہلالی ہی آپکے خوش آئی خاک خانہ دل اوس حسن پیشانی بیج صنم کی فران میں وئی الین جان بات ندین اپنی ہاتھ سے آنکھوں نہین لخت دل نظر آتی ہیں جابی</p>

کیا کیا ملی ہیں جسم سی ہستی میں جہن	خاک شغائی روح ہی گردِ سفر نہیں
رحمت ہی آدمی کو غضب بھی کریم کا	کم ابر ترسی برق کو دامنِ نین
<p>غیر سی لی کی بان کہاتی ہیں</p> <p>لکک کیا ہی حسرت ام کی آگی</p> <p>زور چلتا نہیں ہی ہونٹو پیٹے</p> <p>وہی اچھی ہیں جیتی ہیں جو جواب</p> <p>باد شاہی ہی صحبت قانع</p> <p>شمعین جلتی نہیں شب غم میں</p> <p>تیغ ابرو کی سامنی جا کر</p> <p>عاشق ادسکی مڑہ کی ہیں مشوق</p> <p>دور سی او سکو دیکھ لینی پر</p> <p>نہ ہلاؤ سنان مڑگان کو</p>	<p>ہناک میں دم ہی جان کہاتی ہیں</p> <p>ہٹو کرین آسمان کہاتی ہیں</p> <p>منہہ کی سب پہلو ان کہاتی ہیں</p> <p>کالیان بی زبان کہاتی ہیں</p> <p>سب ہما استخوان کہاتی ہیں</p> <p>ذائع میری مکان کہاتی ہیں</p> <p>زخم منہہ پر جوان کہاتی ہیں</p> <p>تیرا برو کمان کھاتی ہیں</p> <p>رشو تین پاسیان کہاتی ہیں</p> <p>دل عاشق تھان کہاتی ہیں</p>

<p>تیری تروکی نذرین دل جان کھینچتی ہیں بہت وہ آپکو دور بی مدد مرتبہ نہیں ملتا گنتی اوج ہما نہیں پاتی</p>	<p>نعمتیں مہمان کہاں تیں جھٹکی ہم نہ تو ان کہاں تیں رشک کیوں بدگمان کہاں تیں کیا ہوا استخوان کہاں تیں</p>
<p>فائدہ پیروی سی برق نہیں حاسد آپ اپنی جان کہاں تیں</p>	
<p>ابھی تاثیر محبت جو دکھا دیتا ہوں رنگ غم رو کی لہو اونکو دکھا دیتا ہوں جذب الفت کی جو تاثیر دکھا دیتا ہوں منہ بہین اشک کہ عالم میں بی ای ہنسنی لگتی ہیں ان پہ کی افسوس جوش و شہت میں گریبانکو رتبا کیا تجھکو دعوا ہی اگر ہستی لیلی کا</p>	<p>شکری افلاک کی نالوں سی اوڑا دیتا ہوں مہندی میں پنجہ مڑگانین لگا دیتا ہوں طالع خفتہ کو نالوں سی جگا دیتا ہوں ابر کو ویدہ مردم سی گرا دیتا ہوں گل خورشید کو شبنم سی کھلا دیتا ہوں دھیمان پیرہن تن کی اوڑا دیتا ہوں قیس کی ڈاٹو منی اوٹو لگو ملا دیتا ہوں</p>

وقت صاف کو دکھلا کی یہ کہتا ہی ہوش
 صدمہ آہ سی ہر ہر ہی جاتی یہ
 تیرگی خالی نہیں ہی دو چراغ دے
 کلفت غم سہاؤں غم دل سوزاں ہیں
 بہر قی ہی باب اجابت سی عاکب خا
 صاف بہریت کی بندش صفا دیکھو
 محسوس برپا ہیں نیشکی قوی کس
 رستیاں ہول کی بٹا ہوں غم گسیں
 زلف میں آپ پہنسا تا ہوں لانا
 دیکھی معجون غم جھریہ کہتا ہی خون
 محسوس عالم میں چمک گنج زر حسن کی
 مینی دنیا میں نکالا ہی طریق الفت
 لال آنسو نہیں بیوجہ روان لکھو

مین کنوین حضرت یوسف کو جھٹکا دیتا ہوں
 تیغ حور شید کو سنسی ہی کسا دیتا ہوں
 سرمہ مین دیدہ انجم مین لگا دیتا ہوں
 گنج قارون کو تہ خاک چہا دیتا ہوں
 ناوک غمی نشانی کو اوڑا دیتا ہوں
 آئینی قصر فصاحت مین لگا دیتا ہوں
 فلک پیر کو آہنسی عصا دیتا ہوں
 خاک مین خاک کا پیوند لگا دیتا ہوں
 شجر طور مین کھٹکایہ لگا دیتا ہوں
 چل فلک پر کہ فلک سیر کھلا دیتا ہوں
 گوٹ مین دمن لٹ مین لگا دیتا ہوں
 راہ مین خضر کو صحرا مین تبا دیتا ہوں
 آپ کا رنگ زمانی مین جا دیتا ہوں

برق مجبور ہوں الفت میں لگی ہی دل کو	
جان بات میں ہر وقت لڑا دیتا ہوں	
<p>خال میں کل حل چاند سی خسار ہی ہیں</p> <p>الاکہ صورت سی میرہین نظار ہی ہیں</p> <p>کیا فقط ہوش با آپکی خسار ہی ہیں</p> <p>ثابت ای مہر مہاری سخن گرم سی</p> <p>آتش رنگ خاکی یہ نئی ہی تاثیر</p> <p>سوق و لکایہ تقاضا ہی کہا نکاح</p> <p>امر تقدیر مٹائی سی نہیں مٹا ہی</p> <p>زلزلہ لالی لونس آتی ہیں میں کی بچی</p> <p>دانتونسی فی دکھائی ہی نبات الماس</p> <p>بگنی آتش حل کردہ می آتش رنگ</p> <p>بی ہنسی ایک دم آرام نہیں آتا</p>	<p>مرومک دیدہ گرد و نیلی لئی تار ہی ہیں</p> <p>انشک ہیں نجم فلک چشم فلک تار ہی ہیں</p> <p>غیرت شمس قمر عضو بدن سار ہی ہیں</p> <p>لعل لب شعلہ آواز کی انکار ہی ہیں</p> <p>نقش پاؤں یا قوت کی انکار ہی ہیں</p> <p>خط ہمیں دیکھی ہم ڈاک کی کار ہی ہیں</p> <p>خط عارض کے لئی کونسی ہر کار ہی ہیں</p> <p>قبرین و ذمکی لئی خاک میں گوار ہی ہیں</p> <p>لب شیرین نہیں لعلو نیل شکر پار ہی ہیں</p> <p>ڈھیلی آنکھوں کی نہیں آگ کی انکار ہی ہیں</p> <p>حلقہ گیسو پر خم ہمیں گوار ہی ہیں</p>

<p>تیرگی دیکھی دل آب ہو اسی ایسا ترک می توبہ کرو کفر ہی لا حول و لا روز زہاد کو پلو او سبیلین کہو</p>	<p>نالہ ہائی شب غم پانی کی فوار ہی ہیں برق موقوف اسی پر تو فوری سا ہیں اپنی نزدیک یہ اس محرم کی نقاری ہیں</p>
<p>برق مشہوری عالم میں تو وہ آئینے دہن خلق خدا غیب کی نقاری ہیں</p>	
<p>آشفۃ اوس حسین کی لبت و تاملی تین باتھونکی ان لکیر ونسی کچھائی ہیں جا سن سنکی تالیونکی صدا و م نخل گیا کہتی ہیں لوگ دیکھی رنگین او گھلین سوئی کی قصر یار میں ہر جا کھس بنین دیر و کشت و مسجد و میخانہ و حرم دریاؤ کوہ و معدن الحاس سیم نور وونکی راہ عشق میں وونسی نام ہیں</p>	<p>ہم وہ بلائی ہو ہیں کہ عاشق بلا کی تین صیاد آپ طائر رنگ خاک کی ہیں نغمی عجیب ببل رنگ خاک کی ہیں انکاری لال آتش رنگ خاک کی ہیں شعلی بلند آتش رنگ خاک کی ہیں کیا کیا لقب حضور کی دولت سر کی ہیں کوہی یہ سب حضور کی دولت سر کی ہیں چرچی جفا کی ہوتی ہیں شہری فاکلی ہیں</p>

<p> بچھا نہیں کسی سی بنو کا تھا ہوا آندھی ہیں خاک اور انیکو اپنی شہید مردہ جلانا بات ہی درد خراف کیا کہتی ہیں جنکو جانہ گل باغ و بہار افشان چنی ہی سرمہ دیا ہی نہیں غم کہانی کہانی جوش جنون مجھ کو کیا اپنا علاج شربت دیدار یاری سیرت سی ہی جہان میں ہر چیز کو سر پایا ہی وجہ سلطنت حسن آپنی شک ختن کجاؤ کجا زلفت عین احسان بی تمیزی مرد و نکو نگہی سوز غم خیال سی جلتا ہی تن بدن بیجا ہیں سار چرخ رکھ و عواہی عشق کا </p>	<p> تیر مرہ خدنگ کمان خدا کی ہیں قامت ہی موج نکبت گل وہ ہوا کی عیسیٰ طیب آپکی دار الشفا کی ہیں میلی شلو کی اوس بت گلگون قبا کی ہیں سامان سچ تباؤ یہ کسکی قضا کی ہیں تابت ہوا فساد یہ ساری غدا کی ہیں محتاج دروہجر میں کب ہم دوا کی صورت میں ایک سائی کلاغ و ہا کی گیو تھاری سایہ بال ہا کی ہیں چو کی گناہگار بہن قائل خطا کی ہیں نما کس ہیں وہ حریص جوطالب ہا کی ہیں شعلی فراق یار میں جو نکلی ہوا کی ہیں دیکھی سزا قبول ہی قائل خطا کی ہیں </p>
--	--

<p>بچس ہی اہل حس کی برابر میں مبتلا وہ کون عشق کیا ہی کہا نکاح وصال مرنگی بعد خاک میں ساری عمارتیں</p>	<p>اعلیٰ کو دستگیر سہاری عصا کی ہین پردہ ہی ہوتھا یہ پہلانی قضا کی ہین بکسان محل زمین میں شاہ وکد اکی ہین</p>
<p>اسکا یقین ہو کہ نہو ساختہ نہیں ہم برق لا کہ جانی اوس لبر بالی ہین</p>	
<p>زبان صریح صفت بینی و رضا چاہا رہا کرتا ہی دل فکر رخ پر نور جانا بچی کی جان کب عشق لب شیریں جانا خیال عارض تابان بل خواب پریشان نمایان رنگی کہیں میں دنی صاف جانا ہنہ میں قطر ہائی اشک سوز آن جانا جل جاتی ہین اشک آتشیں سی جہ پلکین عدم کا قصد کرتی ہین لٹاوان یہ کہتا ہے</p>	<p>گل شہو پڑا ہی چشمہ خورشید تابا بجائی گل گل خورشید ہی میری گیتا مرنگی ڈوب کر انسان لاکھوں آجوا گل خورشید محشر میں دیکھا سنا کنول پدا ہوئی ہین چشمہ خورشید تابا پڑی ہین ابلی اپنی زبان خار کا تپ شیرستانسی لگی آتش نستان ہین کیا قید ہستی سی ہین دوانی زندا</p>

طہان سینی میں دل رہتا ہی پناہ لگے گی
 جواب خط لکھی کو فکر اوسے کب یاد آئے
 نہیں دامن میں گونا گوار کی دامن میں بکلی
 شب غم میں پڑ جی آنکہ اوجھ و بیکلی میں یہ
 لہو کی دھار ہر زخم بدنی اپنی چھٹی ہے
 تمہارا قد وہ ہو یا ساوہ حسن سیراویا
 مثال خامہ تم تہا بسر کرتی ہیں چلی میں
 ہمارے شعر چھنی سستی کا پر یوں کو سو دے
 صفائی دیکھ کر چاہ و قن کی لوگ کہتی ہیں
 علاقہ بوری سی کہہ نہیں سندھ شینو
 اگر برسا رہی تو تیرا پی تیغ بھی کھنچو

الم ہو قید می مذاکور نورانی جو زندہ
 مرانا نہ رکھا ہی رختہ دیوار سیاہ
 ستارا ہی مہ نوین نہیں تکرار کیا
 نظر فوارہ آیا چشمہ خورشید تاباں
 بزم کشاخ گویا گل لگی ہیں شاخ مرجان
 صنوبر تیغ زہر الودہی ہما گولتیاں
 قدم رکھتا نہیں ہی غم کوئی اپنی میدا
 بیان دیوانگان عشق کا ہی اپنی دیوانہ
 بجائی مایہ آئینہ لگا ہی چاہ کفایت
 مکان شیر فالین کسی دیکھا ہی تیاں
 چکنا برق کا ہی چاہی ہی مایہ نارا

تصویر میں جو اوسکی غرض تا بانگی تو ماہوں

چراغ طور ہی اپنی بتا منو چشم گریاں

بتنگ آبی نزل کیونکہ ہمارا زلف چاہی
 گناہوں سی رہی عاشق سبکی کو جی جانیں
 تصویر یار کا رہتا ہی اپنی چشم گرہیں
 پہنچ جا تا ہی شوق باز یک عشق زخماں
 کیونکہ عقل حیران ہو ترخی خال زخماں
 نہیں ہی خال شکن ای پی سکر زخماں
 خطر عاشق کو دنیا میں دوش سی نہیں گز
 وہ مجنون ہیں خیال مار یہ دم لین رہتا
 اگر اوس غیرت گل فی قدم رنجہ کیا گاہ
 وہ دیوانہ ہوں گشتہ تقدیر میں کشتہ حیات
 پسینا بہ چلا جب یار کی روی کتابی پر
 نہیں ہی نستی میں ترخی لٹو کا دیو
 نہیں ممکن کہ بی انسان پر تو آئینی میں ہو

سنا کا گداز کس طرح ہو گا کا فرستائیں
 گداز شیطاں کا ہوتا نہیں ہی باغ رضوان
 سفینہ نوح کا گویا روان ہی عین فائیں
 ہو ا یوسف غریب مصر گر چاہ کنگاں
 کہ پیدا غم سار ہو ای چاہ کنگاں
 لگایا ہی تو الو ہیکا تو فی چاہ کنگاں
 کہ حرز البحر اپنی واسطی موجیں ہیں طوفان
 سوید اخیتمہ لیلی ہو اپنی بیابان میں
 زبان شکر ہو جائیگا سبزہ کشتہ متعین
 کہر بجائنگی سنگ فلاخن ابر نیسان میں
 یہ بولا سنکسی جدول ہی طلای میری قرآن میں
 سلاسل کاہری ای پر و غل ہی ندان میں
 نہاں تو ہی ہی تصویر کیوں ہی چشم حیریں

<p>جلی بیل جو تیری دوشناک کو دیکھی گہری بحر عالم میں صدف کی قدر ہوتی ہے پسی جاتی ہیں چکی کی طرح دزات چلتا ہے نظر پڑتی ہی سجا دیکھتا ہوں سکی صورت کو دروالت پہ او سکی تھو کرین لگتی ہیں شیا ہونکو</p>	<p>ہی اس بند ہی شک چمن گل گلستا میں دہان خم تن ویا کر یگار بج دند نہیں نہیں تیرا ہی نغمہ ان ہرٹن ن چرخ گردا تصویری ہا کر تا ہی شوق یوسف تہا میں ہما کی استخوان تہی ہیں گنتی کو ہی جان میں</p>
<p>ملا تم سخت طینت بق کب صحبت سہی تہی میں زبان کی صفت پیدا ہو نہیں سکتی ہیں دند نہیں</p>	
<p>عجب عالم ہی خم خالکا او سکی رنجد این کسی درکار گل ہیں ای گل سخا کر سیا بیان یہ مو لطافت ہی دست صباوت جان میں وہم رفتار مردی جیتی ہیں گورنویا میں لیکن ہیں خم دامن وار یکسر جسم عوین قیامت خط بلا برو ہی آفت خال عارضین</p>	<p>نظر اتاہی گویا ماہ مخشب چاہ کفنا میں رتی تلوار کا پہل چاہتی رنجنو کی دامن جڑا ہی پنہ خورشید محشر شاخ مرجان نہیں ہی روانی ای مسیحا آب حوین وہ مجنون ہیں گریبان ہم نہیں کہتی ہیں ایان غضب ہی رحمت نہیں ہی ہی تو میں</p>

نظر آئی جو سرو قد بالا اوس گل رکا
 بہایا خوش اوس کیتا کا ممنون ہوں
 تری خبرنی بحر خونین نہلایا بھی قاتل
 بیان گنہی دست پر پکی وصف کرتی
 بہر اسی عطر دایین عطریا غنچی میں شہنشاہ
 تھی سو سو طرح سی ی بی بی زمین کیسے
 فزون طاعت سی نعمت ہو تو سم تھی انکو
 مزاج اوس مہر کا درہ جو آرایش پہ لگا
 برابر ہو گئی دوزخ تک لطف بھی
 یہاں آنکھوں میں جنت دل وہاں ہونے میں آ
 تصویر میں لب کی اشک سرخ کو لیں
 لب گنہ گنہ عارض انور سی نگین
 یہی لب کی جو شہرت ہی ہندستان پہ

صنوبر سبزہ خوابیدہ بنجائی گلستان
 دبو یا آبِ خجری بھی ریائی احسان
 تری تلوارنی کفادیا زخموں کی دامن
 لگاتی ہیں جناہم نہ چور شدہ تباہین
 پسینا ہی بخدان میں کہ پست چاہ کھانا
 بنی گا آنکھ ہر دید ہر قطرہ باران
 کہ اکثر مور مر جاتی ہیں جا کر تکرستان
 ہمار خدیوہ جان صرف ہو جائیگی افشا
 مستحکم فی کہا خورشید آج میرا
 فطر دریا میں لعل آئی محبتی بدخشا
 کہ پیدا لعل رنجی رشید ہوتی ہیں
 تری پر توسی پیدا لعل ہوتی ہیں بدخشا
 نہ لیا مفت لعلو کو کہی کوئی بدخشا

زمانہ گرم رفتار سی اپنی برق جلتا ہی
 رکھین ہم پاؤں جس جا داغ پڑ جائی سبائین

<p>ہو گئی اسد کی مجھ پر عنایت خواب میں اہل غفلت کو نہیں ملتی حلاوت خواب میں بعد مرون خال عارض کا نہیں چاہیال جب کہا ہمیں لپٹ جائیگی اس میں ہو سوتو عمر بھر سو یا کئی فرقت میں اس امید بی محل راحت جو ہوا نسا نکو ہونا ہی کج بعد مر نیکی ہی ہم با تین سنیں گئی گار اہل دنیا آنکھ ہی دیکھیں تجھی ممکن نہیں باعث خواب اجل ہی نگہ جاناسانپ کا اہل غفلت کو تمیز نیک و بد کا ہوش کیا زندگانی موت ہی نہا ہی میری زندگی</p>	<p>بخت جاگی دیکھلی دوست کی صورت خواب میں راہ خوابیدہ کو ہی کیا خاک راحت خواب میں دیکھتا ہی غ دل دانی کی صورت خواب میں ناز سی کہنی لگا وہ ماہ طلعت خواب میں شاید آج ہی کہی ہو خوبصورت خواب میں پاؤں خوابیدہ نکیون پاؤں اونیت خواب میں گوش کر کہلجاتی ہیں پھر ساعت خواب میں جاتی ہی اہل بصیرت کی بصارت خواب میں چمک اوٹھیں آئی زلفونکی خوبت خواب میں کم نہیں ویسی ہر زندگی کی صورت خواب میں رنج بیداری میں ہی عاشق کو راحت خواب میں</p>
---	---

مال دنیا سی خیال نفع اسی غافل نکر	فائدہ کیا ہی جو آئی ہاتھ دولت خواہ
طالع بیدار کی صورت کہی سوتا نہیں	خوف ہی او سکون دیکھی ہر صبح خوش نہیں
ہوش اوڑ جائیں نہ منہ کر کی کہی سوتی ہے	دیکھلی محزون جو میرا دشت غمت خواہ
اہل غفلت کی نہیں نیکی بدیکا اعتبار	کیا سید کیچی اگر جرم و عبادت خواہ
واعظا مجھ کو لد کی تیرگی کا غم نہیں	خاک کی نمی ہیں لا کہوں طاعت خواہ
بی مریاحت نہو گی در وقت کسی	رنج سی انسان کو ہوتی ہی راحت خواہ
شرم سی کیا آئی بیداری میں سی سائے	بی حجابانہ نزدیک ہی او سکی صورت خواہ
بعد مردن ہی تصویر یار کا جانا نہیں	سامنی رہتی ہی اپنی حور جنت خواہ
عمر بھر بیدار رکھا طالع خواہیدہ فی	یون تو یون کی نہیں تہی او سکی صورت خواہ
خواب تلخ ہجر مجھ کو خواب شیرین ہو گیا	او سکی ہونٹوں کی جو یاد آئی حلاوت خواہ

غم نہیں ہی کا لیکن یہ آتا ہی خیال
بہرند کہیں کی کہی برق او سکی صورت نہیں

فرشہواری کم وہ بت بی باک نہیں
جسم میں گرد و تہی کی سوا خاک نہیں

<p>خاک آرام تہ گنبد افلاک نہیں مہ کی امید پہ کرتا ہی ہمیشہ سجدی دیکھ کر میری پہچانی یہ کہا سانی شبِ فتنہ ہی چلی چرخِ نیکون اولیٰ چا بحرِ دنیا میں نہیں اٹلک میں اپنی جارت آشنا مردم دیدہ ہیں خطر اٹلک کسی کس قدر حالی عاشق کی تفرہ ہی تھی جوش و خروش ہی بیمار ہی دینوں</p>	<p>میں بے مل توں نفس میں ہی ہاں چا کہ نہیں کوئی زراہد سی یادہ ہی ہوس نا کہ نہیں خوشی انگور کی ہیں اور یہاں نا کہ نہیں دل صد چاک گریبان سحر چاک نہیں پلکین ہستی ہیں عمارتیں و خاشاک نہیں دوب جاتا ہی ہ انسان جو تیرا کہ نہیں استغون نہیں ہی ای شک مرقا کہ نہیں چاک کر جامہ ہستی کو چو پوشاک نہیں</p>
<p>پونچھیں گی یا رتلک ایک نفس میں ای برت نامہ لیجا نگلی ہم آپ اگر ڈاک نہیں</p>	
<p>بہرین بحر سی کم دین فنا کہ نہیں یار سا کوئی زمین پر بت سفا کہ نہیں داع سو داسی زیادہ نہیں پور کوئی</p>	<p>چادر آب و ان ہی میری پوشاک نہیں چال اوس مہر کی ہی گردش افلاک نہیں وامن کوہ سی بہتر کوئی پوشاک نہیں</p>

<p>آشناؤ کو طریقہ ہی وفا کا معلوم دل مکدر ہو تو سب عیش جان مٹ رنج ہوتا ہی اسیر و نکو اگر وزن ہو جان آتی جی اچان جان آتی ہو کون مچانہ عالم میں نہیں غم سی خرا کیون مکتا ہی تن ای سیم بدن سنا قطع ای مہر کرو اپنی لئی گرمی ہی رخنہ کبھی میں پڑا ہی نہیں محراب عا عمر گزری ہ وقت میں نہ پہنچی تا کو وسعت وشت جنون عقل سی باہر ٹیلا</p>	<p>بحرین کو فی جہلی ہی جو پیرا کہن تو نہیں پاس پھر لطف چمن خاک کہن قفس چرخ میں صد شکر کوئی خاک کہن روح عاشق ہی مہار ابدن پاک کہن کن جو انکی تھی ای پر فلک تاک کہن کا لبد میں اگر اکسیر ترخی خاک کہن چادر ماہ سی بہتر کوئی پوشاک کہن تیری وقت میں صنم کون جگر خاک کہن تو سن عمر روانست ہی لا کہن گرد و پاؤ اسکو سمجھ کنبہ افلاک کہن</p>
--	---

اوسکو ای برق نہ اسد کہی بخشی کا

جسکو عشق و صی صاحب لولا کہن

پارس سی ہی یادہ ہی تیرا دین
 چھوٹی ہی خاک ہوتی ہی اکسیر پون

<p> کچھ پستی نصیب سی اپنی عجب نہیں حیران ہی بزم غمچہ دہانوں کو خاری اڑھتا نہیں قدم بہت اکت سی مار کا مانع ہی طویل ہو سی سر یار کیا علی آیا جو صید گاہ میں صیاد دیکھنا غریب الہوں کی خار و سی مشیت میں آملی یہ رنگ کون ہی نہیں آتا جو تو پہا کیا سر گذشت کہی کہ مثل نہ بان تو ساتھ دی محال ہی میں جوان </p>	<p> بدلی حسین کی ہو خط تقدیر پاؤ نہیں کیا گلبدن ہی آپ کی تصویر پاؤ نہیں خفاں ہی کہ لوی کی تھجیر پاؤ نہیں او لہی ہوئی ہی لف گر بکیر پاؤ نہیں پسین کی دوردور کی تھجیر پاؤ نہیں پائینگی سراوٹھان کی تسدیر پاؤ نہیں مہندی لگی ہی کیا بت بی سراوٹھان اسی گل نہیں ہی طاقت تقدیر پاؤ نہیں چکر ہی میری ای فلک پیر پاؤ نہیں </p>
--	---

رکھتی ہیں روت تاج سمجھ کر سرو پہ لوگ
 کیا کفنش پانی پائی ہی تو قیر پاؤ نہیں

<p> قاصد اسع اپسام نہیں شہسوار و نکوہی قیام نہیں </p>	<p> ضعف سی طاقت کلام نہیں تو سن عمر کی لکام نہیں </p>
--	--

حسرت وید بزم باقی ہے
 بات کرتی ہیں بی دہن منہ
 تیرا بنے نہیں ہی کون آزاد
 کج محفل ہی یار سی خالی
 چشم پوشی نظر کا جو ہر ہے
 کس قدر دور دور ساقی ہے
 اپنا قصا ہی رور غفا ہے
 غیر کی قتل کا عوض کیا ہی
 کوچہ زلف رنگ جنت ہی
 کونسی دل میں گھر نہیں تیرا
 تیری حسن ملیح کی لذت
 کہکشان ہی چٹری نہیں تیری
 کسلی سرین جنون نہیں تیرا

ساغر چشم جم ہی جام نہیں
 اس سخن میں تو کچھ کلام نہیں
 کون سا سروست غلام نہیں
 میری تسبیح میں امام نہیں
 کونسی تیغ کا سیام نہیں
 شیخ کہتا ہی می حرام نہیں
 ہم ہیں موجود اور نام نہیں
 خون کافر کا انتقام نہیں
 شام میں اسطر حلی شام نہیں
 کس نگینی میں تیرا نام نہیں
 ہم کہیں گی نمک حرام نہیں
 مہر ہی یہ چٹری میں شام نہیں
 بوی گل سی کسی زکام نہیں

راز پوشی ہی ختم تجھ پر برت
عشق ہی دل میں لب پہ نام نہین

<p>ہنہیں یہ جلوہ حسن شراب شیشی میں طلسم گنبد مینا ہی چرخ کو دیکھو ہماری دلی پہنچو لوگو دیکھلی سائے مثال شیشہ ساعت ہی چرخ مینا شمار جام نہو حاسبونسی وز شمار شراب ہولب شیریں سی جام میں شربت بزمگ برق تہ چرخ شوق ساقی جو آفتاب ہی مینا ہی چرخ سی ظاہر مراق یار میں کالی بلا ہی ابر سیاہ لگائی منہ نہی ساقی جو اپنی محل میں سوال لاکھ کرو دخت رزمہ بولی</p>	<p>دکھا رہا ہی وہ ماہ آفتاب شیشی میں بسا ہوا ہی جہان خراب شیشی میں کسی فی دیکھتی ہو نگلی حجاب شیشی میں ہماری خاک کو ہی انقلاب شیشی میں شراب بہرہ دی کوئی حسیا شیشی میں گلاب ہو جو بہرہ دی شراب شیشی میں شراب ناب کو ہی اضطراب شیشی میں یہاں شراب ہی ہی حجاب شیشی میں ہر ایک موج ہی برق سحاب شیشی میں تو جل کی ختر زہو کباب شیشی میں بہرہ ہی ہی ہی مئی لاجواب شیشی میں</p>
---	---

ہر ایک داغ جنون برق دل میں سوزان
عوض شرابی دیکھی کباب شیشی میں

عجب نہیں جو عیان خط مشکبازین
یہ اضطراب ہی مہر مچھی ارہن
وہوین سی کم نہیں وقت میں رانگہ
ہزار جبر کرین اوسپہ جان جاتی
گئی نہ بعد فنا ہی صفائی طہنت
خزانہ میں بنی گئی دل سی جوش و
جہا نہیں تہ عالی صفائی ملتا ہی
وہ خاکسار ہوں یہ قدم فلک ہی میں
خلع سی خلق کی محفوظ ہی ل نام
نہ صاف مطلع خورشید غزل کیوں ہو
فلک سی کرتی تہیں باتیں عمارتیں جنگ

حلب میں آتی ہیں نافہ تار نہیں
ہزار وعدی کرو و لکوا اعتبار نہیں
عیان ہی داغ مری چشم انتظار نہیں
مثل یہ سحر ہی کہ مرنی میں اختیار نہیں
ملا ہوں خاک میں لیکن بھی غبار نہیں
وہ نخل ہوں کہ مقرر مری بہار نہیں
زمین ہی خاک فلک پر کہیں غبار نہیں
وہ صاف دل ہوں مجی شہتیں غبار نہیں
ازل سی تیغ کی چھالی میں کی خار نہیں
زمین شعر میں فرہ کہیں غبار نہیں
اب اونی خاک چوہہ ہو ٹوٹہ مزار نہیں

<p>خیال خام ہی فکر عمارت بختہ برش بیانی باہری تیغ قاتل ارادہ دلی جو لینی کا ہی بناو کرو زمانہ تنگ ہی سارا جہان نا لان</p>	<p>بنای ہستی مہموم پادار نہیں ہر ایک وار میں دین پانچ چار نہیں شکار شیر ہی و باہ کاشت کا نہیں تہاری جو رو سکھ کھان چار نہیں</p>
<p>ایک ہالاکہ سی و گناہی یہ غم نہی نہیں جسم و ہاگا ہو گیا وقت میں ایسی نہیں مثل موسیٰ غنم میں اسکی طالب دیدار نہیں بلوہ گاہ یار جسی دیدہ خونبار نہیں و لکھو شوق گفتگو ہی طالب دیدار نہیں جوش پر جوش الم سی میں خونبار نہیں عمر بہ صحت نہو کی طالب دیدار نہیں</p>	<p>اوسی کی لف کار گد میں عشت ہی نہیں سیاہ مار میں جامی میں انہی تار نہیں</p>
<p>بیس جاموں کی لئی کافی ہمیں تل نہیں ہم ہی اپنی چرمین کی ایک گویا تار نہیں رشتہ شمع تجلی گیسو و نکی تار میں رشتہ شمع تجلی آنسو و نکی تار میں کان لکھون سکڑون اکھیں ہمیں کار نہیں ہجر میں تہالی لہو کی وزن دوار میں ہم گلستان جہانین نرگس بیا نہیں</p>	<p>بیس جاموں کی لئی کافی ہمیں تل نہیں ہم ہی اپنی چرمین کی ایک گویا تار نہیں رشتہ شمع تجلی گیسو و نکی تار میں رشتہ شمع تجلی آنسو و نکی تار میں کان لکھون سکڑون اکھیں ہمیں کار نہیں ہجر میں تہالی لہو کی وزن دوار میں ہم گلستان جہانین نرگس بیا نہیں</p>

بجز من هم ایسی محو عشق زلف تیار	سب در آئین سانپ بین زلف تیار
غیر هم ہری غضب ہی یار سب اغیار	منہ نہ جیتی جی کہا نیکی جو غیرت دار
دور غفلت سی تمہاری طالب دیدار	شکل مردم خواب میں ہی ایسی پیر
سبز ہن چار سرو یار جو شائستہ سی	دیدہ خون بارانی وزن دیوار
ہاتھ منی ست جو تکی جیب میں حالت	ٹکڑی ٹکڑی ٹہو کرو منی امن کہسا زین
کام کی انگلیں نہیں وقت میں اپنی مثل	کان ہجر یار میں کر کی طرح بیکار
دیکھ کر روئی عرق آلودہ یہ ثابت	قطر ہائی شبنم گل گوہر شہوار
دیکھتی ہی چہ گئی ترکان نکلی یاری	آنکہ پر سکتی نہیں پائی نگہ میں خاں
حسن بی انداز ہی اوس کا انجم کیم	نقطہ ہائی خال ہوی یار بی پرگار
حلقہ ہائی گیسو پر خم سی ای شک پر	نقطہ ہائی خال عارض مرکز پرگار
عشق گیسو میں ہا کرتا ہی گانگنا	میں دیوانہ ہوں میری بیڑی نہیں
چادر مہتابی اوس کا دوپٹا کم نہیں	غیرت خط شعاعی پیر میں کہ تار
داخل طہیت ہی آب گوہر دندان	چار بازار غماص جوہری بازار

<p>دامن ابلغال گویا دامن کبکسازین حسن ہی ونا جو ہم تیری گلی کی باہرین موسیٰ ترکان پر غیار سردیو ازین تیری تکیو نکی لئی بال ہا در کا ازین</p>	<p>پتہ رومی جو لیان ہیں کج کل سبکی بہرین وصل عاشق زینت معشوق ہی اشک کل چشمہائی حور روزن طاق ابروی ملک تو وہ شاہ حسن عالم میں ایشک تری</p>
<p>شکوہ جو رجفاس سنکی وہ کہتی ہیں برت سیرتیں فکی ہی ہیں جو کہ صورت دارین</p>	
<p>اوس طرف مجبور وہ ہیں ہم اوہر ناچارین پہول کس باغ جہانیں شاخ گل پر بارین طاہران عرش اعلیٰ مرغ آتش خارین کس قدر شیریں تمہاری لعل شکر بارین پاؤن کب سر کی طرحی قابل دستارین کوچہائی عشق قاتل موتکی بازارین یہ تعجب کی جگہ ہی گل کی اوپر خارین</p>	<p>عشق و غیرت شرم و نخوت مانع گفتارین رنج داغ و ناکا نہیں چند غمی زارین کیا بلند اوس شعلہ رو کی شعلہ خارین شیرہ قند مکر رنگیا منہ کا لعاب پست فطرت کو نہیں ملتا ہی اعلیٰ مرتبہ کوئی نوح جانیکی نخلی راہ یکن نہیں دیکھ کر خط کو تری رخ پر نہ کیوں جان</p>

شور ہی میری خون کا شہر میں چار قطر
 اس طرح ہی میں اصل زندگی ہی جس طرح
 دیدہ خورشید تیری آنکھ کو کیونکر کہوں
 نشانی دلو اور اوی جام دیکر سایا
 کوئی شے خالی نہیں صنعت سی و سی یار
 انقلاب عشق فی دل پر اثر ایسا کیا
 دیکھ کر تجھ کو چمن میں زرد چہرہ ہی ہو گئی
 بال دی اپنی ہما فخر و سعادت جانکر
 فکر پر دو کی نہیں دیو انسان عشق کو
 قلمیٹن کی کہنچی میں موقوف سی یار
 آب اشک آہ سرد و سوز غم گرد ملال
 تو وہ گھر و تھی گہر میں غم و عصفور
 دی فلک داغ جنوں گل کی اگر کیجی ہو

آج کہل کیسیں کی لڑکی بند سب باز
 خواب میں انسان سمجھتا ہی ہم سب دہن
 او سکوت ہی چاہی موی مڑہ درکار
 موج می کی پر بطمی کی لہی درکار
 تل میں نقطہ آنکھ کی خلقی خط پر گار
 حور سی غبت ہمیں ہی روح سی نزار
 نرگس بیار کی مانند گل بیار
 تو اگر منہ سی کہی تکیو نکو پرور کار
 ہم اگر عریان میں کوہ و شت و امرت
 حلقہا ہی کیو پر خم خط پر کار
 زندگانی کا سبب اپنی مٹی چار میں
 بیلو کی آشیانی روزن دیوار میں
 تنگی سر رکھی جو کہی طالب ساز میں

<p>بمیان غم و غم کی خاطر پیر ہن کی تار ہن یار گھر میں سو رہا ہی پاس بیدار ہن بال بہر دیدہ عاشق نظر کی تار ہن پاسی خفتہ کی سبب طالع مری بیدار ہن</p>	<p>انی قتل ہر مین و شش نہیں تاجراغ دلیں اپنی سکا تصور نہ آنکھوں میں نہیں کھل نہیں سکتی کھٹکتی ہن خراق یار اوس گلی میں بیٹھنی کا یہ بہانا ہو گیا</p>
	<p>نگلی سر پہرتی نہیں جو شش جو غمین برقت ہم شعلہ ہائی داغ سو واما نفع دستار ہن</p>
<p>کان سیما ہی مزار نہیں کھٹش دہر میں کھب نہیں اشک جافسوز ہن شرار نہیں تار مرگان ہی جسم زار نہیں موت تو نکا گلی میں مار نہیں دل پر اسی جان اختیار نہیں اپنی آئینی پر غبار نہیں</p>	<p>خاک میں ہی مجھی متزار نہیں پاس اپنی جو وہ نگار نہیں سنگ روتی ہن تیری وقت نہیں سلک گوہر نہا ہی اشکو میں نہیں مالی ہن پار کی سرو ہی میں نہیں عشق نی کر دیا ہمیں مجبور نہیں صورت مہر صاف طہیت ہن نہیں</p>

<p>غم و اندوہ کا شمار نہیں دستکی کہنی زلف یار نہیں استخوان ہین ہمارنجی زار نہیں کوئی بات اوسکی ماگو از نہیں جھوٹ کہتی ہو اختیار نہیں چاندنی سہیے ترا عبا ز نہیں</p>	<p>دم شماری ہی تارگی گناہوں جسم شمشیر قبضہ گردن ہی گل تر جسم کا نمونہ ہے لب شیریں سی تلخ سنتی ہین جبر کیا ہی جو آنہیں سیکتے دھوپ پر تو ہی روئی انور کا</p>
<p>لاکھ وعدے کرو نہ مانی گا برق کی دل کو اعتبار نہیں</p>	
<p>صورت لالہ سین داغ جگر دیتی ہیں خلق کو غیب کی شعروغین خبر دیتی ہیں آپ کیا خوب محی زاد سفر دیتی ہیں جانور تک سر نیکی خبر دیتی ہیں یہ شجر وہ ہی جسی آب گہر دیتی ہیں</p>	<p>جنکو ہم گل کی طرح ماہتہ میں نہر دیتی ہیں مطلع ہم کمر بارسی کرو دیتی ہیں نزع میں نقد زرد داغ جگر دیتی ہیں وصل میں داغ جگر مرغ سحر دیتی ہیں یاد سرو قد دلبر میں دان نہیں</p>

<p> لعل تپری جو جنتی ہین تو پانی کھر خواب غفلت کی علامت دلا بیدار مین جو روتا ہوں تو نہیں کسی کہانی میں کیون اولیائیں مری لکھو سرگسی آنکھ پڑنی سی کہلا راز محبت سب بہ کیا تراکت ہی ہاں لاکھوں میں پڑ جانی میں عین سستی میں عدم پیش نظر ہی تم فکر یہ کہلا یا ہی محبی غم فی کہ شاعر دم فکر مرگ عشاق ہی نہیں خدنگ فرگان دم نکلتا نہیں اوس شک پری پر کسکا آج فردا سی قیامت ہی کہا مہر سی گال کرو یا عشق فی مطعون خلایق ایسا پر تو رخصی ملائی ورو دیو از نہیں </p>	<p> جس میں جو چاہتی ہین آپ اشرافیہ زندہ جو لوگ ہین فی کی خبر دیتی ہین بدلی ہر اشک کی عاشق کو گھر دیتی ہین بیڑیاں پاؤں میں یوانو کی ہر دیتی ہین مروم دین مری لکی خبر دیتی ہین ہم اگر بندش مضمون کر دیتی ہین لطف کیا کیا نئی مضمون کر دیتی ہین بدن اسی تشبیہ کر دیتی ہین طاؤر روح تری تیر دنگو پر دیتی ہین جان رو ملک جن بشر دیتی ہین رو نما نقد دل ایر شک قرو دیتی ہین طعنی ہر وقت محبی راہ گزر دیتی ہین آپ رہنی کو محبی سونیکا گھر دیتی ہین </p>
---	--

شادی و نونی می نه ترویتی	اصطراب دل تناب کا دعویٰ ہے
برق کو غیب سی آتی ہے نداسنت کیا نقطہ او سخن اہل ہندوتی ہیں	
<p>نرتاب ایگی حالت تباہ کرتی ہیں دکھا کی حسن فتنہ دل میں آہ کرتی ہیں دکھا کی راستی قد تباہ کرتی ہیں روان ہیں آنکھوں سی آنسو عیاں حالت وہ ہم نہیں ہیں جانی اہل دور ہیں دم وہ کون شی ہی جو خالی ہی اذلی جلو یہ کون بات ہی جو بولتی نہیں منہ سی دکھائی عارض و کیسو سی و لیل و نہا نصیب است بہشت ای خدا شناس تمہاری رنجی رنجی میں آسمان زمین</p>	<p>جگر کو تہام کی بیٹھو کہ آہ کرتی ہیں کنوئیں جھپاتی ہیں جنسی ہ چاہ کرتی ہیں عجب طرح کی کجی کج کلاہ کرتی ہیں ہماری عشق کو ثابت گواہ کرتی ہیں سمجھ کی آئیہ رحمت گناہ کرتی ہیں وہی وہی ہیں جد ہر ہم گاہ کرتی ہیں وہ جان بیچہ کی ہمو تباہ کرتی ہیں یہی ہر روز سفید و سیاہ کرتی ہیں امید غفو گنہ پر گناہ کرتی ہیں ہمیشہ کسب دنیا مہر و ماہ کرتی ہیں</p>

نشان نام کو زخموں کا بھلوئیں نہیں	عجب توڑ خدنگ گاہ کرتی ہیں
کسی تو کام کا بچھو ڈاب سی گزری	عذاب کی بجی جل کر گناہ کرتی ہیں
قصو عشق کی قائل ہیں ای غم	خدا کی بندی ہزاروں گناہ کرتی ہیں
مہاراشکوہ کسی غیر سی معاذ اللہ	قسم لو ہمسی خدا کو گواہ کرتی ہیں
بیاض صبح کو دی اور تیرگی شب کو	جو چاہتی ہیں سفید و سیاہ کرتی ہیں
کسی کی آمد و شد کب ہیگی زلفوں سی	کہ بند راہیں یہ مار سیاہ کرتی ہیں
سمجھ گئی کہ نہیں بچ راؤں کی انکھوں میں	قر پر آپکا جو اشتباہ کرتی ہیں
خطوئیں لکھتی ہیں اوصاف کی شبکو	ہمیشہ نامی کو اپنی سیاہ کرتی ہیں

تمام رقت نی انکی غزل کہی ہی تھی

کہ سنکی اہل سخن واہ واہ کرتی ہیں

نقل تہی چی ہی تیری برابر غمیں	سرو ہو گا قدسی مصرع مکر غمیں
جھوٹہ ہی غمیں قند کی برابر غمیں	سرو کو بھی مکیم لہجی آج حکمران غمیں
آج کل ہتھائی ہ سرو صنوبر غمیں	قالب اپنا دشت میں کرو منظر غمیں

پتھر گشتہ گل ہوئی بن بنکی ساغر باغین
 منہ سی جب کیو نہائی اونسی ہندک باغین
 عاشق معشوق نو کو نہیں کوش سی چین
 کوش عبرت میں جد اسی خندہ سی کوش حل
 بلبلین اکہین بچہ پائین سیر کو جای جو تو
 سرو سی قدین سراپا گل بجای برگین
 سرو پر قمری فدای صدقی گل بلبلین
 مصرع تیغ قضای مصرع قلبند
 جنت و صحرار برین اگر حورین نہون
 یاد عارض میں دل رواغ کو رہتا ہی جد
 عکس قامت فی دکہا ہی سیر میں تازہ بہا
 برگ گل تپتی ہیں شبنم کو ہر کوش صنم
 تم اگر جھل میں ہوخت سی ہی محکوز دیا

پھر بہار آئی جی یار و نکی بہتر باغین
 برگ بہر گل ہوئی اوڑ نیکو شہر باغین
 جنگو نمین ہم ہر کرتی ہین دلبر باغین
 شاخ ہر گل ہی رہی و غلط منبر باغین
 فرش طبل حشیم ہو جای سر سر باغین
 کب بھلا دلچسپ ہی ایسا صنوبر باغین
 جھکو دیکھا ایکسی ہی ایک بہتر باغین
 سرو سی کچی مثلث اسکو چلک باغین
 بی تہاری جی لگی ای یار کیونکر باغین
 ناحتی دکہا ہی طاؤس کو اکثر باغین
 بچہ گیا چاروٹن فرش شجر باغین
 نو عروسان چمن بہنی ہین پور باغین
 اور کیا بلجائیکا ای بندہ پرور باغین

کسی دیکھا ہی بناؤ حوض کوثر باغین	روئی نگین جنت ہی ہن سی کہل گیا
کادش مژگان کی لذت برق محسی پوچھتی	خار ہی اپنی جگہ ہی گل سی بہتر باغین
بولا کہ مینی تار سی جڑی آفتاب میں شیخ ہلال ہی سپر آفتاب میں خورشید خسرو ب گیا آفتاب میں پوشیدہ آفتاب ہوا ماہ تاب میں توان آئی اور کہا نسی جواب میں جوش عرق سی ڈوب گیا گل گلاب میں دل ہی میں جان پڑی ہی عذاب میں پہولی ہی مثل شام شفق آفتاب میں موتی فلک ہو ٹوٹی ہوئی کی آب میں پتلی عاری چاہی چہرہ رکاب میں	دیکھا جو عکس کو ہر وندان شراب میں سمجھو نہ عکس ابر و قاتل شراب میں پرتو پڑا جورات کو جام شراب میں منہ شرم سی جاو نسی چہا یا نقاب میں عیش کیون مصحف رخ ہو شباب میں گرمی فی حسن یار بڑھایا نقاب میں رہتی ہن عشق رلفسی کیا چ تو اب میں چہرہ ہی سرخ اوس گل تر کا عتاب میں کہل جابین اوسکی دانت جو اب شباب میں پا بوسی جناب کی حسرت ہی آنکھ کو

عالم میں آسمان زمین ہی طلسم ہیں
 وہ بحر حسن آنکھوں میں پرتا ہی راندن
 محروم دماغ سی ہی لال مضطرب ہا
 قانع بلند رتبہ میں اہل ہوس و لیل
 اس غ پر مقابلہ روی صاف یار
 قاتل ہوئی غسی چو پسینی میں بی تہ
 یہ بات کیانسی ہی کہ ہنستی میں جو ^{قطعہ}
 پیر مغانسی بوچھنی میری خرابیان
 آخر اسی شمار میں روز شمار ہے
 اسی شہسوار روک عنان سمند ناز
 عاشق ہی بحر اوس دریا جی حسن کا
 چپ چپ کی شکر کوٹ کر جی ہر ترنگا
 جو کچھ کہی گا کوئی سنی گا وہ غیب سی

بحر جہان کو بند کیا ہی حجاب میں
 دیر روان ہی موج کی صورت حجاب میں
 رکھتی ہیں کب چراغ مکان خراب میں
 زر کا نہیں نشان گل آفتاب میں
 منہ دیکھی چاند آئینہ آفتاب میں
 تیغ تبسم اوسنی بھیا کی گلاب میں
 مجسا نہیں خراب جہان خراب میں
 سو بار توبہ توڑ چکا ہوں شہبائے
 فرقت کا دن ہی ہنسی ہنسی حساب میں
 حالت نہیں ہی عاشق باور رکاب میں
 آنسو بہری ہیں ساغر چشم حباب میں
 چہرہ ہی آفتاب قیامت نقاب میں
 اتنی میں ہر کانسی صدائیں جواب میں

افعی کو سم ہی آب بقاسی لذید تر	بہتر ہی شہد و قندی تلخی گلاب مین
کہتا ہی اپنی ہاتھو نین منہ اپنا دیکھ کر	مہتاب ہی یہ آئینہ آفتاب مین
عاشق کی زندگی ہی فقط جوش آہی	تن ہی حباب روح ہوا ہی حباب مین
عالم ہی ہی تیری اگر رخسار کا	حاضر میگا چرخ چارم رکاب مین
ایسی تعلیان ہیں اگر رخسار کی	و وڑینگلی آسمان مین پر رکاب مین
روشن ہی داغ دل رخ شنگی یاد	صورت ہی تیری آئینہ آفتاب مین
دو دن کی زندگی شب وقت مین کٹی	دیکھا نہیں حال سحر منی خواب مین
و شناسی مزل لب میگوں گا بڑ گیا	بہتر ہی شہد نابسی تلخی شراب مین
کہتی ہیں لوگ دیکھی رنگت لطیف	سوناملا ہی خاک کی بیلی شہاب مین
چشم فلک بھی دیکھ سکی کیا مجال ہی	پردہ ہی طرح کا تمہاری حجاب مین
چہتا ہی نوح را بر خم رشید و ماہ کا	چہتی نہیں مین عارض و شن قباب مین
عاشق ہوں چشم و قامت و رخسار و	مشہور ہوں خج آب چہاں خج آب مین
دیوانہ و فریفتہ و مست و سرکوب	کہتی ہو احتلاط سی کیا کیا عتاب مین

فرما و قیس و امی و علی سی یاد ہیں

کب تک در امید پر افتادہ جان

عاطل تمام عیش جہان دیکھنی کا ہی

کیا آفسو و فسی کامل دل سوختہ کو کا

غفلت میں لطف زندگی مستعار کیا

اسی شہسوار بعد فنا ہی یہ آرزو

امید پر زیارت رخسار پاک کی

مرتا ہوں آپ حسرت دیدار یاری

کیونکر ملائمت سی علی سختی نصیب

کیا رتبہ مال کا ہی پہلا جانکی حضور

بڑھتی ہی آپ تاب نہیں چاند نیکی تا

دو چار لفظ اب تو بڑا خطاب میں

ارشاد کچھ تو کجی بند کی باب میں

کیا لطف سلطنت ہی جو ہاتھ اخیات

خامی کی اشک خون ہی علامت کباب

بیداریوں تو ہوتی ہیں انسان خراب

سرہ ہمار خجاک ہوشم رکاب میں

مشتاق ہیں تہارتی خاک خواب میں

جاگین نصیب آئیں وہ شاید کہ خواب

وہ بون تو آسیا ہو بہ نور محلو آب

کب لذت شراب ہی حق کی آیت

بنا ہی آفتاب فلک ماہتاب میں

مہتاب میل تشنہ دیدار کو ہوا

بی آب برق ڈوب گیا میں اب

دخل کیا زلف دو تما عہدہ بر محسی ہو
 رہا کس چیز کو زلفوں کی سوا محسی ہو
 جان جاتی ہی جو بوجہ خفا محسی ہو
 زلف کو مشک ختن اب نگوں گا چوکا
 شب فرقتین سحر تک دکھائی صورت
 طالب سجدہ وہ بیت ہی بھی معلوم ہوا
 راہ الفت میں اگر خاک بھی جنت ہے
 رو کی عیسیٰ فی کہا شربت دیدار کہا
 ہنسکی وہ شوح یہ شوخی سی کہا کرتا ہے
 سنج بڑھ جاتی ہیں ہتی ہی اگر دلیں بات
 صدق اس ناز کی انداز ہی کہتی ہیں
 تانہ غیر و مکر ہی جابی شکایت با
 ہاتھ کہنی میں ہیں پاؤں اب قابو

کون ایسا ہی عالم میں سوا محسی ہو
 وہ بلا ہون کہ مقابل نہ بلا محسی ہو
 اسی صنم پہ خدا تم نہ جدا محسی ہو
 قتل کرنا جو کہی پہ یہ خطا محسی ہو
 کیون شرمندہ و محبوب قصا محسی ہو
 اب یہ منظور ہی ناراض خدا محسی ہو
 دخل کیا ایک قدم آگی ہو محسی ہو
 عاشق زار کی پہ خاک و اوج محسی ہو
 جان پڑ جائی جو پا بوس خفا محسی ہو
 منہ سی کھدو جو تھیں کوئی کلام محسی ہو
 پر وہ دنیا کا زامانی کی حیا محسی ہو
 ابتدا جو رونکی اسی ماہ لقا محسی ہو
 جب یہ عالم ہو فرامی کیا محسی ہو

سن کی احوال یہ کہتا ہی چاکسی
 یار کہتا ہی یہ دل چپ ہین اعضا میرے
 لب ہلاؤں تو سزا دیجی شکوہ کیا
 ہڈیو نہرتن لاغر کی ہ قانع ہون
 داغ چمکا تو کہا ہنسکی یہ اونی مہی
 چس ہی یکجان دو قالب ہی اسی لٹکانا
 ناز کی مانع زینت ہی یہ کہتا ہی گل
 عشق کیا چیر ہی کیا جانو تہین کی کیا
 نہ ہنسو گریہ پابند سر گیسو پر
 غیرت عشق نہین ہاتھ سٹی تی عاشق
 دیکھ کر حال دل نہار مسیحانی کہا
 واہ ری حم کریمی کی ہی معنی ہین
 کم سی کم او سکی عنایت ہی لیاقت زیاد

ہونہ ہو عاشق بیدل کی دوا محسی ہو
 رنگ ججائی جو پا بوس خنامحسی ہو
 بات اسطر کلی لا حول و لا محسی ہو
 ملتجی بزم سعادت مین ہامحسی ہو
 تم ہی ای شک قمر مہر تقا محسی ہو
 آپ شرمائین اگر جرم و خطا محسی ہو
 نہ اوٹھی پاؤں جو پا بوس خنامحسی ہو
 حال کلبجائی جو امی ہ لقا محسی ہو
 تم ہی جانو جو گرفتار بلا محسی ہو
 سر قد منی اٹھاؤں جو خطا محسی ہو
 اس رض کی نہین ممکن کہ دوا محسی ہو
 عفو ہواونکی طرفی جو خطا محسی ہو
 شکر اس میں کس کس کا دوا محسی ہو

<p>خلہ و فزخ ہو جو بزار خداجسی ہو چین آجائی جو وہ حور جداجسی ہو</p>	<p>بت تو کیا ہیں جو بنوں کا فزجی ملکہ باعث سنج و الم روح ہی قلب کی</p>
<p>وانغ و لمین جو کہاؤن نہ ہیں ہوشن بجا گرم اینی ق یہ بازار جزا محسی ہو</p>	
<p>سرمہ خواب اجل ہی شب ہجران محکو راجہ اندر کا اکہار اہی بیابان محکو نہ تو حیوان نظر آتا ہی نہ انسان محکو وانغ سودا سی ملا تاج سیلیمان محکو نام فردوسش لون کی جو رضوان محکو سرو کہتی ہیں اوسی سرور چراغان محکو باغ فردوس ہو اگوشتہ زندان محکو طلوق آہن سی زیادہ گہی بیان محکو دونوں کیسان میں بیابان گلستان محکو</p>	<p>زندہ رہنسی کی نہیں دہری جانان محکو جوش حشوت میں نہیں چوڑتین پران محکو جوش حشوت فی کہا یا وہ بیابان محکو تخت ہی ش ہوائی رخ جانان محکو جاننا ہی رجوبکے دربان محکو میرٹی غون فی کیا ہمسر جانان محکو یاد آیا جو درد و ملت جانان محکو بار و اس کی اوٹھانکی نہیں صیغہ تاب پکھلم کا نہ آلم ہی خوشی راحت کی</p>

سپهری و ماهون بناوتی کبایلی
 کلمه او سکا پڑا نام کی تسبیح ری
 ابر غم جوش پر آیا ہی و ہادی
 جوش و شست میں چن چاک گریبان نکلا
 چڑھ گئی غیظ میں ابرو تو بنی قوس اجل
 وصف رخسار میں مضمون لبو کی مانند
 دوش سی بوج او تاراجو او تارا
 عشق سی خلق میں تباہی فرغ اسان
 حسن و عشق ایک میں پسین کر دین
 دیکھ کر حسن خدا وادہ کہتا ہی وہ بہ
 رہ گیا جامہ صد چاک سی پردہ میرا
 دل میں ہی عشق صنم نام خدا ہو تو نہ
 لذت دوسہ فی لب بندگی زخمی

حیف ہی تم یہ کہی ہی گل خندان مجھ کو
 کافرا سپر ہی سجھاوہ مسلمان مجھ کو
 آبر و چاہی ہی دیدہ گریبان مجھ کو
 نہہم چہا نیکو ملا شست کا دامن مجھ کو
 تیر دلہ و زہنا نوک مرگان مجھ کو
 مہر تابان سی ملی لعل بدخشان مجھ کو
 کیا کیا آپ فی شرمندہ احسان مجھ کو
 نام و اغوشی ملا سر و چراغان مجھ کو
 بار دامن جو تہی ہی تو گریبان مجھ کو
 وہ پر ہی ہو گئے کہیں گسلیان مجھ کو
 دامن یوسف کنعان ہی دریان مجھ کو
 مین ہون وہ زہ کہ کھتی ہیں لیان مجھ کو
 دامن یار ہوا غصہ پچان مجھ کو

چاند سورج کی عوض شمس قرہین رکا	چاہی تیری لئی تارونکی افشان محکو
طلحات شب کیونی دکھایا رخ یا	چشمہ مہر ہو چشمہ حیوان محکو
منہ چپا کر ہی کتا ہی ہور شد لقا	آنکھیں پھوٹیں چہنی بکھلی عریان محکو
تیرہ بختی سی لقب خوب ملازلفو نکا	لوگ کہتی ہیں زبانیکی پریشان محکو
آینہ چاہی نیت کی لئی سمجھائیں	منہ دکھا کر جو کیا آپ فی حیران محکو
سبکو معلوم ہی تاہون بت کا فرہ	پسج ہی کس طرح کہی کوئی سلمان محکو
سلطنت میری تو انصاف ہی حکایت	مل گئی خاتم انگشت سلیمان محکو
اہلی چشم سنکھو ہیں بزرگ شرمگان	دیتی ہیں تازہ زبان خار میلان محکو
درد دل کس کھنکھن کن ہی سنتی	دی گیا وانع جگر وہ مہ تابان محکو
صبح ہو جائی جوین آہ سر رزا کہینچو	کیا ڈراتی ہی شب فقت جانان محکو

برق تہا نام ملا اور یہ روئی سی خطا

اے سب کہتی ہیں ای مدہ گریان محکو

پروانہ نکلی روح ہماری شمار ہو

شع رخ نگار جو شع نزار ہو

پیش نظر جو گلشن رخسار یا ہو
 ہم دیکھیں اور غیری تم ہکناڑ
 چکار نہی چیر کی کیا کیا سمند ساز
 دیکھو گاہ تیرنی بچہ جای میری پایا
 بڑہ جائی رحمن جو منہ پر نقاب لی
 اوس مع جد ستم کی جفا ونسی کہ نہیں
 خورشید کو نظری گرا دو دکھا کی
 جسم لطیف گہت گرا رخلد ہے
 دیکھی جو میری طرح یہ چہرہ وہ چاند
 ناجنس سی بادیہ بلا کوئی شنی پان
 مجبور کر دیا ہی نقطہ اضطراب نی
 انکار یا نی یہ بڑہا یا ہی اضطراب
 دست شکستہ باعث رنج و ملال ہے

تار نگاہ موج نسیم بھسار ہو
 ممکن نہیں کہ آپ سی صحبت برابر ہو
 حیرت کا ہی مقام کہ پیدل سوار ہو
 یہ چاہتا ہوں تیغ قضا آبدار ہو
 تار شمع مہر ابھی تار تار ہو
 ممکن نہیں گناہوں کا میری شمار ہو
 تیر قضا کا آہو گردون شکار ہو
 کیونکر نہ ساتھ ساتھ تہا رہی ہمار ہو
 تارونکی آنسو ونسی فلک اشکبار ہو
 کس طرح آگ پانی سی صحبت برابر ہو
 فخر ترم نہو جو ہمیں اختیار ہو
 اقرار وہ کرین تو ہمیں قہر ہو
 کیونکر نہو وبال گلی کا جو ہار ہو

<p>چہپ جاؤن پرین مین اگر ایک تار ہو اسی شہسوار کیون ہو ابرسوار ہو ہر تار کیون موج نسیم بہار ہو</p>	<p>عریان تنی سی پردہ کھلا اہم تار کا تم وہ پرچی جو جسکو سلیمان کہتی ہیں بنیادی پرین تن خوش ہوئی خست</p>
	<p>جو خیر برق کام نہ آئی وہ خاک ہی کیا فائدہ جو گل کی طرح مال دار ہو</p>
<p>روز ہم گنتی رہی اکی تار کی دنگو بنگی خال شب لفت کی تار کی دنگو کہتی ہیں ایک گٹری حشر کی ساری دنگو کیونکر آئین وہ پہلا پاس ہاری دنگو رات ہم پر نہ کٹی وہ جو سد ہاری دنگو</p>	<p>تیرہ عالم یہ ہوا غم مین تمہاری دنگو زلف شکونسی ہو شب کی نظاری دنگو مختصر طول شب جبر بیان کرتا ہوں چاند سورج نہیں ہوتی مین ہم عالم ربط کہتی ہیں اسی کہتی ہیں لفت اسکو</p>
	<p>شب فرقت مین اگر بچکی زندہ ای برت منہ نہ کھلائی نیگی پیر شرم کی تار کی دنگو</p>
<p>مین سچنی کا نہیں کیا مجھی سمجھاتی ہو</p>	<p>جان لین لیتی ہو ایجان کہاں جاتی ہو</p>

پر دہ شرم میں دیدار کو تساتی ہو یہ ہوگا کہ قریب آپکی زلفوں کو چوین جہوت ہی غمزہ حیا ہمیں تو مر کر دیکھا جو ر مظلوم نہیں جاسکے بالابالا میرا کیا جائیگا تم آپ ہی سوا سوا آپسی چوٹکی میں مژدہ رہون کیا زاد و دود تو رک جان سی کہیں ہی	منہ چھپائی ہوئی تم خواب میں ہی آتی جای غیرت ہی بھی غمزہ نسلی لہاتی ہم غریبوں کی پہلا خواب میں کب آتی ہو کیا قیامت ہی قامت مجھے کھلاتی ہو یہ غمی خوب نہیں کیوں مجھے لواتی ہو کس طرف بیان ہی کیوں ڈھکی چھپاتی کیوں ہکتی ہو او ہر آؤ کہان جاتی ہو
---	--

ہم نکلتی تھی جو کچھ جو رہون تیرے کم ہین
اپنی اعمال کی ای برقت سراپاتی ہو

تڑپتا ہی دل مضطر ملا پہلو سی پہلو کو عجب ہی بدم کیوں نہ دیکھوں چشم کیوں یہ ثابت ہو گیا دیکھا جو ہمیں چشم و ابرو کو نہ پوچھو کس قدر زیبا ہی سر میں چشم جادو کو	لگا دی اپنی درواز میں ظالم میری ناف کو مٹی میں شاہ بال شک غنبر تیری آہ کو خدائی پردی میں ہی پر و تیری آہ کو ملا ہی موج ہوئی مشک کا پتیا آہ کو
--	--

ہو اگر دیکھی بارہ ایرٹک کل تر مار گئیو
 کہون قندیل کعبہ کیونچ چشم مست جاو کو
 ملایا نخل بند فکری ابروسی ابرو کو
 تن لاغری کچھست نہیں ہوئی گئیو
 چراغ طور کو نسبت نہیں شع گل رو
 ہنجم عارض پر نور کو خورشید کتنی من
 ہمیشہ ہاتھ پر قرآن ہوئی پاک رہتا
 تہا رہی دہری عجیب شایا ہی
 عدالت ختم ہی شیروان ہی دم
 نظریں تو لکر عالم سزاوتیا ہی جی سی
 بجای ہی بل جو ابرو پر پڑی تھی تیجی
 نظارہ لاکہ صورتی سیری گل رو کا
 گل داغ جنون گل موٹن ہون اہل تو

نہیں دیکھی حاجت کچھ تہا رہی تیج
 چراغ می نی روشن کرو یا محراب برو کو
 کیا پیوند شمشیر قضا سی شاخ آنہ کو
 کراو سکی نظر آئی جو دیکھو اپنی بازو کو
 پیر بیضا نبایا عکس فی تعویذ بازو کو
 بناو می برج میزان بیٹھ کر تل کی سزاو کو
 بجای ہی عوی اسلام تیری حال بندو کو
 لہر کر دیکھی آہ سر و دل ہر ایک آنسو کو
 بجای ہی طاق کسرا جاتا ہوں دن برو کو
 بنا یا پلہ میزان مختصر چشم جادو کو
 کبھی دیکھا نہیں سید ہا کسی نی شاخ آنہ کو
 ملی ہی آنکھ تارون کی طرح ایک ایک آنسو کو
 اثر بخشا ہی ایسا عشق فی اک ایک آنسو کو

تصور ہو اگر نخل قد موزون جانا کا
 یہ سوزش ہی روتا ہوں قاتل زمین
 اگر دوون چون طوفانی ہو دم میں درون
 گہر زیر خلیق یار میں کہتا ہوں آنسو
 سکھا دیتی ہی دیر یا کو حرارت مہربا
 اگر طالب ہو وہ مہر درخشان مجھ سے
 شب و قیامت تیرا کر یہ آنکھیں ہو گئیں تیر
 اگر وہ نازنین تل کا ارادہ اپنی کہتا ہے
 یہ سوزش ہی کہیں اتن جلتی ہیں
 حریف چشم عاشق کا دل نا لان ہی
 مسلمانوں کو مصحف سی نہیں کم عارض
 یہ عالم تنگ چشمی سے ہی ساری عالم کا
 جلائی مروی ہو تو کی طرح چشم سخن گوئی

بناؤں آنکھ کو تہا لا خوشی سی پانی کو
 جسم نارد و رخ جانتی ہیں میری آنسو کو
 گرہ پانی کا بھی ہر ملک ایک ایک آنسو کو
 کیا ہی سوز غم فی ابلہ ایک ایک آنسو کو
 حضور یار آنکھیں کیوں ترسین آنسو کو
 سکھاؤں پتو رخسار میں ایک ایک آنسو کو
 گل تو شک بنی شیشی کی مری می
 کف حور جنان کا چاہی پلہ راز کو
 پیہو لا موی کا کجا سمجھ ہر ایک آنسو کو
 لڑا تا ہی وہ شاہ حسن کو یا شیر کو
 خط نورستہ پوئی ہی تمہاری خیال کو
 سمجھتی ہیں رخ خورشید عالمات چکنو کو
 بنایا اوس نے اعجاز مسیحا اپنی جادو کو

بجای آسمان سن جوانان کشتی فلک پر تار چٹکی میں عجیب عالم ہی افشا تصور اسکی آنکھوں کا نہیں جا باوشتہ شراری آہ سوز انکی فلک پر اوڑکی خانی مشقت بہر عاشق ہی تو نعمت چشموں کو	ملی ہی ت گروں ای پریر و تیری بازو ملی ہیں جو ہر انجم ہلال تیغ ابرو کو چراغ گور الفت فی کیا ہی چشم آہو کو علو عشق فی تارا بنایا میری گلہ کو شجاعت شیر کو دسی مخدانی ناز آہو کو
--	---

آداؤ ناز و شوخی برق عالم کی نظر میں
چڑاتا ہی وہ شوخ آنکھوں سی اپنی چشم آہو کو

مین یہ سمجھا دیکھ کر زلف رخ بر بور کو صبح کی مدی کو سنکر رات چوٹی نمک گلشن ہوا آیا جو ساقی محکوباد دست رنگین سچی منہ پہ چاک دوتی کار و بار عشق میں آہوں پہری حال بعد مرد و ظن ہونا بھی نہیں اتنا ہی کام	چامی تار شعاعی شمع بر طبر کو قطع عشرت فی کیا زلف شب بچو کو تا کہ میں سمجھا پہ پھولی دانہ انگور کو شمع سی روشن کیا اوسنی چراغ طور کو شب کو بھی چٹھی یہاں ملتی نہیں دھوکو جام می سنی بنایا کاسہ مغفور کو
--	---

اصل اچھی چاہتی آتا نہیں ہی نام کام	کب پہلا کہا تا ہی کو ہی زخم کی انگور کو
برنجین زر لیلی بھی کت خلاف عقل ہی	بار غم ڈھوتی نہیں دیکھا کسی مزدور کو
یون بایان داغ دل ہی سنیہ صد چاکری	رکھہ دیا قندیل مین کو یا چراغ طور کو
اوس صنم فی یہ جلایا ہی کہ ہندو کہتی یہ	چاہتی کیا اگر مرنی پرتن محرو کو
طول فرقت سی سر اسہ رنگ آخراوڑ گیا	پیر غمنی کر دیا زلف شب دیجور کو
رات آنکھوں میں جو کائی صبح کو آیا وہ ہر	سر تہہ تسخیر مین سمجھا شب دیجور کو
سینہ پر آبلہ مین دل ہی یون پر آبلہ	رکھہ دیا قلمی مین کو یا تہہ بہ تہہ انگور کو
بہر گیا سیمائے ہستی مگر جاری ہیں شک	قبر میں چہلکار ہا ہون ساغر بلور کو

ساہما دوڑا کی اوسنی بوسہ عارض دیا

بعد مدت برق مزدوری ملی مزدور کو

دیکھنی آئی تمہیں خلق زما نا مجھ کو	نام ہو جابی بناؤ جوت نا مجھ کو
آج کی طرح نہ اسی یا رستا نا مجھ کو	شکل فدا کی قیامت تو دیکھا نا مجھ کو
شر قسی غرب تلک خلق فی جا نا مجھ کو	گو ہر مہر ہو فقر مین دانا مجھ کو

<p> بڑھ کی عزت نہ گہٹی بعد قبا ہر خدا آج تر ساونہ صورت کو موا جاتا ہوں ہڈی ہڈی ہی دیکھو صد آتی ہی سر شوریدہ کی رہ جانی حسرت باقی پاؤں پڑتا ہوں شب وصل جو یہ کہتا پیاس جو بوقت گلی آب یا اشکوں نے اہل جو ہر نہین جگتی ہیں سبکی لگی سراوڑا نا جو تری پاؤںسی چو جانی دیکھ کر روی عرفناک لہور و ماہوں تیرسی لگتی ہی وقت میں نوانی بلبل دیکھ کر روی صنم جان گئی ہی سر سرکشی عاشق ابرو کو نہیں ہی ریا کوچہ یار کی دلچسپ زمین ہی اسی </p>	<p> وہ اگر آنکلی مٹی تو اوٹھنا مجھ کو کل دم حشر نہ دیدار دکھانا مجھ کو شانہ زلف سر یار بنا مجھ کو اپنی ٹھوکر سی قیامت میں جلا نا مجھ کو سر پہ رکھ ہاتھ نہ تو ہاتھ لگانا مجھ کو تل گیا ہو کہہ میں زنجیری دانا مجھ کو تیغ فولاد ہوں ظالم نہ کسانا مجھ کو ہاتھ لگ جی اگر ہاتھ لگانا مجھ کو چاہتی خون پسینی یہ گرا نا مجھ کو یاد آتا ہی وہ ٹپا وہ ترانا مجھ کو آتش گلشی صیت ہی جلا نا مجھ کو چاہتی سر تہ شمشیر جھکانا مجھ کو سخت دشوار ہوا پاؤں اوٹھنا مجھ کو </p>
--	--

دیر لگتی ہی چچ قاصد کو تو بتیابی سی
 بوسہ خال خط یار لیا کرتا ہوں
 جل گئی خرم دل خال رخ تابانسی
 دل صد چاک کی مضمون کیونکر یاد ہوں
 ذکر چشم فسون ساز کی فرصت کب ہی
 چین آئی جو غم خال میں گولی کہاؤں
 سنکی تحریر گلو خواب اجل آتا ہی
 عرض کرتا جو زبان ملک عدم میں
 دل ملا ہو تو نہیں رنج کچھ ان بابوں کا
 خاکساری مٹی ہی نشو و نما دہریں
 بعد مرئی کی مراد کر نیکی زندگی
 شب فرقت میں جیسا کل کہاؤں کیونکر
 میری احوال پہ چشم عنایت اوکی

روح کہتی ہی کہ اب کیجی وانا محکو
 ملکیا خرم من مہتاب سنی وانا محکو
 برق جافسوز ہو عشق میں وانا محکو
 ہر گیسوی سخن چاہی شانا محکو
 سو فی دیتا نہیں دم پہریہ فسانا محکو
 بہر دل آبلہ ہی سحر میں وانا محکو
 قفل شیشہ ساقی ہی فسانا محکو
 لایسی سخا نہ سی مدد بنا نا محکو
 عینِ احت ہی ترا آنکھ لڑانا محکو
 میں ناوان ہوں کہ سب کہتی ہیں وانا محکو
 خواب جب آیکا سمجھیں گی فسانا محکو
 اوکی نظر ونسی تو اسی ضعف چہا نا محکو
 یا الہی نظر بد سی بچا نا محکو

<p>تسخ عریان ہون گلی نہ لگانا محکو نخل گل میں ہوں گلستا میں نہانا محکو</p>	<p>قتل کرتا ہی شب وصل سی کہ لہکر تن پر داغ کی جا کو چہ محبوب میں ہے</p>
<p>رزق کی فکر عیش عالم ہستی میں ہی بق دیگا صیاد ازل ام میں انا محکو</p>	
<p>جسرت ہی کہ او میں کی سائی میں ہو کس کام کا معشوق ہی جسکی کمر ہو کیونکر کہیں اوس جو رلقا کو کہ شجر ہو گر جاؤں تہ خاک جو مرنکی خبر ہو جب یہ خبری میری طرح ہو تو خبر ہو تا روز قیامت نہ سحر ہو نہ سحر ہو ہر قطری کو پانی کی وہ چاہی گھر ہو خود شہید تپ لرزہ سی تہرا کی قبر ہو وہ سرو سی بہتری شجر حسین شہر ہو</p>	<p>میں ہو پ میں سائی میں نہ شکرت ہو وہ لہا کی وہ ملک عدم کہتا ہی شوخ طوباً و قد بار یہ انصاف کی جائے پاس ادب عشق یہ ہی جو جس چہا کیونکر تجھی معلوم ہوا احوال زار تو کیسے شب رنگ اگر کہو لدی منہ پر جس رنگ کو تہکرا ہی بنی لعل خندان اوٹھ جائی اگر شعلہ خسار سی پروا سوسن سی افضل ہی مانی میں نہا</p>

آءِ دل بتياب کي تاثيره اي برق
پاڙ کي طرح ٿو ٿي جو گرد و نڪي سپرا هو

<p>چشم بد و رتم انگين جو دکھاو ٿي هو ساغر زهر غم حجر ملا و سیتے هو ابر و عارض انور جو دکھاو ٿي هو لن ترافي تمھين بياهي کسي تاب نظر خال کابل کي گل رنڪي لئي زينت ھين ديکھ سگھيا هي بھلا کون بشر لي پرده لاله رخساري هر داغ جگر هوتا هي ذري عکس رخ تابانسي بي ھين خور شکل دکھاو تو معلوم ھين ڪيا هو جا گل ھين رخسار تو عطر گل خورشيد عر جوش غير نسي ھو ھين اوڙ تي ھين جھين</p>	<p>خواب خرگوش سي ھر ٺوڻو لڳاو ٿي هو خوب بيمار محبت کو دوا ديتي هو رخ خورشيد کو تم چاند لڳاو ٿي هو غش غش آتي ھين پردا جو اوبھايو ٿي هو چشم خورشيد ھين تم سرمه لڳاو ٿي هو اوست تم پرده عارض کي لڳاو ٿي هو باغ فردوس چشم کو بناو ٿي هو جسکو تم چاھتي هو او سکو ڀڙھايو ٿي هو جانين جاتي ھين جو آواز سناو ٿي هو نڪت جسم کي شن کو بساو ٿي هو آگ تم شعلہ عارض سي لڳاو ٿي هو</p>
--	--

وخل کیا مرغ نظر جائی رخ آنور	آئینی عکس سی ہر دین لگا دیتی
کیون بنی مثل کہین آپ کو کہنہ مشتاق برق مضمون نیا ہیکو سنادیتی ہو	
قیس کا نام نہ لو ذکر جنوں جانی دو خبط کی تاب نہنیں بحرین چلائی دو زندگی بحرین اچھی نہنیں مرجانی دو یار چوٹا ہی غم بحر سی مرجانی دو بادشاہی سی نہنیں سلطنت عشق ہی کم خبط و بیابانی دل قید میں دُون عیان خبط کا محسوس تقاضا ہی کہ لازم ہی سکو بحر عشق رخ محبوب کی تدبیر نہنیں جوڑ کر ہاتھ یہ کہتا ہوں کہ لو ہاتھ نہنیں ہاتھ نامحوا و سکی تجلی فی جلا یا ہی سبب مجھے	دیکھ لینا مجھی تم موسم گل آنی دو جوش و شہت ہی جد ہر جاؤں دہر جانی دو آب حیوان کی بدل نہر مجھی کہانی دو ہاتھ کہینچا ہی مجھی پاؤں تو پہیلانی دو جمع ہوتی نہنیں باہم کہی دوانی دو طوق خاموش ہی زنجیر کو چلائی دو دل بیابان یہ کہتا ہی کہ چلائی دو ڈو بکر چشمہ خورشید میں جانی دو پاؤں پڑتا ہوں کہ سر پاؤں تک لائی دو ماہ و خورشید میں جس شعاع کی پر لائی دو

عکس ان پین سنی میں عیان ہو نٹوسی آب گوہری لبالب میں رہی مانی دو

قیسُ برق ایک میں انکا نہیں ہمسر کوئی

خلق خالق نی کئی میں پھی دیوانی دو

<p>ایسا لگاؤ وار کہ قصہ تمام ہو</p> <p>خورشید روز حشر رخ سرخ فام ہو</p> <p>بیت الحزن فراق میں دار السلام ہو</p> <p>وہ بوستان کہوں گلستان تمام ہو</p> <p>کبھی لگے غلام تو بنج غلام ہو</p> <p>بہم فلک میں فلک سفت باہم ہو</p> <p>افطار کیجی می سی جو ماہ صیام ہو</p> <p>کالا عصا ہی لعل بدخشاں کی شام ہو</p> <p>کنڈہ نگین لعل پر اپنا بہنی نام ہو</p> <p>خاموش شیشہ دیدہ خونبار جام ہو</p>	<p>چھوٹی عذاب نزع سی بنج غلام ہو</p> <p>تیرا قیام باعث یوم قیام ہو</p> <p>مرزا حلال ہو مجھی جینا حسد ام ہو</p> <p>اوصافِ دہی یار سنی گلین م ہو</p> <p>محبو خطاب کیجی کہ میرا بہی نام ہو</p> <p>جس قصر میں ہر قصر عالی مقام ہو</p> <p>روز وصال میں سحر عید شام ہو</p> <p>آہ رسائی اسطی لازم ہی لخت دل ہو</p> <p>اسی مہر اکیدن تو پکار و فقیر کو</p> <p>جب تو ہنو تو میری دل چشم کی طرح ہو</p>
--	--

وہ صید ہون کہ میری لہو مٹی لہو زخم	خونبار میری اسطی چشم دامن ہو
بچہ جائی میری سپاہ لگا جو ایک	ہر ایک چشم جو شد شمشیر جام ہو
موزون جو صفت مصحف رضا ربی	قرآن ایک شعر میں اپنی تمام ہو
جوڑا بستی جوڑی اس کی جسم پر	تواریقہ ہی طسائی نیام ہو
تقدیر کی مورین تدبیر سی حصول	زخم دہن کا ٹاکو نسی کیا الیام ہو
آئین جو بال زلف کی چشم کلیل پر	زنجیر نور آہو مشکین کو دامن ہو
کبھی جودت لب شیرین بان سے	زخم دہن کیو اسطی مرہم کلام ہو
چٹکی جو نکلت گل خورشید روشنی پر	روح القدس کو عرش برین زیر کام ہو
کافور کر دی صبح کو بوی رخ صبح	عنبر شمیم زلف مغنبری شام ہو
تیغ نگہ کو انکھون کی افشانی حسن سے	قبضی پر اس سرو ہیکلی سونیکا کام ہو
دیکھو جو ہم رنکو تو سجدہ ادا کرو	میری نازیہ ہی کہ تیرا سلام ہو
تیسرے تیری نام کی دلتی چوٹی کی	ممکن نہیں یہ سبحہ کبھی بی امام ہو
طوفان غمی بادہ کشتو نگو خطر نہیں	کشتی نوح بحر حوادث میں جام ہو

<p>پرتسا نہیں نماز و حسین سلام ہو خورشید حشر و ماہ شریافت ام ہو موج نسیم ہائی گردون کو دام ہو</p>	<p>ایسا نہیں یہ میر کہ چنگی آگی غیر کیے افسان جہن عارض تاباکی دال ہی تاخیری یہ گہمت زلف و راز کی</p>
	<p>بجھیں یہ کامرنگی گلانی سرو ہی ہے عریان بق حبہ ہبت سرخ فام ہو</p>
<p>آدمی کیا یہ نک و انہ شتاق ہو نور سی ہر پانچہ فانوس شمع ساق ہو گیوش ہر روزن نظرمین و شتاق ہو حشر کی ن بٹی پیرا و ہتی طاقت طاق ہو پہلی قاصد سی جلو او کی اگر شتاق ہو</p>	<p>تو وہ زہری جی روشن تیری شمع ساق ہو جلوہ کر شکو اگر وہ قاتل عشاق ہو یہ جھونک بھی تمہاری حسرت دیدار ہو نا توان و ہجر یار کی حالت نہ پوچھ دل یہی کہتا ہی سن سکد پیام شوق یا</p>
	<p>برق آجانی تصور جب رخ پر نور کا آفتاب حشر ہر داغ دل شتاق ہو</p>
<p>تم وہ یوسف ہو کہ اندھا بھی تماشائی ہو</p>	<p>دید و حضرت یعقوب کی میانی ہو</p>

بند جلوسی تری چشم تنہائی ہو
 بی تہاری کسی منظور ہی جیسا صبا
 فتنہ زلف و رخ مایسی بچ جامی ہو
 آنکھیں کھل جائیں اگر تیری سواری ہو
 وعدہ ہی سیری سچاسی یہاں آنیکا
 ابرو وٹکی یا شاری ہیں کہ تلوار چلی
 وحشت دلی تقاضی ہیں کہ صحر اویکھو
 تازی کلن جو مری لسی شراری ٹھہرین
 ہجر ساقمیں اگر رونی پر آئیں آنکھیں
 دم وقت نہیں لفونکی تصویر سی ضرر
 جھوٹی وعدہ ونسی نہیں دیکھو تسلی ہو
 تو اگر پاس نہ ہو حشر کروں نالو نسی
 تو جو کچھ تو ملک جہک کی فلک سی ہیں

غس کہ مٹی سی عمران جو تماشائی ہو
 جان نئی لون اگر صد مہ تنہائی ہو
 قد بالاک بل آفت بالائی ہو
 کو رو کر و قدم سرتہ بیسنائی ہو
 اکید م اور نہ آئی جو اجل آئی ہو
 خفت گان ہی کہتی ہیں صفت آئی ہو
 پاؤں کہتی ہیں کہ مان باد یہ سحائی ہو
 آہیں کہچوں تو دیوان گنبد مینائی ہو
 بطمی اشکونسی مرغابی دریائی ہو
 کچھ خطراو سی نہیں سانپ دریائی ہو
 صاف کہید کجی جو کچھ اپنی ٹہرائی ہو
 شب یلدائی قیامت شب تنہائی ہو
 حورین غوفونسی گرین خلق تماشائی ہو

فرقت یارین ای رت اگر نالی کروں
سبب صبح قیامت شب تنہائی ہو

تو جلوہ گر جو بام پر ای رشک جو ہو	چوئی میں کوہ طور کی مہر بافت نور ہو
کیونکر وصال یار سی دل کو سرور ہو	جب پاس لگی جاتی ہیں کہتی ہیں ہو
تم کیون گناہگار و نسی ای جان و زہو	حور اداس کی واسطی جو صاحب تصور ہو
بی پردہ پیش مہر جو وہ رشک جو ہو	خط شعاع آہ دل نا بصور ہو
آراستہ جو ریور گلشی وہ حور ہو	رشک نہال باغ جنان نخل طور ہو
تو جلوہ گر جو باغ میں ای رشک جو ہو	چشمکدہ رخ و نسی گل مہتاب نور ہو
لائین حضور چشم تصور سی کہنچ کر	ہم دور بین سی تہین بکھینچ جو دور ہو
روشن میں آسمان میں چرخ حسن سے	ایسا جو نور ہو تو نہ کیونکر طور ہو
بارش سی آسمان کا رہتا نہیں غبار	دل کہول کر جو روؤں تجھ کو سرور ہو
بیجا نہیں گھنڈ بھی اپنی عشق کا	پہتا ہی حسن پر تہین جتنا غرور ہو
دل دہتی ہیں بکھکی تن کی صفائی	حقا کہ جوش نوری در یابی نور ہو

<p> یہی ہو پاس چوتھی فلک پہ دماغ رہتی ہو اٹھون وقت تصور کی سانس ہر بات میں سنوئی اولیٰ ہی حال ہا ایسا ہی کون جس کہ ہمیں ہم سنا شکوئی نہیں جفا و نکی حسرت مکر اوس سی تھر غم دل جالی پو بتو قبول عرض کرو ضبط تاجا </p>	<p> ای شک آفتاب بہت تم ہی دور دلہی یہ ہو اگر انکھوں سی دور ہو اوس پر تم یہ کرتی ہیں جوبی قصور بجلی ہوشع طور ہو شعلہ ہو نور ہو اٹنا تو منہ سی کہی کہ تم ہی قصور ہو جس آشنا کو بحر المین عبور ہو ایسا ہو کہ بندی سی ہر کلمہ قصور ہو </p>
--	--

عاشق چن چن برق اوس سی عیش
کیونکر نہ خمر کچی نہ کیونکر عند

<p> کس قدر زیبا ہی یو اوس بت طائر پر دیسی پہچان لیتی ہیں آواز حشرین گھر کی عاشق اوس شکار انداز وجد کرتی ہیں مٹتی سنکی اس آواز کو </p>	<p> ساز سوزیکا لگا یا ہی ہمندار کو وجد عارف کرتی ہیں سنکر آواز کو خونہا و نیا پڑچا صید کا شہدار کو میری لوفی نہیں بہت کیسی ساز کو </p>
--	---

وہ جو بولار وح پروانہ چارٹی گئی
 پاؤں رار امتحان میں کہہ سنبھلا کر انگلیوں
 پہلی چڑی میری آہ دلی کہ بہت
 بی حالی مثل سپند اوتھی ہیں کب اپنی قدم
 کیا تعجب ہی جو پوشیدہ دہان باری
 کیا جڑی ہیں مہر عارض پرستاری
 آنکھیں ہم پورین نکل اتی اگر فقیہ ایشک
 دیکھتا ہوں نگہ ہر دم مہا طوہر
 اوسکی آنکھوں میں حذر کرتی ہیں عاشق ہر
 اوڑ چلیگا وہ پری رو نشا تم اتی تو
 عالم اسباب میں اسباب سنی تانہ نام
 عمر جلنی میں بسر اپنی ہوئی مثل سپند
 دیکھ کر بروئی جان کہتی ہیں شائق
 شمع بزم طور سمجھی شعلہ آواز کو
 سر کی ہل گرتی ہوئی دیکھا ہی انداز کو
 شعلہ افشانی کہاں آتی ہی تشباز کو
 آگ کی پراسی پری سرکار میں پرواز کو
 دل میں دیتا ہی جگہ ہر ایک اپنی راز کو
 آفرین صد آفرین تیری صبح ساز کو
 راہ اپنی بزم میں دیتی ہنیں غماز کو
 خوب چالین جیتی ہیں چچی سر باز کو
 خنک تشباز کا ڈر ہی کبوتر باز کو
 موج میکی شاہ پرور کار میں پرواز کو
 چاہی پہلی کمان تیر تیر انداز کو
 کہتی ہیں کتنی چارٹی ش پانڈاز کو
 چاہی ایسی کمان ایسی شکار انداز کو

جانی کوی جدا کرتا نہیں مساز کو	جیتی جی چوٹی غم دوری یہ دلنی بھی
غیر حل جاتی ہیں سنکر شعلا آواز کو	شمع روشن ہی مجھ کی لئی ہر شعر گرم
چاہتی تودہ ہی بہرِ مشق تیرا انداز کو	جو ہر معشوق بی عاشق کہتی ہٹا نہیں
وام لیتا شہرِ روح الامین پرواز کو	مائل صید افکنی ہوتا جو وہ عالی مزا
سرکشی سی لگام سناک سرا انداز کو	شرم کسی زمین پر پاؤں رکھتا نہیں
آشیانہ صید بھی چگل شہباز کو	کیا ضرر آسب عالم سی اگر حافظ ہوتو
پر ہی ہر موج ہوا زیر فلک پرواز کو	خاک ہونی پر تعلق دلی نہ جاتی نہیں
اوستی کیساں کہ ویا ہی طرد و اعجاز کو	صورت لب آنکھ ہی گویا ہی بلین
لوگ سب انجام سمجھی عشق کی آواز کو	اوسکی جاتی ہی جو میرا دم لبو پر آگیا
حیف ہی مساز سمجھا عاشق جاننا کو	حال کہلجاتا رقیب کا جو ہوتا امتحان
روح کہتا ہی مانا اوس سراپا ناز کو	کسطح دوریسی عاشق قالیب سجا
تیر کی حاجت نہیں سناک تیرا انداز کو	اوس طرف توری چڑھی سینہ اڑھری
ناز فی صفت کہاں ہی اوس لانا کو	آپ اپنی دیکھتا ہی اتدن انداز نو

کم نهين تير نظر تير شهاب نجم سي
جان جي ڀوڙ ڪر ليڪن اوڻهي اوسڪي
شمع روشن نام هي شمع رخ پر نور
رتبه عالي نهين ملتا بغير از انکسار
نذر وين روح الامين تير ذڪر کي خاطر شاه

چاهي قوس فلڪ ميري سڪا راندو
بيستون ناز ڪر مزاجي نبي نايانار
کھتي ٻين پروانه اوسڪي عاشق جانار
شرطي بي بال پر هونا فلڪ پرواز
پراگر ورڪار هون مباد و تير اندازو

ساري عالم طبعيت برق ميري هئي
سازي خالي پايامي دنيا سازو

جاء ٻاين ڪيتا هون گذرين آينه
عضو هي اڪي جسم سيمبر مين آينه
حسن و بي صاف تير اوڻيڪر حيران
پيرن هي عيلاف آينه حيران
اهل دل خديجن مشهور ڪيو خلق مين
سگر گشت چن مين عڪس و بي ياري

نقش ٻائي ياري ميري نظر مين آينه
ڪيا اوسي ورڪار هي ماه صفر مين آينه
چپ ڪيا شرڪي آخر اپني گهر مين آينه
نات ڪا حلقه هي ياتيري ڪر مين آينه
رکھتي ٻين و زار لسي اپني برين مين
نگيار هر اڪي تپا هر شجر مين آينه

وہ بدن آبی وپٹی سی نظر آتا ہی لوں	برق کا گویا لگا ہی ابر ترین آئینہ
عارض پر نور جانا کجا جو مضمون باہمی	دائرہ ہر حرف کا ہوشہر ترین آئینہ
زیر ابرو عارض انور نظر آتا نہیں	جر دیا ہی یارنی کعبی کی درین آئینہ
جس طرف دیکھا نظر آتا ہی ہمو روئی	ہر دور و دیوار ہی اپنی نظر میں آئینہ
تیغ قاتل ہی کہ برق خالط تیغ قضا	سعیہ عاشق میں ل ہی یا سیرین آئینہ
دیکھ لیتی تھی طن میں عارض پر نور	سامنی رہتا ہی ہر دم اب سفر میں آئینہ
چاند کی ٹکڑی میں اسکی عارض انور	لوح پیشانی کی جا ہی صاف سر میں آئینہ
صاف باطن ظاہر بد نظر کرتی نہیں	سنگ پہی ہی میں اہل نظر میں آئینہ
اسقدر یاد وطن فی مجو حیران کہو دیا	بن گیا ہوں قد آدم میں سفر میں آئینہ
وہک ہکی ہی سنیہ صاف طلائی رنگت	یا جڑا ہی ای پری رخت زر میں آئینہ
یار کی نگ طلائی پر عرف آیا نہیں	عرف کیسہ ہو گیا ہی آبے رین آئینہ

برق حیرت ہی بقول شاعر مخبر مال
دائرہ ہی یا کت مطرب ہر میں آئینہ

خط شعاع مہر ہن صاف او قمر کی تہ
 پتھار ہا ہون ہاتھ پر یگانہ ہر کی تہ
 حسرت رہی کہ دام میں غم کو لایا
 لایا ہی خط یا ر قدم پر نثار ہون
 غنیمت جوئی زلف تنویر شید روی ہر
 ہر وار پر ملال دل در دسر گیا
 کیونکر جلاوہ ہالہ آغوش سی ہن
 دلچسپ ہے جسم کہ چھو لوں جو وصل میں
 پنجی تمہاری پنجہ مژگانسی کم نہیں
 دریا جس جسم ہی اندری صفا
 جوشن سنہری چاہی تیسری لئی
 یہ اک لک ہی ہے تپ غمسی جسم میں
 کیا دیکھتی ہو پنجہ مژگان کج بار بار

زربین بدن ہی نگہ ملائی نہی کی تہ
 ممکن نہیں کج جان بچی اور سر کی ہاتھ
 مشتاق ہیں ازلی تمہاری کمر کی تہ
 آنکھوں سی کیوں لگاؤں میں یا مہر کی تہ
 ہیر کی دانت ہونٹہ میں لعلون کی رکی تہ
 دیکھی نہیں ہیں آنکھ سی ایسی ترکی تہ
 پشکانی ہیں شوق سی موی کمر کی ہاتھ
 سر حاجی پروان کبھی پہرہ سر کی تہ
 اشد فی بنا ہی ہیں خط نظر کی تہ
 گویا بنی ہیں موجہ آب گہر کی ہاتھ
 چاندیسی ہی سفید ہیں اوس سیر کی تہ
 بی اختیار کہنچ لی رستم ہی رکی تہ
 نگلی ہیں اشک پونجی کو چشم ترکی تہ

<p>ایسی حسین خلق میں ہیں کس شکر کی تہ دیکھی نہیں جہاں میں کسی فی شجر کی تہ بچو خدا کی واسطی اس سہمہ کی ہاتھ ہرگز نہ ہم اوٹھائیں گی حشر کی تہ خط سی سفید ہو گئی پیغام بر کی ہاتھ خالی ہیں مال مال سی ہر سفر کی تہ بی زر کی ہوئی ہیں بت سہمہ کی تہ بیکار میں جو آئیں بیان تڑنی رکی تہ نازک بنی ہیں موج نسیم سحر کی تہ یکسر عرق سی نگہنی سنگ گہر کی تہ آیا پیغام موت نسیم سحر کی ہاتھ</p>	<p>اعجاز باغ و بہرین و سرو ناز حیرت فراہین پنجم سرو قد نگار یوسف بھی دیکھو تجھی بازار میں کہی جیب کفن کی پرزی اوڑھائیں گئی اوصاف روی یار فی موسیٰ بنا دیا راہ عدم میں کئی کیسا نہیں بین کچھ لکلی و غلام بنائی تو مفت دنیا خجی خوب ہی کم موت سی بین چوٹی تھی سہول چٹکتی ہیں باغ وریائی حسن جوش پر آیا خرام مانند شمع سحر کی دیکھی نہ مینی صبح</p>
--	--

محشر کو رنگ لائیگا مہندی نہیں ہی پرت
 پتچا نگہنی ماری لہو میں و بہر کی ہاتھ

برق زنجیر او سکی چو پڑی میری آنکھ
 جالی اوس قاتل عالم سی لڑی میری آنکھ
 اوسکی معاری کہتا ہی یہ ناظر اوسکا
 منہم چسپا نیکا مزہ میں مہین کھلا دو گکا
 رو کی ایجان دلسی نکالا جو عمار
 میکشو آیہ رحمت ہون غنیمت سمجھو
 آج کل فوج ہی اوس رح کو سوار کیا
 چشم پوشی نکر و مجکو دکھا دو صورت
 گھر میں جو چاہی اپنی وہ حکومت کبھی
 مینی فرقت میں رخ یار کا دھوکا کیا
 تو اگر پاس ہو چار پہرات ہی کیا
 میند فرقت میں لڑی رکھان چنان
 انکشت دیدنی نیکم کو بنایا قوت

جنگی رنگ سی نیکی کرٹی میری آنکھ
 کہیں رستم سی یادہ ہی کرٹی میری آنکھ
 کیون روزن کی جگہ تونی جڑھی میری آنکھ
 دیکھنی کو جو کسی وزاڑی میری آنکھ
 خاک میں جوش کد و قسی گڑھی میری آنکھ
 سال بہر روز لگاتی ہی جڑھی میری آنکھ
 کیون شب روز لگائی نہ چڑھی میری آنکھ
 آپ سی کہتی ہی امید بڑی میری آنکھ
 کیا کیا تہنی جو رستی میں لڑی میری آنکھ
 چشم خورشید سی ہر بار لڑی میری آنکھ
 نہ لگی حشر ملک ایک گہری میری آنکھ
 رہائی وقت پر آخر کو چڑھی میری آنکھ
 کیا اور الیگی مسی کی ہر سی میری آنکھ

چشم خورشید کو دیکھا تو یہ ہسکر بولی	چرخ میں صانع عالم فی جڑی میری آنکھ
اوسکی ارفٹہ زرقار ہی گردش دیکھو	چال چلتی ہی مانی سی کڑی میری آنکھ

صاف داغونسی عیان جشت دل ہی اہی

میر ہی عضو میں صانع فی جڑی میری آنکھ

کیا گناہونسی جو عین اہل غم کو پاکی	چاک ہی جسا گریبان سکا دھن پاکی
کبر و نخوت کی نجاست سی طینٹ پاکی	خاکساری جڑی اپنا اصل اپنی خاک ہی
بزم عالم میں ہر اس نور جسم پاک ہی	زلزلت شگون و شمع روشنی شناکی
چود ہو پیک چاند مہر روشنی شناکی	چادر مہتاب سادی جسم کی پوشاکی
سر سبر آتش ہی تن شعلہ دل غمناکی	مثل اخگر میرا پردہ آپ میری خاک ہی
ولکھ او سن و کمان و کنگن کی تاک ہی	خاک تودہ بعد مرون ہمارے خاک ہی
طائر اقدس پر تیر مژہ کی تاک ہی	فرش سی عرش او سن و کمان کی دھاک ہی
دل پریشان ہو تو چہرے نظر میں خاک ہی	کوچہ جانان بھی نذران جشتناکی ہی
صورت اہل جہان رخ ہشتناکی	تیغ ابرو کی فلک تک ای پروردگار ہی

<p> غمنی امن تک بنگ گل گریبان چاکری ره گیا پروه بخار دلسی راز عشق کا صحبت احباب لطف بم عالم ہی کہاں بی ملال ورنج رتبا خلق میں ملتا ہیں اوسکی کہنہ ذات تک عقل رسا کو دخل کیا کو ہی کیفیت سی خالی انقلاب اپنا ہیں بعد مردن بھی ہی گشتگی ہی پیش یا عمر ہر محبوتہ و بالا کیا قدر میں میں و صیحت گیسو چشم باریہوں رخ نہیں مگر خطا کیونکر کرتی قاتل کا میکشتی فی رنگ چمکا کر جلایا دکھ اور دامن شت جنومیں تنگ ہی ہستی ہی وج میںی مانا وہ اگر ہی عیسیٰ کروون نشین </p>	<p> دست آباد جهان صحرائی حشت ناک ہی واغ سی آتشکدہ پوشیدہ زیر خاک ہی زندگی نعمت ہی غافل خاک زیر خاک ہی ابرو می محراب کعبہ میری لگا چاک ہی پر شکستہ صید اسجا طائر اوراک ہی جام می مستونکو ساقی گردش افلاک ہی خاک کی نیچی بھی گردش افلاک ہی شیستہ ساعت فلک ہی خاک سیر خاکی ہی میری شکستہ نسبی نازہ حلقہ فتراک ہی سینکھنی کو ابرو و نمکی آتش شناک ہی شعلہ و پانیسی اسکار آتش شناک ہی جیب کیسا سینہ اپنا سو جگہ سی خاک ہی آسمان و ازیر طائر اوراک ہی </p>
---	--

نہ ہوتا ہی فیض عشق کی خاطر علاج
 روی انور سنی شہتاپ ہی لہ سیما
 تا عدم جا بنگی دم میں حاجت نہ بہرین
 عاقبت دلو نہ آیا بعد مردن ہی قرار
 ناتوانی کی لکیر بنگیا ہوں تنگ چشم
 میری سر پر پاؤں کہہ رہا لکیر گزار جانی خلق
 بعد مردن ہی نہیں جاتا وہ دلا کا اضطراب
 عیش ہی مان غم ہی مدیہ عمری مکینہ
 صورتِ سیما بشتہ ہوں طلعتی رنگ کا
 چھو لکرا اجا پسی جینی کی لذت کچھ نہیں
 کیا ہوا کو چسی او سکی زندگی میں دور
 موت کی پیغام سنی سکی لگاؤ کم نہیں

وز دوسر عاشق کو تیری صندلی پوشاک ہی
 نور کا عالم ہی اوسکا نور کی پوشاک ہی
 تو سن عمر و انکی سا لہاسی ڈاک ہی
 کہتی ہیں یک وان جسکو ہمار غیاک ہی
 خانہ زنجیر مجھو دشت وشت ناک ہی
 دامنِ شست جنون تیرا گریبان چاک ہی
 معدنِ سیما بیتاب سی سی خاک ہی
 تنگ ہی غنچہ چمن میں گل گریبان چاک ہی
 بہر عمرت خلق کو اکیر میری خاک ہی
 بعد اونکی خاک ہی دنیا کی سر پر خاک ہی
 پہنچن کی آخرو میں کربھانکی خاک ہی
 بہر عاشق جہانکا ایک اجل کی تاک ہی

جان لکیر ہی سیکو کچھ نہیں دیا ہی

دست ممسک مار گنج دولت ضحاک ہی

<p>جسم لطیف یارینج شبودولہن کی ہی بوشل گل عرق میں گل ماسمین کی ہی مٹی شرت پاک میں یہ کس چین کی کلیان ہین تیا کی یہ موتی سی سکد آ بی پروگی خدا نگر ہی شت خاک کی کہتی ہین لوگ دیکھی شیرین بان یار افسون چشم یار ہی کیا سحر سامر ہر دم نگاہ تیز سی جلتی ہین بر چہیان کیونکر شگفتہ وانغ بدن شکل گل ہون سب کا عدم میں یہ زمین ہنیا مہ خا ممکن ہنیں کہ پاؤں وہ رلہین میں پر جیتی ہین صل یار فیقت ہی اپنی موت</p>	<p>۲ گلہسی کہین پاؤہ کلی پرہن کی ہی مٹی زمین عطر تہاری بدنکی ہی پیو لوہن بوتام تہاری بن کی ہی بو عارضوہن صاف گل ماسمین کی ہی مرد کیوہن ہین میں حاجت کفن کی ہی کوثر میں سوت آپکی چاہ ذفنکی ہی تقریر معجزہ لب معجز سخن کی ہی قاتل یہ نوک سب ایگ بانگین کی ہی تاثیر آہ دل میں نسیم چین کی ہی کہتی ہین جسکو گور عمارت وطن کی ہی گردون پر اب داغ ہی شہرت چلن کی وہ رشک روح ہماری بدنکی ہی</p>
---	--

اوسکا مکان کہتی ہی کوچ کر گئی
 مستی میں تیرشتہ ویدار کیوں نہو
 کہتی ہیں آفتاب جی نہ جو ان عشق
 آزاد و دوجہانسی ہیں عاشقان
 اندر نہی تراکت پابند زلف یا
 کافور سہم ہی زخمی تیغ نگاہ کو
 بی زلف شکل شانہ بہرنگی چاکر دل
 کیا پیرن کی دست میں بڑی آؤ
 جانی ہوئی عدم کو کھلتی ہی تن جان
 مروی ہی جان باقی ہیں اونکی مصال
 کو و گران اوہمائی ہیں لست میں پانی
 بہتری ہوٹ پہونکی افزون ہی عشق
 کس کام کا وہ منہ ہی جو فیض زبان ہیں

جنت سمجھکی سمجھی عمارت وطن کی
 قنجان لعل یار عقیقہ مین کی ہی
 تصویر کہنہ اپنی یہ وانع کہن کی ہی
 پوشاک کی نہ فکر نہ حاجت کفن کی ہی
 زنجیر موج نہکت مشک خن کی ہی
 وقت میں چاندنی ہیں جاو کفن کی ہی
 حاجت ہماری نہ خود کو مشک خن کی ہی
 زیر مزار ہی ہی صورت کفن کی ہی
 الفت سراسی کہتی ہیں مہشت وطن کی ہی
 مانند روح جسم لطافت بدن کی ہی
 سچ ہی کہ کیا بساط پہلا کو کہن کی ہی
 شیرین کی تلخ بات قصا کو کہن کی ہی
 یوں دہان زخم بھی رت دہن کی ہی

<p>یہ چوڑی بھی ایک تہاڑی ہرن کی ہی شمسیر نوسی قدر زیادہ کہن کی ہی بو تل نعلین عطر کل مایمن کی ہی افزون سفرین قدر غریب الوطن کی نافیسی موم و مام غزال خن کی</p>	<p>انکھون کی شوخون فی غاصر اوڑا پریمین اور اصدون کی بڑبستی ہی آبرو ہلکو خیال ہی عرق روی مار کا آوارہ ہو کی ملتی ہی موتی کو آبرو زلنون فی تیری آنکھ کار تبہ بڑا دیا</p>
<p>دماغ ذائق نیت عاشق میں عشق میں مازہ بنت یہ برق قبای بدن کی ہی</p>	
<p>طاقت نہیں کلیم خدا کو کلام کے کچھ بھی ہی صورت ایک جگہ صبح و شام کے تصویر ہی تمام یہ یا و تمام کے کر ہی ہی عرش قصر ثریا مقام کے رخ ہی سحر تو زلف پہنچتی ہی شام کی قد پر خدانی او کی قیامت تمام کی</p>	<p>تقریر سحر ہی بت معجز خرام کے تعریف و وزلف سراسر تمام کے تعریف سننی مجبی رخ سحر خرام کی کیا مترت ہی س قمر خوش کلام کی جاگیر او کو حسن فی دمی و م و شام کی اعجاز پال ہی بت محشر خرام کی</p>

پہنچی ہی مثل بدر فلک پہ تو کیا حصول
 وہ ضیہ ہوں کہ کہتی ہیں جس پہ آنکھیں
 مرم کی ساریات تو فتمین کت گئی
 ساتی نہیں تو لطف ہی کیا بزم عشق کا
 سن سخی سوزنا لوئی آنسو نکل پڑی
 پر سیر زندگیسی رہا تا بزدلی کے
 بازار چڑھائی شمع چائین چڑھی تو کیا
 انی نام بریا ہی اوس شک مہر کا
 کیونکر مثال بکھی رخسار یاری
 یوسف کو کیوں کر عیم نہ کرنا غریبصر
 کیا فائدہ جو قتل مینا کا دور یہ
 ہستی میں نیستی تو غفلت کی دھوم
 مریکی بنگال ہی طبل نشان ملک

خود ہو گئی تمام جو نسل تمام کی
 تن ہی تنک کاہ مڑہ چشم دامن کی
 لیکن امید آج نہیں ہمو شام کی
 سجدہ کو احتیاج ہی اول امام کی
 نوبت مگر نہ آئی ہماری سلام کی
 تمنی حلال خیر ہی ہمہ حرام کی
 یوسف گری فطری تہا رسی غلام کی
 صورت کمال ملی ہی ماہ تمام کی
 صورت میں نقص داغ ہی ماہ تمام کی
 آقا کو ناگوار ہی قلت غلام کی
 اپنی فراق یار فی قلیا تمام کی
 خود ہی نشان ہو جو تنہا ہی نام کی
 کیا فائدہ جو دھوم ہی اپنی نام کی

<p>شاہ و گدا کی بعد فنا کیا تیر ہو۔ ما جنس شکل لاکہ بنائی تو کیا حصول باغی گمشدہ قتل مینا کا شور ہی محمود اور آریازہ برابر ہیں پیش عشق</p>	<p>ہر جاشہیں لاکہ بن میں ایک ایک نام کچھ کم نہیں ہی تیغ صحرایہ کی ساقی کو آرزو تھا ہی کلام کی کیا قید فیض عام میں ہی خاص عام کی</p>
<p>طبع سلیم برت بھی گویا کلیم ہے اعجاز عیسوی ہی فصاحت کلام کی</p>	
<p>فلک کا بتران سمندر کہتا ہی عجیب حسن بت خود پسند کہتا ہی برابر اپنی منزلت بلند کہتا ہی اسیر وہ ہیں کہ دیدار گل نصیب نہیں ہزار حریف یہ تجھی بعید ہی ای جان فنا کی بعید ہی لان ہیں گور کی مری گندہی ہیں بال نیکو نکر اولیٰ مری</p>	<p>وہ رتبہ سب سی پایہ بلند کہتا ہی مکان عکس سی آئینہ بند کہتا ہی ہلا ہی اور ہلا کی کندر کہتا ہی قفس غلاف سی صیاد بند کہتا ہی سیج ہو کی مچی در و مندر کہتا ہی یہ بیقرار دل در و مندر کہتا ہی کہ راہ کوچہ گیسو بھی بند کہتا ہی</p>

ہو اہی ام وہ کافر خدا کہہ کر
 تمام قامت موزوں کے عضو موزوں
 دعا قبول ہاں کب کسی کی ہوتی
 خدا غریب کی ستا ہی غیب فریاد
 یہ حسن کہ بشر کہتی ہیں انجمن رشید
 بجا ہی خال فی باپی جگہ جو عارض پر
 نہ پیر گردن محبوب پر چہر ہی ظالم
 بنی ہیں پنجہ خورشید پنجہ پر نور
 بنا ہوں مار گزیدہ خیال گیسوئی
 بشر تو کیا ہی ملک کا گزر نہیں تو تک
 وہ اپنی رسی جاسی ہی نہیں افسوس
 امیر کیوں بہک جائی دولت وزری
 بلا سی قیدی گیسو کا چھوٹنا معلوم

عجب مزاج بت خود پسند رکھتا
 وہ ہمیشہ جہان بند بند رکھتا ہی
 ہمیشہ باب اجابت وہ بند رکھتا ہی
 اثر عجیب دل دروند رکھتا ہی
 وہ رتبہ بدرسی ہی چار چند رکھتا ہی
 ہمیشہ بستر آتش سپند رکھتا ہی
 زبان صبر و رضا گو سپند رکھتا ہی
 بزرگ ہالہ نئی دست بند رکھتا ہی
 عجیب صدمہ فرقت گزند رکھتا ہی
 بلند عرش سی قصر بلند رکھتا ہی
 وہ دور و چر دل دروند رکھتا ہی
 کہ ہوش نشا بدین کب جو شمند رکھتا ہی
 فلک مزار میں ہی تختہ بند رکھتا ہی

<p>گنوی میں دتو وشتو گنو بند رکھتا ہی عجیب چین چین کی کند رکھتا ہی کمال اوج دل ارجمند رکھتا ہی</p>	<p>وقت سی اوکی نکھنا محال ہی ولکا مال یار ہی آفت ہی لہسا نیکو مواہی اوس قمر شک بدر پر شکت</p>
<p>کمال سہل سمجھتا ہی برق مرنی کو عجب مزاج وہ شکل پسند رکھتا ہی</p>	
<p>بانی قد خمدہ ہیں پانی نگاہ کی قربان تیری شرم کی صد فی نگاہ کی بنتی ہیں آسمان یہاں گرد راہ کی تاری کی کہاوتی شب بخت سیاہ کی بکلی نخل ہی نور میں جاو و نسی اوہ کی سر پاؤ پیری بوجہ سی اپنی کلاہ کی سب خطا ہیں تیر دل بگلیاہ کی چچک سہن نشان ہیں پانی نگاہ کی</p>	<p>شہری ہیں ہم ضعیف نسی چشم سیاہ کی سرمیسی اور رنگ ہیں چشم سیاہ کی عالی ہیں تہی مہر سی اوس شکاہ کی اونچی ہوئی شرابی وقت میں کی ایسی نہیں جمال رخ مہر و ماہ کی طالب نہیں ہیں سلطنت و تاج و جاہ کی کھل جائیگی اثر بھی نہیں آو آہ کی نازک ہیں گل حور سی اوس شکاہ کی</p>

کیا سوز غم فی میری جلائی دل و جگر
 کیونکر نہ سکو ویکہ کی انگہیں جڑ پئی
 آرا و ہو کی نہ نہ پہر اسدگی سی تو
 آہو کی دہوم دہام ہی غم کا ہجوم ہے
 افسان فی حسن یار و وجدان ہا دیا
 چہلنی ہی آسمان یہ تارسی نشان میں
 آہو سی فوج غم کی ہوئی اور بھی نمود
 کہتی ہیں لوگ ویکہ کی کھڑا چاند سا
 حد سی گذر گیا ہی ہمارا تو ماہِ سار
 بجا تمہاری ناز کی دلوں نہیں ہی تار
 اند میری جہان تو کچھ غم نہیں مجھی
 گہٹی میں نہ ریا کہ ہی ہم نجات پست
 زبانیں چشم ست کی ساری سیستان

آہو پہو لی غلٹی پائی نگاہ کی
 کانی بنی ہر صفت سی پائی نگاہ کی
 کیا لطف اٹھائی حضرت یوسف چاہ کی
 چڑھتی ہیں اب نشان ہماری سپاہ کی
 تارسی چٹک گئی شب لطف سیاہ کی
 رکتی نہیں ہیں تیر تمہاری نگاہ کی
 بجلی کی ہیں نشان ہماری سپاہ کی
 بخم فلک بنی ہیں ستارسی کلاہ کی
 دینگے عوض تباؤ وہ کس کس گناہ کی
 اوٹھتی ہیں جور و ظلم و ستم راہ راہ کی
 داغ جگر چراغ ہیں روز سیاہ کی
 آری کی نچی ہستی ہیں چاہ و نسی راہ کی
 آہو تمہاری ٹکڑی ہیں ہر سیاہ کی

ایجاد کس طریق کو تہی نہیں کیا
 پستی بشر کو زینہ رفعت ہی خلق میں
 زیر قدم زمین ٹکیوں آسمان ہو
 اسد فی کیا ہی اوسی آسمان حسن
 پر تو عیارضوں کی زمین آسمان ہی
 دیکھا جسی وہ انکھو نہیں عالم کی چرکیا
 اوسکا لباس کہنہ ہی یہ اطللس فلک
 رہبر ہیں اپنی حضرت عشق فلک جنا
 اسی آسمان کے ملی گان نشان کہیں
 اسی عندلیب فائدہ پہنچو وہ شوری
 تیغ گاہ تیرسی اسد کی امان
 خواب عدم سی چونک پڑ خفتہ گان خاک
 کیا اور نہ نوشت کی مطلب بیان ہون

موجود ہو تم جہان میں ہر ایک راہ کی
 یوسف عزیز ہو گئی گرنی سی چاہ کی
 بنتی ہیں تارسی گر کی تساری کلاہ کی
 خاک کی ہنشش پائی صنم مہر و ماہ کی
 دوسری تساری ہنسی ہیں چلنی میں اہ کی
 جاری ہیں فیض چشمہ فیض نگاہ کی
 پتی ہیں مہر و ماہ پرانی کلاہ کی
 نلتی ہنیں خضر کو پتی ل کی اہ کی
 چلتی ہیں تیر وقت جانائیں آہ کی
 ستا ہی نالی لالہ خواہ کی
 قبضی میں لالہ ہی سب عالم ناپا کی
 نالی بلند ہون جو دل خواہ کی
 عضو بدن تمام ہیں فتر گناہ کی

کیا اوس پری کو بزمِ جہانین سی چن لیا
 قائل ہیں برقِ اُپلی ہمتوں کا ہر سیکے

یہ غم فی گہلا کر مٹایا ہے مجھے	فلک فی زمین پر نپایا ہے مجھے
اثر جذبِ دل فی دکھایا ہے مجھی	کہان سی کہان کینچ لایا ہے مجھی
مٹانا اگر اونکو منظور تھا	یہ حیرت سی پہ کیوں بنایا ہے مجھی
غذا کی غذا ہو گیا جس درین	ہمیشہ غم دل فی دکھایا ہے مجھے
ہنہاں شکل جان ناتوانی سی ہون	کسینی نہ جامی مین پایا ہے مجھے
نہ آتا تو رسوا نہ ہوتا کہیے	یہ بہتان تو فی لگایا ہے مجھے
وہ آئی تو قائم قیامت ہوئی	مگر ہوش ہرگز نہ آیا ہے مجھے
گلی سبکی بیٹھی یہ چلائی دوست	بڑی مشکون سی اوٹھایا ہے مجھی
زمانی کی نیرنگیان کچھ نہ پوچھے	عجب دور ہر دم دکھایا ہے مجھی
کبھی صورتِ شیشہ بادہ کش	بہت چکیونسی رولایا ہے مجھے
کبھی مغلِ عشرت و عیش مین	ہنسائی کو سا غر بنایا ہے مجھی

<p>غضب چچ اوس بت کی زلفون کی ہی خدا تھا جو میں خال و رخسار پر یہ جھگڑا رہا کفر و اسلام کا جسی کہتی ہیں اہل ہستی عدم ہو خاک ہو کر جو پیوند خاک سکنا ہوں چہتی مسیحا ہیں پے اسی پر مسیحا وہ مشہور ہیں</p>	<p>خدا فی بلاسی بچایا مجھی عجب واقعہ پیش آیا مجھی نہ گاڑا نہ اوسنی جلایا مجھی جنون فی وہ صحرا دکھایا مجھی زمین میں کسی فی نہ پایا مجھی نہ مارا نہ تنی جلایا مجھی کیا قتل اپنا جلایا مجھی</p>
<p>جیسا نہ اوسنی لیا برق نام ہمیشہ پتی سی بٹایا مجھی</p>	
<p>نکو ہستی خدا جدا نہ کری وروقت میں نہ ہری لازم بیگنا ہو نکواب جو تا کا ہی شب وقت بھی ٹ دیتی ہم</p>	<p>ہم جدا تھی ہوں خدا نہ کری آدمی کب تک و وانا نہ کری تیر ہی چاہتی خطا نہ کری کیا کریں عمر اگر وانا نہ کری</p>

خوف لارم می میری نالی سی	یہ وہ مادہ کی جو خطانہ کری
آج کرتی ہیں وعدہ فروا	اس لہی عمر تا وقت نہ کری
مچھکو، سحر صنم میں مرنی دو	کوئی بہر خدا وادانہ کریے
سید ہی باتو نہیں ٹیڑھی ہوتی ہو	آؤمی کب تک گلانہ کریے
کچھ بن آتی نہیں یہ حیرت ہی	کیا کری عاشق اور کیا نہ کری
میں وہ بیمار ہوں اگر دیکھی	عیسیٰ چرخ بھی روانہ کری
وہ سیہ خانہ ہی یہ دہشت ناک	آؤمی کیا گذر قضا نہ کریے
خاک ہو کر رہوں اسی در پر	مچھکو برباد اگر ہوا نہ کریے
پر لگانی جو دکھ شوق وصال	پسہ وی راہ میں ہوا نہ کری
خاک سی بھی او نہیں گدورت ہی	مچھکو برباد کیون ہوا نہ کری
مرض سحر کا علاج ہی موت	کوئی تدا ب روانہ کریے
حق تعالیٰ کی ہاتھ ہی پروا	استحان بند کا خدا نہ کریے
می پلائی جو بزم میں سایہ	زند کیا ترک پارسانہ کری

پاؤن پر رنگ تو جھایا ہے	سرگرا نی کہیں جھانکری
ایک عیار ہی وہ شوق مزاج	اوس سی ڈرتا ہونین غانکری

جسکا طالب ہی جو چہا نہیں برق
نہیں ممکن کہ وہ عطا نکریے

وقت محبوب میں کسکو بد نما ہوش ہے	اشک نگیں میں ایسا لہو کا جو ش ہے
شوق قتل تا فلک پہنچا ہی کسکو ہوش ہے	چل ہی میں سا غم بی باک فشانوش ہے
وقت بازو مصیبت میں فقط اتنا ہی کام	سر کی آفت کی ادھانیکو چھانڈوش ہے
نیشش سی نہیں ہوتا کہی امیدوار	تم ہو دریا دل تہ بندہ رند و ریازوش ہے
دم نکل جاتی میرا دیکھ کر ایدای غم	آدمی سب ایک میں یہی لہو کا جوش ہے
موتیو نہیں لہ گیا آیا جو گرمی عیّت	جو ہری کہنی لگی و سکو جو اہر پوش ہے
لعل لب سی معدن یا قوت ہی گہاوت	کا نہیں جی نہیں کا جی ابر کوش ہے
دیکھنی سنی کو اوس چمکین بول چال	آنکھ نہ رکس ہی چمن میں گل ہر اسروش ہے
مرتبہ عالی نہیں پاتا اسفل مال سی	جانتی میں اہل دانش جنکو عقل ہوش ہے

<p>اس سی کیا ہوتا ہی دوزی گریا پوئ ہے ہر طرف گلزار عالم میں گلوں کا جوش ہے ہاتھ میں شیشہ بغل میں لبر منٹوں ہے و لولونکی ن میں لکھو عقل و دین کا جوش ہے جوش پروریائی فیض بادہ سر جوش ہے وقت نوشا نوش ہی ہنگام ناؤ توں ہے</p>	<p>سرکار تہ پاؤں کو ہرگز کہی ملتا نہیں نوجوان میں عشق ہی عیش کی سا مان ہے نیک و بد کی نحو دین کچھ نہیں مطلق خبر عالم مستی میں کہتی ہیں ہی سنسنگی بند ہیں آنکھیں ہی رٹ ہی ساقی جام ہے ہر چہ میدار خجی را امروز و غم فردا محو ہے</p>
<p>کچھ ترقی سی نہیں ہوتا ہی جو ہر چاہی مرتب میں برق کم سند سی سند پوش ہے</p>	
<p>بنوئی بندی میں لیکن نظر خدا پر ہی رجوع خلق خدا خلق میں ہوا پر ہی کہ زندگی کبھر منحصر غذا پر ہے کہی مشک ختن لٹ کو خطا پر ہے مزاج یا بہت اندون ہوا پر ہی</p>	<p>ہماری عقیدہ کشائی فقط دعا پر ہی پہر ہی ہمسی تو منہ پہر گیا زما یگا تپ فراق میں پر ہیز غم کریں کر نہیں ہی چین چین جی کچھ نسبت ہماری خاک کی نظر ہی بر باد ہے</p>

<p> ابو نسی دل جو بچا مار زلفت نی مارا دماغ خوش پر اپنا ہی خوش دماغی سی قیام آہ سی اپنا ہی صورت نگرس غضب ہی شکوہ جو رفلک لا غامو تمہارا جرم ہی کیا موت کا علاج نہیں ہماری بیڑ کا اندہ ہی نصیر و معین سوار و کھیل کی اوسکو یہ لوگ کہتی ہیں عیان نشان سعادت ہیں صبا چہرہ سی یہی خوشی ہی تو اچھا نہ انگلی حسب بغیر تیری بلای ہی ہم آہنہیں سکی لسی دماغ اوٹھائی جو سلطنت کا بار </p>	<p> غضب ستم ہی ستم پر بلا بلا پر ہی فتاوہ وہ بین کہ ستریری خاک پر ہی تمام ورتن ناتوان حصار پر ہی پسا جو دانہ تو کیا جرم سیما پر ہی قضا ہماری اداسی ادا قضا پر ہی کہ بار مرد کم شستی تو ماندا پر ہی رنگ بوی گل تر ہوا ہوا پر ہی تمہاری لفت سا کو شرف ہمار پر ہی ہماری موت و حیات اگلی رضا پر ہی کہ جذب گاہ تو موقوف کبریا پر ہی گمان کوہ گران سایہ ہمار پر ہی </p>
--	---

کیسی ہاتھ کب آتی ہی بق دولت عشق
 یہ اوسکی دین ہی قوت سب عطا پر ہی

<p> سالمین و کار ہمارا نہیں کوئی کس خبری شبیہ و رنگوش کو دیکھی مجنون کی فسانہ میں شاد و گیتی احوال شبہیہ بھی دیکھی کیا شمس و مری تیرہ وہ شب غم ہی کہ العطلت لہ سوار شب ہجر میں تاصبح کئی ہیں دریای محبت کالب گوری انجام حسرت ہی تھی مکھی ہی مکھی مر جان سو جانی صدقی ہیں و مال تو کیا ہی بجلی کا سہرا طلس کرو زمین لگاؤ کس بات میں عشاق ہی تم لگتی باہری </p>	<p> خیر فضل خدا اور سہارا نہیں کوئی ایسا تو فلک پر ہی ستارا نہیں کوئی اس مائی بہر تو اشارا نہیں کوئی نقشہ رخ پر نور کا سہارا نہیں کوئی بالای فلک نام کو تارا نہیں کوئی باقی فلک پر کا تارا نہیں کوئی بس اسکی سوا اور کنارا نہیں کوئی منطور نظر اور نظار نہیں کوئی اب تمسکی یا وہ ہمیں سارا نہیں کوئی زیبا نہیں اب و کنارا نہیں کوئی ول آج فلک آپسی ہارا نہیں کوئی </p>
---	--

اس کو چھین جو ایا گیا برق عدم کو
اتنگ پہر گھر کو دوبارا نہیں کوئی

تیری پرچہ این ہر مثل جان ہوتی ہی
 جھوٹ ہی کی شکل کہاں ہوتی ہے
 برق جس وقت روان طبع روان ہوتی
 جان جان روح روان جرجان ہوتی ہی
 یون تو مثل جہان جرجان ہوتی ہی
 کون کہتا ہی لطافت یہ وہاں ہوتی
 بات ہر ایک اشاری سی بیان ہوتی
 آتش عشق نہاں عین ہوتی ہی
 فی صورت ہی عجیب عیان ہوتی ہی
 تیری تیری یہ بات عیان ہوتی ہی
 ساتھ یار و نکاح فوس چہا پیرین
 تجکو خورشید جو کہتی ہیں دنیا
 کو کہن کیا ہی اگر وہ لب شیرین سی کہن

چشم خورشید ہی جسکو نگران ہوتی ہی
 صورت ایسی یہاں ہی وہاں ہوتی ہی
 موج کو شرم تقریر زبان ہوتی ہی
 تیری پرچہ این ہر مثل جان ہوتی ہی
 تم میں جو بات ہی وہاں میں کہاں ہوتی
 ایسی ہی روح روان جرجان ہوتی ہی
 ہر مژہ چشم فسونگر کو زبان ہوتی ہی
 آہ جو دلی نکلتی ہی ہواں ہوتی ہی
 زلف سنی شش رخسار وہاں ہوتی ہی
 موج می ہر لب جام زبان ہوتی ہی
 پتی چہ جانی ہیں جسوقت خزان ہوتی ہی
 او سکی یہ چاند سی تصویر کہاں ہوتی ہی
 جو غمی سن سی اپنی مہین ان ہوتی ہی

<p> باد ابروین تعجب سی لہو روتا ہوں قد غم گشتہ عاشق ہی کمان ابرو سہم جاتا ہوں جو ابرو وہ چڑھا لیتی ہیں لذت خون شہیدان فنا کیا کہی بجلو کا جو تہیشوت ہی کا نویسنو رنج انجام ہی شاو کی خوشی خاک کرین کیون نہوں انغ کس عاشق صاوت کو غنہ پر حق خاصیت شمشیر تغای اصل عیش دنیا کو نہیں عالم دنیا میں ثبات </p>	<p> منہ تو کھل جاتا ہی ظاہر کمان ہوتی ہی بہر دل تیر جگر و زلفان ہوتی ہی تیر بہر دل تیاب کمان تی ہی تیغ قاتل ہی م قتل بان تی ہی برو ہر آہ دل سوختہ جان تی ہی جاتی ہی فصل بہار تی خزان تی ہی واقعی دولت پارنیہ جوان تی ہی مرد کو گر بش ایام فسان ہوتی ہی دخت زرد وہی برسمین جوان تی ہی </p>
--	---

دیکھ کر رنگ چین و نہ روین کیونکر
 ہنسی پاتی ہی نہیں گل خزان تی

<p> آہ سی رنگ رخ یا رچک جاتا ہی بادہ دولت دنیا سی بہک جاتا ہی </p>	<p> جب ہوا چلتی ہی انکار وہک جاتا ہی جام کمطرفی کمطرف چمک جاتا ہی </p>
---	---

گوشه پرو و عارض جو سر که جاتا ہی
 طولت ہی غم بحرین صحت کی لیل
 بچکی حیات ہی و گل و مکھ کی میرتن زار
 یا و عارض فی جو انمین کیا پیر مجھی
 قصر مالکی و رفعت ہی کہ قاصر ہیں شعور
 سخت جانیسی عالم ہی جو نمین اپنا
 سنگی اور برہی رتبہ عالی پا کر
 تو وہ گل ہی کہ بچھی مکھ کی اسی دور و
 بقراری ہی اب دلو کہ ہر آہ کی ساتھ
 رفعت نالہ دل بی ارشی فی کہودی
 چار و بچا کہ گریبان با جشت میں
 و خل کیا کوئی بشر تا سر منزل پہنچی
 تیری یاد کی حسرت ہی یہاں تک و کم

چرخ پروین شید جیک جاتا ہی
 اچھا موٹا ہی جو بیا رنگ جاتا ہی
 خار ہو تا ہون جو بطور نمین کہک جاتا ہی
 ہر سر پر تو خوشیدی یک جاتا ہی
 طائر و ہم کی چڑھتی ہیں تھک جاتا ہی
 کوئی تہر جو لگتا ہی چک جاتا ہی
 اصل پر اپنی مگر پیر فلک جاتا ہی
 بلبل و قفس تنین ہر ک جاتا ہی
 جانہ جسم ہی سو جاسی مسک جاتا ہی
 فائدہ کیا ہی اگر تا فلک جاتا ہی
 ہاتھ پھنس جاتا ہی امن جو ایک جاتا ہی
 راہبر و دی الفت میں ہنس جاتا ہی
 مرنی مرنی ہی تم انکو نمین لک جاتا ہی

ایسی دیو ایسی لعینت لمر کی سنسی واہری شوق کہ قاصد سی ہماری پہلے رحم کر عہد جوانی ہی کچی خوب نہیں	بڑمین کیا کیا خبر غیب و بک جاتا ہی دل تیار ہوئی لپک جاتا ہی وقت آیا ہوا ہی سر فلک جاتا ہی
	وقت یار کی ای برق بھی تبا نہیں دل تڑپا ہی جو پہلو سی سرک جاتا ہی
محل رند خرابات ادب کی جا ہی جسنی دیکھا ہی رخ صاف و تکیا ہی دوسر کوں بہانہ حسین لیا ہی سامنی اپنی کسی اور کو رتبہ کیا ہی چشم دل طالب دیدار رخ زیبا ہی اگر عہد بازی کہیو سی جگر صحت ہی مہنہ کی کہتا ہوں یہ ہر بار فراموش جان بچنی کی نہیں لگو قلم لیا ہی	جام کی بندہ بن لب پنہ دہن مینا چشم بد و عجب آنکھ عجب نقشا ہی بندہ قائل ہی خدائیں و بت کیا ہی دل محبوب میں الفت سی ہماری جا ہی آنہ کوئی دکھا دی کہ مجھی سکنا ہی اسی سووی کی نہ ملنی کا مجھی سو دہی بوسہائی لب شیرین کا بھی لپکا ہی کیا تائیں کون عمر سحر سی حالت کیا ہی

عشق ہی اوس سی ہین جکا جہان شیدا
 عکس صاف گل عارض یہ تھلی زانی
 دو نوں عالم میں دسیکا بعد اچلو
 نہ پری کوئی ہی ایسی شہر ایسا ہی
 روز کی عدتی مست ہین عجیب بڑکا
 شاخا لونی ہین اوسکی مانا خانہ
 منہ میں کس طرح نہ منہ دیکھی پانی بہرا
 شجر طور شجر ہین چین عالم کے
 نام کو فرق ہی کچھ اسہین پس پیش
 چادر ماہ نی ہیک کی کیا چادر آب
 حسرت وصل میں آنکوش نہا ہی کسیر
 وقت یار سی کم قدر ہوئی ہین عا
 رتبہ دیتا ہی خدا صب لیاقت سکون

ہم کیلی ہین اوہرا و اوہو دنیا ہی
 جام می پنجہ ساقی ہین یدینا ہی
 ہنہ ہی سرو چین سایہ قد طوبا ہی
 سح ہی جوبات کر دم وہ تہین یابی
 آج ہی کل کی طرح محکو غم فدا ہی
 کس طرح گہر میں چہ چاہی قد طوبا
 سرسبز دوق لب یار میں لب دریا
 دست گل دین عرفانین کت ہوسا
 جو سچا ہی مانی ہین ہی موسا ہی
 چرخ اشکو نسی شب غم میں کت دریا
 بوسہ لینی کی لئی ہونٹ لب دریا ہی
 قطرہ دریا سی جو بل جاتی پھر دریا
 مور کو ایک قدم صحن زمین مچرا ہی

<p>غیر کو دیدہ و دافستہ بلا کر صاحب بیونامیٰ خنیتوں کی لپی آرایش ایم حسن کہلا عقدہ مکر کا تیری کرمیار کی تعریف ہی فرضی بھی حال عشق ہو گا جو کسی سی ٹوکلی گا احوال</p>	<p>آپ گہرا نکہو نین کرتی ہیں غضب کی جا ہی گلشن ہر دورنگی سی گل غنای نات سی موج آب گہر کینا ہی یون کہا کیجی خطِ نظر غنقا ہی ہم ہی پوچھیں گی مزاج آج کہو کیسا ہی</p>
<p>آپ سی آپ چلی آئینگی منت کیسی جذبہ عشق پر ای برقی ہمیں دعوای</p>	
<p>سنی جو کوئی ادسی غمی بیچ و تاب ہے ہمیشہ کوچ پر آما وہ پار کا رہتی قیامت اسی اوٹھاؤ جو پروہ عار دماغ بحث ہی کسکو جو گفتگو آجای وہ رنڈ ہیں کہ دعا ہی زبان پر جاری شراب خوار خرابات میں ہیں آباد</p>	<p>وہ نالی کیجی کہلیل کو بہی تاب ہی رہی ہی ہم جو یہاں رت جواب ہے نماہنتاب ہی پہرہ آفتاب رہی سوال شکنی پہر طاقت جواب رہی جلین قیب دل محتسب کباب ہی الہی تابا بدو وورہ شراب رہی</p>

وہ زندہ ہیں کہ جلی آتش حسد سی عدد قطعہ خدا کی فصل سی وقت کامیاب ہی
 وہ دور دور ہا زیر گردش گردون تعلیم شیشہ می آگ پر کباب ہی
 کمال حسن چہا پسی چہ نہیں سکھا واپسی شعلہ عارض سی بی نقاب ہی
 مال اسکا ہی غیر و کموتنی یاد کیا یہ غم نہیں ہی ہم مور و عتاب ہی
 فراق ماری سی یونکا اعتباری ہی ت فقط تمیز کی خاطر الگ خطاب ہی
 مال کار کو بعد از قناسب ایک ہیں برای نام جدا بحری حساب ہی
 بشر کو بحر جہانسی کنارہ لازم ہی جدا وصال میں ماری سب حساب ہی
 خدا کی واسطی قاصد یہ خط بھی لتیا جا کلمہ جو میرا کرین وقت پر جواب ہی
 اگر وہ بزم میں آئی کرینگی غش کہا کر عوض شرابی شیشو نہیں اب گلاب ہی
 ہمارا حال تم ای بق پوچھتی کیا ہو ہمیشہ عیش کیا دورہ شراب ہی
 کہی خیال ہی آیانہ دین و دنیا کا تمام عمر خرابات میں خراب ہی
 شب فراق کہاں اور روز حشر کہاں کہیں وہ کس سی ہم پر پھان عذاب ہی
 جو روکار ہوا پہلی ماجہ اپنا تو آپ سنی کا سب لوگ بحساب ہی

<p>میت اہل ہی جہانمین سرکش کو صدایہ قتل منیسی مجکو آتی ہی چو کچہ دلمین ہی کہدی زبانی بشر جہانمین تسی اپنی بکت ہی</p>	<p>فتاہی آب بقامین اگر حجاب رہی وہ بی شعور ہی جکویہاں حجاب ہی بغلیں شیشیہ می طاق پر کتاب ہی گہر کی قدر ہی حیک گہرین آب ہی</p>
<p>یہی ہی برق تما کہ روح بعد فنا نثار خاک مزار ابو تراب رہی</p>	
<p>یہ تپ تاب کیاں مہر جہاں تاب میں ہی جو ہر تیغ اجل سوج می تاب میں ہی شمع قندیل فلک گوشہ محراب میں ہی جو تصویر ہی ہی شیش نظر خواب میں ہی وانہ کب کو ہی ہلاخیز من مہتاب میں ہے میرے حاضری اسی دل حجاب میں ہی اثر آب بقا خجری آب میں ہی</p>	<p>شورش عشق جو داغ دل مہتاب میں ہے میکشی موت مجھی قوت احباب میں ہے داغ دل سی قد خم گشتہ فی پاپی فروغ بعد مردن ہی نظر آتی ہی تری صورت لاکھ بڑہ جاتی مگر فائدہ غلی نہیں کیا ہو مجکو نہیں بٹنی ویٹی دشمن جان آتی ہی انیسی عجب لذت ہی</p>

عکس گیسوی حسن و چندان اوسکا	وانغ خورشید قنات رخ متباین
باہر اوسکی خم گیسوی نہیں ل کوی	بحر و خار جهان حلقہ گر و آبین ہی
زہر امرت ہی کہیں آب بقا زہرین	بی سبب کونسی شی عالم اسابین ہی
و یکسر تجلو کیون گردن نیا جھک جا	یہ سلامی ہی تو داخل ادب آو آبین
ز لٹ بگولکی تصور میں بھی جیت نیند	سر مہ خواب اجل دین بخواب میں
زہر امرت ہو جو عکس مقدر ہو جابی	برق ہر موج سمندر کی لئی آب میں
جان تلبتہ دیدار نہون کیون اوسکی	کیا طیش چشمہ خورشید جہا تباہین ہی
ایک ہیں ایک جدا نام کو ہی اکسی ایک	آب گوہر میں اگر ہی تو صدف آبین ہی
کام آتی نہیں نیامی فی کی ثروت	فائدہ دولت بیدار اگر خوابین ہی
تیری انتو نکا نہیں عکس لب رنگین پر	شعلہ آتش باقوت نہان آب میں
میری غفلت سی نہیں کوئی چہا نہیں کا	چھلی کیا جانی جو یہ لطف مزہ خوابین
آبر و خلق میں بی طرف نہیں بڑھ سکتی	پانی دریا میں ہی جیسا وہی تالاب میں
جیسی طنیت ہو اوسی طماہی ہر و میسا	لعل پھر میں اگر ہی تو گہر آب میں

وَر مَقصود کی امید نہ کر دوں سچا | خارِ خسِ قسمت پر شد گردابِ سین

حشر کی بعد بھی غفلت نہ گئی باغِ نصیب

کیا قیامت کی برقِ آج ملکِ آبِ سین

<p>دیر پائی غم سی ماہ تہ نہ آیا گھر کسی خورشیدِ روی یار کی اسدِ روی صفا موسم کی احتیاج نہیں اہلِ جو کو خورشید و ماہتاب کا وہو کا ہی خلوت غیر و ن فی سد باب کیا ہی یہ جا بجا کیونکر کہیں باغی سنتی پین کا فنی خصت بھی اوس قیامت کی گم پین ہم صحت نس از کا چہنیا محال ہی آبِ بقای مر و کو خلق و حیا و جو جس طرح دق کاٹی ہیں اسد ہی گواہ</p>	<p>و تیا نہیں ہی نخلِ محبت شرب کیسے شہِ اہم نظارہ نہ پائی نظر کیسے رہتا نہیں ہی بی ٹرا پنا شجر کیسے دیکھا نہیں ہی آنکھ سی ایسا بشر کیسے پوچھی نہ میری حال کی و سکو خبر کیسے دیکھی نہیں ہی آنکھ سی ایسی کمر کیسے مخکو خدا دکھائی ایسی سحر کیسے پوشیدہ زلف سی نہیں ہوتی کمر کیسے مرتا نہیں ہی حشر ملک نامور کیسے سوئی نہیں فراق میں ہم رات کیسے</p>
---	---

مختلط شہری رکھتی ہی لگی ملائت | دیکھا نہیں ہی موم میں کوئی سر پہ

کیونکر نقاب مانع دیدار برق ہو

چھپا نہیں ہی چادر مہرہ سی قمر کبھی

چوٹ لگتی ہی واکر ماہرین بن رنگ سی | پنبہ داغ جنون ہی کم نہیں ہی رنگ سی

قتل پاوہ ہو کر آتی سو سو رنگ سی | وصل میں مہلت ملی کس وز ہمو جنگ سی

پاؤں تک ہر نہیں کہتا جنون بن رنگ سی | وسعت عالم میں تنگ کیا ہوں صحن تنگ سی

زخم دلا کوئی مرئی سوا مرہم نہیں | کاوش گان پاوہ ہی سلاح جنگ سی

دو شمع طور زلفین غرض روشن ہی | بنگلی آواز شعلہ لعل آتش رنگ سی

بہول جانی زمری بلبل جو ہر تین کبی | سخن آوہی کو کچھ نسبت نہیں انگ سی

بزم عالم کو دکھا کر اکھبر سر گردان کیا | دور ساغر کم نہیں ہی چرخ مینارنگ سی

سانس لیتا ہوں تو جیسی مسک جاتی تن | تنگ ہی روح روان اپنی لہا تنگ سی

جوش سخی سی پسینا ہو گیا سارا شہاب | رنگ لیتا ہی وٹیا اپنی رنگ سی

کلفت دلی تصویر میں ہی آتا نہیں | آئینہ سیا ہو جاتا ہی تر رنگ سی

سرخ پوشیکا تیتن دیکھنی والو لکوی	زنگ ہی مسکایان کی لباس تنگی
عارضی عیبوں ساری کہو دینی ذاتی تہز	چپ گئی تلوار کی جوہر و فوز زنگی
اور کیا دروہان تہمتی ظاہر حال	تنگی دلو ملا بھی ہاں تنگ سی
گو شہ عزت حصا حفظ روشن لکوی	مٹ گیا کھلا اگر کوئی شرارہ سنگی
ناتوانی پر سجاؤ زور اگر دکھلا بھی عشق	کھینچ لائی جذب میرا نکو سو فرنگی
عارضی افلاس سی اہل ہنر کو کیا ضرر	جوہر ذاتی ہنر جاتی و نور زنگی

شیر قالین اور ہی شیرستان برق

بوریا اپنا زیادہ ہی کہیں زنگ سی

قدر خم بنوین جاتی ہی اپنی تنگی	بنگیا یا قوت امرنگ جوش تنگی
شرم آتی ہی کہ کیا تشبیہ دیجی تنگی	لعل کو نسبت نہیں لعل لب خوش تنگی
وگلستان ہر گلی ازنگ بوی دیکر است	میکسی کیفیت نہیں ملتی کسیکو تنگی
زنگ جہا شرطی صحبت میں جاتا تنگی	خلقی ہوئی ہر جہا نہیں لعل امرنگی
ہر لبان میں رنگ سی عالم اور ہی	عاشق اونکو دیکھ لیتی ہر رنگی

سرو کھنٹی سطح تذلیل قد یار سے
 تیرہ نختی سی بڑا عمر روان کا مرتبہ
 مفلسی میں ہر غیرت زیادہ بڑھ گیا
 عشق نازک طبع کر دیا ہی اہل سوز کو
 پانی نازک کلک دست مانی و بہر او
 دوس پری پیکر کی چالین بھی قصہ ہیں
 دیکھتی ہیں چین گسوئی ارون تین
 تیرہ عالم ہو گیا او سکی سواری دیکھ کر
 شمع روشن پر تو خسار ہی اندر سی
 بادہ نوشی عارضی ہی اسکی کہ حاجت نہیں
 می کی کیا حاجت تھی ای سرو نمازت باز
 دکنی لکھی حکم دنیا نہیں تفعہ نہ کر
 جو ہر اہل سخن ہر گز کہی چہتی نہیں

شرم آتی ہی دوشی سیمہ دیجی لنگ سے
 کم نہیں تین سن ہمارا ایک شہزاد سے
 ہمیش قیمت ہو گئی تلوار اپنی زنگ سے
 شیشہ کر شیش بناتی ہیں جہانیں گے
 صفحہ رومی میں مانا ہوا از رنگ سے
 ہر قدم مانا ہی ست مانی از رنگ سی
 تیرہ خانہ ہی ہمارا کم نہیں از رنگ سی
 بڑھ گئی اپنی شب غم سایہ شہزاد سی
 آئینہ بھی کم نہیں ای شعلہ رومرنگ سی
 کیا می گلزنگ کو نسبت تمہار ہی رنگ سی
 رنگ عارض ہی یادہ بادہ گلزنگ سی
 یہ صد ہر دم نخلتی ہی مان رنگ سے
 کام کیا عالم میں ہی تیغ زبان کو رنگ سی

وطن ماورین برابر هر گد او شاه هی بی سهار کی روینا واقعی چلتا اینهن قطع جامی پر تمباری اطلس گون هی	بوریا هی کم نهنن یزین ارزنکی پوچی قدر عصا دست عصائی لنگی بنگی خورشید حشر آسمانی رنگی
کیا سر ایاکل عارض جسم یار آینه هی خاکساری سکیال انکسار آینه هی حیرت افزا جی جان گلی کذا آینه هی دخل کیا خورشید کی اندر نهان خورشید صاف طینت کو کدور قسی جهان مین حال پوشش سکندر ایک ہی یزین روپری پکیر دل عاشق ہی لی سکتا دل شکسته هون نظر آنی دین دین	آپ اپنی شکل سیاتی ہی محکو شرم برت با تہ مین لیتا اینهن مین آینه ہی رنگی
پہلو پشت و شکم سی بر مین چار آینه هی صاف دل ہین کدول آینه وار آینه ہی پر تور خسار سخی رشید زار آینه ہی آینی مین پر تور خسار یار آینه ہی صورت خورشید اپنا بی غبار آینه ہی دیدہ عبرت کو ہر لوح مزار آینه ہی نازکی سی نیچہ نازک کو بار آینه ہی یاد گیسو مین ہر استر تار آینه ہی	پہلو پشت و شکم سی بر مین چار آینه ہی صاف دل ہین کدول آینه وار آینه ہی پر تور خسار سخی رشید زار آینه ہی آینی مین پر تور خسار یار آینه ہی صورت خورشید اپنا بی غبار آینه ہی دیدہ عبرت کو ہر لوح مزار آینه ہی نازکی سی نیچہ نازک کو بار آینه ہی یاد گیسو مین ہر استر تار آینه ہی

عکس فی ملک عجب کو کر دیا ملک سخن
 کیا طلسم نو دکھاتا ہی رخ شفاف یار
 کیون سننی میں دل بتیاب جلکھ خاک ہو
 پہول جہتی ہیں دم زیت یہ عالم دہی
 دیکھتا ہوں اپنی رت عضو عضو میں
 زلف طارش سی رنگی ہی مانکی عیان
 دلکی بتیابی سی تنکواب نہیں گر شبات
 چو میں چلتی ہیں دل بتیاب پہ ہستی میں
 پر تو خسار سی ہر جا جہی ہیں
 سامنی پر تو کی تیری حاند کو رتبہ ہی کیا
 جوش حیرت سی نہیں باقی سیما ہی نام کو
 دیکھنی والی سمجھ جاتی ہیں رنج بانی
 چاند نیسی کم نہیں پر تو رخ پر نور کا

کیونسی نافہ شک تارا آئینہ ہی
 صورت شمع تھلی شعلہ بار آئینہ ہی
 میں جہون اوراوتی ہکھار آئینہ ہی
 پر تو خسار سی باغ و بہار آئینہ ہی
 صورت خورشید نور جسم بار آئینہ ہی
 انقلاب ہر کو لیل و نہار آئینہ ہی
 زلزلی آتی ہیں گہر میں بقرا آئینہ ہی
 سخت گوشتی ہمار سی سنگ آئینہ ہی
 مفضل محبوب میں بی اعتبار آئینہ ہی
 آفتاب حشر ای دون قار آئینہ ہی
 چشم پر غم آنسو ونسی ابدار آئینہ ہی
 بہر دل فرقت میں چشم انتظار آئینہ ہی
 ہر ورق گلزار میں ای گلزار آئینہ ہی

کہا نفسی آئی وہ قاصد جواو تن تک پہنچی
 یہی ہوس ہی کہ میں تاج و انعام سراوی
 و چہنٹ کی دسین نکالی ہزار ہا نشان
 یہ خوش بین عارض پڑھی عکس کہی
 رقیب بیٹی میں باہم یہ ربط خوب نہیں
 ہمیشہ طالب دنیا فقیہ رہتا ہی
 زیادہ داغ و غمی افزون ملال ہوتا
 زمانہ اشکو نفسی سرسبز ہو گیا تو کیا
 فلک کہتا ہی تو بڑے جاین تیز زبان میر
 دکھا دو منسکی اگر آب گوہر و ندان
 مزاج یار اگر آئی خود فروشی پر
 وہ حور تو ہی کہ تجھی اوڑھ لی کوئی
 عروج مرد کو عالم میں خاکساری

کیسکو اب نہیں ممکن ہمیری ہو جائی
 سپاہ غم کی تمنا ہی افسری ہو جائی
 جو نخل طور کو دعویٰ ہمیری ہو جائی
 بڑھی یہ وزہ کہ خورشید خاور تھی جائی
 کہیں نظر نہ لگی جنگ رگری ہو جائی
 حریف کو نہیں ممکن تو انگری ہو جائی
 دو چند بیج بڑھی جب تو انگری ہو جائی
 نہیں یہ دخل کہ گشت عمل مرئی ہو جائی
 عدو کو ناخن شمشیر لاغری ہو جائی
 تو غرق بحر حواس میں جو ہری ہو جائی
 تو جان بھکی دیت ہی شہر تھی ہو جائی
 بشر تو کیا ہی بی بال پر پری ہو جائی
 یہ چاہی پر پرواز بی پری ہو جائی

نہ پوچھی اثر آب تیغ قاتل کو	ہری ہون خم بدشاخ غم ہری ہو جا
لباس و خضر تر رہی صراحی مینما	اوتار و ن او سکو چو شیشی ہن تری جا
گر نظری سنی کیو کہ سخت جان ہونین	کہین بارہ سروہی کی دوری تری جا
شب خاق کی حالت نہ پوچھی صبا	جہین دوبارہ اگر اہلی جانہری تری جا
جو ایکبار لب یار پر نگاہ پڑی	کہی لعل کو تہریہ جو ہری ہو جا
قال کار مشیت کمال حکمت ہی	پسر کو زجر پدر مہر ماوری تری جا
جنائین تا بکجا اسی صنم نہ خوب نہیں	خدا سی خوف کرو بندہ پروری تری جا
وہانکی جانکو لازم ہی اوسیت ہی	ملک کو یہ نہیں ممکن ہمیری ہو جا
پیام مرگ محبت ہی واقعی ایجان	ہمین مدخل کہ دل دسی جانہری تری جا

نظری بق گراتی ہی ابروریزی

گہ ہی خشک اگر اشک کی تری ہو جا

عالم میں ہوم بس صنم ہونا کی ہی	بندی میں سلی بق یہ قدرت نڈکی
کیا ہوم آفت رخ حیرت نوا کی ہی	کستی میں جکولف وہ ناگن ہلاکی

شہرت سجا ہما نہیں دوس و نما کی ہی	ایسی بشر ہی تہی بینت خدا کی ہی
عاشق ہی قیادڑ کی پہچا ہی طلب	ہرشت استخوانگو تنہا ہما کی ہے
ثابت بھی ہوا مرض الموت ہجر ہی	میری دہان کو خواہش خدا کی ہی
کہتا ہی نی لونا کو سنکر وہ طعن ہی	سو آواز ورنہ کہ یہ کس بی نوا کی ہی
کعبہ ہو یا گشت ہو مسجد ہو یا کہ دیر	ہر ایک شاہراہ یہ دولت سرا کی ہی
کیونان کی سی پاؤں اولہین دم خرام	پازیبیج نکشت لٹ سا کی ہی
میری طرح جو صدقی ہوا اسکا کیا عجب	غل خدا میں آپ سعادت ہما کی ہی
تپ چڑھتی ہی سنگار سی رنارنگی	کتاب دنگو آتش رنگ خاکی ہی
کیا فائدہ طلاج سی ہونا جو تنہا ہوا	اسید ورم ہجر سی کسو تنفا کی ہی
اوہتی ہیں عاشقوں کی دل زار سی ہوتی	یہ کو تمہاری آتش رنگ خاکی ہی
رنگین دنگلیو نی ہو یا ہی بن حسن	ہر ایک کو یہ آتش رنگ خاکی ہی
پر دیمین حسن باریر ہا جوش حسن سے	صورت نہیں کہانی صورت جیا کی ہی
دشت ہوئی جو کوچہ جانا نہیں کیا عجب	تائیر مقام کی آب ہوا کی ہے

مچھلی سمندر آتش رنگ خاکی ہی	رنگین ہاتھ پہنچے خورشید بن گئی
زنجیر ساق عرش میں موج ہوا کی ہی	پابند دل ہی بہت گیسوی مایہ کا
اوپر کی زمین شہر کی دولت سر کی ہی	کو تارہ ہی کتہ خرد مار سا خیال
قاتل دہان زخم کو خواہش غذا کی ہی	تلوار اور کھانوں تو جینی سی سیر ہو
زنگ کو احتیاج چمن میں جھاکی ہی	قامت کی یاد چاہی اگھوئی عشق میں
ہنسر چڑھائی جبر میں فوج قضا کی ہی	رتہا ہی ات دن صف مزگان کا سنا
گردش برای رزق دیرسیا کی ہی	جو رنگ جہان میں بیفائدہ نہیں
بیکار زیر چرخ غذا سیا کی ہی	پتہ نہیں ہی مال ستم کو اور کا
چوٹی تمہاری سایہ بال بھاکی ہی	تم بادشاہ حسن ہو طرہ ہی اوسپر ہو

فرقت میں بق ہی ملک الموت کا علاج

پانی ہو اسی بند مناسی غذا کی ہی

خاک کی نیچی گئی عرش کی جانی والے	نرہ نامہ و پیغام کی لانی والی
ابو بیہوش ہیں ہٹھائیں تو اٹھائی والے	بی دمی جان نہیں نرم سی جانی والی

جانتی ہیں کہ نہیں پہر کی یہ آئی والی
 وہ کس طرح نہیں عدی پر آئی والی
 کہیں گے دیکھی فردا اسی قیامت فردا
 نیک بد و دونوں بار ہیں نکو کار و نکو
 آنکھ پر غرچہ ہاتا ہاں گراتا ہی غور
 روزِ ماحشر اسی طرح قیامت ہو گی
 چہرہ ناخوب نہیں لہو نکی دیوانہ نھا
 ذکر کیسیا یہ اوس کی لکھ کی ہوش ہو
 زور شور اپنی گئی ساتھ دل لانا کی
 فرس پر غیر طلب ہوتی ہیں اندر
 تہ ملک بار ہی ایجان سکد و شو نکو
 یکسا تمنی ہوت ہم اسی حسرت میں
 پہر کی سند اور دیکھ کہان جاتا ہی

کب خبر کرتی ہیں ہم لوگوں کی طانی والی
 پاؤں میں مہندی لکاتی ہیں بہانی والی
 چوکتی کب ہیں بہانی سی بہانی والی
 سب ہنر جانتی ہیں عیب چہانی والی
 چھوٹی ہو جاتی ہیں نظر و نکی ستانی والی
 تم سلامت رہو بند کی ستانی والی
 حشر توڑنگی یہ زنجیر ہلائی والی
 آنکھ پھول گئی یاد و لانی والی
 لب ہلا سکتی نہیں عیش ہلائی والی
 گر گئی نظر و نسی آنکھوں کی بچانی والی
 کوئی وہ اور میں احسان ہٹانی والی
 بہو کی دنیا سی چلی تیر کی کہانی والی
 قتل ہم ہو گئی اوہ نہ کی چہانی والی

کشتور عشق کی رسمیں عجیب و غریب ہیں	سلطنت کرتی ہیں سب کی چرائی والی
تیج ابرو کی پہلا پنج دکھائی کیا ہو	کینچ کر آئین ہون میں ہم ہیں اور انی والی
بند گئی میری آنکھوں کی ہو محفل میں	جل گئی دیکھ کی سب اک لکانی والی
اپنی نزدیکی کے کچھ راہ عدم دور نہیں	اوٹھکی جائیگی تو پھر ہم نہیں آنی والی
موت کا وقت ملی یہ نہیں ممکن ہرگز	روکتی سی ہی کہیں کتی ہیں جانی والی
تا بہ طغیانی نہیں جنت ہی کیاں قبول	گدڑی اس مٹھنی سی جاتی ہیں آنی والی
لذت عشق سی آگاہ نہیں تن پرور	خاقانہ کش ہم ہیں غم و بچ کی کہانی والی
خواب میں جذب سحر مثل خیال آتی ہیں	یہ بے ہالی ہیں جیسے چھلکی بلانی والی
منمو عالم دنیا ہی سرائی جبریت	جائینگے سوئی عدم خلوت میں آنی والی
بوریا ساتھ نہ چائیکا نہ تخت سلطان	سب برابر ہیں بشر خلق سی جانی والی
کوئی باقی نہ رہا ہی نہ ہی گا کوئی	بی نشان ہو گئی سب شان کہانی والی
نہ سکد رہی دارا بھی قیصر ہی نہ ہم	بی محتاج کہیں ہیں قمر بانی والی
اپنی اشار کا اسی حق نہ کیوں نہ رہا ہو	

ساتھ میں طائر مضمون کا اور ثانی والی

لب ہلاؤ تو ابھی اور ہی سامان ہو جا	جان سب سی قدم تک تن بجان ہو جا
نقش پاپہول بنیں وہ جو خرامان ہو جا	رہگذر سرو کی قدموں سی گلستان ہو جا
مین بون ہ مور جو شوق سر و سامان ہو جا	تخت طاؤس کف دست سلیمان ہو جا
کٹ مرین کھنٹی الی جو وہ عریان ہو جا	دولت حسن لٹی گنج شہیدان ہو جا
اور سامان ہو اگر بی سر و سامان ہو جا	چاک ہو جای گریان تو و امان ہو جا
پر وہ پوشی جہان پر وہ دری ہی میر	لاکھ دامن بون اگر پرزی گریان ہو جا
خانہ باغ آپکا جنت ہی خواصین جوین	جسکو داعوی غلامی ہو وہ غلمان ہو جا
غریبی تبتہ معزول نہیں کم ہوتا	نقص کیا نسخ اگر آیت قرآن ہو جا
رخ پر نور ہی مصحف ناطق تیرا	ہندوی چرخ جو دیکھی تو مسلمان ہو جا
ادیت اسی کہتی ہیں بڑا حسن یہی	بٹہی صحبت میں پی کی تو انسان ہو جا
آرزو ہی نہ کہلی راز محبت اپنا	پر وہ رہ جای ہمارا جو وہ عریان ہو جا
عشق و کھلائی اگر جلوہ کفر و اسلام	ہندو خالی صنم آیت قرآن ہو جا

<p>آسمان شش زین نیکی بیابان ہو جائے شیخ ہند و ہو جو ہند و ہو مسلمان ہو جائے سر و آرا و چین بندہ احسان ہو جائے لاکھ جانین ہوں اگر روح پریشان ہو جائے چشم الیوب سی ہر نوح کا طوفان ہو جائے نرپتی سینی میں دل کو ہر غطان ہو جائے آہ سوزانی فلک دیدہ گریان ہو جائے خون لسی گل ترغیچہ پیکان ہو جائے ومن گل سو اگر چاک گریبان ہو جائے چاک ہو اپنا گریبان تو دامن ہو جائے</p>	<p>میں ہوں وہ باویہ پچا کہ قدم بوسکیو ساری عالم سی طریقہ سی جد الفت کا سایہ افکن جو گلستان میں قد بالا ہو سج پہنچین جو بھی اور و نکو راحت تجسوت ضبط کو دیکھ کی میری ہی صبر کی تباہ آبر و مضطرب کمال کو دیتا ہی خدا تاری نیکر کہ لاشک میں پر ٹوٹین دشمن جانکو ہنسنا وون جو بد و ستم ہو زنگ جمجائی وحشت میں لہو میں روٹن پسج ہی ہر خیر کا ملتا ہی خس و خیمین</p>
	<p>دیکھی اور مصحف جہالت کو جو ناطق ای بر کلمہ پڑھ کی رہمن ہی مسلمان ہو جائے</p>
<p>کات شمشیر قصا کا جیش ابرو میں ہے</p>	<p>سر بسر کیا عالم جو ہر سر ہر مو میں ہے</p>

حسن عارض اسطہ رطل وکیوین ہے
 جوش بحر اشک شبنم کیوین ہے
 نوبہ کا عالم سراپا قاسم بلوین ہے
 سحر کی تاثیر عشق زکس جاوین ہے
 ایسی جان بخشی کہاں جگہ کیوین ہے
 اب نہیں بچی کی ہم دل حلقہ کیوین ہے
 عالم طوبی فقط کیا قاسم بلوین ہے
 کیا کہوں کیا نور تیری تار موین ہے
 کیا اثر اعجاز موسیٰ کا سر کیوین ہے
 دہرین یرو حرم دولت سرائی یارین ہے
 عاشق ترگان سمجھ کر کاوشن جانی یارین ہے
 عشق رُو زلف نی دونوں کیوین ہے
 ایک ہی سہ تو بند ہی سہ لاری یارین ہے
 در میان آن ناطق ز اہد و ہندوین ہے
 موج غم کی دانی میری آفسوین ہے
 کوئی ہم خیمہ نہیں ایسی ضیاء ازوین ہے
 معجزہ عیسیٰ بوی زلف غم جوین ہے
 مشک از فرخون وہ نافہ آہوین ہے
 جسکی بس میں جان تہی وہ اپنی قابوین ہے
 کوثر جنت لبوئی بوستان میں ہے
 عالم برق تجلی شعلہائی روین ہے
 مردک جادو کا پتلا زکس جاوین ہے
 کیون بیان داریا جگر از اہد و ہندوین ہے
 بات وہ کرتی ہو شتر جسکی ہر پہلوین ہے
 بعد مرون بھی قضیہ ز اہد و ہندوین ہے
 پھر تباؤ فقرہ کیا ز اہد و ہندوین ہے

ذر ذرہ اپنی جا پر آسمانی کم نہیں
 جان لب پر آئی پر شکوہ نہ آیا تلب
 عشق مگر گائیں پیاچین لسی بعد مرگ
 روتی بانکی تصویر فی کہا یا اور نور
 لاکھ شیرینی تصدق تلخی گنتا پر
 اہل عبرت باتی کرتی ہیں پید اپنی با
 آشنا با ہم سادی ہیں فور ربط سی
 کوئی تارا پر تو مہتاب سی خالی یں
 جان پنی پر نہ پیاچین لکی ہاتھ سی
 سیر عالم دیکھتی ہیں جہکا کر وقت فکر
 صورت شاخ بلورین میان ہیں نور
 دہی خدا خن تو عقدی کہول خلق است
 پنجہ خورشید کیا پنچی ہیں جوش نوری

عالم خورشید بہر مورہ جگنوین ہے
 دل خدا کی فضل سی سوت تک قابوین ہے
 ابتک وہ نشین کا فر عدد پہلوین ہے
 آبداری گوہر خورشید کی آنسوین ہے
 سو خطا بون کا تکلف ایک تیری ٹوین ہے
 فاختہ کیا جانتی ہی کیا نرا کو کوین ہے
 ہاتھ میں قین ہی ہی ورجو بازوین ہے
 تیر صوری رت ای پریر و میری آنسوین ہے
 بعد مردن بھی کھی فرہان پہلوین ہے
 خط جام جم ہماری کاسہ زانوین ہے
 کیا صباحت کیا تھلی کھی بازوین ہے
 دست شفقت کہ سر و نیزہ در گہلوین ہے
 عالم خط شاعی ساعد و بازوین ہے

نارغشو قونین ہی عاشق بلا لکیر بہن	شیر کو برآت ملی حشت اگر آہوین ہی
بنکی جگنو ہی نہ چمکا آفتاب روز شہر	کیا بلا اندھیر تیری کوچہ گیسوین ہے
خوش و مانع عالم سو دامن ہی جانی بہن	دل کند موج بوی زلف غبر بوین ہے
سیری چورنگ کی دکھین تماشا غبر ہی	بہیچنی تیغ دو دم چھلی بہان بازوین ہے

شمع ہی یاربق یا شمشیر عریان قصنا
صورت خط شاعری و شنی بازوین ہے

نہ ہوئی یار ملک اپنی سائی نہ ہوئے	بڑھ گئی ایسی کدورت کہ صفائی نہ ہوئے
بعد مرون ہی کسی طرح رسائی نہ ہوئے	خاکین ملکی ہی افسوس صفائی نہ ہوئے
مار سائی ہی مقدر کی سائی نہ ہوئے	ملکئی خاکین براپونسی صفائی نہ ہوئے
سر شویدہ کاسو دانہ گیا قتل کی بعد	ناخن تیغ ہی ہی عقدہ کسائی نہ ہوئے
فخ کیونکر نہ فقیر کا کرین تیری فقیر	بادشاہوں کو میر گدائی نہ ہوئے
تنگ ہستی کی طرح جاکی عدم میں ہی	وہ نون عالم میں کہیں میری سائی نہ ہوئے
اوس گل کی تصویر میں کئی وہ مالی	ایسی بلبل سی کہی نغمہ سرائی نہ ہوئے

<p> یوکی دل نہ پڑ گیا اوس ہی کہی لکاسال رنگ کہتی ہیں اسی لعل میں جھوٹ کہاں بڑہ گیا حسن خدا واد صم حد سی زیاد دل جو ناراض ہوں بگاری ہی باہم کا ملاپ دل رہا چاہہ نہ کھانین مثال سیاب دل مکر ہو تو پھر عشق جہان مٹی ہی نامہ کہتی ہیں کسی اور کو تو کیسا وہی اوسکا ہی جو تباہی سکھو کوئی بجلیان مینی گرا تین جو کہی میں پڑا جو گیا سوی عدم ہر نہ پھر ہستی میں </p>	<p> جان ہی مہی مگر مجھی گدا ہی نہ ہوئی کونسی شے ہی پر تو سی طلای نہ ہوئے کعبہ ولین ہی آذر کو سہا ہی نہ ہوئے کیا تکلف ہی جو طاہر مزین جدا ہی نہ ہوئے عمر بہر قید ہی عیفت کو رہا ہی نہ ہوئے خاکہ ملنا ہی جو باطن میں جنا ہی نہ ہوئے طائر و ہم و خرد کی ہی سائی نہ ہوئے اپنی وہ چیز نہیں جو کہ پرائی نہ ہوئے کونسی آہ شرر پار ہوا ہی نہ ہوئے جو پہنسا زلف میں پیراوسکی ہاتھی ہوئے </p>
---	--

زیب نیست سی ہی حسن خدا وادی رب

لٹ سی کہی مہندی خا ہی نہ ہوئی

<p>موتیوں کا ہیر خوش رنگ نہیں</p>	<p>وہی لٹ ہمارے حیرت میں</p>
-----------------------------------	------------------------------

کیا صباحت کیا لطافت کیا نازا گئی تھی
 شمع روشن جسم روشن صباوت پر امن میں
 جلوہ شمع تجلی عارض روشن میں
 اوڑ گیا چرخ چہارم پر ہند ناز و نس
 ولکی اولین کو نہ پوچھو کیا کہوں عالم ہی کیا
 تیرمی پر قونی بنایا چشم بنیا نوری
 شکل خسار و مژہ اچھی بردونوں میں
 کیا ڈرائی ہی کہا کر منہ شب ز فوات
 جرات ناکس کی حاصل شرافت چاہی
 ان سی لودہ ہو تو پھر تصدق جان و دل
 تنگی چہا ہونچ یاد آتی ہی مژگان تیر
 سایہ نخل و ادنی امین اللہ رسی نور
 ناتوانی نی کیا ہنسلی کو طوق پہنی

روح ہی تھیں کہ جسم بایر پر امن میں ہے
 حابہ فانوس کا عالم لباس تن میں ہے
 گل چراغ گل تہا رسی سانی گلشن میں ہے
 واہ اسی شکستہ سیاحان کیا توسن میں ہے
 لاغری ہی خار دامن جسم پر امن میں ہے
 سرمہ گرد و آفتاب حشر ہر روزن میں ہے
 خار بھی گل کی طرح آخر اسی گلشن میں ہے
 روشنی خورشیدی افزون دل روشن میں ہے
 جو ہر لباس کو ہر کب پہلا امن میں ہے
 کب پہلا ایسی واہٹ غمچہ سوسن میں ہے
 خار صحرائی جنون گل کی طرح دامن میں ہے
 کوٹ سچی تجلی کی چمک امن میں ہے
 ہر گز گردنسی بخیر گراں کہ نہیں ہے

دیکھ کر موسیٰ یہی کہتی قامت موزون
 سینہ واغوشی نہان ہی پر وہ داری
 شکل موعیش کرین کیونکر نہ اوسکو
 زرق ہی بی ناخن بقدر ہاتھ آنا نہیں
 نیکیا ماتم کہہ سوز فراق باری
 سنگدل بھی کئی خالی اوسکی جلوہ
 قید کی حاجت نہیں پابند زلف یار کو
 صاف طینت دوستی بھی گدڑ کرتی نہیں
 کیا ہی آلودہ لب مین تی انبت کی جان
 باگلی انگین لگی مین خلقت کی زیر قدم
 افعلا یہ ہر تیری ہاتھ ہی اشی شہسوار
 لال ہوٹوئی غایان انت مونی نہیں
 تم ہی یوانی ہوا پنی حسن پر میری طرح

جلوہ طوبی نہال ادنیٰ مین ہے
 دامن گل گریبان پنی پیراہن مین ہے
 عالم برق تجلی عارض دشمن مین ہے
 عقدہ ہر دانه بشر کی اسطیٰ حسن مین ہے
 بھرش نالہ ہر سرو چمن شبن مین ہے
 غیرت شمع تجلی ہر سر آہن مین ہے
 رشتہ الفت زیادہ طوق کی دین ہے
 خاک بھی مہ ہمارے مین دشمن مین ہے
 عقدہ عقدہ شریا نچھ سوسن مین ہے
 دین عاشق کی تپلی ہر سم توسن مین ہے
 ابلق آیام کا عالم تر نغم سن مین ہے
 کانچ کی نہان باقوت کی معدن مین ہے
 دودن ہون ہونین کرے ہی طوبی تر کرکون

<p>بالہ متاب طوق آہنی کر دینیں ہی نور خورشید و خشان پیر و زمین ہی شمع خورشید قیامت و دل مدفنیں ہی جام می گلا صاف عالم دیدہ روز زمین ہی حبیب میں گل پین کا تباہی ہاں زمین ہی موم ہو جا تا ہی تہرہ ارشاد زمین ہی</p>	<p>حسن نویسی و چندان صورت قمری ہوا تیری پرتوسی بہلا متاب کو نسبت کی بعد مرون نہی نہیں چاہیاں دسی ہا ست ہیں انگوٹسی اسکی بے دیوار تک گلشن عالم میں نون نکبہ کا ساتھ ہی کم نہیں گنسی اسکی نالہ و فریاد دل</p>
<p>کیا صفائی نک پانکو دیکھ کر کہتی ہیں بر بادہ گلگون لبالب شہتہ کر دینیں ہی</p>	
<p>ہنر ہر ذرہ خاک کف پا ہوتا ہے ہی ہوتا ہی جو منظورند ہوتا ہے لا و اور، دل بی سرو پا ہوتا ہے جس سی فی ہی امید اس گلا ہوتا ہے پوچھی کیا ہو شب جہ میں کیا ہوتا ہے</p>	<p>حسن قمار جو اعجاز نما ہوتا ہے ای صنف وصل کی تدبیر نوی کیا ہوتا ہے اوتیرن جیسی ہی فلک سی تو کیا ہوتا ہے شکوہ مینی جو کیا جانی شکایت نہیں نہیں تجا نہیں تجا نہیں تجا مانتا ہے</p>

کسی معشوق کو پایا نہ کہی سروسی کم
 بہرہ نخل کو سعادتی نہیں لاکہ بڑی
 خضر آگاہ لب یار کی بوسہ نہ نہیں
 بی اثر نالی نہیں آچا ڈری محکو
 کلم نہیں فوج اس اعلیٰ شش ابرو یار
 دست آویز یہ موجود ہی دل لینی کی
 زلف کو طول شب ہجر نیست کیا کی
 یون تو ہر روز قیامت ہی قہر جانسی
 کیا دلیری ہی کبٹ و چراغی دارد
 سلطنت خاکسی تیری و و پاس نہیں
 کیون تبتیہ ایسی است ہی عیش زار
 یون تکبر نہ کرد ہم ہی میں سخی او کی
 انصاف کہی نہیں ہر ملک کو نسبت

بہین جو ہوتا ہی و ہاتھ سوا ہوتا ہے
 پر پروازی کب زراغ ہا ہوتا ہے
 جان تک تہی ہیں عیش و میزا ہوتا ہے
 ابھی کہید بھی تو پھر دیکھی کیا ہوتا ہے
 طائر دل ہفت تیر قضا ہوتا ہے
 چور سب جانی ہیں دزد خا ہوتا ہے
 روز غم روز قیامت سی بڑا ہوتا ہے
 دیکھیں کب عدہ دیدار و فاما ہوتا ہے
 شمع خورشید فلک و زو خا ہوتا ہے
 سایہ مال ہما محکو بلا ہوتا ہے
 واقعی طول شب ہجر ملا ہوتا ہے
 سجدی بت کی ہیں جامی حوض ہوتا ہے
 آدمی آدمی کہ محبوب خدا ہوتا ہے

مرنی کی واسطی ہم میں تہین جینا ہو سب	روح رہ جاتی ہی جب جسم فنا ہوتا ہی
اسی سلیمان جہان غارت ہوئی گل تر	تخت ہم تیری لئی دوش صبا ہوتا ہی
سرخروئی ہی جہان میں سب سرسبزی	آب شیشری ہر زخم ہر اہوتا ہی
لذت بوسہ محبوبی خاموش نہیں	اب پہلا ہونٹ سی کہتے نٹ جلا ہوتا ہی
بدلی اشکو کی نخلتی میں لہو نسی آہیں	خاک اوڑا نیکی لئی آب ہوتا ہی
بیقرار کیا یہ عالم ہی کہ سیاب کی طرح	عضو سی عضو جدائی میں جدا ہوتا ہی
کب تک روج و جفا ہم ہی میں آخر آہیں	حال دل منہ سی کہیں کہہ تو گلا ہوتا ہی
غیر کارج ہی موزیکی لئی راحت جان	سانپ کی واسطی سم آب بقا ہوتا ہی

برق افتادہ وہ ہوں سلطنت عالم میں
تاج سرخز نقش کف پا ہوتا ہی

فصل گل آتی ہی عالم میں قیامت آئی	پہر خون بازہ ہوا پہر وہی آفت آئی
ہوش بس جاتی ہی جان پر آفت آئی	پہر زمین آپ میں آیا طبیعت آئی
پہر وہی آہی صیت ہی آفت آئی	روز و رات کی کٹا پہر شب فنت آئی

نقد و انفع دل متیاب بڑھی روز بروز	جب جنون ہو گیا ہوا بھی کہ دولت آئی
وای محرومی تقدیر مبتدر ویکھو	گہری جھوٹ چلی سامنی عورت آئی
رج بھی فیض سانی سی نہیں ہی خا	کہیت سرسبز ہوئی جب میں قات آئی
جائینگے ٹنگی بجائی ہوئی عاشق سرچ	شکر صد شکر کہ اب اپنی بھی نصبت آئی
کوسئی بات اپنی کنائی سی نہیں ہی خا	ہنس پڑی ہلکی گرد و دھوکو جوت آئی
ہیرین بڑھی شمس قمری حشت	پہر نظر کوئی نہ اسطر علی صورت آئی
اسو اسی محبی بجان کیا قاتل فی	باتہ من شام لیا میری جو نوبت آئی
ہمتو اپنوسی ہی بیگانہ ہوئی الفت	تم جو غیر ونسی ملی تکو نہ غیرت آئی
اوس سچا کی محبت میں مانا چھوٹا	سب سی پرہیز کیا جب تے قیامت آئی
بدلا ہر چیز کا دینا ہی خدا بند و نکو	کام کچھ عشق صنم میں ریاضت آئی
زور شور اوسکا بڑا میں جگ کھنا وقت	نا تو ان جسم ہوا روح میں طاقت آئی
آمد و رفت شب و صبح کا ہنگام ہی ایک	نوبت صبح بجی اپنی جو نوبت آئی
عشق میں جان گئی ضبط اسی کہتی ہیں	تالاب گور لبو نہ نہ شکایت آئی

گھٹ ول نی کیا اور بھی مٹی محلو
بڑہ کیا غصہ خاکی جو کہ ورت آئے

برق ہم آج نہ کہنگی سحر کی صورت
دن مرم کی کٹا پہر شب فبت آنی

صحت مروم عالم نظریار میں ہے
کیا چمک ذرۂ خاک قدم یار میں ہے
جسکو جو چاہتی موجود ہی بی قیمت
کان گفتار کی شاہد ہیں تجر قمار کی انگہ
کون عالم میں خریدار نہیں ہی تیرا
وہیکہ حسن بدن قتل ہوئی حافی میں
جانب ابر و خمدار کچا جاتا ہوں
عیش و شوق ہی عالم میں وصال عاشق
صاف پائی لطافت ہی انوسبت کا
وقت و عارض و پستان فی کہا یا طوبی

پتلی عیسیٰ کی جگہ زر گس پار میں ہے
مثل خورشید خیال و زرن یواریں ہے
کونسی شہ کی کمی الکی بازار میں ہے
کسکو تشکیک مان و کمرار میں ہے
فہوم موسیف کی فقط مصر کی بازار میں ہے
آب شیر قضا کا لبد یار میں ہے
جسم عاشق کا خمیر الکی تلوار میں ہے
بال سیرا تین آرا الکی تلوار میں ہے
عالم موج گہر رشتہ زار میں ہے
سیب و رمان و بھی نخل قد یار میں ہے

<p>چشمہ فیض میں کیاں ہیں قصر و سلطان لاکھ زریور ہی صنم تجھ کو پسینا آنا نیرہ بختی سی عیان و غم نہونی پایا مینی راست پر ایسا جان تصدق عثمان سامنا موت کا رہتا ہی شب و قین کرونا فکھان جسکو بتائی کو یہ دیکھلو عارض نہ پور عرق میں ڈو ای قمر کوں نہیں اسکو ہلال خورشید</p>	<p>رو دیوار کہاں گلشن رخسار میں ہے عالم سلک کھرشتہ زنا میں ہے رخ خورشید نہاں لطف شب تار میں ہے حور جنت چمن گلشن رخسار میں ہے سمرنہ خواب اجل دیدہ بیدار میں ہے ہاں مگر کہتی کرہ رشتہ زنا میں ہے چشمہ آب بقا آتش رخسار میں ہے اپنی بالذات عیبا برو خدا میں ہے</p>
<p>کلفت غمسی اشک میں ٹٹی انی برت پردہ خاک مگر چشم گہر بار میں ہے</p>	
<p>عیان ہی صنعت اللہ کی قدر کا کسی ڈوبیا ایک عالم کو تساہل سی تجاہل سی گلو کو رنگ نہایت نہیں جو غیر گلے</p>	<p>بنائیں میں سر طوبی کی پیر لطف سبیل سی نیا طوفان اٹھتا آب شمشیر تغافل سی کمر بار یک ہی خط کا چشم بھیل سی</p>

اگر اوسے وقت کو نہیں کہتی تامل سی	چمن ہجی فصل گل چن شش اشک بیل سی
ہوئی لٹ فی برہم کیا مجموعہ عالم	چمن کسیر پشیاں ہو گیا کسبوسیل سی
لگی ہستی میں ایک بین بلبلو کی اسکی جامی بہ	ہنا ہی صاف بلبل شہم کو یا شہم بلبل سی
ہو رہی تھی عاشق و عاشقہ سرو و شہ	سلف گھٹن جنت ہوا شہم بلبل سی
بڑھایا گریہ عاشق فی معشوق کو عالم	ملا پانی گلوں کو جوش آب اشک بلبل سی
کیا تھی فی اسے رستی تو ل فلسفی باطل	بنی ہن دور سی علقی سر کسبوسیل سی
زمانہ رنج و راحت وصل و فراق کا	برابر رات دن ہیں س پر کیا قدر کا کل
ہمساج کھل لکلا کر تو ہم سمجھی کالی شکی	تہا تہ کم نہیں اوسکا صدی خندہ سی
مباحث لطافت سی و پی کی یہ ظاہر	بھی ہی چادر مہ مار موج نکلت گل سی
ہو رہی ہیں عاشق و شہرانی کی محبت	چمکتی ہی مئی گانگ جام شہم بلبل سی

عجبت ہی فکر مدنی کی کیا تیر سی حاصل

نہیں کوئی ہی تکیہ خلق میں بہتر توکل سی

وصل میں ت شب غم کی خبر ہوتی ہی

فال بد ہی کہو یہ کہ سحر ہوتی ہی

آفتابی رخ انوری قمر ہوتی ہی
 واور حسی سن کہ پرچہ این قمر ہوتی
 جان جاتی ہی وقت میں سحر ہوتی
 کیمیا فقر ہی اکسیر نظر ہوتی
 خلق میں خلق خدا دست نگر ہوتی
 ابھی چاہوں توج شب سحر ہوتی
 ورنہ ہر رُو حکو قالب کی خبر ہوتی
 بی پر ی خلق میں افسانہ کو پر ہوتی
 تیر جلاؤ کی شمشیر نظر ہوتی
 کونسی لوی کی شمشیر نظر ہوتی
 چشم پوشی غضب ہی میں تر ہوتی
 عکس مٹی ج ہو اسلک گہر ہوتی
 شمع کمر کی لئی داغ جگر ہوتی

مہر کب یہ ضیا ای گل تر ہوتی ہی
 خیرہ قطارہ غارض سی نظر ہوتی
 صاف کید بھی کس طرح بسر ہوتی
 خاک قانع کو ز معدن نہ رہوتی
 یہ بیضا کف بہت ہی سخاوت اعجاز
 پاس آب سی ٹالی نہیں کرتا ورنہ
 میری حالت نہیں اس لٹ پراؤ سکھو
 شہرہ اوڑنی کی لئی عجزی عالم میں
 گردش چشم فسون ساز ہی بی شبہ
 بجلیاں گتی ہیں بجلی نہیں دیکھی ایسی
 جھسی گہر گہر کی برسنا نہیں دکھا جاتا
 یہ صفائی ہی کہ چھپتی ہی ہیں نہتیں
 وقت یار میں گہر میری طرح جلتا

نور یہی اثر حسن اسی کہتی ہیں۔	عارضہ یار کی تصویر رقم ہوتی ہی
وصل کس شخص فی کیا ہی سہا ہی کھی	آنی پانی نہین شب کسہر ہوتی ہی
لو کہ آکی تعجب سی گلی ملتی ہیں	عید ہوتی ہی شب غم جو سحر ہوتی ہی
رشتہ کو ہر کیا جو کہون زیبا ہی	عقدہ مات سین پیدہ کمر ہوتی ہی
صور سی کم نہین نالی ہی شب فتنہ کی	گو رکی مرد و نکو زندہ نکلی خبر ہوتی ہی
نکتہ یاری ہو لو نکلی چہری ہی تلو	موج ہوئی گل خسار نظر ہوتی ہی
شب فتنہ کی غذا ہو نسی خدا محرم ہی	کو نسی وکی زندہ نکو خبر ہوتی ہی
اہل زری کہی امید رکہ حاصل کی	بی مخلق میں شاخ گل تر ہوتی ہی
نسا کی دور و نسی یوانہ بنا ما ہی بھی	موج می سلسلہ پای نظر ہوتی ہی
تیرہ بختی سی عاری ہی غوغا رخ یار	زلف شب کیو رخسار سحر ہوتی ہی

برق شمیر نظر برق اگر ہی ای بق

اولغ سی مہر عاری ہی سہر ہوتی ہی

کیون غم سی مہر قضا کی جہان کی شعلہ میں یار کی فرقت میں ہاکی جہان کی

مانع اشک ہوئی آہ رسا کی جھونکی	جان اوڑی ابر بہار کیو ہوا کی جھونکی
علقہ گیسو پر خم دہن اڑو رہیں	اکس طرح اکو دل نہ میں قضا کی جھونکی
جانیں جان بہیں بوش اوڑی جاتی ہیں	رکھتی ہیں اکی مای تو بلا کی جھونکی
نہیں طاقست بھی تارا کی ریشی کی	سخت و شوارہ میں نہ ان خرا کی جھونکی
گل چکی نہیں بلبل کی طرح مالان میں	کہ نہیں آہیں فشت میں ہوا کی جھونکی
اکو بکوس کی طرح ضعف آوارہ ہوں	بھونکدین بہا میں اکاش ہوا کی جھونکی
شورش آہ سی میں سکودھا و تیا ہوں	بہر گل نالہ بلبل میں ہوا کی جھونکی
دل جلو نکود و غمی ہی اعل کا پیغام	شمع کی دشمن جانی میں ہوا کی جھونکی
میری آہوں سی دل خاک و ہل جاتی ہیں	زلزلہ مجھ کو دکھاتی ہیں ہوا کی جھونکی
نورق چرخ ہی اشکو میں تباہ آہوں سی	غرق کرتی ہیں جہاز و نکو ہوا کی جھونکی
میری آہوں سی فروغ رخ پر نور ہوا	اور بھر کاتی ہیں آتش کو ہوا کی جھونکی
ہمیں آہوں سی چراغ رخ روشن کو ضرر	مہر تک نہیں بکتی ہیں ہوا کی جھونکی
رات دن غشہ میری نہیں ہی آرام	بھونکی دیتی ہیں مچھی آب فدا کی جھونکی

<p>گرم آہونسی جلایا درخ روشن بین دور مقصد سی کہا پیر ہن خاکی نے نہیں گہوارہ گرد و غم کی کو آرام شمع خاموش ہوٹن مجھ کو حادثہ سی</p>	<p>شعلی نہ جاتی میں آتش ہو کی چھوٹے مانع راہ میں امان قبلا کی چھوٹے بیہوشی دیتی میں کہ جسے ہو کی چھوٹے کیا فلک مجھ کو دکھاتا ہی ہو کی چھوٹے</p>
<p>نہجست زلف سی ایسی بق معطرین دماغ دم عیسیٰ میں نہجی باد صبا کی چھوٹے</p>	
<p>رشتہ شمع تجلی رشتہ ناز سے موج بوی جسم نازک رشتہ ناز سے کشتی عمر روان کالج بیڑا پار سے جیب کا محتاج اپنا زخم دامن دار ہی حاک سی بدتر زمین میں گو شہوار ہی سامنی ناقد کی تہرور شہوار ہی سنگ ہی موقع پر اپنی گو شہوار ہی</p>	<p>نور کا عالم ہی جوش حسن جسم باری ہی سرسبز روح مجسم وہ بت عیاری ہی رور ہا ہون جوش اشک چشم دریا باز سے دوسرا ہی ارا قتل میں در کاری ہی کام جو اپنی نہ آئی مال ہی بیکاری ہی بہر جو ہر آدمی کو جو ہری در کاری ہی کوئی شئی ایسی نہیں عالم میں جو بیکار ہے</p>

<p> واه کیا تا نیر زخم ابروئی خمداری ز یو معشوق وصل عاشقان یاری روربان چون فصل باران فراق یار کلفت دل و لکی خاطر مانع دیداری زندگی نظاره زلف و چین یاری و لکورش کب و یا او من و ش کی یاری پاؤن پهلای موی سوتی بین کبیری بند بند جسم نالان ہی مثال مرغ دل باعث یاد خدا عشق بت کافر هوا زندگانی کما اظلمات کیسوسی ملا فقره تعویذ سر پر ویکه طاهر هوا ز هر دنیا هو کیا ایجان تیری صلح سلطنت پای جو کیا واه پر رو خواب </p>	<p> نیز آبی تیغ سی میری لہو کی دہاری ہاتھ میرا اوس گل کی گل کی ہاری ہر قرہ جوش الم سی پر دریا بار ہی فی الحقیقت بی بصیرت آدمی یواری و لکو آب خضر جام شربت دیداری آئینہ عکس رخ انور صیورت داری سایہ شمشیر ابرو سایہ دیواری ہجر میں استخوان متعارف موسیقاری رشتہ تسبیح اپنا رشتہ زما ری چشمہ آب بقا محکود ہان یاری روز محشر طرہ زلف واز یاری خار مرگان لطف سی محکوز بان یاری آنکھ کو دیدار اوس کا دولت پیری </p>
---	--

بهر غم من یار کردی یاری قاتل واری	با دبان کشتی تن زخم و امنداری
جام گل نشایسی لوسی و نون نگین	با دوه گلگون علاج ز کس بیماری
کیون مجبورو یکینه کردین کین ساری قریب	و انهای تنی عاشق تیغ جوهری
اشتیاق دل با دیتی پر و آب کا	قید جبین من نهوده چو کلهی بازاری
کلفت دلی ز کها اب سیلی کام کا	زنگ آلوده هوا جو آینه بیکاری
و یکینی گردش نصیبو کی ساجا با نهین	آیای حرج گردان سایه دیواری
کوچه محبوبی قدیم او هست نهین	پای خسته عاشقو نکو طالع بیداری
پهژ و دو مجکودا پر عسی صحت هو چکی	کیا علاج اسکا که خود چشم صمغ بیماری

خرمن امید پر کرنی هین پیهم بکلیان
برق و دوا آه اپنا ابر آتش بار سیه

نو که مرگان بهر زخم دل مداوا هو گئی	سوزن عسی زبان چشم گویا هو گئی
غرق کیا روئی میری ساری دنیا هو گئی	کهکشان حرج اختر عرج دریا هو گئی
پاس تلکی تل نهین ہی عارض ز نور پر	زهر و باهم شتر سی موکی جوزا هو گئی

حسن دنا ہو گیا تیری سر پر نوری	زلیف شکوے کی چوٹیکا طرا ہو گئی
دیکھ کر نشوونما ہی دست پاکہتی یونگ	بڑھ کی ہر ڈالی نہال قدین طوبی ہو گئی
تار چمکی عکس عارض سی نقاب یار کی	مہر کو گویا کرن سونیکا سہرا ہو گئی
پہر گیا عالم جو دیکھا اور عالم یار کا	اس طرف میری طری فی ساری دنیا ہو گئی
کاوش فر گانسی چمپنی ہو گئی بایں نظر	سوزن عینی بان خار صحر ہو گئی
عشق میں ہستی نہیں انسانکو ہر گز نہیں	اہل دنیا کی نظر میں حور دنیا ہو گئی
کو انکھیں باقی ہیں اس سر کی دیدار	نرگس شہلا چمن میں چشم بنیا ہو گئی

یہ اثر ہی است کا فز کی رنگ سرخ کا

برق جیوت کہی سونیکا پتلا ہو گئی

جب بلند آتش عارض کا شرار ہو جائے	سرخ قندیل چراغ یہ بیضا ہو جائے
روغن عیسیٰ جو روشن رخ زیبا ہو جائے	زلیف سرو و و چراغ یہ بیضا ہو جائے
گرم جوت نہا نہیں شعلہ ہو جائے	آگ پانچین لگی آگ کا دریا ہو جائے
سج معشوق کہتا ہی و رنگی کی بہا	لال پیلا و اگر ہو گل رخا ہو جائے

خرد کو ربط بزرگو کا بڑا دیتا ہی
 آنکھیں پھیری قیامت ہوزمانہ بد
 کیا مجب جوش جوانی میں یہ جو بن چکی
 شور مئی لی کر صحرے عاشق دم غسل
 سختیاں باد و کش عشق کو میں راحت جان
 عارض صبح دکھا دوں جی عیان رخ
 تو نہ پاس تو غمخانہ ہی عشرت خانہ
 حسرت شربت دیداری تا ہی جہان
 تیری محزون کی وہ ربی میں کیا ہو سیکو
 دیو کی دیو کو سو دیا ہو جو دیکھی لہن
 جوش پر آجی دریا جی صغائی تن یار
 دہن تنگ سی انبات کروں غمقا کو

قطرہ دریا سی جو طجائی تو دریا ہو جا
 ساری نیائی ساری سرسی نئی دنیا ہو جا
 پٹیا پٹیا تن پر نور میں لچکا ہو جا
 موج بحر زبان لب دریا ہو جا
 کوہ غم و لکونہ کیون پنیہ دنیا ہو جا
 آہ میں کہن چون تو زلف شب یلدا ہو جا
 نخل ماتم بھی فردوس میں طوبی ہو جا
 تو معالج ہو تو بیمار سیجا ہو جا
 خاک پر گر کی فلک دامن صحر ہو جا
 جن چہڑی پر نو کی سر پر چھی سا با ہو جا
 مرغ نظارہ عاشق بظوریا ہو جا
 جو ہر فرد عیان ای در کیا ہو جا

ظرف سی نام جد میں بنیں سب ایک بنیں

کونسا آب ہی ایسا کہ نہ ویریا ہو جای

سامنی حوصلہ عشق کی دنیا کم ہی	جوشِ محبت ہی بہت سوت صحرایم ہی
جو کہوں سکی عوض کم ہی جاناکم ہی	بوسنی نیا چھنی بس سنکی فقط کیا کم ہی
رات دن کیون برابر ہوں مجھ قین	کیا قد یار سی کیوئی چلیپا کم ہی
لب عیسیٰ کی سراپا ہنم میں عجا	کونسی بات میں وہ سرو تننا کم ہی
حشر کی وزی فزون ہی کہیں نہ وقت	زندگی وصل کی شب سی ہی یاد اکم ہی
قد و کہا کر نکرو اور قیامت برپا	حشر کی اسطی کیا ہجر میں نالاکم ہی
داع پر داع عبت دیتی ہو بجان مجھ	کیا نشانی کی لئی آپکا چہلا کم ہی
قدر سفل کی ترقی سی نہیں بڑہ جانی	کیا ہو اسایہ قدسی قد بالا کم ہی
دخل خرومی برزگی کو عنایت میں	قدین تجھی ہی حسن میں طبع بالکم ہی
بحر عالم نہیں آنکھو میں سمانامیری	قطرہ اشک سی ہی نظر ویند بیا کم ہی
تو ہی اسادہ روان کھر جی شائستہ	قد ہر ایجان جم حسن ہی ریا کم ہی
صبح ہوگی ہی قہقہی کا نہیں ورسا	طول میں نفسی رلف شب یلدا کم ہی

کو پتہ زلف میں کہو نیکو پہنائیں ہو جب جانِ نبی کی لہی کیا شب یدلہ کم ہی

بی می نائیں پہنچ نہ سہنی کی انکو راسی برق
وانع کیواسطی کیا پتہ میبنا کم ہی

نامسی ڈولی زیارت حیات ہو گئی
جب تصور کر لیا او کی زیارت ہو گئی
پرچی لکھکر ہتھیا ہوں جو رہائی عیش کے
جب پڑی سنی زیارت نور کی مانع یہ ہیں
بڑھ گئی حدیسی ماوہ آفتاب حسن یار
چاندنی فی چاند کو مہر منور کر دیا
شر قامت سی کیا اوستی تو منی عرض کیے
ایسی جینی پر پین تہر کہ مرنا خوب ہی
مٹ گیا پر سیکھو نسی بطکم ہوتا نہیں
اونچلیان اٹھنی لکین آیا جو وہ سرور وان
آہ سوزان مجھ کو انگشت شہادت ہو گئی
نام کی تسبیح و درہمیں زیارت ہو گئی
کو نگشتی کی مچھی و شمیم خدمت ہو گئی
شمع کو و طور انگشت شہادت ہو گئی
گا چلی کرتی کف بحر لطافت ہو گئی
پر تور خسار سی اوسکہ حرارت ہو گئی
شکل دکھلاؤ مجھی قائم قیامت ہو گئی
سخت جانی حرمین سنگت مت ہو گئی
خاک اور کر بعد مردن رحمت ہو گئی
باغچین میں شاخ انگشت شہادت ہو گئی

گروٹ لایم سی جاتی ہی حرص ہوا	ایسی ہی آسمان سنگ قناعت ہوئی
کم نہیں دشمن می دشمن کا جو کوئی دوست	جو صبر میرا ہوا او کو عداوت ہوئی

بار غم فی برق آخر یہ خمیدہ کر دیا
لوح پیشانی بھی سنگ قناعت ہوئی

بند ہو جای کہیں انکھیں فراغت ہو جائے	اس طرف ہی نظر چشم غماست ہو جائے
آج ہی کل کا وفا وعدہ رویت ہو جائے	قد و کہا و بختی فردا ہی قیامت ہو جائے
لا کہ نعمت فریون ہو کہ کی لذت ہو جائے	وہی نعمت ہی جو فانی میں غماست ہو جائے
وہی تو رنگت وہی صورت ہو جائے	اوسکی صورت کی دکھائی کی جو صورت ہو جائے
جوش و خروش میں گر بج ہو راحت ہو جائے	پنبہ و اغ خون سنگ ملامت ہو جائے
آدمی کیا نہ کہوں چال خدا سی اپنا	کہیں ایسا نہ ہو اوست کی شکایت ہو جائے
یہ ہی نظر نوی اگر نزع میں دیکھی وہ صبح	تلخ می تو ہمیں جینی کی جلاوت ہو جائے
تو اگر سیر کو جائی تو زیارت کی لہی	سر و گلزار میں انگشت شہادت ہو جائے
ہنہیں منظور ہی ملتا تو نہ ملتی ایجان	میرا دل لی جو لیا می غماست ہو جائے

کیا سختی دوران ہی جوان مرد و نیکو	کیونق قانع کو محک سنگ قناعت ہو جا
عیب بین کو ہنر اہل ہنری چڑھی	کیونق ایمنی سی بد شکل کو نفرت ہو جا
عکس مہر رخ تابانکی اوسے تاب کہا	چاندنی میں اگر مٹی حرارت ہو جا
شہرت اوڑ جائی اگر شعر کہون غزلت میں	مرغ مضمون پر عنقائی فصاحت ہو جا
اس زانی میں نی چالین میں لٹی زر	دوستی جس سی کر کی عداوت ہو جا
بوستان رخ محبوب کی اوصاف پوچھ	باغ فردوس گلستان کی حکایت ہو جا
آج کل اولیٰ ہی تقدیر کہ اولہا ہی مزاج	دشمنی چاہی اوس کی محبت ہو جا
جام چمکنے ن ساقی ہو جو آئی ساقی	شیشہ میحانی میں انگشت اشارت ہو جا
ترک لذات سی ملتا ہی مزاج حق کا	استخوان بہر ہا نعمت خیرت ہو جا
تا توانی فی عنایات سی کہا محروم	آسیا میری لٹی سایہ رحمت ہو جا
خاک پاکم نہیں اکسیری اسی سم بدن	کیسیا ہی جو غبار درو ولت ہو جا
سر کہ انگور میں زخونکی شراب خون ہو	ہنسکی بی پردہ جو وہ کان ملحت ہو جا
اصل جس چیز کی ہی ہی ہی صفت او	بہر می تلخی می کیونق حلاوت ہو جا

<p>تیرگی بختونکی اوڑجای حضور رخ پائے استخوان دین سگ جانانکو ہما اوڑجے</p>	<p>شب غم غم غم فریادی لطافت ہو جائے سب کو حسرت ہی حاصل سعادت ہو جائے</p>
<p>نقد دل لکھی اگر بوسہ غرض وہ دین لوٹ سمجھوں مجھی اسی وقت غنیمت ہو جائے</p>	
<p>بسکہ منظور فطر و صف جمال خالی ہی بی ہزار نسا نکو انسان ہوتا ہی بال بہر ابرو گنج ہی سلک در موج عورت دہشت و زوئی کہتی ہیں ہم خوف کون پابند تعلق قید ہستی میں نہیں لبک جب چلتا ہی کہتا ہی قہقہے مار کر کیون صدمہ کم اوسکو دیکھ کر ہر گل ہی بنگیا سر پہ دو پٹیا جال جالی لوٹ کا خاکساری پر نہ جانا پہرہ لاپتہائی کا</p>	<p>طار مضمون عالی مرغ زرین بال ہی مثل الخشب ششم منہ میں زبان ہی تیغ ہندی صنم مالی سی لال مال ہی بہر شمشیر حواشے پیر بختی ڈال ہی بہر سر بلبل بیان اندر نفس کی حال ہی کتنی بیوہ ہیں شاعر یہ ہماری چال ہی بلبل رنگ گل خسار گلگون لال ہی لال انگیا کی نہیں چریا نفس میں لال ہی نرم باتو نہیں جواو پھاتا ہی سکا جال ہی</p>

گنجی تار و نکی ہر و نکی عوض آمدنی	و و رو کر و و ن کن دان جلتہ خلخال ہی
صد نہ آہ دل بتیا بسی ہمتی ہی لفت	خانہ زنجیرین ہی آج کل بہو نچال ہی
کم نہیں تار نطرسی بار کا خط شعاع	ویدہ خورشید رومی صاف پتلی خال ہی
حال دل ظاہر ہی تحیر و جہ خاموشی پوچھ	حاجت گفتن نہیں کج باز باج خال ہی
جب سنی کہا ہی تجھی ل ہی ہمارا و بدین	حال کہنی کی نہیں طاق کہ اتمک حال ہی
جانکی صدی عیان ہیں دنی رخساری	ایسی صورت بہر حال روح صورت حال ہی
چاند جب دیکھا شب فقیہن آبا محکو غش	مین سجھا یار کار دسی ہر گال ہی
جان ہی بن قتی روح جسم عقل و ہوش	مال کیسا جو ہمار ہی تمہارا مال ہی
میری آنکھوں سی نکوینات جاری اشک ہو	مین جو دیوانہ ہوں مجھ پر شورش الطفال ہی

وہ شکستہ حال ہوں اشریف الی

برق و لکنا توٹنا و بخت کا بال ہی

جو کام کسی سی نہ ہو وہ کام کر نیگی	ہذا نام کر نیگی تمہیں ہم نام کر نیگی
گل چینی رخسار گل اندام کر نیگی	ہم دامن نظارہ کو پہو لام کر نیگی

کندم کس طرح چاکہ ہی دل روزا لسی
 کیونکر کہیں عاشق سی نہیں اونکو محبت
 خنخانی مبارک رہیں یون گرم نہ ہوں
 وہ مہر کہتا ہی کہ اب چوڑ کی پٹی
 رکھتی ہیں روت تو چہیا مینگی و گھو
 ویکھو گی تماشا جو تماشکو وہ آئے
 بہکت کس طرح رنگ اوڑائیگی حسن کا
 تم لاؤ رخ و زلف سی زرات بلات
 ممکن نہیں بنانم ہو غیری مل کر
 بی پروہ ہو شکیو تو ہو جائیگی بس صبح
 و لکونہ پہا نا کہ پریشان رہیگی
 کہتا ہی مجھی اچھین جی ملکی وہ شوخ
 ہم عاشق گیسو ہیں و رنگی نہیں بہا

پس کر بسر انکی دوش ایام کرینگی
 ہم مرقی ہیں کس طرح وہ آرام کرینگی
 ہم گور کی تنہانی میں آرام کرینگی
 پیدا سحر حشر کی ہم شام کرینگی
 صیتا دین مٹی میں نہاں ام کرینگی
 سائی سی غیاں لٹ سر بام کرینگی
 ہر گل کو نظر سی گل بادام کرینگی
 ویکھو گی جو ہم ہی سحر و شام کرینگی
 ہم مرقی تھیں مور و الزام کرینگی
 مہتاب کو خورشید لب بام کرینگی
 وہ سچ ہم ہی لٹ سیدہ فام کرینگی
 کیون آتی ہیں چپ کر بھی نام کرینگی
 مشکین تجھی ای ابلق ایام کرینگی

اوس مہر کی دعوت کا سراپا نام کر نیگی	در کار سوا لاکہ ز رواج جنون ہی
منہ لگتی ہی بوسی کی طلب کرنی لگی برت	یہ آج ہی کل وصل کا پیغام کر نیگی
آنکھ کو دیکھنی سی رنٹہ ملتای کب پہلا سیپ سی بی چاک گہر ملتای خوب انعام یہ ای شک فر ملتای درو کساتہ دعاؤ نکو اثر ملتای کب پہلا سیپ کو پہراو سکا گہر ملتای اکت گل سی کسی گلزارین ر ملتای سرو سی کسکو زمانی مین ٹر ملتای پہلی والانسسی انساکو در ملتای صدف چشم سی رورو کی گہر ملتای جان دینی کی لئی انکو جگر ملتای	تجسما محبوب کب ای شک فر ملتای کاشی پیٹ کو جب غیر کی ز ر ملتای دلکی دینی کا عوض داغ جگر ملتای آہ بکیں ہی اجابت کی لئی تیر دعا جو گیا ہاتھ سی ہرگز وہ نہیں ہاتھ آتا بہر و باغ جہانین نہیں ہوتا کوئی آپ محتاج ہی جو غیر کو وہ کیا دیگا بی علی سہ نہیں ممکن کہ بنی تک پونھی ریج کی بعد یہاں تی ہی اہست حاصل بد بلا عاشق جاننا زمین تو دیکھو

<p> دماغ دل نزع میں دیتی ہیں مجھ بت دیکھو ساری دنیا بھی الاهی مقام الفت عمر گرو شہین کٹی پاؤں تجس میں کسی منزل یا رفقہ و پرو حرم نام کو کعبہ و دیر کو بھی یارسی خالی پایا جو معتد ہیں مکانوں کی یہاں قیام نہیں اسی رتسی جہڑی لگتی ہی برسات کی بیخاطر و نسی چلنی ہوں کلچا دیکھو سر کی بال ایسی گہنی ہیں کہ چہی ہی منوشگافی سی اگر لاکھ جس کہی دماغ کہا کہا کی بسر کرتی ہیں تہاوتھا </p>	<p> کیا دم کوچ ہیں زاو سفر ملتا ہی دل میں سہی لئی عشق سی گہر ملتا ہی نہ کہیں ہیں ملتی ہیں نہ گہر ملتا ہی کب کسی قصر میں رشک قمر ملتا ہی وہ نہیں ملتی مگر نام کو گہر ملتا ہی نہر جگہ رہنی کو ازاد کی گہر ملتا ہی تجھیں طور ابر کا ای دیدہ تر ملتا ہی مجسا عاشق ہی کہیں سنیہ سپر ملتا ہی کب پہلا اونکا ہمیں موسی کمر ملتا ہی ملکی بالون میں کب سے کمر ملتا ہی جو مقدار کا ہی ای شک قمر ملتا ہی </p>
--	---

بہر و اہل قاہوتی میں عشق سی
 سرو سی عشق کامل کو تر ملتا ہی

ایسی کہی نہونگی فرشتی ہی نور کے
 صانع فی تیرے گل نابی ہین نور کے
 حضرت ہی دی کی مسافر ہین دور کے
 تیرا خیال رخ ہی ضیا بخش مثل مہر
 مرا جلی طرح دست نگار نیسی کہل گہا
 گانہ صبح حشر کی تمعین ہین بھگیاں
 رنگ صبح عارض تابا نیکی عکس سے
 بعد از فنا ہی مالہ عشاق قہر ہین
 ملہا ہی آسمانی صبح و شام رزق
 لذت فراق وصال کی دونوں ہین لکھو ہر
 زلفین ہین شام صبح کا تر کا جبین ہی
 عکس رخ صبح ہی چٹکی ہی چاند
 وہ ماہ بہر سر جو دریا پر آگیا

جو رونی شور و ہول سمجھتی ہین دور کے
 کیسو ہین ابر برق تجلی طور کی
 جاتی ہین موی خلد کہ عاشق ہین جو
 کاسی سرو نیکی سنگتی ساغر بلور کی
 خورشید حشر پخی ہین شاخ بلور کی
 پر نور و دونوں ہین تہ کنول ہین بلور کی
 لالی کی پہول سنگتی ساغر بلور کی
 قبر و نیسی چل ہی ہین تمنجی قبور کی
 خورشید و ماہ کلجی ہین اپنی تنور کی
 بوسی و ہان باری کی لد و ہین بلور کی
 قربان تیرے نور کی صدقی ظہور کی
 گلشن میں نخل جہاڑنی ہین بلور کی
 جام حباب سنگتی ساغر بلور کے

سنی لکی جو باغ میں نہ غیر چین
 باعث ثواب و عفو کی جرم و گناہ میں
 ثابت ہو ایہ دست بلورین یاری
 زنجیر زلف یار کی پابند عشق میں
 رسم کی رسم کی پچلی تیری سامنی
 کیا بعد ظاہری ہی جو ہو قرب باطنی
 حیرت قرار کیوں لب نگین باریہوں
 ربط ولی ضرور ہی بت کی واسطی
 تیری رض سحر مسیحا سی کم نہیں
 حاصل کسی ہی تھے اونی ہی ہیں بعد
 ہم جنس کی سہا رسی نہایت ہی
 طوفان مینی رو کی اوہا یا جو بحرین
 رہتی ہیں آپ چشم تصور کی سامنی

شبنم سی وی ہر گل خندان سبور کے
 حکو ملی کی حور مقررین قصور کی
 پہنچی نہیں شگونی میں شاخ بلور کی
 لنگر میں اپنی برق تجلی طور کی
 اور جائیں تجکو دیکھہ کی اوسان سبور کے
 حاضر میں اپنی پاس محب و رور کی
 دیکھی نہ ہو نگلی لعل کہی کوہ طور کی
 نزدیک اپنی ایک میں نزدیک دور کی
 بنی میں نالی صورتوں ناصبور کی
 نزدیک جانی ہیں جنہیں لوگ دور کی
 پیونٹی کو تنگی ہوتی ہیں بحر عبور کی
 کشتی نوح بنگلی بحری حضور کی
 مضمون جو جہتی ہیں زمین و دور دور کے

آزاد و دوجا نسی مخبون عشق بین
فیدی بین پیر چرخ مقید شعور کی

اوسکا عذاب کم نہیں شش و نیرت
دو زخ ہزاروں بدلی ہیں ہر قصور کی

نام عالم میں ہی بات خدا تارہ جا
چھوٹا چاہو مجھی پس کی پامال کرو
بہشت ہی ناپین گی مین عالم
یار آتا ہی چڑی کیون لگی اشکو نکی
مار گیسو کو اگر خواہیں دیکھی کوئی
مر کی اوششت کو طی آج کیا ہی
گوزی بوسوفسی غنیت ہی بارت
منہ نہ کہلو او یہ باتیں نہیں اچھی
وصل میں شوق یہ کہتا ہی کم نہیں
پردہ خاک میں چپ جاؤں توں پروا ہجا
نہیں ایگان کسی چال میں بند ہجا
دخل کیا ہی جو کہیں خلوت میں ہجا
یہ تمنای کہ وہ سرو تنہا ہجا
سانپ سونگھی اثر زہری تار ہجا
منہ جس راہ میں امی سرو تنہا ہجا
سجدہ شکر کریں ہم جو یہ نقشار ہجا
مین ہی کہ بیٹھوں اگر آپ کو پہ کیا ہجا
کوئی دلکن ہو س ای ل شہ ہجا

۵

وصل اوس حسی ای بق مقرر ہوگا

وخل کیا عاشق صادق کی تیار ہجرت

<p>شاد ہوتا ہی لیم اور کی بربادی ہے ہجر کی نجات والہ ہول گئی شادی ہے خون کی چھٹی دل مظلوم کی بربادی ہے جوشش اشک سی مین چپکا تھیں دل ہی مجبور گرفتار بلا ہونی مین شکر صد شکر کہ تم غم کی تو قابل سمجھی نی ٹھہرو کی ہی بانج جہان میں تو کیا نیک و بد صنعت صانع ہی نہیں طعن کیا چل کی ہر وقت نہی چال سکھائیں چا آدمیت نہیں انسان کی ہونیکو ضرور پاؤن نگی نہیں عشاق فقط سرگردا</p>	<p>چند کو کم نہیں یرانہ بھی آبادی ہے وصل کار روز نہیں کم شب وادی ہے حشر ہو گا اثر نالہ فریادی ہے کھل گیا گنج گہریل کی بربادی ہے کیا خبر صید کو صیاد کی صیادی ہے شاد ہونے میں نالہ شاد کی شادی ہے قتید بہتری کہیں سرو کی آزادی ہے چوب مجبور ہی خردا مین خرا دی ہے تونی شاکر و کیا خرچ کو اوستادی ہے وصف حد کی آتی نہیں جدا دی ہے نگی سر مہر ہی اوس کی بیدادی ہے</p>
--	--

اپنی کردار مین ناچار ہی ظالم ای برت

فائدہ پہنچین فریح کو جلا دیتی

تو تو نظر و نین تو قصہ ابھی کیسو ہو جا	حسرت دل زہی تیر تر از و ہو جا
سورِ فرقت سی جلی دل تو عیان ہو جا	مہر داغ اپنی لئی آیت رو ہو جا
سامنی بدر کی صورت جو عیان ہو جا	گہنکی خورشید فلک صورت ابرو ہو جا
جب عیان بالونسی رخسار پر ابرو ہو جا	ماہ نوحیب صبح شب کیسو ہو جا
تیرہ آنکھو نین جہان ہو جو نہان ہو جا	نقشہ شب سحر صورت ابرو ہو جا
چشم گردون ہی پیچی اگر آہن کھین	انحر ایک ایک شب ہجر من آئسو جا
مردی جی او نہیں اشارونسی اکرات کو	مغز ہر سخن زنگس جادو ہو جا
بونی شک آتی ہی تل تل سی عجب تیرے	لاف میں خال جو ہونا فائسو ہو جا
حسن بڑہ جای اگر باتین نہ خوش آتسو	گو ہر گوش چراغ شب کیسو ہو جا
ایسی تقدیر کہاں دیکھیں جو اونکی خسا	نہیں امکان کہ صبح شب کیسو ہو جا
وہ سہی قد جو تماشیکے لئی آئیکلے	عرق شرم سی ہر سرو لب جو ہو جا
تو ہی وہ سرو چمن میں جو کہی آئیکلے	پای بوسی کی لئی ہونٹ لب جو ہو جا

<p>چھوڑ دی پٹی اگر چاند سی رخسار و پر عیب ہم صحبت ہم درد ہی ہی اپنا کرمی حسن کی دن میں تو کتر و او بال رات کی بوہی ہوئی رنگ کی صورت دل پر دماغ کو او لہا کی تاشا دیکھو رنگ دیکھی جو کہی میری سیدہ خانی کا روشنی کا جو خیال آئی شب یلدا میں</p>	<p>اوڑ چلی بالونسی ای جان پری تو ہو جا ہاتھ جو ہا ہو تو ناقص ابھی باز ہو جا روز رخسار بڑی کم شب گیسو ہو جا بوی گیسو کا لقب چاہی شب ہو جا چشم خورشید چراغ شب گیسو ہو جا چاندنی درسی سسگر گل شب ہو جا شمع مہتاب مجھی دیدہ آہو ہو جا</p>
<p>دیکھ لیجی گا جو اسی ماہ تھا ہوتا ہے وصل کی رات ڈہر کی میں کٹی وقت کے رزق بحس کو بھی دیتا ہی کریم رزق ہجر معشوق پیام اجل عاشق ہے</p>	<p>قد موزون کوہ کہا دجی کہی اسی برت اسک سی قمر بونکی سر و لب جو ہو جا</p>
<p>کیا کہیں تہسی شب ہجر میں کیا ہوتا ہے آپ کی جانی کی دن دیکھتی کیا ہوتا ہے دہن گور کی انسان غذا ہوتا ہے روح کی چھٹی سی انسان فنا ہوتا ہے</p>	<p>کیا کہیں تہسی شب ہجر میں کیا ہوتا ہے آپ کی جانی کی دن دیکھتی کیا ہوتا ہے دہن گور کی انسان غذا ہوتا ہے روح کی چھٹی سی انسان فنا ہوتا ہے</p>

<p> دام میں پس کی گرفتار رہا ہوتا ہی واقعی عشق ستر لعل ہلا ہوتا ہی خون لہجہ ترکان کو حنا ہوتا ہی اب تو ہر بات میں بند کلا ہوتا ہی دیکھ کر چہری کو دل قبلہ نما ہوتا ہی آئینہ آپ کا نقش کش پاہوتا ہی مہر اوس ماہ کا نقش کش پاہوتا ہی ہمسی پوچھو کہ شب بھر میں کیا ہوتا ہی بی قضا کشتہ شمشیر ادا ہوتا ہی صدق ہوئی کی لہی خلق ہما ہوتا ہی استخوان کہا نی کو غم ولین ہما ہوتا ہی </p>	<p> عاشق زلف کو عالم سی علاقہ کیا ہی کون دازدہ عالم میں پریشان ^{نہیں} زینت عاشق بیتاب میں ^{انگ} انگ اسی صنم شکر خدایہ بھی مقدر اپنا طاق ابروی کہ محراب حریم کعبہ حورین سطر جلی ہون مکھیں تو ^{نکو} نکو انہی چال وہ ہی فلک بنتی ہی چلی نہی حسرت موت میں تی میں تک عاشق دیکھ کر اوس بت سفاک کی ابرو عاشق تو وہ سلطان نہی کہ تیری سریر اوس شہنشاہ زمانی کی محبت ہی ^{اجل} </p>
<p>ف</p>	<p> خلق میں برحق خا ہی جب خونریزی اپنی ہاتھوں سی وہ انگشت نما ہوتا ہی </p>

یہ دعا مانگتی ہیں روز خدای پہلی
 موت آتی ہیں ای گمشدہ بھائی پہلی
 درود تیا نہیں لے دو اسی پہلی
 وصل کی فکر کر و میری شفا سی پہلی
 آج دیتی ہیں سزا کو خطا سی پہلی
 وصل میں قنایت ہوئی تو کسی پہلی
 سائل ہو بہ سمجھ کر وہ جدار ہتھی پہلی
 زینت یار و کھاتی ہی فی رنگت پہلی
 بی سہاری ضعفا سر ہی اوٹھا سکتی پہلی
 نامہ بر کی نہیں حاجت کہ تصویر میں بہا پہلی
 کیا ہوا آج جو مرد کو چلا یا اوٹ پہلی
 حسرت وصل میں کہو نہ کر کہ وہ آنفا پہلی
 حشر تک کہ چہ محبوب میں جاننا محال پہلی

بیسج دی دوست کا نو کھنسا سی پہلی
 یاد آتی ہیں جو دیتی تھی دلا سی پہلی
 ہڈیاں خلق ہوئیں روح ہما سی پہلی
 چاہتی شربت دیدار و اسی پہلی
 بات تک آپ نہ کرتی تھی جیسا سی پہلی
 حشر برپا ہی بیان روز خدای پہلی
 عشق میں پائی سزا میں خطا سی پہلی
 ورنہ یونہی ہوتی تھی خنک سی پہلی
 گل رنگ نہیں دیکھا ہی عصا سی پہلی
 طائر شوق پہنچتا ہی صبا سی پہلی
 روز رحمت ہی کہیں روز خدای پہلی
 روح قالب میں نہیں آئی غما سی پہلی
 خلد ملنا ہی کسی روز خدای پہلی

<p>خلقت آب ہی نہا میں مواسی پہلی جائنگی سوی عدم تری جواسی پہلی کہولدی باب اجابت کو دواسی پہلی عفو کی آتی نہا میری دواسی پہلی آتی ہی ایک بلا ایک بلا دواسی پہلی کلم نہی آپ کہی ناز و اداسی پہلی</p>	<p>بعد روئنگی کیون آئیں دین وقت میں وہ وفا دار ہیں وقت کی نہیں بانی ہیں تو ہی ہر حقہ کشا جسکی کلید الفت وہ گنہگار ہوں گے نہی جو خیال بخشش کیا بلا خیر مکان کو چہ کیسو نکلا سادگی لاکھ بناوٹ ہی بلا نا فہمی</p>
<p>روئنگی واسطی لازم ہی خیال کیسو منہ برسا نہیں ایسی ہی گنہاسی پہلی</p>	
<p>دور دور جام ایسا می ہمارا دور ہی نارنگی اور ہی انداز مجنون اور ہی دور گردوں اور شالیکا ہماری دور ہی فلسفی کو حلقہ کیسو دلیل دور ہی سر جہازیر زمین غافل مقام غور ہی</p>	<p>عیش کا سامان اپنی گردش کا طور ہی عاشق معشوق کا عالم ہی شکل روح تن ساری عالم کی بلاتین بات نہی ہیں گرد طول موتی زلف شہی ثابت تسلسل ہو گیا خاک میں تہی کیا صاحب تاج و تہر</p>

<p>شمع سی ملکہ نہیں بجتی ہی ورنہ کی جان کس حکمہ اوس بغیرت خورشید کا جلوہ نہیں ایسی صورت ایسی ہی ایسی ناچامی کہاں</p>	<p>وصل بھی اوس شعلہ رو کا عاشقوں کو خور نور سی و زمین نظر و زمین برج ثوری طور عالم سی زہی لکھنؤ کا اور یہ</p>
<p>فرق حسن عشق میں ہی بق نادر و نور کا واغ روشن اور ہی خسار روشن اور ہی</p>	
<p>کیا خطرناک راہ ہستی یہ ہے نیک و بد سب سی جہک کی ملی تہن ہاتھ گردن میں اوسکی ڈال دی ایک بوسی پہ چٹپٹا ہون سی ہے نثار عشق کی یہ کثرت ہی میں غنی ہوں کشادہ پیشانی بعد مرنی کی یہ کہلا ہم پر عشق مرنیکی بعد بھی نہ لگ</p>	<p>ہر قدم پر پلندہ سی پسی ہے وونون باکین یہ تیغ کستی یہ ہے یہ بھی ایک اپنی تیرہ دستی یہ ہے جنس دل لو کماں سی ہے مئی وحدت کی مجاہدستی یہ ہے دل نہیں تنگ تنگدستی یہ ہے خاک کی پنچی خوب بستی یہ ہے روح تیری لئی ترستی یہ ہے</p>

<p>اگ ان شپونسی برستی ہے ہم فقیر و مکونافہ مستی ہے جائی عبرت یہ باغ ہستی ہے خود پرستی حسد پرستی ہے یہ ہماری دراز دوستی ہے</p>	<p>سوزش عشق سی جو روتا ہوں پیتی پین ہم معنی تمناعت کو لی چلی لاکھ مس گل حسرت او ہٹ گیا پردہ دوعی تو کہلا ہاتھ پونہچی جو او علی لفون تک</p>
<p>ابر رحمت نہیں اگر ای برق بیکسی گور پر برستی ہے</p>	
<p>صحرائی بنائیں گی گرد ملاں کی پر حل رہی ہیں طار و ہم و خیال کی شیشی فلک بنی عرق انفعال کی بکلی اوڑا رہا ہی چین میں گلال کی گو یہ پہچولی میں مجھئی ست سوال کی جو ہر کہلی کسب سے تیغ ہلال کی</p>	<p>ولسی غبار جوش جنونین کمال کی ویدار کو ترستی ہیں عاشق جہاں کے کھینچی ملاں مینی جو فکر مال کے اوس گل کی سامنی نہیں جتنی گلوں کی رنگ شرمنہ ہو کی عیش ہی رنجونسی کم چکی ہی نمک لطف سی نشان جہین کے</p>

کیا ہوں کہ رات ہی زفرات کی کس کام کی وہ آنکھ ہی میں ملکیت تشیہ اوس حسین کے عالم میں کس کی دل لیکنی حسین جو دل دیکھنی لگی آنکھوں کی گردشوں سے ٹھنڈا محال ہی نالوں سے بزم عیش ہی بزم فراق یا دلی شہ فراق میں آتی ہی یہ صدا باریچہ زمانہ کا رنگ اون کی ہاتھ	ناری مچھلی راتی ہیں آنکھیں نکال کی شرمندہ ہوں سپہ لونس کا ٹین نکال کی محتاج بی مثال نہیں میں مثال کی رکھ دوں حضور پار کھجا نکال کی کاوی سمند ماز کی حلقی ہیں جال کی ٹپٹی اوڑا رہی ہیں تہا ری خیال کی امید وار مرتی ہیں وز وصال کی چو سرنی بچھاتی ہیں چالین نکال کی
---	---

داغوں کی جلوئی کھفت دل نی بڑھائی
خورشید شروزی ہیں گن ملال کے

سمجھ ہی اس صفا سی چلتی ہے قد موزون کا وصف کرتا ہوں خاک اوڑاتی ہی اسی صبا میری	تیری رخ پر نگہ پہنچتی ہے بیت سا پنچ میں میری ٹپتی ہے بی ادب کس طرح سی چلتی ہے
---	---

وہ نہ آیا تو جان جاسیگیے	کب طبیعت مری پہلتی ہے
میری عیسیٰ چلی گئی آخر	ساعت مرگ کوئی ٹلتی ہے
تیری دیار سی نہ سیر ہوئے	حسرت دل کہاں نکلتی ہے
سر سبزی ہو بحرین کیا خاک	کہین شاخ بریدہ پہلتی ہے
تیری ابرو ہن قاتل عالم	خوب تلوار روز چلتی ہے
یہ بھی ایک انقلابِ وقت ہے	غم سی صورت جواب بدلتی ہے
تیری باتوں کا ورد رکھتی ہن	جب تلک یہ زبان چلتی ہے
مست ہی چشم مست جانامی	ہر قدم پر صبا مچلتی ہے
دل نکلتا ہی اوسکی کیوسے	ٹانگنی دیکھو من ادا گلتی ہے
پہول جھڑتی ہن واہ کیا کہنا	دیکھنا کیا زبان چلتی ہے
آپ مین مین نہیں ہوں آجاؤ	اب طبیعت کہاں سنہلتی ہے
نگہ گرم یار دیکھی ہے	کب کسی سی یہ آنکھ چلتی ہے

جان اوس پر مری نکلتی ہے

نہ مکر و قیصر عالی و تار و یکہ چلی	قریب بیٹھی ہیں اغیار بار و یکہ چلی
جو دیکھنا تھا وہ ہم اسی نگار و یکہ چلی	قریب بیٹھی ہیں اغیار بار و یکہ چلی
ہم آج چہپ کی تھیں اسی نگار و یکہ چلی	قریب بیٹھی ہیں اغیار بار و یکہ چلی
عبث چہپاتی ہو تم لاکہ بار و یکہ چلی	قریب بیٹھی ہیں اغیار بار و یکہ چلی
ہوا کی گھوڑی پر اگر چہین کیا بار	سوار سی آپ کی اسی شہسوار و یکہ چلی
بھاگو عارض و گیسو یار فی بدلا	سب انقلاب کی لیں نہار و یکہ چلی
کسی سی تیری دلکا غبار صاف ہوا	اورا کی خاک بہت خاکسار و یکہ چلی
دکھاؤں کو نہی صورت نہی اونہیں کر	مجھ کو خاک ہر اشک بار و یکہ چلی
نہیں ہی گل کو گل سوئی بار نہی بست	ملا ملا کی اوس لاکہ بار و یکہ چلی
تہار ہی عدیسی کین ل کو ہو کیونکر	ہزار بار ہم اسی گلزار و یکہ چلی
بس و سکی و تھتی ہی باقی رہی جانم	قرار تیرا دل بقرار و یکہ چلی
نہ آخی اب میں عدی کا دن ایک طرف	ہزار بار شب انتظار و یکہ چلی

ہنسایا غرو نکو افسوس کچھ اثر نکیا	بہنچی بھی ہی مژدہ اشکبار دیکھ چکی
رہا نہ ہوش خور و نوش آمدین	یہی جو حال ہی فصل بہار دیکھ چکی
گیا شباب تو پیری یہ تھکوتی ہی	خزان بھی دیکھنی فصل بہار دیکھ چکی

ستارہ بر سر قبال برق کا آیا
اوسی بھی اختر گردون قار دیکھ چکی

قہر آفت بلا جدا ہی ہیں	اس بہانی سی موت آئی ہے
یار سی محبی کیا جدا ہی ہے	روح و قالب میں شنائی ہے
نہ گیا دل سی شوق بول لب	بارہا اسپہ منہ کی کہا ہی ہے
اس قدر کہا ہی غم کہ بیٹھ گئے	ہمنی کیا کیا تری اوٹھائی ہے
دم نکلتا ہی تیری ہونٹوں پر	جان میری لبون پر آئی ہے
آگیا منہ پہ خط کہان وہ دماغ	اب کہ ورت نہیں صفائی ہے
قبر پر شاید آئی مرتی ہیں	یہ بھی اک قسمت آزما ہی ہے
چو متا ہوں جو تیغ ابرو کو	ہنسکی کہتا ہی موت آئی ہے

<p> برسون نالی کئی پہن فرقت میں آج کی دن کی تھی ایسے کسی شب وصل صنم غایت سی دل صبح نو بتی نہ بجا دل پہ صدہی سنگ فرقت کا سرد مہری ہی موسم سرما سلک گوہر بنی پسینی سے </p>	<p> سلاہا غم فی جان کہا ہی ہے دولت عشق کسنی پائی ہے میری اسد فی دکہائی ہے بعد مدت یہ نوبت آئی ہے چوٹ مینی جگر پہ کہا ہی ہے پنبہ داغ کی رصنائی ہے ایسی نازک تری کلائی ہے </p>
<p> دولت عشق سی غنی ہون ہون نقد داغ جگر کما ہی ہے </p>	
<p> آنکھ تار و نشیب غم میں لٹی ہتی ہی رات دن چادر مہتاب پڑی ہتی ہی بی جانی ہوئی مسی کی ہری ہتی ہی ہاتھ میں خط شاعی کی چڑی ہتی ہی </p>	<p> آگاہ چاند سی تصویر کھری ہتی ہی جوشن حسن سی ہی وی منور پہنان برگ سوسن لبنازک میں سخن گوئی سی آفتاب فلک حسن ہی ہ ماہ لستا </p>

بندہ درگورہی ایک بشر ہستی میں	جسم سی روح تہ خاک گڑنی رہتی ہے
کلفت لسی نہیں فن کی حاجت پس گ	خاک میں لاش کدورت سی گڑنی رہتی ہے
قاتل خلق ہی شمشیر نگاہ قاتل	لاش پلش سہراہ پڑی رہتی ہے
اوسکی بی مکنی کلہی نہیں بتدری خد	سانس سنی میں شب و زاری رہتی ہے

مارا خورشید قیامت میں چڑھی ای برق

کمر مار میں نیکی گہری رہتی ہے

آپ پر مئی جانگی مر جائیں گے	۴۰ تسی جو عینی کہا ہی وہی کہ جائیں گے
یہ اشار و نسی تو فرمائی گہر جائیں گی	۴۱ عاشق نزار گلا کانگی مر جائیں گے
تالاب کو رہو نسی چنی گالاب جام	۴۲ ساغر عمر می ناب سی بہر جائیں گے
تبع ابرو کی اشار و نکی نہیں کو ہی پناہ	۴۳ سر پہی مہرین ہونگی او تر جائیں گے
مرد کو شرط ارادہ ہی ہم عشق ہی کیا	۴۴ ایک دہاتہہ میں ہم پار او تر جائیں گے
یہی بیانی دل ہی تو نہیں بچنی کی	۴۵ لکھن چانیسی ایجان گذر جائیں گے
کیا ہوا اوس بت بی مہر فی ہمیری کی	۴۶ یہی فضل الہی سی گذر جائیں گے

<p>اول شب ہی نہیں ٹہر گاہی مجھی حسن پر پہولی ہو کیا یاد کر وگی بھگو فائدہ کہنی سی کیا بول ٹاکیوں بدن</p>	<p>حال کیا ہو گا جو وہ بھگو گھر جائیں گے داغ دیکر نہیں ای شک قبر جائیں گے سن ہی لہجی گا جو ہم ہجرین کرجائیں گے</p>
<p>یہ تو ممکن نہیں بی اونکی جین ہم ای بق قبر کہد واؤ ہماری کہ وہ گھر جائیں گے</p>	
<p>سر مراکٹ جائیگا حاجت سے وہاں جائیگا رات ہر اوست کو میں ہی کیا کرتا ہوں باندہ کرتیج حسینی سیر کو نکلا ہی وہ دست نازک کو بٹ دینا ہی تو تکلیف تیج دو چشم ستاتی ہی تو اسی دل کھینا صورت اس عسی کی کہلاؤ و فرشتوں آیسی چشم کو گردش ہی ای سنگدل وصل و کاباعت وقت ہی میرا نہاں کو</p>	<p>تیج قاتل مجھ کو محراب عا ہو جائیگا وہ نہ آیا تو نماز شب قضا ہو جائیگا لکھنؤ کی ہر گلی اب کر بلا ہو جائیگا مجھ کو شمشیر قضا تیری ادا ہو جائیگا دختر زانشانی پارسا ہو جائیگا شریت دیداری مجھ کو شفا ہو جائیگا ہڈی ٹھہری پیکر طوطیا ہو جائیگا روح اکدن جسم سی آخر جدا ہو جائیگا</p>

موج دریا می توکل نما خدا هو جانیگی	باد بان کشتی اهل قناعت قفر ہی
	اوس صنم کی یاد میں دم پہی کتھی ہیں برت مشکل آسان کب ہماری اچھی اهو جانیگی
جسطرح چاند پر آجاتی ہی اکثر بدلی چھاگئی زیر فلک خلق میں گہر گہر بدلی اوس پر پرونی جو پوشاک ہنا کر بدلی اپنی دامن میں نہان کتھی ہی اکثر بدلی اوس سجا کئی دکھلائی مقدر بدلی آفتابی ہوئی اوس کی سر پر بدلی طائر جان کی لئی ہو گئی شہر بدلی آج برساتی ہی آب دم خنجر بدلی لوگ سب جانتی ہیں پیائی ہی چر بدلی	یوں عیان لفسی ہی آپکی نہہ پر بدلی دعو و داغ دل سوزان فی دکھا ہی سا مرکی آمادہ ہوئی غسل و کفن برعاش مسی آلودہ دہن میں یہ تیری دانت جان لیگا غم تر سا بچہ بادہ فروش آنکھ بہر کر نہ کہی شہم فلک فی دیکھا مر گیا وقت ساقی میں جو آئی برسات بوذیان پڑتی ہی میں فوج ہو تو ہوئے افتادہ کہ سایا ہی بدنی اوچا
۴۰۲	برق زلفون فی محی یاد و ملائین اکملین

بہرِ نخواستہ ہی مہجانی کی رہبرِ مدیلے

<p>آگ کی لگنو کی جودہ رشکِ قمر ہوتا ہی صحبت نیک کا نیکو کو اثر ہوتا ہی بہرِ شمشیرِ نظرِ سینہ سپر ہوتا ہی رنگ اور جانی غشی رشیدِ قمر ہوتا ہی جو کہ تقدیر میں ہی نفع و ضرر ہوتا ہی قتل پر آپ فی باند ہی جو کمر آج کھلا تو وہ حورِ شیدہ سیاتی کہ تری پر تو سی خونِ دلِ بحرِ میں ہی مجھ کو شرابِ گلِ جگ تیرنی ہستی سی ہو یا ہی یا ہی مہرِ لقا منع کوئی عمارت نہیں الفتِ نسیل نیند اور جاتی ہی باو آتی ہیں آنسو تیرے ہرزہ گو ہم نہیں بلبلِ کی طرح اسی صیاد</p>	<p>بچہ مہرِ مرا پایِ نظر ہوتا ہی ہے پانی سپی میں جو گرتا ہی گہر ہوتا ہی ہے بی جگر عاشق بی جانِ جگر ہوتا ہی ہے فوق تری سامنی رخسارِ سحر ہوتا ہی ہے بشریت ہی جو تیابِ ہنر ہوتا ہی ہے لاکھ میں کہدین کہ مانجی کمر ہوتا ہی ہے سا غری قدحِ شہر ہوتا ہی ہے ابر پر شورِ مرا وود جگر ہوتا ہی ہے معدنِ لعل میں پوشیدہ گہر ہوتا ہی ہے سیلِ کاخِ نہیں دل میں گہر ہوتا ہی ہے شہرِ خوابِ مجھی بالش ہوتا ہی ہے نالی وہ کرتی ہیں جس میں اثر ہوتا ہی ہے</p>
--	--

موی در بخت ای جور نهان ہو کیونکہ	پیٹ سی صاف عیان ہو کر ہوتا ہی
بال کسو نظر آتا نہیں ای شک پری	بجیسی ہی جو کہین موی کمر ہوتا ہی
زنگت شوخ ہی اوسکا کہ دم نظارہ	خط شجر خط مار نظر ہوتا ہی
مستی لکھنوی پتی ہی اوس مسکش کی	بطمی کہنی سی مرغ نظر ہوتا ہی
نہیں ممکن کہ کچی طائر دل تیر جی حو	موی گان پر شہباز نظر ہوتا ہی
ای صنم حسن ای کہتی ہیں اللہ اللہ	ایسی صورت کا بہی نہیں بشر ہوتا ہی
دیکھتا ہوں جو تصویر سی قد بالا کو	طائر سد رہ مرغ نظر ہوتا ہی

اگے تقدیر کی چلتی نہیں تیرا برای برق

وہی ہوتا ہی جو منظور نظر ہوتا ہی

کیا فقط مورد دید و تماشا ہی ہے	قد بالا کی بلا آفت بالائی ہے
مہندی ملتی ہیں ہاتھو غنیمت چہرہ پائی ہے	دیکھنا زنگ نیامیری قضا لائی ہی
کسی بی موت محبت میں شفا پائی ہی	جاننا ہوں اسی پر دین قضا آئی ہی
کس قدر جوش سوا و شب تنہائی ہی	چاند ہی نظر و غنیمت داغ دل سودائی ہے

<p>جوش سودا ہی سہر باد یہ پیمای ہی عرق آلودہ وہ زلفین میں تو کیا دہشت شک کہتا ہی کیلئے رہی وہ گہر میں تجسی ای ماہ لکب صبا کرنی کو</p>	<p>ویدہ غول چراغ شب تنہا ہی خوف جان بس نہیں سانچہ دریای ویدہ روزن بوار تماشا ہی ویدہ مہر فلک چشم تماشا ہی</p>
<p>برقِ لعلوئی تصویر میں ان ہیں آنسو منہ برتسا ہی گہٹا چار طرف چہا ہی ہی</p>	
<p>شق ہی سنیہ بحر میں سامی حبیب شاق رفت کرسی عالی شہرہ آفاق ہی بزم میں باتیں کو خاموش رہنا شاق بحسب تنگ حسرت دیدار سی خالی بہین ہر گل خوش رنگ بی لہو کی کم نہیں میں لانا ہوں تصویر میں کہی نہیں گہری جان نہ تن ل ہی ایجان جان</p>	<p>طاق سی کھنکھارو مارو شش طاق ہی ساق شای غیرت خورشید تیری ساق ہی دل مان تنگ گاہی شمع رو شاق ہی روزن بوار جانان دیدہ شاق ہی گلشن عالم نظریں دامن عشاق ہی روح مجنونی ماوہ جسم میرا قاق ہی چشم بنیاد روزن محراب ارو طاق ہی</p>

چرخِ اطلس با کیمیا پائین اطلس کا ہی	مہر ملوی یار کی خط شماعی سا ہی
گرد ہی آئینہ خورشید جسم صاف سی	برق شرمندہ ہو چہرہ اسقدر برق
اسی صنم بوسہ نہیں دیتی جو تم محکوندو	اور نمودی کردیا ہو گا خازنِ راق
زہر مار زلف پیا نکلی دوا خجی اب گر	سنگیاد دی دوجھی میری یہی کایت

سرکشانِ عشق رو کی سی نہیں کتی ہیں برق
 طفلِ اشک چشمِ گریان بہرِ مردم عاقبت

منتظرِ میٹھی ہی نامہ نہ لایا کوئی	آج بھی کل طرح برق نہ آیا کوئی
بی سبب تو فی ٹایا نہیں معلوم ہوا	نقشہ اسی حور لقا اور جلیا کوئی
اوسنی برو بھی پا کر نہ ادھر کو دیکھا	وہ نشانہ ہوں کہی تیر نہ کہا کوئی
عمر گزری کہیں دیکھا نہیں تجھسا انسان	دوست اچھے دشمن جان مینی نہ پایا کوئی
لی چلی خارِ محبت چمنِ عالم سے	پہول خرواغِ خون ہاتھ نہ آیا کوئی
دنِ انی تجھی اسی شک پر سی میا ہی	نہیں ممکن کہ ترا دیکھ لی سایا کوئی
تو فی جس وزی بی پردہ دکھائی ہو	پہر مری آنکھوں میں ہرگز نہ سما یا کوئی

<p>تینج کھسارنی جو ہرنہ دکھایا کوئی دل جلایا جو کہی پہول چڑھایا کوئی شجر عشق مین پہل پہول آیا کوئی</p>	<p>جان ہا کوئی وصلت شیرین نہوئی دی گئی داغ اگر آئی کہی تہی بہت تہ ملا بوسہ زہی ل کو تمنا مچی صا</p>
	<p>دست س عجزی ہو برو تو کچھ دھریں پاؤن پڑنی سی یاد ہنیں پایا کوئی</p>
<p>کچھ نہ مریم سی ہوا زخم جگر آلاہی دل کی پہلا نیکو عاشق نی ہر پلاہی قدیر امت سی ترا صور مرانا لاہی ور و سر کیا بہانہ ہی مچی ٹالاہی وقت تقدیر نی اسی خچہ دھن آلاہی وہو پڑے پڑے ہی جس کی ہر گلاہی رتبہ اسی شک چن سب تھی بالاہی موتیا موتی ہی باقوت ہنیں لاہی</p>	<p>وصل مین ہی ہی آہ وہی نالاہی تیری آنکھوں کا تصور ہی علاج حشت حشبہ ہوئی خلعت مین تیج دونوں پاؤن پہلا ہی ہین ناہنیں اوسکو مین کہاں عشق کہاں بھج کہاں گئیہ کہاں ای چشم سیاہ و رخ تابان ہی سرو کیا ہی کہ نہوگا کہی طوبا ایسا تجکوزیورنی جو اہر کی نبایا ہی چن</p>

تیرہ آنکھوں میں مانہ ہی تو ای شہید
زنگ و نگاہی شب غم کس طرح کالا ہی

برق انگبین یہ نہیں اشکو کی دہریں ہیں

غسی دل آب ہی فوارہ مرا نالا ہی

<p>روشن جاو نسکی چاند سی خسار ہو گئے فرت میں جوش گریہ می یوار ہو گئے سلطان ہوا وہ جسکی خریدار ہو گئے لاکھوں حسین میری خریدار ہو گئے ٹکڑی اور امی حبیب کی ہاتھوں نے فٹین اوٹھتی ہیں نسکی نالو کو مردی مزار سے روٹھی ہوئی ہیں یار سی ہم اپنی آج کل اوس مست کی خیال میں آنسو سرباب ہیں مجبو کیا حلال گلی لگ کی یار نے کافرنبا ویا ہی لگاوٹنی آپ کی</p>	<p>تاری تمام روزن یوار ہو گئے ہم آپ اوسکی مانع ویدار ہو گئے اوسکی غلام بیست بازار ہو گئے عاشق کی آپ گرمی بازار ہو گئے ہو کر سی پرزنی امن کہار ہو گئے عیسی تہار چشم کی بیمار ہو گئے سچ ہی جو کہنی روح سی بزار ہو گئے انگور اپنی دیدہ خونبار ہو گئے ہاتھ اوس پر کی وصل میں تلوار ہو گئے دوڑی تہاری رشتہ زمار ہو گئے</p>
---	---

<p>اسد رنجی شی کہ دم مرده وصال بوسی لئی جو چل میں دئی ملج کی خالی نہیں ہی کفرسی اوس بت کی گئی لنگ آئی روح جسم میں شکر تری خبر یہ شوخ رنگ ہی کہ تصور سی یار کی تیرو نہ تیر کہاتی ہیں تی نہیں جواب</p>	<p>پہٹ پہٹ گیا لباس یہ طیار ہو گئے بولی وہ ہنس کی تم ہی نہک خار ہو گئے تیلی کو ڈوری نشا کی زمار ہو گئے جامہ پہنسا بدن میں یہ طیار ہو گئے پردی ہماری آنکھ کی گلزار ہو گئے گو یا ہماری لب لبو فار ہو گئے</p>
	<p>بوسی کی بدلی جان طلب کی جو اوسنی سستی سمجھ کی جنس خریدار ہو گئے</p>
<p>عیب آراگی تری چہر کی گلشن ہو جائے مرد مک پر تو خال رخ روشن ہو جائے شعلہ افشان جو چمن میں رخ روشن ہو جائے سایہ زلف سی نیلا رخ روشن ہو جائے اسکو کہتی ہیں صفا پان جو کہا ہی ساقی</p>	<p>وانع بہر رخ گلشن گل سوسن ہو جائے روشن آنی سی تری مدیہ روز تہج ہو جائے پہول انکار محی ہن آنشکد گلشن ہو جائے بوسی نبل سی گل تر گل سوسن ہو جائے مٹی گلگون کی صراحی ابھی گونج جا</p>

<p>اوس کا نڈار کا پرتو نہیں کم شیشی سی لب نگین کی فسانی ہیں بیانیسی باہر آتش رنگ مشتعل اس رنگ سہی دم فطارہ سرتار نگاہ عاشق ہونٹ نیلی ہونہ پر کا لہ آتش جو ہنہا</p>	<p>دور بین لکونہ کیوں تیر کا روز ہون جا کان باتونسی تری لعلونکی معدن جا شمع خاموش کو وہ چھوٹی توروش ہون جا رشتہ شمع گل عارض روشن ہون جا نخل شعلہ سی عیان غچہ سون ہون جا</p>
<p>وصل میں برق جو بوسی لب بخار کی لون لعل نلیم ہو گل تر گل سوسن ہو جا</p>	
<p>ساری محب عدو ہیں نہ مانہ قریب ہی دوری سی مضطرب دل فرقت نصیب ہی ہستی کوئی ن غلام ملک عدم نہیں جاری ہی بحر فیض نہ مانی پر آپکا دیتی نہیں ہیں چین مجھی بدگمانان اسکا علاج کوئی تباؤ تو کیا کری</p>	<p>اپنا یہ ماجرا ہی عجیب و غریب ہی لیجی خبر کہ وقت ہمارا قریب ہی ہر ایک اس سرائیں مسافر غریب ہی محروم جو رہی بہت بی نصیب ہی روزن ملک گاہ چشم قریب ہی ایک اعلیٰ طبیب ہی دشمن رقیب ہی</p>

<p>سروچین ہی فاختہ گل عندلیب ہی انکھونی لاکھ دور ہی قریب ہی ثابت ہوا کہ روز قیامت قریب ہی</p>	<p>گلشن میں تیری قامت و عارض کو دیکھ کر کہو یا غم فراق کو چش خیالی شہرہ ہی آج کل قد و رخسار کا</p>
<p>میں راوس سی بٹ کوی ہی اوسکی بہت طالع میں ایسی کسی یکس کا نصیب ہے</p>	
<p>تذکرہ جابجا ہمارا ہی کون اوسکی سوا ہمارا ہی دول لاو واپس ہمارا ہی وہ ہی اک آشنا ہمارا ہی وہ ہی اک سدا ہمارا ہی دل وحشی بدامسار ہی بندہ پروردگار ہی بخت کیا نارسا ہمارا ہی</p>	<p>شور الفت میں کیا ہمارا ہی بس نصیبوں سی کیا ہمارا ہی کیون مسیحا سی التجا کیجی جسکا مجنون لقب ہی عالم میں لوگ کہتی ہیں جسکو زلف پری ہمنی جانا کہ وہ پری روہن غم نہیں کچھ بتو نکی جو رون کا زلف جانان ملک نہ پونہچا ہاتھ</p>

رہتہ جم ملا ہی بعد فنا	تخت دوش صبا ہمارا ہے
لیچل اوس تک غبار عاشق زار	بوجہ کیا اسی صبا ہمارا ہے
قیس و فرہاد و نل گئی گزری	دور اسی مہ لفتا ہمارا ہے
قد جانان کی یاد رہتی ہے	تخل طوبی عصا ہمارا ہے
سر پرستی سی پایداری ہے	دستگیری عصا ہمارا ہے

آنسو پی پی کی پرت جیتے ہیں
غم دل ناشتا ہمارا ہے

کچھ منہ نشی بولینگی جو بیدا کرو گی	دیکھیں بگبنا تک تم ایجاد کرو گی
ہر روز جو اسطر حلی بیدا کرو گی	ہستی کو مٹا کر عدم آباد کرو گی
جب اور پر اسطر حلی بیدا کرو گی	جانناز کو تم اپنی بہت یاد کرو گی
جب خلق پر اسطر حلی بیدا کرو گی	ایجاد دنیا گلشن ایجاد کرو گی
کھلک کھٹ مانی کی طرح چال ہی تصویر	ارزنگ نیا نیا چمین ایجاد کرو گی
کیا فائدہ کیون باگو دین مانگ کی بوجہ	ہم خوب سمجھتی ہیں جو ارشاد کرو گی

ہر نقش گشت پای رخ حور زین پر	جل جلی کی عیان صفت بہرہ دہ کر وگی
پابندی الفت سی فقط جیتی ہن عاشق	م مر جائیگی جب قیدی آزاد کر وگی
ای حضرت دل بہول ہلیان پر عشق	بہو لوگی اگر لاکھ اسی یاد کر وگی
اب ہکو بہی منظور ہی ایجان فقیر	آزاد بنیگی اگر آزاد کر وگی
کس روز قدم رنجہ کر وگی یہ تباؤ	دیر اندہ عاشق کو کب آباد کر وگی
راحت اوسے ہم جانکی ایجان سہیں	م ہر وقت اگر تم ستم ایجاد کر وگی
ہر وقت کی ہوجہ کدورت نہیں اچھی	و کیا پاؤگی تم ہکو جو برباد کر وگی
نالان و مجھی لکھی کہتی ہن یہ سکر	ہم اور ستائین گی جو فریاد کر وگی
پابندی کیسی کی اذیت نہیں اڑھتی	کس دن ہن اس قیدی آزاد کر وگی
کہتا ہوں تصور میں مجھان عدم سی	ہم مرنی ہن کس دن ہن تم یاد کر وگی
مرنی سنی راتی ہو کسی تانکی ابرو	ہم جان ہی یونگی حو بار شاہ کر وگی
وئی کی مجھی داغ کہلاتی ہوئی گل	طیار مگر گلشن شہاد کر وگی
یابند کسی شہی کا ہن قید خون میں	پہنس جاؤ گھا قید وین جو آزاد کر وگی

<p>زلفونکی بلاؤں سی خدا مجھ کو نکالی خونریزی عشاق نہیں تھکو مناسب معلوم ہوا قامت موزوں سی چمن زلفیں دل عاشق کی پھانسی کو بلاہن بکیں کوستانا نہیں اچھا نہیں اچھا چالیں جو بھی رکی تصویر میں ایجان مہتاب نقابین میں رخ مہر میں</p>	<p>بندہ تو نہیں جسکو تم آزاد کرو گی مشہور چہان آپکو جلاو کرو گی مصراع قدس و پر ایزاد کرو گی اسلام سی صیادئی صیاد کرو گی تم شاد رہو گی جو میں شاد کرو گی تم خاک سیہ صنعت بہر او کرو گی کس طرح نہاں حسن خدا او کرو گی</p>
<p>برساؤ کی منہ آنسو نکا ابر کی صورت جب برق کو ای شک ترماد کرو گی</p>	
<p>بہر گلشت جو اس گل کی سواری آئی کوچہ زلفی بولیکی تہاری آئی دماغ دل تازہ ہوئی باد بہاری آئی بڑھ گیا اور جنون بوجہ تہاری آئی</p>	<p>گل کہلی غل یہ ہوا باد بہاری آئی کالی آنہ ہی کی طرح باد بہاری آئی کا پتا ہون کہ تپ عشق کی باری آئی نہکی زنجیر بلا باد بہاری آئی</p>

لیکی ہمراہ جنوں باد بہاری آئی	میرودہ ایدل در دولت پہ ساری آئی
خاتم عشق ہیں تقدیم ہی سب پہ کو	کیا ہوا بعد جو عشاق کی باری آئی
اپنی تنور سخی می نا ہوا اگر دوس	روز کہانی کی لئی نکل نہاری آئی
بیری آئی کی خبر سنکی سپاہی گل	بن کی فراش چمن باد بہاری آئی
و میکہر جامہ گل باغین کہتا ہی گل	گہری خیاط کی پوشاک ہماری آئی
دیکھی آج سحر ہوتی ہی کیونکر ہو	پہرہ ہی ات تپ بھر کی بہاری آئی
دھیانِ حشر میں جواو غم لیلی کا	ہر بولی کو یہ سمجھی کہ عماری آئی
نا توانی سی ہی بھر میں برسوں کا	ہو نہتہ تک آہ مہینہ نین ہماری آئی
عشق کہتی ہیں سی ہر ہوا روز و صبا	وہ جو گہر اپنی گئی موت ہماری آئی

نہیں ممکن کہ رہی عشق سی دنیا خالی

قیس ارفہ گیا بروت کی باری آئی

رونگٹیں رونگٹیں سی مشک کی بو آتی ہے
گل غور نشید سی کب پھول کی بو آتی ہے

ناک میں لہن کی بوجب سرمو آتی ہی
نسبت اوسکی رخ پر نور سی کیونکر تبا

کیا ہوا پر ہی کہ کتنا ہی صبا سی گل	لی ادب کیوں ی گلدازین تاتی ہی
تو ہی ایسا گل رعنا چمن عالم میں	تیری تصویر سی پھول کی بو اتی ہی
تیری گل لونی ہو یہ اسی یہ اسی آنہ رو	گل تصویر میں ہی پھول کی بو اتی ہی
پردی میں چپ کنی آواز سناؤ کیو	راگنی کب نظر اسی آنہ رو اتی ہی
میل بتا ہی رخ حور کو اسی شک پر	میلی کٹرونی تری عطر کی بو اتی ہی
کسی صورتی نہ جائی گل او لہنا دل کا	زلف کب سحر میں اچھی بدہ جو اتی ہی
چشم آنہ میں کیساں ہی بدونیک کی شکل	شرم کیوں محسوس تھی آنہ رو اتی ہی
سانا ہی صف مترگان بت کا فرکا	مدد اسی لشکر غم فوج عدو اتی ہی

بل سی ابرو کی ہو یہ عیساوت اسی پر

تج قاتل سی بھی خون کی بو اتی ہی

بتو فی جلوہ حق کا ظور ہوتا ہی	عجیب خاک کی تلو نہیں نور ہوتا ہی
شراب صلی ایسا سرور ہوتا ہی	کہ جیسی نشا میں انسان چور ہوتا ہی
قدم نسلی سہ سر چور چور ہوتا ہی	اخیر کو یہ مال غرور ہوتا ہی

امید غنوی دل کو سرور ہوتا ہے
 قیامت آتی ہی شور و شور ہوتا ہے
 خطا ہی تیر خطا کا جو کوئی قائل ہو
 صد زمین سی آتی ہی گوشِ عریں
 چراغ طور شر رہی تو مہرِ ذرہ خاں
 کمال نشا میں ہوش و خرد کہاں
 جبین یار یہ روشن ہنٹام کیوں
 نہیں ہی علم محبت سی آشنا کوئی
 دکھائی دیتی ہیں حورین صاف اندھیر
 جدائی اوس سی نہیں مثالِ قالب و
 تڑپ سی طائرِ سبل کی دیتی ہیں شبیہ
 رہتی روح میں مئی سی کچھ کدورت
 یہ نور بخش تصویر ہی دیتی بان کا

قصور کرنی میں کس سی قصور ہوتا ہے
 جد ہر سی شہر میں اوسکا مژور ہوتا ہے
 وہ کون جو نہی جس سی قصور ہوتا ہے
 کہ پایاں سر پر غرور ہوتا ہے
 فروغ لکھو تمہاری حضور ہوتا ہے
 و نور عشق میں لکھو شعور ہوتا ہے
 کہ جیسی نور کی تڑکی میں نور ہوتا ہے
 غریب بحرِ الم کو عبور ہوتا ہے
 یہ اوسکی سایہ قامت میں نور ہوتا ہے
 جہاں ہ جاتی ہیں بندہ ضرور ہوتا ہے
 یہ بیقرار دل نا عبور ہوتا ہے
 غبارِ جوشش بارش سی ور ہوتا ہے
 خط جبین گ جام بلور ہوتا ہے

بلند رتبہ نہوں پست پایا لی ہی	قدم کی نچی سرکودہ طور ہوتا ہی
محال ہی صفا دل میں چن سنبو کی	جگر سی کب تکلفِ ماہ دور ہوتا ہی
فراق یار میں تا شراہ سوزا ہی	زمین لوہی کی گرد و تون رہتا ہی
بشر کو خلق میں غیرت ہی باعثِ نحو	غیور کو ہسی نہایت غور ہوتا ہی
تمہاری ماتہ کی ایدہ ہی عینِ راحت	دہانِ رُخم سی طاہر سرور ہوتا ہی

فطر جو دینِ موسیٰ سی برت کرتی تین
ستونِ سنگ مکانِ کودہ طور ہوتا ہی

جوشِ پر طوفانِ اشک دیدہ بخوابی	بہر ساقِ عرش توڑا حلقہ دگر دابے
سامنی آنکھوں کی مہر روی عالم تاب ہی	دامنِ نظارہ اپنا چادر مہتاب ہے
تیزئی ابروئی کل موجِ دل بیتاب ہی	جسمِ لاغر آبِ خنجرینِ خس سیلاب ہے
اوجِ پردیائی اشک دینِ بخوابی	برجِ دلو آسمان پانی سی لواب ہے
چینِ قوت میں کیا نصلِ اجل نایاب ہے	جامہ ہستی عاشقِ محفلِ بخواب ہے
رفعِ رنجِ سرد مہر کی دیا اوس مہر ہے	دوہوپ جاڑ میں فقر و بیکاری سنباب ہے

<p>مرغ زردین فلک سرخاب خن ناپسے باعث صحت مریضو کو مرض میں آجی آشیان طائر سردر خس سیلاب ہے</p>	<p>الامان آب دم شمشیر قاتل الامان غفلت دل ہی دلیل راحت و آرام ماجرای چشم گریان غص کی قاتل نہیں</p>
	<p>تاب گرمی سی دپٹہ کی نہیں ہی او سکوبر دھوپ بہر ماہ گو یا چادر مہتاب ہے</p>
<p>صفا شکل آیت حاصل ہوئے خدائی خدائی کی قاتل ہوئے اخیر سفر پہلے منزل ہوئے یہ آیت دم فکر نازل ہوئے دلیل خلا آج باطل ہوئے حلاوت بھی زہر قاتل ہوئے صفائی کدورت سی حاصل ہوئے</p>	<p>کہ ورت جو اشکوفسی زائل ہوئے کرامت تو نکویہ حاصل ہوئے فراغت تر خاک حاصل ہوئے صفت بیت ایرو کی الہام ہی ہوا کا ہی او سجا گزار نہیں لب یار سی تلخ ہی زندگی بنا خاکساری سی آیت دل</p>
	<p>پڑا عشق عارض میں نہ لفون کپچ</p>

ابلا پر بلا بریق نازل ہوئے

سوار ی جاووس مہ کی اخل ہوئے	فرج بخش خورشید منزل ہوئے
ضیا اوسکی رخصی یہ حاصل ہوئے	کہ شمع فلک شمع محفل ہوئے
طبیعت قصور سی عامل ہوئے	پر ہی شمشید ول مین اخل ہوئے
سفید اپنی آنکھیں ہوئیں اشک سی	سیا ہی نہ بختو نکلی ز اہل ہوئے
اڑی چشم قاتل تو ابرو کھنچی	دم خنک تلوار نازل ہوئے
نظار سی کا مانع یہ پر تو ہوا	کہ دیوار سونی کی حامل ہوئے
رقم کچھ جو تعریف رخسار کی	وہ قرانکی ایک منزل ہوئے
پیالون لہو تہو گتا ہی د لا	تپ ہجر سی شیشی کو سل ہوئے
نکیون چاندنی مین لچکتی چلو	گران چادر ماہ کامل ہوئے
اوڑی اوسکی ابرو کی حبیب مین گ	ہوا موج سی تیغ قاتل ہوئے
حضور زرافسانی روی یار	کف گل کف دست سائل ہوئے
چوئی آتشین گل سی بنی وہ گال	تجلی سر دست حاصل ہوئے

حکایت گلستان رخسار کے	زیر گل سی لکھنی کی قابل ہوئے
تبعات سی نیا کو دینی طلائی	مکر وہ آا کی سائل ہوئے

کسی بات پر ہم نہیں بند برق
وہی ہی جو شکل سی شکل ہوئے

کس سی کہی کہ ہو عشق میں سوئے	چرچی ہوتی ہیں نہیں چرچولی مر جائے
کیا کہیں تھی گلی میں ہیں جانا کیسی	کہنی اتنا بنی پوچھا رہی تنہا کیسی
کیا بتائیں کہ غم و رنج میں جانا کیسی	تم ہی آؤ تو نہ اچھی ہوں سچا کیسی
نہیں معلوم مرض میں ہیں جانا کیسی	روتی ہیں دشمن جانی ہی اجبا کیسی
تیری دیدار کی مشتاق ہیں انا کیسی	تاب جبریل نہیں حضرت موسا کیسی
تری جلوئی سی ہوا وادی میں گلزار	دست گل نگہی رشک دیدہ کیسی
سرو ہی قامت محبوب سی کیا شب	گل میں اوس جو رکی رخسار سی مانا کیسی
تری قامت کی تصویر میں ہیں لالہ	از مز می کرتی ہیں بلبل سرطوب کیسی
میرا روزنا پہن مانی میں طلسم نوہی	کہ جابونسی وان ہوتی ہیں ریائی

لعل تهرین کسی بات میں ہم گنہگار
 ہاتھ کیا کٹ گئی شکل ترنج ای تو
 آشیانہ میں نہ طائرین دل سنوین
 نہ غرض کافر و ترسانہ اسلام کی
 دو سہندہ سنی ہونگی یہاں انکی دیکھ
 مروی باتوں سی جلاتی تھی کہو یا غم
 عشق قامت ہی قیامت نورانی
 امتحان نا کہی ہسی ہی کہ ارشاد کرو
 چشم پوشی ل عاشق سی نگرانی ہا
 صدمی پر صدمی ہیں تو تا ہونگی کسو
 بن گیا گنبد گردان ہی جہان بننا
 یاد قامت مجھی وقت میں کہاتی ہی ہا
 چہپ کی ملتی ہو قیاسی و رنگی نہیں خوا

رنگ تو رنگ لب یار ہیں گویا کیسی
 کیا کہیں مجھ ہو ہی اہل تاشا کیسی
 نامہ پر ہو گئی تقدیر سی غنقا کیسی
 پیش عاشق حرم و دیرو کلیسیا
 ایکجا ہستی ہیں و آنکہو نسی ریاسی
 چہپ ہی میری خبر شکی مسیاسی
 دیکھنا حشر و بان کرتی ہیں برپاسی
 تم ہی تو جانو کہ ہیں عاشق شیدا کیسی
 ربط رکھتی ہیں ہم ساغر و میناسی
 دین و دلی سنو ساغر و میناسی
 دیکھا آنکہو نکی چہپ ہی بحرین ریاسی
 لطف رکھتی ہیں ہم کو شر و طوباسی
 رنگ ہی ہو یہ تم ای گل عنایسی

<p>سچتی ہن اسی رو کی لہو انکھو نیسی ایک سی ایک فون سن ہن ہوا</p>	<p>ویکھئی لائی نر نخل تنہا کیسے کیا کہین کسی یہ رخسار ہن اعضا کیسی</p>
<p>قاف تا قاف نہ کس طرح اور سچ تہرت ظاہر معنی اشعار ہن عفا کیسے</p>	
<p>کم نہیں کاوش و شغ کا نہ خست خار و نیکی جب سنی لکھی ہی جھک چاند سی خسار و انکھین پر تو سی جھک جائیں تیار و نیکی ہجر کی اتو نین لان نہیں زنجیر کھڑک غم نہیں جوش جو نین ہمیں بانی کا مانع دید و م قتل ہوا پر تو برخ اہل نعت نہیں پابند کہی قید و تاب نظارہ رخسار کسی ہی اسی سر و آزمایش پر اگر اسی طبیعت تیری</p>	<p>جادوی صحرا میں نہیں باڑ میں تلوار و نیکی انکھین اڑھتی ہیں با وقت سحر تار و نیکی بجلیاں کانو نین ہن چاند سی خسار و گیسو شب سی صدا آئی جھکار و نیکی بر میں ہتی ہی قبا آفسود کی تار و نیکی پٹیاں بند گئیں انکھو نین کھکار و نیکی کند چرخ کو حاجت نہیں دیار و نیکی تیری گلزار کو حاجت نہیں دیار و نیکی قدر کھل جائی گی اوس زنجی دیار و نیکی</p>

ابرو و موئی و دونوں میں سحر و اعراب
 ملتی ہیں کہ نہ کائنات کی مینوئی نشان
 بک گئی یوسف یعقوب کو کوئی دامن
 تری جوتی کی لٹی چاہی سورج کی کرن
 جو ہر ابو و خمداری ہی گرمی حسن
 ابرو و چشم فسونگر ہیں دلیل قاطع
 نخل قامت میں عجیب ابرو و خمداری ہے
 آنکر ملک عدم میں بھی پایا اونکو
 پوچھتی ہم مرثہ بوسہ دستِ قابل
 کہی اونا کو نہیں رتبہ عالی ملتا
 جادوی ای رتبہ سمجھ یہی ہیں الفیاض
 عقلمند راتی ہیں تباہین اوس گل کا
 شام تک دیدہ خورشید کا کرتا ہی

تیر خمر میں کمانیں ہیں تلواریوں کی
 بہیمان ٹی ہوئیں قمر میں منجاریوں کی
 جانیں بجا نہ ہوئیں تیری خریداریوں کی
 او گھیاں بدلی ستاروں کی تیاروں کی
 کمال گل رنگ جوئی آنچ سی تلواریوں کی
 رہتی ہیں تیری نچاؤ نہیں تلواریوں کی
 کو پلین ہیں شہر طور میں تلواریوں کی
 خاک میں بھی گئی یاد ہیں یاروں کی
 صورتِ خار زبانیں نہیں فاروں کی
 سر جگمگ ہو لوں گی ہی پاؤں جگمگ فاروں کی
 سیلیاں گردِ صحیح ہیں ہن ناروں کی
 جوڑیاں چار طرف ہرتی ہیں کاروں کی
 آنکھیں ارہتی ہیں با وقت سحر تاروں کی

<p>تر می انگبین ہرین میں چہ واپرو ہے نال بلبل کی نہیں گون گون گل تر کی لئی کون اس غمی بجای جو بھی ہوا ہے روح تربی کی خاک اجل آئی تو کیا بس میں ہیں اکی جو کہی بجای صبا</p>	<p>پہنچی شہباز کی میں شاخین میں تلواروں کی بستی میں بانسلیان باغین تلواروں کی نہیں دنیا میں و اعشقت کی بیماروں کی کوئی تدبیر نہیں تھر کی بیماروں کی ور نہ گہلائی حقیقت تھیں تکراروں کی</p>
<p>ایک عہہ ہو تو پہر برق کو ہی کہنی کی جا گنتی شکوہ و نکی نہیں حد نہیں اقراروں کی</p>	
<p>زنگ سی پر میں سادہ خنائی ہو جائے یار کا مد نظر دست خنائی ہو جائے صاف تصویر کف دست خنائی ہو جائے فرضا اسکو بھی اگر در دجائے ہو جائے میں اگر روؤں تو گزنگ خنائی ہو جائے پرتو رخی برنج ارض خنائی ہو جائے</p>	<p>پہنچی زنجیر جو چاندی کی طلائی ہو جائے پہنچہ مہر کی پیدا جو کلائی ہو جائے موج اگر پہنچہ مرجانی کلائی ہو جائے روز مج رہیں گرد و نکی سمائی ہو جائے پہنچہ مہر فلک دست خنائی ہو جائے سایہ اوس حور کا تصویر طلائی ہو جائے</p>

اہل سودا کو علاقہ سی تعلق کیا ہی
 خود فروشی کو جو تو نکل بیکل یوسف
 داغ کہا ہیں تو اسی بیل دل نالی کر
 دعا کرتی ہیں بہت اپنی سیتھی کا
 گہٹکی خورشید نہ ہو حضور خسار
 دست پر نور اگر دیکھلی انسان تو کیا
 وہ غنی ہو کہ سوال ایک طرف ہو گیا
 خط تو ام کی طرح عاشق و معشوق ہیں ایک
 پس آنکھوں میں دلوں کو کہ یہی نیت ہی
 قوس ابرو کی تصویر میں جو نالی کینچن
 تنگی گوشہ عزلت ہی میانسی باہر
 تو اگر موسم سرما میں کہی اسی خورشید
 رنگ عارض ہوئی اکسیر کہ چو جانی سی

دل جو رلفو نہیں پہنسی مجھ کو رہا ہی ہو جا
 اسی صنم تیری خریدار خدا ہی ہو جا
 خوب پہولا ہی چین نغمہ سرائی ہو جا
 آنکھیں ہر نوں کو دکھا چشم نما ہی ہو جا
 ساق عرش الگی کلائی کی کلائی ہو جا
 نبض ہر جو کی گہل گہل کی کلائی ہو جا
 اپنا دل اوس جی مانگوں تو گدا ہی ہو جا
 دو دنوں بیکار میں جو بوقت جلائی ہو جا
 سرمہ ہو جانی اگر سرمہ خدا ہی ہو جا
 نسر طائر ہدف تیر ہو اسی ہو جا
 نہیں امکان کہ چوٹی کی سمائی ہو جا
 پنہ چرخ کی طیار رضا ہی ہو جا
 زلت شہرنگ ہی نہیر طلا ہی ہو جا

<p>یہی عضو سی آتی ہی صد وقت میں آنکہ اوٹھا تا ملک احمی رہتا شاوین جان پتی ہیں لب و چشم کی عاشق بجان مشرق و رسی کہا خط شعاع عار کھل کھلا کر دہن تنگ سی ای گل رسی ناخن تیغ ہلالی ہی وہ تیرا قاتل</p>	<p>وقت یہ وہ ہی جلد بہائی ہی ہو جا چرخ پر نکل میں تیرنی ہائی ہو جا سحر و کیلائی اعجاز نامائی ہو جا تیغ خورشید سی عالم کی صفائی ہو جا گرہ غنچہ کھلی عقدہ کشائی ہو جا عقدہ چرخ کی ہی عقدہ کشائی ہو جا</p>
	<p>اپنی ہی آگ میں اپنی وقت جلا جا تلہون عنصر خاک ہو تربت جو لڑائی ہو جا</p>
<p>وہ اعلیٰ تہی سامنی اعلیٰ ہی اسفل عجائب رنگت ہو ہی ای پر عالم اسفل لب نازک نہیں کہلتی حیا سی منہ پر چل عجب انداز سی مہر شکی منہ پر آنچل عدم کی لہکی جانی میں جو اعلیٰ ہی اسفل</p>	<p>نہاں قامت بالاک طوبہ ایک کو پل ہی بجائی خاک تیری عنصر زمین لال صندل دہان تنگ جانان خال سی گویا مقفل ہی برائی ماہ گویا چادر مہتاب بادل ہی سوار توسن عمر روان ایک پیدل</p>

شرر هر روزن ديارسي هم نخلی بین
 هویدای یی تیری شعله رخسار روشن
 زمین پرده سلیمان چنان بی نانی
 بسان روح و قالب ایک بین هم ^{حقیقت} بین
 مزاجینی کابل کل کو دیانازک مزاجی
 چک دانوئی ایسی ہی مگنار منسی
 خوشی ہی شادمانی ہی جوانوئی جوانی
 تہ چرخ مقوس و رہر خلقی سی ثابت
 نظر کی سامنی ہستی نہیں ہی جان بختی

ہمارا گھر فراق یارین بالونسی نقل ہی
 کہ دو و آتش شمع گل خورشید کابل ہی
 کیر تری آفتابی ای گل خورشید بادل ہی
 جدا جو عاشق و محسوس کو جانی ہا حول ہی
 لب شیرین شادی ہی سکی ہی حق بین حنظل ہی
 کہ گویا فقرہ رنجیر فقرہ مسلسل ہی
 وصال یار جانی ہی غم وقت معطل ہی
 مسلسل اوس پری پری کی ہر نفٹ ہی
 حضور گیسو شبرنگ ابر مردہ بادل ہی

نظر قاتل کی بھلی ریت ہی دم جلانی کو
 ابو عاشق کا برسانیکو ابر تیغ بادل ہی

بات پر آئی جوانان باغ رضوان ^{چوڑ}
 کیا کہا کرتا ہی صبح کوئی جانان چوڑ
 یہ نہیں ممکن کہ عاشق کوئی جانان چوڑ
 آدمی ضد پر جو آئی باغ رضوان چوڑ

<p>جو فرا بوسی میں جینی میں لذت کیا مثل گل ہر دم شگفتہ کیوں وہ گلور سے آدمی کیا میں جو نہ صحرانور و شہر عشق عشق لب میں چوٹ دلی وہ جی شل پینک خواب اہل اسکا مال کا رہی جنس کو سیلان ہی جنس تاجی ضرور اب سچاسی کیا حاصل نہیں بچنی کا اپنی اپنی قبر ہی اعط نصیحت تو نہ کر بخیرہ گریہ و عین اسکی اتو میری جان رشک قتل غیر سی تین کہتا ہی جو بوستان میں نگین کا جو سن لی باب</p>	<p>خضر تری لب کی آگ اب حیان چوڑو یہ نہیں ممکن کہ ہنسنا صبح خندان ساتھ میرا چکر نہیں چرخ گردان چوڑو مسکن اپنا کوہ میں لعل بدیشان چوڑو چوڑو وہی پاک خال وی جانان چوڑو کنطرح انسان کہی بظ انسان چوڑو اسی صنم مجھ کو خدا پر بہریدان چوڑو کوئی کیونکر اوس صنم کو بہر ایمان چوڑو بہر تسکین کوئی بکان دلیں نہان چوڑو وار مجھ پر ہی امیر تابان چوڑو بلبل شیراز تدریس گلستان چوڑو</p>
---	--

یا تہ کسی بقی نہی گا عرضی کطرح
 بحر اشک شہم تر میں خط جانان چوڑو

گلشن ہستی میں چشم و لب تہا رہی مکی
تم اگر چاہو دو چندان شکو تہا رہی
چشم عارض دیکھ کر کہتی ہیں یہ اہل نظر
سرور کی جاتی ہیں لاکھوں جنس ابرو کی سنا
رو رہی ہیں جا بجا عاشق تہا رہی باغین

جام کو تر حوض کوثر کی کنار دی مکی
اسی پر پر و میری آنکھوں کی شراری
چرتی پہرتی ہیں مین و چکاری دیکھی
ابر و شمشیر قاتل کی اشاری دیکھنے
چھٹ رہی ہیں طرف لاکھوں رومی دیکھنے

میں تیرہ بخت ہوں ایسی قنالی گر کروں
رات ہو عرش برین کی تکتو تار دی مکی

کچھ غفلت محبوب کی تدبیر نہیں ہے
رخ پر سر زلف بت لی پر نہیں ہے
کس طرح کہوں نا لوعین تاثیر نہیں ہے
دل شیفہ زلف گرہ گیر نہیں ہے
عقائے ہن بلبل خوشخوان ہی سخن ہے
بوسہ سی گل عارض محبوب ہی محفوظ

اس خواب گراں بار کی تدبیر نہیں ہے
دور وازہ فردوس میں نہ بھر نہیں ہے
تدبیر مطابق ہو یہ تقدیر نہیں ہے
گویا کہ در عرش میں نہ بھر نہیں ہے
کھانا لگ ہی اوجس کی تقریر نہیں ہے
شمع رخ خورشید کا گل گیر نہیں ہے

مردِ کم پیشِ شمع گلِ خریشد ہی ہون
 کیا توڑ کر ہی تیر جو کم روزِ کمان ہو
 بی قید ہی زندانی کیسوئی پریشان
 شیشی کی طرح بادِ کشتی کھل گئی تیری
 کہتی ہیں صفا اسکو مرقع ہی پایا
 خط کو خطِ تقدیر جو کہی تو بجا ہے
 ظالم ہی لافِ کس کی امید ہی بجا
 ہر جرم کی بخشش ہی مگر تو یہ منجھار
 مولیٰ کو غش آجائی جو دیکھی قد بالا
 جو صاحبِ جہر ہیں وہ نہیں ننگ ہی زینت
 دریا ہی لطافت ہی بدنِ جوشِ صفا
 باتو نہیں پہناتا ہی گلِ طائر و لکو
 اعدا ہی صفا پست سی سینا غالی

آئینی میں اس کی تصویر نہیں ہے
 آہ دل بیمار میں تاثیر نہیں ہے
 دربانِ درخانہ زنجیر نہیں ہے
 موجِ می گلزنک ہی زنجیر نہیں ہے
 کس عضو میں وہ چاند سی تصویر نہیں ہے
 کوئی اسی پڑھ جائی وہ تحریر نہیں ہے
 کہا کی گئی دانہ زنجیر نہیں ہے
 ہاں عفو کی قابل ہی تصویر نہیں ہے
 ایسی شجر طور میں تنویر نہیں ہے
 دسمی کی لٹی ابرو شمشیر نہیں ہے
 موجِ نفس یار ہی زنجیر نہیں ہے
 گلدام ہی اولیٰ ہوئی تقریر نہیں ہے
 سینی سی عیان چوٹی ہی زنجیر نہیں ہے

اعجاز ہیں صفت سخن چشم سخن کو
 ہر بار گد رتا ہی ل چرخی نالا
 کیونکر نہ زہوشش و الطاف سی محروم
 ظالم کی جو صحبت میں ہی ہوتی ظالم
 اوس کی سین حلقہ محفل سی بادو
 وہ حور اگر جانی پر آمادہ ہی جانی
 پیکان قضا کرو ہو اپای نظریے
 خاک و جہان میں ملی اہل ہوس کو

کانو سی سنی کوئی یہ تقریر نہیں ہے
 محتاج پر و توس ہو وہ تیر نہیں ہے
 تقصیر بڑی یہ ہی کہ تقصیر نہیں ہے
 خود توڑ کی قابل تو پر تیر نہیں ہے
 قمری ہون مگر طوق لگو گیر نہیں ہے
 اہستہ کی ہی آنی میں تاخیر نہیں ہے
 مرگان سی نوں کی پر تیر نہیں ہے
 مشہور فقط نام ہی اکیر نہیں ہے

وہ درہ خاک قدم یار ہون ای بر
 خورشید کی ہی فطرونین تو قیر نہیں ہے

اوج کی لی لای اگ نالہ عاشقانہ
 وہ قیدی ہون گریان میری غمی قد خانہ
 گی میں سکی تہی میں میں اپنا ہکانا

اوسے شوری کا پٹا بلبلو نکا ہر ترانا
 برای چشم دام صید اشک چشم وانا
 وہ بلبل میں کہ خست میں ہمارا اشیانا

چمن ہی محفلِ جانان میں اپنا پہکانا ہی
 اگر ہو رابطہ آپس میں بگایا بگایا ہے
 غضب کا راگ لائی میں تین کا بھائی ہے
 نہ پونہچا جو بشر تم تک کہاں کا بھائی ہے
 تمہاری خط و خال عارضِ تابانی روشن ہے
 جلی جاتی ہیں لہجہ جہانین سور و سحر ہے
 اگر ان ہی پر تو دندان لب گزرتا ہاں ہے
 پتا صید گاہ یار کا داغ و نسی پاتی ہیں
 نہ مالو عاشقوں کو آج کل امر و فرود ہیں
 سوا ہی خاک کیا الفت میں بکوتا ہے یا
 زمین شعر میں اپنا عمل ہی ہم وہ شاعر ہیں
 نہیں دنیا میں کچھ بکوتا علاقہ مال دنیا ہے
 عیان ہی خالی عارض پر کہ تارا دکھاتا ہے

برنگِ طائرِ نچست گلوینِ آشیانا ہی
 قدِ معشوق و عاشق ایک مطلع عاشقانا ہے
 یہی گاتی میں بکوتا چ گھر میں آج جاتا ہے
 خدا کی گھر کا دروازہ تمہارا آستانا ہے
 کہ تاراخر میں مہتاب میں ایک دانا ہے
 پہ پہو لا ہر صدف کی پٹ میں تھی گاتا ہے
 وہاں تنگ میں قفل میں تھی گاتا دانا ہے
 نشانی ہی جی بکوتا اوس پر تھی دنا ہے
 ہمیں ہی ایک دن آخر ہمیں صبرت دنا ہے
 کہ دور تھی لہجہ دنا عارونی خزانہ ہے
 درِ مضمون عالی کا تصرف میں خزانہ ہے
 تمہاری دولت و یدار عاشق کو خزانہ ہے
 قمر طلمات میں طلوع ہی یار لغو نہیں دنا ہے

غم و رقت سنی آنتہ بد کو مین گیلانا پون

کہ مچکواوست بت نازک کی نظر نہیں مچکنا

عمارت گوری بہترین انی برق عالم میں

یہی منزل ہی ہوا یہی اپنا ٹھکانا ہے

انداز میں یہی جو دل بقرار کے
جو ہر کھلی جوا بر و خمدار یا رے کے
طوفان و ٹہین کی آب و شاموار کے
کس منہ سنی صفت کی جی پستان باز کے
وہ شیفہ ہوں آئین اگر و ہار کی
زیبا اوستی شہاب میں ہین پھول ہار کے
لکھتا ہوں صفت گو ہر دندان ہار کے
شاداب کیونچ پھول میں برہن کی
ناعرش کی پچی ترسی ہماری غبار کی
قربان کہ جانسی میں بوئی یار کی

یہونکی کی صورنا لوسی پچی مزار کی
منہ معرکی میں گئی سو سو ہزار کی
نکلی اگر ہنسی میں کہنی انت یار کی
دوہین جناب آب و آبدار کے
پہنکون بدنسی جامہ ہستی اوتار کی
فصل نہال طور ہین بن ہین ہار کے
دریا روان میں آب و شاموار کی
رشتی میں تار موج نسیم ہار کے
کہنی براق گھوڑیکو اوست شہوار کی
موتی نہال قدیم بنی پھول ہار کی

شعلی جواو ہٹی آتش رخسار یار کی	خالی سیاہ نگینی دانی شہار کی
مشتاق اہل خلد ہی ہوشن کل یار کی	نقاشن بھی کوی جو نقشا اوتار کی
زنگین اشک ہین مژہ اشکبار کی	پہولی ہین شاخ گل کی طرح پہول خار کی
بعد از فنا جلاتی ہین دل سوز غمی دست	داع جگر ہین پہول ہمار می ار کے
انداز لاغری جو یہی تھی بعد مرگ	خالی کفن کو رنگینی نیچی مزار کی
حسرت ہی فاتح کی عوض دئی گالیان	پہولو نین پہول منہ سی جڑن ہی مایہ
چلتی ہین جام ہوش ہین دجہان کا	قربان اپنی یار کی صدق نگار کی
کو کی ہین کو سیلوئی پہونکی شور مین	طاؤس قص کہتی ہین دن ہین ہمار کی
ثابت ہوا ضیاسی یہ خالوئی ای قمر	تاری ہین دانی شک غزال تار کی
پوشیدو داع تمین بیان لاغری سہی ہے	وہ خار شک ہین گل گل ہین ہار کے
جلتی ہین اپنی اک میں وقت دست ہا	فرقت مین ہاتھ پاؤں ہین نیچی چار کے
تیری حضور زلف یہ رنگت ہوا ہوا	کا فور صبح نگینی نانی تار کے

جل جابی برن ڈوب مری نگہین کج رہون

صد می شبہ ندیکہی مگر انتظار کی

میں تیرے اشون جو اسی اور یہی تباہ ہوا
میں اگر رونی لگوں تبتہ والا ہوا
زور لہت ہی مجھی باد یہ چاہی
جوش و خروش ہی کہتا ہی نہایت کم
تیری لہوئی جو ای شکستہ دون
وہ مکہ میں کالین جو کہی دل کی عبا
بات کرتی ہوئی ڈرتا ہوں ہی تند
موج آغوش میں لی تو جو نہانی اور
قریان کی ہلکی گلزار میں ہو کا کہان
تیری بوٹا سی ہر قد کو نہ کہی پونہچی
وصل کی ن ہی ورو کی عاکرتا ہوں
ہاتھ پر ہاتھ اگر مار کی دوڑوں باہم

۵۴

یہاں ٹھنی سی شجر قامت بالا ہوا
پانی نی نی سی نہال قد بالا ہوا
ہر قدم پر یہی کہتا ہوں کہ صحرا ہوا
وہ جہانسی یہی اگر وسعت صحرا ہوا
روز محشر سی شب فرت یلدا ہوا
منزلوں میں قدم دشت میں صحرا ہوا
گفتگو اور منسی میں زیاد ہوا
بوسہ یعنی کو بد کالب وریا ہوا
طوق منت کا جو ای ہر تو نہا ہوا
لاکھ ہر نخل سی دوس میں با ہوا
آج کی ات شب غم سی خدا یا ہوا
راہ الفت میں قدم فیس سی میرا ہوا

پای معراج جو وہ جلوہ نما ناز سی ہو	عیش سی کرئی پر نور کا پایا بڑھیا
دور رکھا مجھی مقصد سی غم دوری	زور گشتی سی کیون یا تو نکو رستا بڑھیا
مول نہا نہیں کثرت خشی دیا روئی	کیون اوس گیسو شبنم کا سودا بڑھیا
حسن کہتی ہیں اسی نکو اگر وہ نکل	نور میں ہو پس اوس ماہ کا سایا بڑھیا
گرمی حسن فی چو چند کیاستی کو	وہو پس سی کیون پہلا فشار صہبا بڑھیا
شجر وادی میں کی حقیقت کیا ہی	وہ جو بالیدہ ہو طوبی سی و بالا بڑھیا

داغ پر داغ سی ای برق مجھی راحت ہے	داغ پر داغ سی ای برق مجھی راحت ہے
درد کم ہو تو شب بھر میں ایذا بڑھیا	درد کم ہو تو شب بھر میں ایذا بڑھیا
کیونکہ چین کی قامت بالا کی سا	دنیا کی سب بلائیں ہیں نیا کی سا
سر سبز مہر تکٹ ہوا آکی سامنی	منہ زرد ہو گیا رخ زیا کی سا
اشکو نسی آب ہوا ابر بار ہا	اکثر کئی ہیں جھون فی دریا کی سا
پروہ تو پروہ اور سولہ تریان	آتی نہیں ہیں خواب میں شرم کی سا
روز فراق کم نہیں دیو سفید سی	کالی بلا ہیں لعل چلیا کی سا

دشت میں ہو پچھاؤسی بہتر ہی چو پچ	تاقم ہی گرد و امن صحرا کی سامنی
نا دیدہ اونکی تشنہ دیدار ہو گئی	کیا فائدہ جو آئی وہ ترسا کی سامنی
دل کی صفا جی داغ سی ظاہر حضور یار	آئینہ آفتاب ہی عیسیٰ کی سامنی
آئینہ خانہ میں جو پڑا عکس و می یار	روشن کنول ہوئی دیدیضا کی سامنی
آگاہ خلق تالاب معجز بیاضی ہو	مردہ بنین کی اپنی سیجا کی سامنی

ای برت میری طور کی ہی شعر کہ سنو
پہر تا ہوں تسی شاعر غرا کی سامنی

جوش جنو بنیں ہتی ہین صحرا کی سامنی	جنگلا وہ روز گاتی ہین آا کی سامنی
کہتی ہین کج مطلع خورشید اہل فہم	مہل ہی مصرع قد بالا کی سامنی
مینخانہ میری گہر کو تبارک تبارا و راہ	لی آؤ اس بیانی سی ہکا کی سامنی
پا پڑ ہی چرخ تابہ مہر ملک ہی کیا	سہر تیراہ عاشق شیدا کی سامنی
شکستہ او قبر ہی کا فور جج حشر	عاشق کی ظلمت شب بید کی سامنی
یکسان مین بادشاہ و گدا پیش جو بہت	مست و بلند ایک ہی دریا کی سامنی

مرتا ہوں جاییں ہم جی وقت اخیر ہی	لی آئی کوئی یار کو سمجھا کی سامنی
گل ہو چراغ پنجہ موسیٰ حضور رح	تعبان کیا ہی لطف چلیا کی سامنی
کیا تم ڈراتی ہو ہمیں نفو کی پیچ سے	آفت ہی کیا بلا دل شیدا کی سامنی

جوشِ جنونِ دشتِ عدم گورتنگ ہی
ای برق میری وسعت صحرا کی سامنی

روتا ہوں اوس نہال تنہا کی سامنی	کوثر روان ہی خلد میں طوبی کی سامنی
کیا آفتاب ہی رخِ زیبا کی سامنی	کہنچوہ دور آپ کو حباب کی سامنی
سوزان ہٹی غلّ رخِ زیبا کی سامنی	روشن ہی شمع مہر سچا کی سامنی
الفت میں سمجھتا نہیں اچھا برا ہی کیا	سنگ گہر تو ایک ہیں اعمیٰ کی سامنی
دیکھا جو حالِ زار چرونگو نسی جہان کے	گہر میں بلا لیا مجھی گہر کی سامنی
وہ رشک ماہ تو بھی ای آسمان حسن	خورشید کبک ہو رخِ زیبا کی سامنی
نالہ کروں تجو جاییں ابھی لگان تک	پیدا نہال شعلہ ہو سدا کی سامنی
انصاف کی جگہ ہی راوہ تو دیکھنی	مین اور ظلمتِ شبِ یلدا کی سامنی

<p>مکن نہیں کہ فوض ہی کچی برای نام جلتا ہوں پیش یار تجلی یاری سی دین تو کٹا گزرنی تہی جو کچھ گزر گئی نقش قدم ہیں دیدہ بنیاد نور ہی عارض کی شیف تو نکو نہیں آنکھ ضعیف</p>	<p>عقاد ہاں تنگ ہی عطا کی سبائے گو یا ہنال طور بھی سہی کی سائے اس حال چوہن اب شب بیدار کی سائے سرمہ ہی گرد خاک کف پاکی سائے بیکار سحر ہی بد بیضا کی سائے</p>
--	--

پتہ ہماری سستی ایام پر پڑین
 وحشت میں برق رہتی ہجج کی سائے

<p>تمنتی ہیں غیر زمیں آ کی سامنی غش آئی برق طور کا اونکو گمان ہو مکن نہیں کہ رنگ جمی آفتاب کا رہتا ہی قصہ ختر زور ورجام سی ساقی دکھا دی تھر گلگون دخت رز دیکھی تھی جو کمری میں رخسار سی</p>	<p>رہتی ہیں زور بخش بجا کی سامنی وہ بھلیونسی آئین جو موسا کی سامنی رنگ بہار عارض زریا کی سامنی اوڑتی ہیں پٹی قفل مینا کی سامنی پردی رہیں پنبہ مینا کی سامنی دلو فلک سی پانی بہری کی سامنی</p>
--	--

دم بند ہو سچ کا ہو ٹوٹو ٹکی رو برو
 کیون گئی کنوئین مین گر گر ہزار
 خورشید کی نظاری ٹسکین خاک ہو
 آسان مکیا نہیں رخسار یار کا
 قانع کو آبرو و شرف سختی ہو
 یوسف کجا و قید کجا و الم کجا
 جز رنج عشق میں نہیں مکن مصال
 وہ ناتوان ہوں کہ نقش پا پی
 وہ بادہ کش ہی کہ اگر نیکدین جا
 خم کہنچی پا ہی لٹکے ہو دست ہون
 یوسف تھی جو دیکھی تھا کار کی کنوئین
 نفرت ہی نام خواب سیاحت سیاحت
 نالی بلند ہوں تو کہیں اہل آسمان

موسیٰ چہا لین ہاتھ کت پاکی سا
 یوسف ہوا اسیر زلیخا کی سائے
 ممکن نہیں مین ہنگو نکو اعضا کی سا
 بجلی گرا ہی آئی جو موسیٰ کی سائے
 بی آب قطرہ ہی دُر یکتا کی سا
 کیا قدر عشق کی ہی زلیخا کی سا
 کب بی حجاب آئی ہوسا کی سا
 صحرا ی حشر ہی مری صحرا کی سا
 شیشی حکیم سلام کو سب کی سا
 سائل ہو جام ہاتھ کو پیلا کی سا
 پانی بہری نقش کت پاکی سا
 محل ہی گرد دامن صحرا کی سا
 مینار مین یہ مسجد اقصا کی سا

<p>بالا چرخ تارونگی انجمن چپکین ہنس کی اوسین فی آخر کو جان فتیان آفتاب ہی میری نگاہ میں مین بن مقابل دہن یا ضعف سی</p>	<p>آئی خوش ناز کو چمکا کی سامنی آب گہرین ڈوب گئی جاکی سامنی کیا جام جم ہی ساغر صہبا کی سامنی عقدا کا آشیانہ ہی عفا کی سامنی</p>
<p>چاہوں تو برق عرشی تاری ہی تو ٹلون کیا طول چرخ ہی ید طولا کی سامنی</p>	
<p>بلاتا ہی نہ وہ مجھ کو نہ میری پاس آتا جو مضمون شعلہ زنگ حنا کا ہاتھ آتا علو فکر سی مضمون عالی ہاتھ آتا مال کار کو اپنی بشر کیا بول جاتا ہمائی شعلہ رخسار جانانسی جلاتا ہزاروں ٹھوکریں کہتا ہی آخر گھدارو مثال مہر بنجائی ہیں چہی و خمی و شن</p>	<p>دلا عہد بہار زندگانی مفت جاتا ہی بکف دست تفکر کو ید بیضا بناتا ہی زمین پر پاؤں ہیں عین شہین پر ہاتھ نبائی گور لازم ہی رت کیون بناتا مری ہر استخوان کو مرغ آتش ارکھاتا سزا اپنی عمل کی ہر سر مغرور پاتا ہی وہ مہر و چشمہ خورشید انور میں نہاتا</p>

<p>تواضع کرتا آوازہ تاکو سونکٹ کچھ معاذ باطنی ظاہر ہوا ہی اوسکی ظاہر</p>	<p>کیا میں خم ہو جتنا تیرا و تیرا ورتا ہی جدائی دل میں کتنا ہی چاہے آپ اٹکے ملتا ہے</p>
<p>مزی صانع کی کیا کیا صنعتیں ہیں بریق حیرت کہیں بنتی ہی تربت کوئی گہرا پناہ ناما ہی</p>	
<p>جب تک کہ وہ ابرو کا اشارہ انکریں گے وحشت میں ہی رخ جانب صحرانکریں گے ہم رونی فنی قت میں کنارا نکریں گے موقوف کہیں بحر میں ہونا نکریں گے خط کا جو لغافہ نہیں ہم سمجھی کنا یا گہرا گئی بتیابی دل دیکھی ایجان مروہ ہو اگر دیکھلی عیسیٰ یہ سچلے نی بوسہ ہیں کیوں طالب نقد دل عاشق مرجاؤ توج مرجاؤن برامان توج مائیں</p>	<p>کہیں ہی جو ہو گا کہیں سجدہ انکریں گی جب تک کہ تمہیں شہر میں سوانکریں گے گہرا چاہا جب تک لب وریا نکریں گے جب تک کہ اشک کو دریا نکریں گے ورپردہ اشارہ ہی کہ پروانکریں گے شہر تو ابھی بحر میں کیا کیا نکریں گے کیونکر کہیں شحضرت موسا نکریں گے بیجانہ وہ کیا لین گی جو سودا نکریں گے پھر کیسی سچا ہیں جو اچھا نکریں گے</p>

<p> بوسوئی تنہا ہی فقط خوف نہ کیجی وہ شیفۃ قدہیں کی ہی سرو تو کیا خیر وہ جو رہیں پر کہ تہ خاک پہلاوین شرمندہ اگر ہو کی بچمت ہی جینا دار قد بالاک کی سزا پیش نظر ہی یہ راگ کی لانی سٹی ری ہیں کہ قسم لو وصلت میں حجاب آنکھ کا پردہ نہیں وہ حسن میں کل ہیں تو ہم صبر میں کتنا چہ چہ چسکی کہیں گی جو چہا نیکی سنہیں کیون فقہ دل سجا بن ہفت میں نہیں </p>	<p> لی لہجی قسم اور راز انکر نیکی فردوس میں نظارہ طوبانکر نیکی حورونکی ہی جنت میں تنہا انکر نیکی عیسیٰ سی علاج دل شید انکر نیکی نظارہ گیسوی حلیا نہ کر نیکی محفل میں کہی آپ کو چہیرا انکر نیکی کیا فائدہ ظاہر میں جو پردہ انکر نیکی تا عمر کہی کر نہ ہی اوٹکا انکر نیکی ہم تمسی کسی بات کا پردہ انکر نیکی دیوانی نہیں آپ سی سودا انکر نیکی </p>
--	--

بدنامی سٹی تی ہو عبت عشق میں ای بر
 کب تک بشر اس بات کا چہرہ انکر نیکی

اپنی سر کا چاٹو ای ہ پکر کہو لدی مہر کو پوشیدہ کرو حشیم اختر کہو لدی

مرغ دل موجود ہی گنہگار وٹھا دے	آنکھیں شہباز نظر کی اسی تکرار دے
پر دے ہی پٹ جائیگی تاؤنسی کہی تیا ہو	اسی سم صبح دم گوش گل تر کہو دے
یہ چکرت روئیں بھی کز نہیں اسی شک	عقدہ گوہر و زردان سہی ہر کہو دے
اگر میونگی ن میں شب ابی اوئی کار	اسی قمر کلیٹ کی براق چادر کہو دے
سرد بال و ش ہی ابرو کی جنبش چاہی	ناخن شمشیر سی عقدہ ہر کہو دے
غمی صید روح چپٹ جائی لگائی	رحم کر کہر کی قفس کی اسی تکرار دے
فوج غم کی بحر میں نہایت آہ سوزنا	بادلی کا یہ نشان ایاں مضر کہو دے
دم نکل جائی پر یکا قالب بی روح	تو اگر ای جان جسم روح پرور کہو دے
پانی پانی ہو کی بھائی فلک سوزش ہے	پٹی زخمونکی اگر جراح دم ہر کہو دے
مکتہ فہمی ختم ہی اوس حد ان اخلاق پر	ہنسنی لگتا ہی جو کہی لعل گوہر کہو دے
مرغ دل بوسونسی ان ہونٹوں کی یا ہو گیا	کیون نہ طوطی کی لب خاموشی تکرار دے
اسی فلک گہر گئی روز قیامت آچکا	چاک کر جیب سحر و امان محشر کہو دے
و تو نسی اوس ضم فی خط بھی بھیج نہیں	راہ پیغام ای خدا ہر پیر کہو دے

ایک دل کیا ہی صفت ترکان جانکی حضور
بی لڑی میدائین تیار لشکر کھولدی

باعث دل بستگی ہی ال پوشیدہ ترکہ
تو گرہ سی رخ غنچی کی طرح زر کھولدی

چاند سی خسار پر مارونکی افشان چاہی	گرد و ہوزیت خمی رشید و رخشان چاہی
روضہ رضوان ہی گہر دربان چاہی	حوربت ہوتہیں جو رو کا سامان چاہی
بہر قرآن ای پرورد جلد قرآن چاہی	مصحف عارض ہی ہاتھوں سی نہان چاہی
اغزل کو مطلع خورشید تابان چاہی	فکر و صف عارض پر نور جانان چاہی
فرقت ساقی بین ہر تیر باران چاہی	میکشتی برسات میں ہمراہ جانان چاہی
شیر مین صید مضامین کو نستان چاہی	کہ رہا ہوں غزل مجھ کو قلمدان چاہی
شیر صید فغن کو آہو و نستان چاہی	فکر مضمون ال چشم و ترکان چاہی
دو دشت طور بہر مہر تابان چاہی	وصف عارض بین ال لٹ جانان چاہی
جامی گان کلمہ کو خار معیلان چاہی	کم نہیں ڈھلا پہنچولی فریق یارین
ہاتھ کتی ہین مین تیرا گریبان چاہی	طالب امان صحرا محسی میری پاؤں

<p>بی سبب قد خمیدہ شکل ماہ نو بہین تیری لبت و زحلی دیتا ہوں مثال مثال سلسلہ جشت میں نہ لکھو نگاہ جائی ہاتھ تیرے ہی لہن سے شاعر اسی شبیہ وین کیونکہ ہما گین عالم اسباب ہی اہل جنوں دامن صحرا ہی ہے رخت عریانی ہی</p>	<p>دامن صحرا کو جشت میں گریبان چاہی دو شمع طور بہر مہر تابان چاہی خانہ رنجیر محکو جائی زندان چاہی ماہ نو کا دامن گل کو گریبان چاہی رخت عریانی میں کس کو جیت و تان چاہی ملوث آہن ہی جنوں جائی گریبان چاہی</p>
<p>روئی نگین دیکھ کر روزن سی یہ کہتا ہی ہفت گلستان کی لئی با گلستان چاہی</p>	
<p>نثر خط عارض رنگین جان چاہی نقد جان سی کو تن میں گہر جان چاہی چہن آجائی اگر تودہ بنائی محکوم یار کیونکہ پراب نہواپنی ہوا خواہی ہوئی زلزل طالب جانکی ہی سائل دل و دلی</p>	<p>بوستان خلد کی محکو گلستان چاہی دانت تیرے ہی نہہ پر ہو نیکو دندان چاہی جائی دل سینی میں اوسکا ایک سکان چاہی اسی پری تیری لئی تخت سلیمان چاہی حال ہندو کہتی ہیں میں سلمان چاہی</p>

بی بہا لعل لبخِ شکر گویا بی سہی
 اشتیاق تیغِ قاتلِ مینِ لہو رو ہوتا ہو
 لاشی کو قاتلِ عثم تو سن سہی یا مال
 خوب و لون سیر ہو کر بحرینِ بکال
 بوسہ دیکر مردہ دل کو زندہ جاوید
 بی تنزل تہ عالی کہی ملتا نہیں
 کائنات اک ایک تہ کیون پہنچو بقتل
 جب ثرا ملدو تیا ہی تو جھکتی ہیں درخت
 کیا حقیقت سانپ کی ہی ہر پوئین
 امتحان تیغِ قاتل کو تمنا دلگوئی
 تنگ آیا ہون کیون لالہ لک کی پار
 ہم مسافر ہیں سرائی ہستی ہو موم کے
 شرط استعداد ہی تہی بیت کیو

ایک سہ پروہ کہتا ہی بدخشان جا
 جسم عریان و ہاں زخمِ خندان جا ہی
 زخمِ دامن از عاشق کو گریان جا
 مثل دریا سب بدن پر چشم گریان جا
 خضر و لکوا می سیا آب حیوان جا
 یوسف کنعان کو پہلی چاہ کنعان جا
 اسی پر ہی ندان باز زلف پیمان جا
 سرکشو نکی سر کو بار کوہ احسان جا
 کب پہلا مار سر گسیو کو دندان جا
 ہر وہاں زخمِ تن مین ایک دندان جا
 دم خفہ ہوتا ہی و شنڈان دندان جا
 بعد مرون قبر کو گورِ غریبان جا
 بہر کو ہر بحرین سپی کو میسان جا

چشم افسون ساز پرفتون میری آنکه	ای جنون پائی نظر کو خار ترکان چا
آدمی سی آدمی پهره کیونکر عشق	کشتی بین جنت میں رین صل انسان چا
یاد محراب خم ابرو میں کیستی	شیشہ عقل و خرد کو طاق نسیان چا
یوسف و زنگی بر ابرجشن میں پیش	ساری شہر لعل لب میں کو خجی ہان چا
ترک لذت کی لذت ہی نعمت گرد	طامعون کیو اسطی دنیا میں ندان چا
سختیان سہتی نہیں بر فلک نازل مزا	کس شہر کو بہر شرب آب ندان چا
عاشق نالان کیون آگے سواری کی	تیری جازیکو ای لیلیٰ صدی خان چا
کالی آنڈھی ہوا نئی گیسو شہزاد	و م خطا ہوتا ہی شمع روئی تیا تیا چا

برق مرد و نکو علاقہ زینت دنیا کی

گر بسکینو نکی خاطر موشن ندان چا

خاک دیکھون وقت رنگ میں چاند	دو شمع داغ ہی میری نظر میں چاند
نعرہ نیفہ نہیں دس غیرت خورشید کا	کہو لکر آغوش لپٹی ہی کمر میں چاند
آنکھیں روشن ہو جی دیکھیں عارض مابین	پر تو خورشید ہی چشم قمر میں چاند

دیکمک رخصارتا بان کوچ عاشق کی گئی
 حسن پر نخواست نکر اسکا ہنسی کچ اعتبار
 جامہ فانوس یو ارین میں خوش نور
 دانت ہنسی میں کل آئین جو خوش سید
 تیر ہنسی فی دکھایا کیا مچھی اور سیاہ
 آب و تاب نارستان حسن مئی فی ہو
 صحن میں کلی جو بہر سیر وہ رشک تیر
 رات بہر اوس کی فرقت میں جا رہی
 فیض عالی میں برا جھٹک ترپن ہر کی
 سیر کو نکلی جو وہ رشک قمر سیار حسن
 اوس صنم کی جہر فی محکو دکھایا زور
 سوز غمسی ات بہر پستی میں نکلی پٹان
 زخم دل ہر آئی جب دیکھل رخ پر نور یار

وہو کی دیتی ہی مسافر کو سفر میں چاندنی
 چارون مہمان ہی در قمر میں چاندنی
 گہر میں ہین جا بجا ہی گہر میں چاندنی
 مثل کف ترقی پہری آب گہر میں چاندنی
 سایہ بن جاتی ہی کر میری گہر میں چاندنی
 رس ٹبادیتی ہی تھلو ٹکی ٹمر میں چاندنی
 چھنکی دیوار ونسی چھنکی گہر میں چاندنی
 منہ برستا ہی ان ہی بر تر میں چاندنی
 کم زیادہ کس جگہ ہی بحر و بر میں چاندنی
 پہیل جانی منزلون پر تو سخی میں چاندنی
 جامہ کعبہ نبی دیوار و در میں چاندنی
 وہو پ ہی میری جلا نکو اثر میں چاندنی
 مرہم کا فور حبت ہی اثر میں چاندنی

<p> ایکبار ہی نہیں کہی بہرین چاندنی وہو پھی رشیدین شکو قمرین چاند اسکی آگلی کہنہ چادر ہی فطریں چاند پر تو خورشید ہی گویا اثر میں چاند دیکھتی ہیں وزشب کو او سکی گہر میں چاند کیا برا بھتی ہی ہر ایک گہر میں چاند وہو ہی جاتی ہی یہاں آب گہر میں چاند </p>	<p> جیتی جی ساکھی صورت کو او محبوب کی رات دن روشن ہیں نوں ایک تیرے نوحی پر تو عارضی کیا نسبت جو تیرے دہن نعل ہو ٹوٹو نکو بنایا عکس وئی یار کم نہیں ماہ منور سی رخ پر نور یار لطف او سکا عام ہی سب پر برابر تیرے انتوتانی چک سی فشن او جلا ہوا </p>
---	--

انکسار اعلیٰ کی تہی کو بڑا دیتا ہی برق
 پہول بن جاتی ہی چنکر ہر شجر میں چاند

<p> یاد خاطر رہی تم جانکی جانا ہو لیے خضر اوس شت میں آجانی رستا ہو لیے خاک میں کہی مچی ساری اجا ہو لیے رگیٹی چال ہم ای سرو تننا ہو لیے </p>	<p> غیر و نکو یاد کیا نام ہمارا ہو لیے یاد اجاب فقط عشق میں ہم کیا ہو لیے خانہ گورتہ چرخ ہی طاق نسیان تیرے ارفہ رفتار کیون ہوں پال </p>
--	--

دکنو خوشیدرو لانا ہی شب کو مہتا
 بوسہ اس سیہ قہر کا اگر ایجان ملی
 آئینہ ہاتھ سی جیٹا نہیں خود بینی سے
 روشنی لائیں بکنا شب غم میں گوی
 گوش عبرت میں لب گوی رسی آتی ہی
 کونسی روز بھی یاد کیا محفل میں
 ایک کلمی کو دو رنگی سی نہالی پایا
 بچکی عاشق کو لگی پر نہ کہی یاد کیا
 حشر تکیج سی سلی نہ کہی نکلین گے
 یکنی ل ہاتھ میں کیا پاؤں نکالی تہی
 سامری آنکھ سی بیدم ہو دم نظارہ
 پھر ہمیں کیا جو زمانی کی جلائی مرد
 شکوی بیجا ہیں فائدہ پچھانی سے

نہیں امکان کہ یاد رخ زیبا ہو
 حور حبت مزہ میوہ طوبہ ہو
 زور عالم ہی کہ عالم کا تماشا ہو
 صبح تک گہر نہ ملی چاند یہ رستا ہو
 فاتحہ کو بھی آئی یہ احبا ہو
 ایک دن ہو تو کہوں آپ ہمیشا ہو
 تمنی جب وعدہ کیا اسی گل رعنا ہو
 ایسی تم حسن پر اسی سرو تمنا ہو
 دیکھ کر زلف کو طول شب یلدا ہو
 بھولی مل چلی پر اسی سرو تمنا ہو
 ہونٹ کو دیکھکی اعجاز مسحا ہو
 اپنی بیمار کو ای شک جابا ہو
 عہد پہلی شادی ماری ہم کیا ہو

<p>آج پر کیا تھی امت کو یہی رویت معلوم مرنی جینی کی خبر بھی کہی کیہ پوچی گل ہوش مع ید بیضا خود کہا اچھا ہند پر کیا ہی اگر خواب میں دیکھی تصویر خاک اوڑتی ہی تہ چرخ بگولی نگر</p>	<p>یہی سن لکھی وعدہ فرما ہوا پہلے وام میں آپ پہنسا کر ہمیں ایسا ہوا جلوہ ساعتہ طور کو مو سا پہلے مصر میں یوسف کنگان کو زلیخا پہلے بعد مردن بھی ہم گردش صحرا پہلے</p>
<p>برق شکوی ہن عبت فائدہ پستانی اب کہا کبھی ہم چوک گئی کیا پہلے</p>	
<p>عشق وندان فی یارتہ یہ ای کلرؤ داغونسی پہ لاپلار و فی بحری یار مین نازک طبع دیوانہ ہوں باغ و ہر بوسا و سکی آنکہ کی لیتا ہوں بہم تو دیکھ کر نہی کو اپنی آپ وہ کہنی لگا مین غم گشتہ ہوں آنکہوں پر جگہ دی</p>	<p>لاغری سی فقر گوہر ہو گیا آنسو وانہ منہ پر ہو گیا سوزش سی آنسو بنگنی زنجیر موج نکبت کیسو چاہی کہنا عصائی ز گس جادو صورت خط شعاعی چاہی بازو ناتوانی فی بنایا صورت ابرو</p>

اسقدر غم فی کھلا یا جسم ہجر مارین
 آئینہ تیری طرح حیرتی میں بن گیا
 رات پہ باتیں بھی تمہارے سہیلیں
 دیکھتا ہوں میں شکم ہی ای قمر تیری
 یاد قیامت میں خیال بنی محبوب
 کون تہائی میں اپنا بسوغہ اترتا
 چلتی ہیں چیریاں گلی پر فرقت محبوب
 چشم کم بین نظر کرتی نہیں عالی نظر
 وہ سیدہ سائے میرا تنگ تری شکستہ
 آئینی کو دیکھ کر کہتا ہی ہ عیسیٰ نفس
 ایک دن تک یاد کھائیگا خیال و زو^{صل}

کب بند کروان ہوا روئی میں آنسو بھی
 تجھ کو میں دیکھا کروں وقت ہر دم مجھے
 تجھ کو میں دن جان ہوسہ دی لہو نکاتو
 یا نظر آتا ہی یہ درخفت میں مجھے
 ہاتھ آیا نخل طوبی اسی گل شبو بھی
 تیری دروازیکا بازو ہو گیا بازو بھی
 بن گیا میرا گریبان صورت ابرو بھی
 آفتاب حشر ہی نظر و نہیں ہر جگہ بھی
 مرغ زرین فلک سی کم نہیں جگہ بھی
 معجزہ لب سی ملا ہی آنکھ سی جاو بھی
 یاد آتا ہی تمہارا بالش ابرو بھی

کیون کا ٹوپی لٹائی یاد روز و صل
 ہر گل تو شک سی آتی ہی گل و ملی بو بھی

<p>تیغ نگاہ سیل ہی قصر حیات کی اوصاف لعل یار کی تاثیر دیکھنا سوئی دہان یار زمانی کی آنکھ ہی وہ غیرت بہار یہ رنگین کلام ہی نازک کلائی ایست شیریں آواہن جائی دہن ملا ہی تجھی چشمہ خضر دم بہر شب وصال کو ہرگز نہیں ر مرد و نکلی آنکھ سی ابھی اوڑجائی مرگ بوسی سی لب کی وصل میں لب بندھ گئے</p>	<p>آب حسام میں بہن کشتی نجات کی شجرت شکئی ہی سیاہی و ات کی تار نگاہ موجین ہیں آب حیات کی پہو لونکی ڈھیر لگ گئی جہو تبات کی شاخ نہال طور ہی شاخ نبات کی زلیفن بنی ہیں غلٹ آب حیات کی سیکھی ہی چال زندگی بی نبات کی سن لہجہ داستان ہی ارو ات کی شیریں یہ ہونٹہ ہیں کڈلی ہی نبات کی</p>
<p>ای برق یہ غزل تو فقط عاشقانہ تھی سُن مَح محبی خسرو والاصفات کی</p>	
<p>اپنا جنازہ آپ لیا جب وفات کی طوفان بحر جہم سی ہکو نہیں خطر</p>	<p>حالت ہی ایک تیری میاقت مہات کی حب علی و آل ہی کشتی نجات کی</p>

<p> کہتا ہوں ایک بات یہ ہے کہ ہاتھ کی طاعت یہ ہے کہ رو کی بسر و زیور کی اونی یہ رمز ہی تری پائی ثبات کی جنت میں ہوم و ہام ہی تری بات ہاتھوں کی تو فی شکل مٹائی ہی ت کی حاجت نہیں ہی صفت میں کلک و دھڑکی جس خاکسار پر نظر التفات کی حاجت ہوئی کہنی ادائی زکات کی تو صیف کس بانسی کچی صفات کی تا عمر روز شب کو ادایوں کی بی شک حقیقت ایک ہی ذات صفات کی اٹھوں پر خبر ہی تجھی شش جہات کی تیری لئی خدائی بنا کائنات کی </p>	<p> بی مثل ہی خد کی طرح سی خدائی میں ہستار ہا چا وین جرات ہی سگانام سر زیر تیغ مسجد کو فہ میں رکھ دیا طوبی فی آج تک وہ اوتارا نہیں گنا پایا مقام پاؤں فی دوش رسولؐ کی قرطاس کی حدیث فائز سی کم نہیں آنکھوں میں سیاری خلوت کی اکیر ہو گیا تو وہ امیر ہی کہ ہمیشہ رہا فقیر اثبات فقر کا لبان جوین سی ہے بکسیرین لوگ سنتی تھی دس سوز باسی کیونکر تجھی خد اسی جدا سمجھیں یا امام تیری جہت سی چاروں عناصر ہوئی ہم کونین میں خد کی عنایت سی فردی </p>
---	---

<p>تیرا نظیر صورت واجب محال ہی آنکھوں کی پردی سنکی لگا دین تکام واجب قدیم سی جو نہوتا تراحد و</p>	<p>بخشی خدائی بجو صفت اپنی ذات کی بھی کو احتیاج اگر ہوتا کی ممکن نہ ہی شکل کہی ممکنات کی</p>
<p>دریائی صفت ساقی کو تر ہی موج ز ہر ایک شعر برت ہی کشتی نجات کی</p>	
<p>دل میں تصویر رخ جانانہ خانی عاشق کو طوف کو چہ جانانہ چاہیے دل مانگتا ہی کہی جو پیمانہ چاہی مجنون سمجھکی یاریہ کہتا ہی طعن سی وقت میں گم ہی پنجہ خورشید روی محتاج ہیں کہیم ہی سائل کی ہر جود کیا مجھی کام شاہد عالی دماغ کو سر تیری پاؤں نہی اوٹھاؤ تی ہی بجا</p>	<p>ایسہ قمر کی لئی خانہ نہ چاہیے زاہد کو کعبہ رند کو مینجانہ چاہیے شیشہ سوال جام میں نذرانہ چاہیے لیلیٰ نہیں کہ عاشق دیوانہ چاہیے زلف دراز شب کی لئی شانہ چاہیے شیشی کو نرم عیش میں پیمانہ چاہیے کب شمع مہر و ماہ کو پروانہ چاہیے پایاد وصال سجدہ شکرانہ چاہیے</p>

موقع پر اپنی عیب مہر و نون ایکٹ	تلوار صاف ارکیو و مذاہ چاہی
لازم ہی تیغ ابرو قاتل کا ذکر ہو	خواب اجل کی اسطی افسانہ چاہی
جھک جھک کی شیشہ کیون نہ کی کو جام پر	حاجت رواج ہو اوسی شکرانہ چاہی
کچھ احتیاج خال نہیں خط یار کو	کیا غرمن قمر کی لئی دانہ چاہی
معراج پائی چڑھکی مسیحانی دایر	بہر عروج ہمت مر دانہ چاہی

ہر چیز کی نقیض سی ای برق قدر ہے
آبادی زمانہ کو دیرانہ چاہیئے

خواب میں دیکھی تو سو جانی شیدا ہو جا	تو وہ یوسف ہی کہ یوسف ہی لیا ہو جا
رونی برآؤن تو آنکھوں سی او ہا دون طوفان	لب ش شب فرقت لب دریا ہو جا
سیر کو نکلے جو تو خلق تلی او پر ہو	قد بالاسی زمانہ تہ و بالا ہو جا
گہری نگی جو اند میری میں ہر شکستہ	رات کو دہو پ نظر آئی تماشہ ہو جا
دیکھ کر آئیہ عارض انور تیرا	آدمی کیا ہی فرشتہ کو ہی سکتا ہو جا
نظر قہر سی دیکھی تو ہو عیسیٰ مردہ	رحم پر آئی تو ہر مردہ سچا ہو جا

<p>بحر اشک آئی کسی وز اگر چو شش پر دست پر نور کی تصویر اگر میں کہن چون اسی پری تیکہ لی جو تھکودہ دیوانہ سچ دیوانہ قامت کی لی رحت کان کی تپنی بن برگ نہال اسید آرزو ہی نہ رہی آرزو ہی یار تیری باتوں کو سنیں کان لگا کر ہر کر رہا ہوں کمر یار کی موزوں اوجا</p>	<p>ترخص شید و رخسار کعبہ دریا ہوتا ہے شیاخ طوبی سی صال بیضا ہوتا ہے تیری ساسی سی سلیمان کو ساما ہوتا ہے وہو پگروش سن اوسا دیو ہوتا ہے ہر کرن پھول گل نخل تنہا ہوتا ہے یہ تنہا ہی اوسا میری تنہا ہوتا ہے تجکواند ہا ہی اگر کو بھی تو بنیا ہوتا ہے کیا عجب طائر مضمون ہی عفتا ہوتا ہے</p>
<p>برق مجنون ہو اگر عقل ہی کچھ بھی سخت دیوانہ ہی جسکو نہ سودا ہوتا ہے</p>	
<p>جذب مجنون فی جو تاثیر کہا ہی ہو جسم جانان کی برابر نہ صفا ہی ہوتی چشم بیار اگر اوسنی کہا ہی ہو</p>	<p>پردہ خاکسی لیلی کل آئی ہوتی حوض کوثر میں اگر جو رہا ہی ہوتی روح عیسیٰ کی بدنی کل آئی ہوتی</p>

اسی صنم اپنی جو قدرت میں خدائی ہوئے
 اوس میانی جو شکل اپنی دکھائی ہوئے
 اپنی آواز جو تونی رسنائی ہوئے
 اوس صنم سی جو محرم میں لڑائی ہوئے
 آئینا شکوہ میری گہر میں ماہی گروں
 منعمو خستہ تک تھکودہاں رہنمائی ہوئے
 خون عشاق سی رنگ اپنی کھیل ہوتا
 منہ تو برسا چکی ای گل ہمیں رُ لوار کوا
 سیری گانسی نہیں مجھ کو دکھادی ابرو
 جوش سودا بھی تبت میں نہ رہنی دیگا
 حالتِ فرقت محبوب اگر میں لکھتا
 شل سیاب تڑپ کر نکل آتا باہر
 امتحان تو اکیلونکی نظر جگہتی ہے

سجدہ زمین تیری تصویر لگائی ہوئے
 برق جی جانی اگر موت ہی آئی ہوئے
 روح انسان کی تین نہ سمائی ہوئے
 صبح عاشور سر شام جدائی ہوئے
 چاندنی فرش کی جا آج بچائی ہوئے
 اس عمارت کی بدل گور بنائی ہوئے
 ہولیمین خاک شہید ونکی اوڑھائی ہوئے
 بجلی عاشق یہ کپہی سنسکی گرائی ہوئے
 تیر کیا تیغ بھی عاشق یہ لگائی ہوئے
 بعد مرنگی بھی زنجیر نہائی ہوئے
 لفظ معنی میں یقین ہی کہ جدائی ہوئے
 شکلِ یوسف کو کنوینھن جو دکھائی ہوئے
 وقت پر میری ہی تلوار کسائی ہوئے

ملکٹی خاک میں چال تو ہم دیکھ چکی	اور چوسر کوئی عالم میں بچھا ہی ہوئی
برق پائیدر ہاگو رہیں بھی زلفون کا بعد مرنیکی تو زنجیر بڑھا ہی ہوئی	
<p>دل ہو اگر غنی تو زمین تخت شاہ ہی</p> <p>مورات شغل نالہ و فریاد و آہ ہی</p> <p>گہر یار کا کہان ہی کہ پیراوسکی راہ ہی</p> <p>زلفون کی ایک خس کی برابر ہو کیا مجال</p> <p>ہمارا ہی مجھ کو کیو مشکین یا رینے</p> <p>نا طاقتی سی پاؤں پہ رہتا ہی میرا سہر</p> <p>دل ابدل بہت درین گنبد سپہر</p> <p>وقت میں بھی خیال تخیلی یار ہی</p>	<p>یال ہاگد اکو سموری کلاہ سیتے</p> <p>درو فراق یاری حالت تباہ ہی</p> <p>قاصد خراب پہرتی ہیں عاشق تباہ ہی</p> <p>نسبت نہیں کہ سنبل و ریحان گیاہ ہی</p> <p>رستی کو جانتا ہوں کہ مار سہ ماہ ہی</p> <p>افزون پہاڑی مچی بار کلاہ ہی</p> <p>الفت یہ او سکی عشق ہمارا گواہ ہی</p> <p>روز تن چراغ طور سی روز سیاہ ہی</p>
<p>دریا ہی اشک موج زنی پری جب سی بڑی</p> <p>بحر جہان میں کشتی گردون تباہ ہی</p>	

غافل مری طرفی جو وہ بادشاہی
 کیا چھپا رکھو چہ الفت کی راہی
 کس شعلہ رو کی خانہ دل جلوہ گاہی
 کیا چال ہی کہ غیرت گلزار راہی
 ساقی ہی می ہی باغ ہی ابرسیاہی
 مانو ہماری بات بخشش کی چاہی
 اثبات خون مجال ہی عویسی فائدہ
 اوس بت کی سی خدا ہی کہیگا یقین
 نقطہ نہیں ہیں قطرہ باران اشکین
 سنا نہیں ہی کوئی کہیں کس سی جاہ
 جسکا لقب اجل ہی غفلت کی نیند
 عاشق رگڑ رہی ہیں جبین نیار کو
 مالک ہی فور وصل شب ہجر یار کا

فوج قرار و صبر و تحمل تباہی
 نقش قدم نہیں سر مار سیاہی
 دو دو چراغ طور مراد و واہی
 عکس فن نہیں ہی کلتانین چاہی
 اسوقت نہیں اب نہ پنیانگاہی
 اسی ابد و گناہ نہ کرنا گناہی
 شاہد ہی کون کون ہمارا گواہی
 شاہد ہی یار کا جو ہمارا گواہی
 نامہ نہیں ہی پارہ ابرسیاہی
 اسی اور سن زمانہ ترا داد خواہی
 کہتی ہیں جسکو گور مری خواجگاہی
 نقش قدم نہیں ہی ترا سجدہ گاہی
 جابر کو اختیار سینہ و سیاہی

الفت فی برق زشک گلستان بنادیا

ہر داغ گل ہی سینہ چمن سرو آہی

کیا تمکو ہوا لگ گئی کسی نظر ایسی

ایسا نہ دہن ہی نہ کسی کمر ایسی

دیکھی نہیں آنکھوں سی تو شکل بشر ایسی

صانع سی دوبارہ نہ بنی پیر کمر ایسی

غصا کی طرح گم ہوئی او سی کمر ایسی

جلجای فلک کہنچی آہ جگر ایسی

اوڑ اوڑ کی جی راہ میں گر پڑی سی

اند د کہا ہی نہ کسی کو سحر ایسی

لگ جایی جہری اشکو کی چشم تری سی

لایکا پہلا شکل کہانی قمر ایسی

تاثر نہیں تجھ میں نسیم سحر ایسی

دیکھی نہیں ای برق کہ چشم رسی

حور و کی بھی رت نہیں ہی قمر سی

قربان ملک سو پری یار کی صدق

نقاش ازل سی بنا پیر دہن ایسی

جز نام نشان میننی لون فی پیا

نالی جو کرین عرش گر خیا کی او پر

ہر داغ جنون سر پہ ہوا ہی رفتار بو

کشتی ہی شب وصل دہ بت گھر کو سدھا

عالم میں ہی حشر ملک موسم باران

چشم دہن بینی و ابرو کی تصدق

آہو نسی شکفتہ چمن داغ ہی تن پر

<p>ہر پہول ہو جکا گل خورشید قیامت سب کہنی لگین دانہ تسبیح گلکی سیہ</p>	<p>لازم ہی مری ماہ کی خاطر سپرانی انگی تری دانو تکی ہی قدر گہرا سی</p>
	<p>ڈرتا ہوں کہین مہ نہ نکلا ہی خدا را ای برق شب ہجرین آہن نہ کر ایسی</p>
<p>کیا تجلای رخ پر نور سیہ لاو اور دول رنجور سیہ نہر بصیر انوگی تیری عشق میں منزلوں پر یار ہی بچان ہونہیں چشم عرفانی جو کوئی دیکھ لی کیا خفا و نکلا معشوق کے مست ہی ہر ایک اپنی حال میں پہیں ڈالا آسیا ہی چرخ میں</p>	<p>جسکا پروانہ چرخ طور سیہ ہو چکی صحت میحا دور سیہ شہر میں رہنا کسی منظور سیہ روح میری تن سی کو سون دور سیہ بھیکر ابھی کاسہ مغفور سیہ بی وفا ہی یار کا دستور سیہ نشا غفلت میں انسان چور سیہ استخوان ہر ایک چکنا چور سیہ</p>
	<p>جلکی اک دن خاک ہو جائیگا رق</p>

گریہی اپنا تن محروم رہیے

کیا بچ عدم میں بھی رہتی سی گذر کی	بہولی نہ وطنین بھی ہی بکو سفر کی
کیا باغ کھلا سائسی اوس رشک ترک	رشک گل خورشید ہوئی پھول سپر کی
ثابت یہ ہوا مالونسی اوس رشک ترک	موتی شجر طور میں ہیں بدلی ثمر کی
شفاق ہی ہم شب فتن میں سحر کی	صد مئی اوٹھنی لسی مگر در و جگر کی
پستان نہیں ہیں سیتی اوس شکستہ کی	ہیں سطحہ کوثر یہ حباب آب کھر کی
وہ ماہ فلک سیر چو ٹھکر کی چلی گا	پتھر سی ساری جھرنگی بدلی شرر کی
اکدن تو اوسی کھچکی لی اگنی فہب سی	شفاق میں ای جذبہ دل تیری اثر کی
سایہ کی طرح ساتھ ہیں میں کی دہرا	ہالی کی طرح گرد ہیں اوس رشک ترک
برگ شجر طور ہیں اس کان کی پتی	گل تیری کرن پھل ہیں بی کی شجر کی
جو خیر نہ ملے ہو اوسی کیا کہی شاعر	مضمون بند ہی شعر میں بھی کی کر کی
اسی سیمون رنگ طلای یہ نہ بہو لو	ہم انس کی یوانی ہیں طالب نہیں کی
وہ عیسیٰ زبان پہنکی جو منہ سے	بخاتین ہا دم میں کو تر ہون جو پر کی

<p>اوس مہر کی تعریف رقم کی ہی جو مہتی ڈرتا ہوں اولیٰ گزرتی چٹنی میں ظالم ایدوست تری در پہ بھی ہم انہیں سستی جبریل میں لاتی تھی پیغام ہمشہ خم شل کمان ہستی میں دل تہہ کوتاہی مرنی کی برابر ہی ہیں یاد وطن کی</p>	<p>فقطی میں تہہ دائری میں ہالی تہہ کی ایڑی کی تلی بال نہ آئیں کہیں کی محبوب میں سب لوگ عدو ہیں تیری گہر کی محکوم فرشتی ہیں اول نشی کی جو لوگ نشانی میں تری تیر نظر کی کم پیک اجل سی ہنیں میں صد می سفر کی</p>
--	--

کیا فائدہ اسی برق اگر جام بنایا
 سو ٹکڑی ہوئی ٹھوکر و نسکی کا سہ سر

<p>مر گیا ہوں لیکر شکل اوس اپانور کی بعد مرد قبح رکھا ہی کاٹھ فقور کی اوسکی آگ کی قدر کیا ہی سر و قد حور کی یاد ہی بعد از فنا ہی عارض سر پور کی کوچہ محبوب سمجھا گلشن دوس کو وہ پری یاد آگئی دیکھی جو صورت حور کی</p>	<p>بنگم قدسی عیان ہو گئی تجلی طور کی انتہا ہی ٹھوکرین کھانا سر مغرور کی سایہ محبوب ہی تصویر نخل طور کی روشنی رہتی ہی بت میں چراغ طور کی وہ پری یاد آگئی دیکھی جو صورت حور کی</p>
--	--

<p>داغ دل سوز و رنجی ہو گئی ساری اوسکی آنکھوں پر حسینو کی لگی تھی آنکھ سنگون تھی ہین تیری پاؤں پر ساری معرکہ میں سامنی تیغ نگاہ باری مست چشم مست جانان باکتی ہین نرم دور ساقی ہین بان پروردہی نام ترا</p>	<p>شمع سوزان بکٹی تھی مرنی سوز کی طوطیای چشم جانان دمک ہی چور کے اسی پر ہی ویشری ہاتھوین چپڑی عاشق بچارہ کیا جھک جائی گردن کے گردن ساقی صراحی ہی مئی انگور کے رنگتھی ہین بسیج زاہد دانہ انگور کے</p>
<p>اسیای چشم بت نی پس ڈالاجکوت ڈی ڈی میری دس تہر نی چکنا چور کے</p>	
<p>کیا حقیقت داغ کی آگی چراغ طور کے کیا بیان کچی تجلی اوس پانور کی جب نظر آئی تجلی اوس سر پانور کے کیا تجلی مین کہوں اوس ساعد پر نور کے کیا قسم لیتا ہی تو اپنی سر پر نور کی</p>	<p>رنگ شمع طور ہی تھی مرنی سوز کی بجلیان مین گوش نورانی مین بکوت کے تجلی تہرا کر ہوئی حیرت سی سنگ طور کے آستین یار ہی غاؤس شمع طور کے آدمی کیا ہی دیکھیں ہمتو صورت چور کے</p>

گل ہوئی ثابت کرن ہو لو کی عالم دیکھ کر
 صحن گلشن چین صحرائی محشر ہو گیا
 بلتھی باغیس سی تی ہین قفل ہر خط
 وار پر مجھ کو چڑھیں راہ باطل شعار
 کوئی ہ بات ہی جس کو سچا لائی نہیں
 سو غمسی و رہیں بزم جہانین اہل
 می ٹپکتی ہی مری ساقی ہر اک تسی
 شعلہ ہو جاتی قلم و طاس حکمر خاں ہو
 گر پڑی عشاق پر سبکی اشارہ جب کیا
 لن ترا ایسی ہیں آواز قفل کم نہیں
 یاد کو نزدیک پاتی ہین گشامانی ہی
 صورت چاک قفس اچھی نہونگی چاک دل
 نیش ن غم ہی مئی نا سو بہرنگی نہیں

تیون کو سچھی علامت کہ نخل طور کے
 جو کلی جنگلی صدا کا نوین آہی صورت کے
 دیکھ لی نہا میں صحبت فلفل کا فور کے
 گفتگو حق حق بیان کھی اگر منصور کے
 جو نس کا نوسی سہنی انکھو نسی منظور کے
 شمع بنوائی ہی کسی صبح کی کا فور کی
 گوہر زندانین ہی خاصیت انگور کے
 اگر حقیقت میں لکھون اپنی تن مجرور کی
 تیغ ابروئی صنم ہی برق گوہ طور کے
 برق موج می دکھاتی ہی تھلی طور کے
 چشم حق سنی کہنا وقت میں سچ ہی دور کے
 کچھ ہیں حاجت نہیں ہی ہم کا فور کے
 رختہ بندی کس طرح ہو خانہ زبور کے

<p>مر گیا اوس گلشن ساغور کی جیسے کہا غیر کی باتیں اوشہائیں منہیں اسنگ سینہ سوزا نسلی فان کیا عجیب دل اور رہتی ہیں انکھیں لگن و لچپ ایسا ہی بدن خوش نہوں لہو نسی کیوں اور گان وریا</p>	<p>دیکھ لی صورت ہماری کس مجھور کے ولکوا بلات نہین ہی بار بار جور کے استیلا پر آگیا پانی ہوتی ہی تنور کے یار کی بس زردہ ہی دید ہا ہی جور کے خلق میں شام صبح عید ہی مزدور کے</p>
	<p>دور میں انکھیں ہیں بقی انصاف قلی کی پاس آتی ہی نظر ہر چیز تکو دور کے</p>
<p>کہتی ہیں حق حق صدا بجا تہی منصور کے موج می سنی کہتی ہیں ہم تجلی نور کی گر نظر آجای صورت اوس سراپا نور کی قبر میں ہی یاد اوسکی عارض پر نور کی آبرو خار و نسی پائی لبون فی دشت میں ایک دم فرصت نہیں ہی کار و باخشتی</p>	<p>چہ سکیں باتیں اوس سی سادہ ستور کے پنبہ مینا بنا بتی چراغ طور کے شمع روشن انگو ہو صبح کی کائنات کے ہی گنگ سجدتی چراغ طور کے وار پر چڑھتی شہت ہو گئی منصور کے کئی ہی نکا طرح بات ہی مزدور کے</p>

پنجہ پر نور سی اوس میں فی روشن جوبی
 بار غم سی ندگی ہی عاشقو تکی اسی پر
 کو ہی قاتل میں سرا و تراہاری دوستی
 رنج سی تغیر حالت عاشقو تکی کیوں
 نیش زن کو اپنی پردیکا نہیں ہی کھینچا
 مثل سلک و عزیز اپنی جدا ہوتی نہیں
 دل مشبک ہی نہوگا سوز و غم کا کچھ علاج
 دیکھ کر تجھ کو بزرگ یا سمن ہوں گل سغید
 ہو گیا تا مشرق و غرب اپنا زمانہ میں

شمع مرقد بنگی ہی چسپراغ طور کی
 بوجہ اوٹھانا خلق میں وزی ہی مزدور
 عرش پر جاتی نہیں بیکار میں دور
 شکل محنت سی بدل جاتی ہی مزدور
 چار دیواری کہان ہی خانہ زبور
 کام آجاتی ہی آخر رشتہ دار ہی دور
 کیا بچھائی کو ہی آتش خانہ زبور
 لعل کی نگت ہو تیری سانی بلور
 صورت خورشید جب ستار سر ہی دور

سرکشی سی بار غم عاشق اوٹھالیتی ہیں
 بوجہ سی گردن بیان حکمتی نہیں دور

بحر میں عاشق کو یون باد و شیعون چاہئے
 خار کی آبلون میں خار آہن چاہئے

دوست کیا رونی لگی ہر ایک شمع چاہئے
 بہر دفع درد سرسنگ فلاخن چاہئے

سرکشی اچھی نہیں ہر وقت شیشی کی طرح	سبامنی محتاج کی جیک جاکھی دین چاہئے
میں سہی تاغی موع چہرہ پر نور یار	ساقیا بہر چراغ طور روغن چاہئے
آرزو ہی تن مشک ہو نگاہ یاری	بہر خط تنغ ابرو مجھ کو جوشن چاہئے
کب تک پیدل پہرین عشق عمدہ	اس چوبی فرقت جانا نہیں سن چاہئے
سرکشی لکونہیں ہی زوال پسند	سرنہ اس شیشی کو لازم ہی گردن چاہئے
قد موزون کی تصویر میں کہوں کیونکر نہ	منع معنی کی لہی شاخ شمیم چاہئے
صفحہ عالم میں کل مایل تصویر میں	چاہئی گلشن کسی کسکو شمیم چاہئے
پردہ داری عاشق پر ختم ہی معشوق کی	خاک میل سی بنی دیوار گلشن چاہئے
کیون لگاتا ہی مہی می سنی ہوئی شہ	برگ گل سی لب پہ رنگ برگ سوسن چاہئے
پونچھ کر عارض کو تو رومال اپنا ہینک	جیب صبح حشر کو اسی مہر و امن چاہئے
غیرت گل ہی گل میں توان بون خاروں	چاہئی گلزار او سکو مجھ کو گلخن چاہئے
بہنیک و شہر نگاہ ناز او بہر ہی ناز	خانہ تن کی لہی ای بار روزان چاہئے

کشت زار خلق میں سوزند قسمت نہیں

گر پڑنی بجلی جو کہتی ہمو خرمں چاہئی

سب پہ تابیٰ جد جب کسی وہ ہمارے
چشم گریان نہ جاری مرد مک فوارہ
سب پہ ثابت ہی کہ وہ خورشید رو بہ
ناز کی سی بل بل ہوی کمرین پر
صوم من گزری گردن می ساگر
سالاہا مجھ کو جھلاتا ہی ہاں اک کین
عرش و کرسی تہر تہراتی ہیں جاری
برگ گل انگھوئی پردی نیکی دیدار
باغ عالم میں لیل غم سجدی کو تو
باغین گل ہوائی زلف و روی یار
دم نکلجاتا ہی سستی ہی جواب دات

انصراط لسی ہر داغ جگر سیارہ
اشکو نسی پانی کی چادر دامن نظارہ
سیر کو نکلنی کینو نکر کو کب سیارہ
پشت پر بار گران موج بان کا ستارہ
جام سی نظار کر ناروز کا کفارہ
آمد و شد یار کی گہر کی نہیں گوارہ
اندون ہر ایک ثابت کو کب سیارہ
جیب گل خورشید سی اینا دامن نظارہ
ہر صدائی خندہ گل کوچ کا تقارہ
صورت سبیل پریشان مثل آوارہ
نالہ پیغام اجل یک قصا ہر کارہ

سامنی انگھوئی ہر شک چمن تہا ہی

دامن گلچین ہمارا دامن نظار ہے

وصف ہم موزون کیا کرتی ہیں وہی یار کے	ساری اپنی شعرِ قطعی ہیں خطِ گلزار کے
جان ہی مہی جو مثل شیرِ نعری مار کی	ہو گئی نشا ہرن آہوئی چشمِ بابر کے
ہیں یہی جو ہر اگر مرگانِ چشمِ بابر کی	آپکو جو ہر کر نیکی لوگ خنجر مار کے
ریشک گل میں ای گل تر داغِ جسمِ زار کے	دیکھ لی دیکھی نہونگی بھول توئی حمار کے
اشک کی قطری ہیں گنجِ چشمِ گوہرِ بابر کے	نارِ مرگانِ بنگلی رشتی در شہوار کے
مرغِ آتشخوار کیوں مفتون نہون قتار کے	نقشِ پاٹکارِ سی ہیں نگہِ خاسی مار کے
صاف گردِ زنگ سی اہلِ صفا بھوتی	موسی خط جو ہر بنی آئینہِ رخسار کی
آنکھ دیکھائی جو اوسنی رو دکھو تو	تختہ ہائی گل میں تختی تر گس بھار کے
دو دواش تیری لفوٹکا تصور ہو گیا	اشک اب تہمتی نہیں چشمِ دریا بابر کے
جسمِ قائلِ شعِ سان کیا تلیٹی جا	بنگلی پروانی جو ہر باکی تلوار کے
پڑتی ہی جوشی خصالو کی تری برو پر	دیدہ آہوئی جو ہر تری تلوار کے
صاحبِ اقبال غافل اکبرم ہوئی یہ	خوابِ طالع میں نہیں ہی طالعِ بیدار کے

<p>ہم فقط باعث ہیں تیری گرمی بازار کے بند آنکھوں کی ہیں تیری دیوار کے</p>	<p>سرکشی شعلی کی ہی عالم میں بگ کا ہے ساجت معمار کیا ہی عاشقوں کو حکم دی</p>
<p>زندہ بام بارتک پہنچیں کہاں چاقت یہ برت دب مرنگی بوجہ ہی ہم سایہ دیوار کی</p>	
<p>طور پروانوں فی سیکھی غ اشخوار کی اکبرئی وادی ہیں رخی تیری دیوار کی مشرقی دوست ہیں ایسی تیری باز آئینی بنتی ہیں تیری پر تور خسار کے چاہی میری سو میں پھول تیری ہاتر کے ٹکڑی ہیں اچاہ تیری سایہ دیوار کے ٹکڑی بٹ جائیں تمہاری سایہ دیوار کے وام جو ہروانی تمنی ہیں تیری تلوار کے وام ماہی حلقی ہیں تیری لٹ وازار کے</p>	<p>بوسے عاشق لیتی ہیں شمع گل خسار کی رج وربان سی چٹھی احسان میں جسم زار کے رکھتی ہیں معشوق تجھ کو جانسی اپنی عزیز جس کا نہیں تو رہی شہر حلب سی کم نہیں مر گیا میں سب گنہگار بوی بدن ایر شک گل کامل شہر نک معشوق تو نکلی یہ سر پہ نہیں زلفہائی حور کی خاطر عجب کیا خلد میں جان میں کیونکر نہ اسی قاتل کہ بہر مرغ جان پہیلیان بالونکی ہتی ہیں جو بالونکی ملی</p>

<p> و جلوئی استخوان کہانی کی خاطر اسی جا چلے بہر قوس ابرو تا زلف اوڑھ کر نبی اپنی آنکھیں عاقبت شک دید بیا ہو میں ہا ثابت قدم کروشن میں اینک و صفت میں چو پیکر جس میں وہ چو پیکر کیون اسی جان پر ہر عالم سے بزرگ دست بوسی ہو سکتی ہیں ان کی ملک کاکل پر خم سی عاشق کو خطر مطلق نہیں برج آبی میری لوفسی گروہ ہی نار کا ایک باطن ظاہر بہ پر عمل کرتی نہیں لطف حسن شمع روشن ہی تاباں شمع تیغ تغافل کو کفن در کاری بات کر سکتا نہیں اپنی زبان تنگی </p>	<p> تجھ کو آتش گیر لازم ہی عوض منتظار کے پر ہوئی مونی مژہ تر نگاہ یار کے ویکہ لی اعجاز یہ ہیں حسرت ویدار کے آبی ہیں اختر ثابت تری سیار کے سب یہ طرہ کیوں نہ ہوں گل و ستار کے ویکہنی والی ہیں تری گس بیمار کے لب ہماری چاہی بدلی لب سے ہمارے زہر انسانی لئی ہوتی ہیں ندان مار کے چرخ پر تاری شر میں آہ آتشبار کے وائے تبیح ہیں عقدی مری نمار کے میری نخت ترہ ہیں باعث فروغ یار کے جان دل شتاق ہیں انجم و امند کے حوت گو یا قفل ابجد ہیں لب انہار کے </p>
--	---

دل شکستہ ہو گئی جن پر مر اسایہ پڑا
آئینہ نین بال ہن پر توسی جہنم دار کی

منہ بہرستا ہی جو وقت میں کہی تہا ہون
آنکھ کی پردی ہن امن ابرو دریا پار کے

سکہ داغ جگر زہی جو نگار نور ہے

گر ہن مج را خط او سکی دہن کا شور ہے

یکستی کا تیری ای سی جہا نین شور ہے

نام کو ہن کان نکھین دیکتا سنتا ہی کو

داغ چھپ چکے لیکر عارض پہ تو نین خلق

جو کنواں دیکھا می لہ کر گیا چاہ میں

کر ہی جو باتیں تیری ای پری ہکری سنی

گوش گل کر ہن ہی کا نونسی کیا تشبیہ

کھیل تو دیکھو وہ بچھو اتا ہی لیکر ہاتھ میں

کیا دوا نسی فائدہ ناسور ہوگا عاقبت

شہر میں شہرہ ہی اپنا شوخیت شور ہے

چشمہ شیریں لب شیریں کلمہ شور ہے

نشا کا ڈور اجو ہی آنکھوں میں سب پر شور ہے

گوش گل کر ہن حن میں چشم زگر کو

کیا تانا شا ہی شمع ماہ میں ہی چور ہے

گور کن کیو اسطی اک و ز آخر گور ہے

جو ندیکہی تھیکو آنکھوں میں ہنیا کور ہے

کیا تری آنکھوں میں بہت چشم زگر کو

دل نہیں قبضی میں گویا گنجنی کا چور ہے

بہر آب تیغ قاتل زخم اپنا چور ہے

<p>افسردہ دیدہ نظر سی کہل گیا اشیائے حسن سامنی خاکِ قدم کی گردِ قہقہ و نبات کافغِ بادِ سی کی صورت اور تپتی ہیں پیکرِ کما کیا دل پر دماغ کوچ و خم گیسو سی ڈر دستی ہیں شمع و اونس کی گہتی ہیں چمن نقد و داغ سو فی الا کم نہیں اندھ ہی سی جتیا ہی تو کیا چاہی چوٹی کو مٹی مہنون وقت فکر فائدہ شیریں لبون سی بحرِ عالم میں نہین</p>	<p>دیکھ کر آنکھیں چرا لیتی ہو دلیں چور سے نقشِ باپی یار پر ہر جا ہجوم موز سے عاشقوں کو تیغ کا ڈورا تہا رسی دوڑ سے سامنی طاؤس کی ہر مار پیمان موز سے زر ہی جنگی قفسی میں عالم میں نکاز و زور سے روسی بیدار نہی کیا بخت خفتہ کو راس سے باندھ ہی وز و حنا کو سب سی ناچ و زور سے موتی او سمین سی نکلتی ہیں جو دریا شور سے</p>
<p>طوف ہی ای برق چملا اوس پر کی ہاتھ کا نا توانی سی گلا اونگلی کی گویا پور سے</p>	
<p>رونی کی باعث ملی اوس قابلِ اجاب سے کیا کہ ورت دور ہو اہل صفا کی آب سے آئی گی ہر خرابی چشم کی سیلاب سے</p>	<p>پانی جب چہڑ کا تو چونکی بخت خفتہ خواب سے جاتی ہی گردِ مٹی کب گہر کی آب سے پتلیان یہ جانکی فرقت میں جو شرب سے</p>

بعد مردن قبر پر اوسنی قدم رنج کیا
 پٹیاں سکڑی وپٹی کی نہیں ہم سی کم
 بحر غم غرق کرتا ہی خار شرب
 خواب میں ہی یار کو مہنی کہی دیکھا نہیں
 غرق اوس بحر طاقت کی تصویر
 سوزش دل بھرنی دنی سی فزون
 ہوں بلبل میری آبادی خرابی سی ہو
 چاندنی سی کیا شب فرتین ہو فائدہ
 زندگانی عاشقوں کی سوزش الفیسی ہے

سو گئی جب ہم تو جاگی نخت اپنی اسی
 بازہ دوزخ کو میری چادر مہتاب
 کم نہیں ران سر ہی حلقہ گرداب سی
 خواب کیسا آشنا آنکھیں نہیں چوٹ سی
 کم نہیں جب تھکر حلقہ گرداب سی
 بنگیا روغن جو آتش کو بجھایا آب
 آشیان میرا بنا خار و خس سیلاب سی
 کب پہلا نخت سیہ روشن ہوا مہتاب
 آگ سی زندہ سمندر ہو تو مردہ آب سی

برق سوز غمسی جلتی ہو تو کیوں دنی

قاعدہ ہی لگ بچھ جاتی ہی جوش آب

روشنی مہتاب میں ہی مہر عالم تاب سی

روشنی مہتاب میں ہی مہر عالم تاب سی

چاندنی کا کہیت ہی تیری بکلی اب سی

آفتابی اوسکی بہتر سی کہیں مہتاب

مرتبہ اعلیٰ ہوا روئی سی پچی اوس	ہکوشتم فی ملایا مہر عالماب سی
دیکھ کر جب آئینہ وہ گوہر کتا ہنسا	بہر و یا چاہ و فن کو نو توئی آب سی
بحر حسن روی جانان سقدہ شوش ہی	کیا عجب طوفان ہی چاہ و فنکی آب سی
و کو چٹکی چاندنی سائی سی تری امی	و ہو پ نکلے شبکو عکس روئی عالماب سی
یہ اگر جانوں کہ تیرا وصل قسمت میں یہ	خط پیشانی مشاؤون کی خوش آب سی
مردم آبی فغان کی تین تری عشق میں	منہ کو آتا ہی جگر الیہ صدائی آب سی
آفتاب داغ دلکی سامنی آئی اگر	و و ہو سب چاندنی شعلی اوٹھیں مہتاب سی
و غریق عشق کو موج حوادث کا	مچھلیو نکو خوف کیا ہی آمد سیلاب سی
گر می حسن رخ تابا نہیں جلتا ہی وہ	و ہو پ کا صدمہ نہو کیوں سب مہتاب سی
نا توانی فی بنایا صورت و سیاہین	اوٹھ نہیں سکتی ہیں بیدار میں فرخ سیلاب سی

ریح و راحت برق ہیں نون بر عشق میں

کھل گیا مجھ کو وصال و فرت سُرخاب سی

صبح طالع ہو گئی جب بخت چو نکلی خواب سی

وصل پر میں بنوا اوس میں عالماب سی

چین آئینا مچی گردل بیا ب سی	زندگانی میری ہوگی کشتہ سیاب سی
رہتی ہیں سیراب میری لشک کی سی	کم نہیں ہیں داغ ہی اپنی گل شاداب سی
بیزہ خط سبز سو جا ہی عجب اسکا نہیں	نخل قد سر سبز ہو تیری بدنکی آب سی
آب پیکان میں ہوں غرق تانی و گلن	کم نہیں ہی آئینہ اپنا کف سیلاب سی
صاف دنیا میں کسی کو آپ سی پائیا نہیں	میں مگر ہوں عبا ر خاطر احباب سی
میری کستاخی سی نجدہ ہوا سی ہاں	ابتدا ہی عشق ہی واقف نہیں آداب سی
نام اوس بدست کا لیتا ہی تو زہا	گلخان دو چار کر پہلی شراب سی
یاد آجاتی ہی تیغ ابرو و خداریار	نر خم میری پہ لگتی ہیں خم محراب سی
شوق لکھنی کا اوس ہی ہٹا ہی کپاں	حرف ہی یروز بر ہو جائیگی اعراب سی

تنگ ہیں یاد لی دلی انہو کا برق دل

کم نہیں عقیدہ ہمارا عقدہ گرداب سی

چین چین بلا ہی ماہتاب کی	گلد ام گلگورگ ہی گل آفتاب کی
بو چار یون کچی تیر شہاب کی	دکونہ تاب ہوگی گاہ عتاب کی

حاجت نہیں ہی یار کو تر شرباب کی
 اسی شہسوار ویدہ بنیاسی کم نہیں
 ہر عضو و فرد کہی تمام حال
 کیا میری غشی خاک میں گہل گہل گیا
 راحت ہی نہج بھی اگر امیدیں ہو
 آنکھوں میں پانی رستی تی ہی روشنی
 ظلمت میں نور میں نہ تھا ہی ت
 کیا کم ہو شور بختی عاشق وصال سی
 کر ڈی جو ہون تجھے یافت کی ہی
 پر وہ حجاب سی نہیں بہتر جہان میں
 اعجاز دیکھنا کہ سخن گو ہی چشم یار
 بہرگز نہ کیوں وحشی کو ہم جلا میں
 کس طرح موج تیغ حوادث سی ہم بچیں

می سی کہیں زیادہ ہی سستی شرباب کی
 پتلی ہی پاؤں حلقہ چشم رکاب کی
 ہر رگ بدن میں ہی ہمار جی بیا
 دیکھتی طفل اشک فی صورت شباب کی
 شیرینی حیات ہی تلخی شراب کی
 تاثیر آفتاب میں ہی ہاتھاب کی
 پیری کی کی کیا ہی حقیقت شباب کی
 جاتی ہی کوئی قند سی تلخی گلاب کی
 ہی تلخی گلاب اصالت گلاب کی
 حاجت نہیں ہی آپکی مہر پر تقاب کی
 غمنا ہی بات اوس دہن لاجواب کی
 فرما دیش اونی کی ہی ہر نیکی کباب کی
 ملتی نہیں دوا کہیں زخم حباب کی

<p>آنکھیں کہا کی مست زمانی کو کر دیا عیسیٰ کی طرح چرخ چارم پہ ہی باغ نفرت سوال وصل سی ہی اسلٹی ترا تحریر ہی خط ہی حق ہی روی صاف آنکھیں سپید ہو گئیں اشکو کی جوش سی آتی بہن خزان گل معنی پہ حشر تک</p>	<p>تو فی بنائی ہستی عالم خراب کی کیونکر زمین پہ ہوگی زیارت خراب کی ولستی اوٹھ سکی گی اونیت جواب کی بینی راست ہی کونشانی کتاب کی بدلی ہی نہ برسنی سین بگت سحاب کی حاجت نہیں ہی لف سنخو خراب کی</p>
<p>نا طاقی سی دست سبو دستگیر ہے میرا عصا ہی برق ضراحی شراب کی</p>	
<p>ہر بوستان میں ہوم ہو میری کتاب کی کیسا وصال بحر میں جو جائیگا وصال تیغ نگاہ ساقی قاتل کی عکس سی گل باغ باغ ہوتی ہیں گہ دو غبار سی موزون چن وصف روحی تناک میں کون</p>	<p>لکھنی لگوں حکایت اگر تیری باب کے حالت یہی ہی جو مری اضطراب کے بوتل کو لین بعتن ہی جو چین شراب کے موج نسیم ہی کہ سواری خراب کے تو یہ زمین زمین ہو عطر گلاب کی</p>

بی اشکاه و لمین اثر هو محال ہی مچکو شراب شیرہ و ندان ماری اہل صفا کی عقدہ کشائی محال ہی وہ بادہ کش پین ست سہوین بانی دیوانہ مست ساقی پیش کشا ہونین	دنیا میں قدر کچھ نہیں موج سرب کی آتی ہی یاد زلفت جوا دس آفتاب کی دریا کی لال میں ہی تو گرہ ہی جاب کی ہر موج بنض موج ہوئی شہیاب کی زنجیر چاہی مجھی رگہائی خواب کی
اشکو نسی برق خانہ دل تر تبر ہوا برین شمال برق قبا ہی سحاب کی	
کوچہ یوسف و لدار نظر آتا ہی آبد غم سی تن زار نظر آتا ہی شب کو جس گہرین خورشید لقار متا آج کل دور ہی ای عیسی دوران ترا ہم بھی ویکسین ڈی ہوم ہی تری لگی کہی بازی لگی گنجہ دہر کی ہاتھ	ہند میں مصر کا بازار نظر آتا ہی پاؤں کا سرسی مرغی زار نظر آتا ہی دھوپ سا سایہ دیوار نظر آتا ہی مہر آگی تری بیمار نظر آتا ہی کون یوسف کا خریدار نظر آتا ہی جو ہی اس داریں نادر نظر آتا ہی

رنگ ہی سر زید و کو اپنی سو ذرا
 مر گیا پر نہ گیا وہ بیان تیری آنکھوں کا
 دلخ پر موع جو کہائی میں کبوتر کی طرح
 تو فی ہنس سکی جو تلوار میں لگا میں چلو
 صورت نقش قدم کون نہیں ہی پا ل
 بخدا ایسی لطافت نہیں دیکھی ہمیں
 ہوش باقی نہ رہی دیکھ کی تیری در کو
 کون پائید سر زلف نہیں ہی ترا
 کیا نزاکت ہی قدم اوٹھ نہیں سکتی اوٹھ
 تو وہ یکتا ہی کشانی نہیں تیری گہرا
 جو چہا پاؤں میں سرا و سخی کالاسر
 اسکی رفتار سی ہی و تسلسل ثابت
 کہی محسوس نہو لا کہ تصور کیجیے

خار کا پاؤں خریدار نظر آتا ہے
 خواب میں دیدہ بیدار نظر آتا ہے
 طائر روح بھی گلدار نظر آتا ہے
 وہن زخم نمک زار نظر آتا ہے
 جو ہی ارغٹہ رفتار نظر آتا ہے
 بت نہیں شہ زمار نظر آتا ہے
 جو ہی ہشت بدویر نظر آتا ہے
 جسکو دیکھا وہ گرفتار نظر آتا ہے
 پاؤں پر رنگ حنا بار نظر آتا ہے
 اکب ہلا سایہ دیوار نظر آتا ہے
 خار جائی گل ستار نظر آتا ہے
 اوارہ گندہ دوار نظر آتا ہے
 روح ہی کب بدن یا ز نظر آتا ہے

ہوش ہوشی میں جاتا نہیں منجھواری	پای خم بر سر دستار نظر آتا ہے
صورت عمر روان ساج ہنہ روان گئی	سب ثابت کو ہستی نظر آتا ہے

صورت خاک قدم برت اور اجاتا ہوں

اوس پر کی جو ہوا دار نظر آتا ہے

ہاتھ نسی جا زلفت گرہ گیر نہوگی	جب تک مری پاؤں میں نہوگی
مجھ کو مرض عشق ہی اللہ پہ چھوڑو	تقدیر سی چارہ نہیں تدبیر نہوگی
سرباؤں پہ رکھنی سنی بندہ خفا ہو	تا خشراب ایسی کہی تقصیر نہوگی
کیون کیلکی حیران بنوں بار کی صورت	تصویر ہی اسطر علی تصویر نہوگی
رونی سی خطر خانہ نہ بھر کو کیا ہی	طوفان سی بربادیہ تعمیر نہوگی
خط آنی سی بائی نہا کچھ مرض دل	تعوذ میں اسطر علی تاثیر نہوگی
کچھ جائی اگر شکل تو کچھ جائی مانا	تحریر گلو خامی سی تحریر نہوگی
ای ماہ تری رسی آگہین میں روشن	خورشید قیامت میں یہ تصویر نہوگی
زلفوں کو لگا دینگے یہ دیوانی میں پڑا	ای مایہ تری درمیں جو نہوگی

<p> خاک در جاناں کی ہوس خاک کروین کج زور سی ہواست یہ ممکن نہیں اصلاً چانی کی اگر تم کو تسانی ہی تو جادو ہر وقت ترقی پہ تر حسن ہی آیا زند ان تصویر سی نکلی گا وہ یوسف کس لکھو نہوگا تر می مرگان کا تصور ڈرتا ہوں کہ راز دل تباب نہ کھلیا خاموش ہو جین میں یہ محسوس نہوگا اوسکا تو غنیمت ہی م نزع ہی آنا ملواری مری قتل پہ وہ کہینچ کی بولے ٹھکر اینگی جب تک مرا سر نہ قدم سی </p>	<p> پیدا کہی تا حشر یہ اکسیر نہ ہوگی کہینچی سی کمان شتر تک تیر نہوگی اپنی ہی اجل آنی میں تاخیر نہوگی صور سی مشابہ تر می تصویر نہوگی ظاہر جو مرغی اب کی تعبیر نہوگی کس صید کی دل میں ہوس تیر نہوگی اسو اسطی حالت مری تعبیر نہوگی جب تک مرنی لونگی تاخیر نہوگی دیکھیں گی اگر طاقت تقریر نہوگی عبرت نہیں ہونگی جو تعزیر نہوگی غرت نہ ملی کی کہی تو قیر نہوگی </p>
--	--

دم ابرو و خدار کا ای برق بہر دنگا
جب تک روان حلق پہ شمشیر نہوگی

پردہ زلف کی حاجت بھی ای نیا تھی
 شب بہ شب وصل میں درکار تھی
 کوئی شے میری لئی مانع ویدار نہ
 دل منصور کی مرنی پہ پہولی پہونے
 اوسکی دانتوں کی چمک نے مجھی حیا کی
 زہرا نساکو امت ہی جی حد سی گزری
 لکلی طاقت تھی اوس کی مکہ نہ سکنا کوئی
 کیون سبک آپ فی عالم میں کیا شوق
 عمر بہ خواب میں وہ سہمیر آیا نہ کسی
 یار کی طرح نہ فرقت میں کہاں صورت
 حلقہ در کی طرح رہ گئیں آنکھیں حیران
 جوئی خم تن عاشق کی لئی اسی قاتل
 کم نہ تھا خار سی بال مجھی حشت میں

شمع خورشید کو درکار شب تا تھی
 دہوپ نکلی تھی شعاع رخ و لداڑ نہ
 گلشن عارض محبوب کی دیوار نہ تھی
 خار تھا آبی میں سر کی لئی دار تھی
 آب شمشیر تھی آب دُشہوار تھی
 طور پر برق اجل فر ہوا نار نہ
 پردہ درکار نہ تھا حاجت دیوار نہ
 زندگی خاطر نازک پر اگر بار تھی
 اپنی تقدیر میں یہ دولت بیدار نہ
 کیون موت آئی اگر شکل سی بیزار نہ
 آئینہ تھا مری محبوب کی دیوار نہ تھی
 موج زن آب ان تہا تری تلوار نہ تھی
 آبلہ تھا سر شوریدہ پہ دستار نہ تھی

ایڑیاں لو گر کڑتی تھی گلی کٹی تھی
 بوسی کیونکر بھی دیا دہن تنگ تھا
 یاور خسی شب وقت میں تجلی دیکھی
 جن جنون سیر کو وہ رشک چمن جاتا تھا
 سرو پامال ہوا لکب پسی ٹھوکر سی
 عمر غفلت میں کٹی آج یہ موت و نہین
 کب غم ہجر میں تابوت نہ آیا و پر
 کسی اوس مست مئی ناز کو بہکایا تھا
 ہمیشہ ہر معرکہ عشق میں کیا کیا بریے

تیج کی چلی سی کم اپنی رفتار تھی
 کیونکہ آغوش میں لیتا کمر بار تھی
 شجر طور سی کم آہ شرر بار تھی
 کونسی ایسی گلی تھی کہ جو گلزار تھی
 حشر تھا باغین ظالم تری رفتار تھی
 دختر زمری کس وز بہلا یا نہ تھی
 کہو کس وز سواری می طیار تھی
 آج وہ آنکھ تھی وہ نظر یا نہ تھی
 کم رنگ ابر سی ابر سی تلوار تھی

دل نالانکی طرح کرتی تھی نالی ای برق
 میر تھی زنجیر غم ہجر میں بیکار نہ تھے

دل آشفہ سد اوصل کی تدبیر میں ہی
 کیا کرین مارا گر قتل کی تدبیر میں ہی

اوس سہلے ہیں کوئی دیکو جو تقدیر میں
 اوس مجبور ہی انسان جو تقدیر میں

کیا بیان کجی کیا یار کی تحریر میں ہی	میرے گلاب فی جو لکھا وہی تقدیر میں ہے
لب شیریں رخ انور میں نہیں ایسی	مصری مصر تمہاری قبح شیریں ہے
تجرباں نہیں اوسکی طلای گردن	قبضہ بنیکا مری یار کی شیریں ہے
سنگی چنکارا وہمیں خواب عسی مری	تم بادنی کی صدا پائونکی زنجیر میں ہے
لوگوں کی زخم زماںکی موی جاتی ہیں	جو ہر تیغ اجل یار کی شیریں ہے
اوسکی زلفونکی تصویر میں لہو روتا ہوں	ہنر فردوس دان خانہ زنجیر میں ہے
گروش مہر نورسی یہ معلوم ہوا	جان ای عسی دوران تری تصویر میں ہے
سری چلتا ہوں تقدیر ہی اولیٰ مری	طوق میں پاؤں ہیں گردن زنجیر میں ہے
زندگی ہجر میں سم ہی مچی سم ہی امرت	اثر زہر مری واسطی اکسیر میں ہے
سلسلہ روز نکالای دل نالان نے	مثل زنجیر صدا زلف کرہ گیر میں ہے
لوگو کہتی ہیں کہ اور تا ہی کہ آتش کا	اگسی آگ مری نالہ شگیر میں ہے
صبح ہو ہو گئی ہی ہجر میں کثر اوتقا	ایسی تاثیر مری نالہ شگیر میں ہے
اصل کی نقل میں صاف نہیں ممکن	کب بہلا نکلت گل غنچہ تصویر میں ہے

رنج و راحت سی علاوہ دل عالم کو بہن
خار و گل کب چمن جو ہر شمشیر میں ہے

قتل کی بعد عجب رنگ جمایا اسی برت
خون تن گل چمن جو ہر شمشیر میں ہے

قید کسو اسطیٰ دل زلف گر گیر میں ہے
وہی سی کم نہیں پیغام اجل عاشق کو
شبِ فرقت میں عجب کیا جو قیامت
دل دیوانہ تری زلف میں پابند ہیں
لحون او دسی کچھ کم نہیں گانا اوسکا
گروشن دیدہ ساقی فی کیا دیوانہ
تیری دیدار سی میں آنکھ او ہٹاؤں کونکر
دیر تلو جو لگی میں نہ جیونگا ہرگز
تیری فتار پہ دیوانہ ہی ایسی کبک خرام
ابر سی کم نہیں ہی جائے آبی ای ماہ

دور دیوار کہاں خانہ رنجیر میں ہے
پر جبریل کی تاثیر پر تیر میں ہے
اثرِ صورتِ مری نالہ شہگیر میں ہے
ساقِ عرش ای گلِ تر حلقہ رنجیر میں ہے
معجزہ یار کی ہر تائین تحریر میں ہے
دور سا غری گلا طوق گلوگیر میں ہے
زلف سی باپئی نظر حلقہ رنجیر میں ہے
جانکا میری ضرر آپ کی تاثیر میں ہے
اپنی مالہ فخر طوق گلوگیر میں ہے
عالم برق تری سو فی کی رنجیر میں ہے

چشم داغ سر شوریدہ سی میں دیکھو گلا	جز خون اور ہی کچا ب مری تقدیر میں
	<p>نہیں ممکن کہ جوان بی مدد پیر چلے برق کب شل کمان نور کسی تیر میں ہے</p>
<p>ہم نہ چھوٹیں گی کسی تدبیر سی دل نشانہ ہی نگاہ یار کا وہ خفا ہو کر اگر ابرو چڑھا میری آہ سرد سی کرتی ہی ہے شام دو دو آہ سی وقت میں ہے وہ کمان ابرو اگر کہیلی شکار اسی کمان ابرو نہ رخ تو مجھی پہر برق ابرو کا اشارہ ہو کیسا میری اگی قدر زربا جاتی رہے وصف اوسکی شکل کی موزون کئی</p>	<p>ہاتھ اوٹھایا پاؤں کی زنجیری مل گیا پیمان چوب تیری کلاٹ ڈالوں میں گلا شمشیر سی لکھنؤ بھی کم نہیں کشمیر سے صبح ہو گی نالہ شبکیر سے صیدا اوڑ کر آئیں سو سو تیر سے عشق میں کہتا ہوں تیری تیری جل گیا میں سایہ شمشیر سے خاکساری کم نہیں اکسیر سی شعر میری کم نہیں تصویر سی</p>

کیونکہ وقت میں بہن خاموش برق
فائدہ کچھ آہ بی تاثیر سے

زیادہ رقص سی ہی سہی چلی چلی
رہا وفاق میں زیر زمین ملال بھی
عجیب نگہ ہی عالم ہی و چوسری
کہاں عارض عسی کہاں شکیل مرض
اوٹھا کی آئینہ دکھلا دیا اوسی مینی
گاہ مست سی بیہوش کر دیا تو فی
پسید ہو گئی رنگت ہی نہ ہوش بجا
مثال شمع مرا حال سب پر وشن ہی
تصور خم ابروسی نو چشم نہیں
غم زوال اوٹھانکی دکھوتا نہیں
طلبہ پہنچی ہی کی مٹی میں نزع میں جو نہوٹھ

غنا میں باتیں کہ آتا ہی شکی حال بھی
کیا نہ خواب میں ہی یار کا خیال بھی
نئی ہمیشہ سوجھائی فلک فی چال بھی
دکھانا ای گل خورشید زرد گال بھی
نہ سوجھی عارض گلگون کی جب مثال بھی
پیالہ ہاتھ سی کہہ سا قیاس نہال بھی
دکھاتیں نشا فین انکھیں جو لال لال بھی
جہان میں کرتی ہی سوا زبان لال بھی
فراق بایں میں ہی ناخنہ ہلال بھی
مثال بد زہین چاہتی کمال بھی
کب سوال ہوئی ہیں زبان حال بھی

<p>وہ باؤ فاسون کہ فرقت میں رنج و حسرت ہوئی ہیں موج پریشانی دل و جوش گمان و ہم سویدار دل نہ دلیں لا و کہا کی عارض پر نور یا رکھنا ہی نہیں ہی تاریکی عارض و داغ چپکے فراق یار میں جشت برستی ہی گہر پر حرام سحر میں ہی سا قیا شراب طہور</p>	<p>ہوئی ہیں داغ جدائی بدنکی خال بھی تہااری گیسو غیر فشانکی بال بھی ازلی اگل تڑپی خیال خال بھی نکالوں نقص قرین ہی کمال بھی کہا جو بد زداست ہوئی کمال بھی ہوئی ہیں وزن دیدہ ترال بھی بہشت میں بھی کیا اپنی حلال بھی</p>
<p>یقین ہی جان نکلی جائی جسم سی ای بر نہو جو یار کی آبی کا احتمال مجھے</p>	
<p>جوائی فکر میں اوس کا خیال بھی خدا فی برق کیا کو کب کمال بھی یسر اوسکا نہو گا کہی وصال بھی جوائی غونسی فرو و س جسم پر چین</p>	<p>زمین کو عرش بناؤں ہی کمال بھی وہ مہر سون کہ نہو گا کہی نوال بھی جوابی ہی فروں صدمہ سوال بھی بجای نہر لہن ہیں سفید بال بھی</p>

<p>سوا چشم نظر آیا چین کیو سی عیان ہی چال ہی حشت یہ خوش یہ میکشی مین ہی یاد ابرو جانان سبب بتاؤ کہ آزرده بی سبب کیوں محال ہی چہون قید زینت تن ہی تمہاری تیغ کی کہانی سنی گئی سیر کبھی ہ گل نہ سنی گاہزار مالان ہون فزون ہی ہم سی عفتای فکر کی پرواز</p>	<p>ختن مین ہاتھ لکانا غزال مجھی ہوئی نقیش قدم دیدہ غزال مجھی کہ آفتاب فی دکھلا دی ہلال مجھی تمہاری بخش بجای ہی ہلال مجھی نقوش بال پر اپنی ہوئی ہین جان مجھی ملا نہ اسکی سوا القمہ حلال مجھی صدائے نالہ بلبل ہی گمش فال مجھی دکھائی دینی لکاعرش زیر مال مجھی</p>
--	--

وہ استخوان ہون سعادت سمجھ کی دنیا

جگہ دی برق ہا اپنی زیر بال مجھی

<p>بدلی مہندی کی لہو سی کف پازن گین ہی عارض گلشنی نوں رنگ سرخ زنگین ہی قابل ح بہار غزل زنگین ہی</p>	<p>سبزہ مخمل ہی مچھی خار گل قالین ہی حال یہ نیل برائی نظر بد بین ہی مصرع شعر ہین شاخ گل تحسین ہی</p>
---	--

خواہش فصل میں اہم نہیں ہے دن رات
 ایسی قسمت تو کہاں ہے جو کوئی بات
 باغ باغ ای گل تیری تصویر سی ہوں
 وافع سود اسی نہیں چاند کو نور ہے
 خلق کہتی تھی ہی آج قرآن السعدین
 پر تو دمک چشم ہوا خال سیاہ
 تیری انگلیا جو سنہری ہی یہ معلوم ہوا
 تیغ قاتل کی تصویر میں نہیں خاک قدم
 نام زلفوں کی سیاہی کار کہا ہی ظلمات
 کر دیا جو شش و شت فی سبک عالم میں
 تلخ معلوم نہو آپ اگر تلخ کہیں
 خال کی مینی جو اوصاف کئی ہیں رو

لب پہ چمکتی عاورد زبان آئین ہے
 جھوٹ وعدہ ہی تمہارا سبب سکین ہے
 چشم نظارہ عارض سی کھٹ کلین ہے
 مہر بالا ہی کئی درجہ قمر پائین ہے
 مہر اوس ماہ کی سر پر کلمہ زرین ہے
 عکس گیسو تری عارض پہ خط کشکین ہے
 ہر جباب لب کو شرف حق زرین ہے
 بار سرد و شش پہ عاشق کی ہشت کلین ہے
 چشمہ و خضر تمہارا دہن شیرین ہے
 سنگ کیونکر نہ لگین جرم مرا سکین ہے
 کس قدر فضل الہی سی ہن شیرین ہے
 مجمع نقطہ ہر شعر غزل پروین ہے

ت

برق دنیا میں نہیں کوئی علی سی بہتر

یہی مدہب ہی ہیں ہی ہیں

<p>نشو کی امید ہی جب تک کہ دانہ خاتم جسم کی بچیدگی سی روح بی آرام بہر میں شمع سحر اپنا چراغ شام او سکی بازی گاہ کا صحرائی محشر نام وہی سوزانِ فتنہ ساقی مین لکھو جام شاخ آہوئی حرم کا پہل سید بادام کہتی ہیں چوتھا فلک جسکو تمہارا بام صاد آئیں فتنہ ابرو زلف پر جم لام کہتی ہیں تحت الزما جسکو ہمارا بام خاص بازار جنوین اپنی شہرت عام آسمان کی طرح گردش مین ہمارا بام دن بہن پرانی کی جیت تک کہ دشن نام</p>	<p>پختہ ہی عالم میں جو انسان نہ ناکام میری بل تابی سی مضطر یا رسم اندام ابتدائی اغ الفت کا اجل انجام کھیل ہی قاصد قیامت نا اخلال آتشِ حسرت شراب لہ گون ہی بحر یری چشم و ابرو خدا رشتی ثابت ہوا عینی و ران جو تم امی غیرت خورشید خالِ فطی اڑہ خط ہی الف بینی را آسمان گہر کی مین ہی پستی تقدیر کون دای لہ یوانہ سنی اقف نہیں بیقرار یسی مین ہی رت یک وان شام وصلِ یار کی امید لکھو زیر چرخ</p>
---	---

چین لگو اگی رویا جو خار غمی مین
 پھنس گیا راہ محبت مین کہا جی قدم
 وصف لکھا ہوں ہاں بی لدا رکی
 کیا حقیقت ہی پری کی حور کو نسبت
 دیکھ کر زنجیر تیری لپٹنی ای سحر
 ذرہ ذرہ کو خصوصیت ہی اسکی ہو
 دل پھنسا یا اوسنی دکھلا کر خط و خیا صا

آبلہ کا پہوٹ جانا باعث آرام ہے
 جاوہر شستہ دامن صحرائی حشت و ارم ہے
 کلک ہی مینائی می ہر ایک نقطہ جام ہے
 چاند کا ٹکڑا مرا محبوب سیم اندام ہے
 موج دریائی لطافت پھیلنیو کا دام ہے
 چشمہ خورشید ہی عالم مین فیض عام ہے
 مہر دانہ ہی ہر اک خط شعاعی دام ہے

آسمانِ نو بناؤن برق و دو آہ سی
 چاہی تازہ عمارت کہنہ سقف بام ہے

عشق چشم مست و یاد زلفِ عنبر نام ہے
 تیرہ بجتی سی نظر مین صبح پیر شام ہے
 کہیت اپنی ہاتھ رہ جائی اسی نام ہے
 سب سی اعلیٰ سب سی بالا وہ بتِ خواب ہے

آفتاب جام می اپنا چراغ شام ہے
 زیت کہتی ہیں جسی اوسکا جوانی نام ہے
 جانِ نیا عاشقی مین عاشقوں کا کام ہے
 کچھ نہ پوچھو اس سی لگی اب خدا کا نام ہے

متوکی حسرت مین صیفا عاشقو لکا کامی
 بحر عالم مین دریا نوش بو شکر جلا
 اوسنی کلامین جو آنکهنین بو گئی رنگت سفید
 یه پناهی قلصدا اوس آسمان حسن کا
 تیری شهرت کیون مین پراخی فلک شبنم
 انتظار یار مین آنکهنین بو مین و نوسنید
 تا فلک پو نسچین گی هم تیری بو ای شوی
 مین صید توان چون صید گاه وهرین
 مست مین حال مین عاشق شال شو
 واقعی حاجت وای کی لوی دل چا
 پنجه منفران جنو لگو کام سر سبز کما
 مین پناهیون جو غمگین مین پیری کما

خواب کا آنا شب غم مین خیال خام ہی
 چرخ مینائی مری آنکھو نیکی گی جام ہی
 شاخ زر گس باغبین شاخ گل با و دام ہی
 ماه هم صورت ہی مهر آسمان هم نام ہی
 چاند کی صورت ہی خورشید کا هم نام
 میزا هر موسی مژده شاخ گل با و دام
 آه دل پیر دل مضطر کند با و دام
 ضعف سی هر غصوتن مژگان چشم دام
 گردش ایام سی هر دور دور جام
 شیشه ہی ابر عنایت دست سائل حاجت
 نشو کی امید ہی حب تک که وانا خام
 کیون نه ایذا جسم کو هر روح بی آرام

چشم پر خون برق جام می ہی بحر یار مین

قلقل میناسی زیم عیش مین کهرام ہی

<p>الف شمشیر بر و موت کا پیغام ہی عشق کیسویں خیال عارضِ گلنام ہی عشق چشم باری کی باعث بھی سرم ہی رنج و غم آغارِ زیم عیش کا انجام ہی رنج کا باعث وصالِ دلیرِ گلنام ہی آفتابِ حشر کہتی ہیں رخِ شفاف کو انکہہ پڑتی ہی جد ہر دم دیکھتی ہیں وی مار یہ تک پہنچی کسی عاشق کی طاقت نہیں ایک چشمِ سخن گوسی بھی ثابت ہوا رنج ہوتا ہی جہان میں صحبتِ ناجنس سی سہل تحصیل زمینِ شرعی مشکل نہیں گر وہر نامیکد کی طوف ہی سیری لیتی ہے</p>	<p>کام رکھنا تجسی اقبال ہمارا کام ہی شمعِ خورشیدِ فلک اپنا چراغِ شام ہی عطرِ زکس سری خاطر و غن بادام ہی ویدہ خونبارِ جم سیری نظریں جام ہی روحِ حنکِ جسم مین ہی جسم بی آرام ہی اوسکی قطراتِ عرق کا شہم نام ہی خلوتِ خاصِ جہان میں اوسکا جلوہ عام ہی مجسوسی سب کا ملا دنیا خدا کا کام ہی صورتِ لبِ ساقیا گو یا تہا راجام ہی جسم مین جیکہ سگی روح بی آرام ہی جیسی مل ہم ہوئی ہیں علاقہ خام ہی پنبہ میناسی می کا جامہ احرام ہی</p>
--	--

چشم بر چون صید کی حالت پر چشم دامی	چشم کیوسی عیان رنگ رخ زنگین بین
کشتی نوح غریبان بحر غم میں جامی	می پلا ساقی خار پنج سی پاؤں نجات
صورت کشتی روان مای می میں جامی	تیری آنکھوں کا تصور نشاۃ میں مجاہدین
مثل تخم سوخته ہر آرزوی خامی	وہرین سبزی عاشق نہو کیونکر محال
صبح عاشق کوید بیضای اثر و رشامی	رات دن عجاز و کھلاتی ہی موزلف رخ

قصہ یوسف زلیخا سی ہولناکت پر برق

ابتدا ہو جو الفت میں بخیر انجام ہی

ہر صنم خام نظر میں کعبۃ اسلام ہی	چشم حق میں کو جہان میں کفر سی کیا کام ہی
واڈ گندم کو ہر و دم اسپاسی کام ہی	سینہ چاکو نکو ہمیشہ گردش ایام ہی
خانہ زنجیر میں میری لئی کبرام ہی	طوق گردن حلقہ ماتم جنو میں ہو گیا
خوشہ انگور کا عقد ثریا نام ہی	تا کتی ہیں او سکھو کی واربت تاک میں
موج بحر حسن جانان لف خضر فام ہی	بال لہری نہیں او سکی رخ شفاف پر
زد ہی ای مہر و ش سونکی نکت خام ہی	صورت شبنم او ٹری کی دیکھ کر خسار سرخ

دل کو عشق نقطہ غافل رخ نکین بین
 سو کھکر لکڑی ہو ہو غنیمت اقبال
 پنجه پر نور میں جب لفت لی مینی کہا
 حلقہ کیسویں پہنکر ہوش اپنی اور
 جز غبار دل نہیں حاصل کسی چرخ
 دیکھ کر قطری پنی کی اور ہی طاقی بین
 یہی نظر و نسی نظر کرا سی پر ہی کڑوا ہو
 کم ہو گا تا بخش عشق کیسویں فروغ
 بوسہ نس منکر لب زخم دہن سی لیتی
 یہ مثل ہی اپنی اپنی گہرین سب ہیں باشتا
 خط نہیں کیسویں کی آگلی مصحف رخسار

ہم وہ میکش میں دیسیا میں اپنا دام
 داغ سو دایہ بین سر پر چہرین شام
 دست موسیٰ ای پر ہی تیر ہی کی شام
 دین ساغر تر ہی عاشق کو چشم دام
 خاک جھڑتی ہی ہمیشہ کہنہ سفت نام
 چشم شبنم عاشقوں کو ای گل تر جام
 باعث نفرت جہانین تلخی بادام
 صبح تک جلتا رہیگا دل چراغ شام
 ابر و محبوب ہو کو تیغ خون آشام
 دیکھنی جسکو مکان گور میں بہرام
 فوج کا فز کی مقابل لشکر اسلام

منہج

غافل کو دار ہستی میں نکین مکر چین ہو

برق دیوانہ کو زندان گوشہ آرام

لال ہی ہو تو وہیں نہ رو کو تر ہو جا	منہ راج خطا میں جو ذکر تن لاغ ہو جا
دیکھی یان جو تھی جامہ سی بام ہو جا	روح تن میں نہ ہی بی خود مضطر ہو جا
جادو تاثیر کف پانی خط زر ہو جا	خاک گدھن قدم وہ جو خدائی رکھتے
سنگ اسود کی طرح سنگ سخنور ہو جا	لب جان بخش کی اعجاز جو تو دکھلا
نکبت گل سی تن صاف مکدر ہو جا	بہر گلاشت اگر باغ میں گل جا بی
خاک پر تش قدم برگ گل تر ہو جا	تو جو ای غیرت گلزار چلی پول چہر
صحیح کو کلی تو خورشید مکر ہو جا	چاند و نمکین جو وہ بام پر آئی شکو
پیشہ داغ جنون تن کو جو پھر ہو جا	اثر شحمی ایام سی کچھ دور نہیں
جان تیا ہون کی ل میں نہی گن ہو جا	عشق رکھتا ہوں کس طرح تھی الفت ہو
دیدہ شیر مجھی دیدہ ساغر ہو جا	یاد آجائی اگر آہوئی چشم ساقی
عکس گیسو مژدہ دیدہ ساغر ہو جا	مرد مک پر تو خال رخ محبوب نبی
صادق الوعد ہوں عہہ جو ہر ابر ہو جا	نہ جین گی تیری قوت میں یہ ہم کہتی تھی
چشم گریان مجھی سر چشمہ کو تر ہو جا	نخل ماتم قد طہ لی ہو جو تو ساتھ نہ ہو

<p>آئی تربت پہ جو وہ ماہ تو عکسِ رخی بی طلبِ بوسہ ویا کبھی مچھی شامِ سحر آہو نسی برق چمک جای شبِ وقتِ یں او کی دانشوں کی تصویر میں ہوا ہوں لاغر</p>	<p>چاند ماہ مری قبر کی چادر ہو جائے در دولت سی روزینہ مقرر ہو جائے دامنِ ابر مری ونسی بستر ہو جائے کیون صحرایِ جنون کو چہ گوہر ہو جائے</p>
<p>برق کیا کہ زمین پڑتی ہو اتنی ہی بھلا در میخانہ پر اچھپتی بستر ہو جائے</p>	
<p>ہر استخوانِ صفت سی عظمِ رحیم ہے پر ہیزِ پنج صبر و دوا دلِ رحیم ہے انگھین ہیں سارہ دید بیاہی و فیضا عاشقِ پیری ختم ہیں گوہرِ فانیان محفلِ فراقِ یار میں روزِ خسی کم نہیں چاکِ جگر کو طاقِ دعا ہی حرمِ سمجھ فر دوس کو ہی ماری کی دوری میں سحر ہے</p>	<p>وہ ناتوان ہوں روحِ بدنی جسم ہے جو ہلکو چاہتی وہی حکمِ حکیم ہے لبہ میں مسیح زلفِ عصائی کلیم ہے ہر خیمِ ہجر میں کفِ دستِ کریم ہے می عاشقوں کو ہجر میں مائیِ رحیم ہے قبضی میں فی الفقار ہی گردِ دہنیم ہے موجِ نیمِ شعلہٗ تارِ رحیم ہے</p>

<p> ایو تهتا نهین ہی بھولسی ہی بہر امتحان روزار لسی خانہ تول ہی مکان غم قابل جفا یار کی ہون کہان نصیب کچھ حاجت لباس نہین اہل فقر کو نافونسی کم نہین ہین داغ اہل شہر پرتو ہی جسکی خلق نہین اوسکی ابتدا نامرگ غمنی ساتھ دیارہ عشق مین تاراج ملک دل تری کنسی ہو گیا جو رجفانا وٹھانکی طاقت نہین رہے ولکی طرح ہوت نہین کوں اوسکی تیر کا کیون دل گرفتہ نہو بوئی زلفی غم نعمت جہان ہی فقیران عشق کو ہم پائسکی سستی ہین تی ہین غیر و </p>	<p> پای طلب کریم کا دست لیتم ہی کیونکر اسی اوٹھائین مقیم قدیم ہی اوسکا عذاب ہمکو صواب عظیم ہی ون چا پر سفید ہی ہر شب گلیم ہی کیا مشکبار کا کل غبہ شمیم ہی حادث ہی اس لیل قویسی قدیم ہی دشمن نہ کہتی اسکو محبت صمیم ہی ناز واد او عشوہ سپاہ غنیم ہی آزاد کر کہ بندہ علام قدیم ہی دیکھا جسی وہ ہم مین میرا سیم ہی غنجونکی واسطی دم عیسی نسیم ہی قصر بہشت گور ہی تکیہ نعیم ہی جبریل ہی مقرب و شیطان جیم ہی </p>
--	--

عالم کو احتیاج نہیں منہ کی خلق میں
ہر ایک شہم چشمہ فیض عظیم ہے

گہری نخل کی روی مبارک دکھائی
مدت سی برق آپ کی در پر مقیم ہی

جتنی نہیں ہی ان کسی شہسوار کی
شہرت خاتون میں کیونکر ہو پار کے
رنگ چمن ہی ہو لوفسی کرتی نگار کے
تمنا ہوں اہ جوش جنون میں نگار کے
سو داپریکی دیو کو ہو آدمی تو کیا
بجلی چمک گئی جو وہ پٹا سرک گیا
روز شماری نہیں ن طول موسیٰ یار
گنڈن کی طرح جسم و مکتا ہی یار کا
ساقی ہو مئی جام ہوشیہ ہو یار ہو
بام کیا ہی عشق فی اسلام و کفر کو
کیا شوخیان میں ابلق لیل و نہار کے
چوٹی ہی موج نکبت مشک تار کی
جالی ہی تار موج نسیم بہار کے
دلو ہو ہی آمد فصل بہار کے
تاثر ہی یہ سایہ گیسوئی یار کے
اندری ٹریپ تر گئی ٹی کی ہار کے
زلفین بنی ہیں میری شب انتظار کے
پہنتی کمر پہ سوچی ہوئی کی تار کے
کیفیتیں یہ ہیں چمن روزگار کے
تسبیح رہتی ہی بھی زمار دار کے

افعی زلف یارنی ڈالی ہی کھلی خم کر دیا ہی غرض و گیسو کی غسٹنی پابند کب سہار کی مٹی ہن بوریاں تاثرنی لبونکی مڑ بانا دیا باقی رہا نہ ہجر میں کچھ لطف زندگی لہریں ارون آئیں جو لہرائی آب نکلی وطن سی ہم تو پریشان ہوئی استادی اثر وہی میں تہ ناگن میں	ظاہر نہیں لڑی گھر آبدار کے میں ہون کا با بلی لیل و نہار کے دیکھی نہیں کا ب کسی فی سوار کے لذت بدل گئی تری نہہ میں اجار کے تاثر ہی یہ افعی گیسو سی یار کے سم ہو گئی غذا جو کہی ہر مار کے دلو سفر میں یاد ہی گیسو سی یار کے وقت میں مار کی بھی بانی ہی مار کے
--	--

مشکل پسند برق یہ اپنا مزاج ہی
جوبات جبر سمجھی وہی اختیاری کے

رات دن شام و سحر مشق جہا ہوتی ہے دیکھی حالت دل دروسی کیا ہوتی ہے کارگر کب شب فرقت میں ہوتی ہے	انس کہتی ہن کسی کسی فاما ہوتی ہے دو رخ نام شب فرقت سی فنا ہوتی ہے یہ مرعہ نہیں جس سی شفا ہوتی ہے
---	--

گیس گئی میری بانٹ نہ پوچھی اونی
 دواع لکھا ہی پڑی تھی ہین تیری در پر
 قطع امید نہ ہوتی ہی ہو تہا ہی مصال
 ناصحا دلکی اوچھنی نہ ہین وقت تو
 نہکت زلف معنہ نفس عیسیٰ ہے
 اسی صنم جذب محبت پہ ہمیں دعو ہے
 مثل مر جان نہیں کچھ رنگ کی حاجت لیکن
 منہ کو آئی ہی سنس کی چھالیتی ہو
 نقش پائین گل حجاب تری پر توسی
 رنگ اس شوخا شوخی سی چو اڑتا ہی
 منہ سی جوقت نقاب اپی اوہا دیتی ہے
 میں جی رہتا ہوں تو کہتی ہین مجھ سنس کر
 اسی طبعو مجھی اللہ پہ چھوڑو اللہ

در و مند و کی تو مقبول دعا ہوتی ہے
 ایسی افتاد ہی ای ماہ لقا ہوتی ہے
 نہ اجل آتی ہی محکونہ شفا ہوتی ہے
 زلف کچھ براسی یہ بلا ہوتی ہے
 جان آتی ہی اوہر کی جو ہوا ہوتی ہے
 کینچ لاتی ہین جو بائید خدا ہوتی ہے
 اس سہانی قدبوس خا ہوتی ہے
 صدقی ان لکھو کی قربان جیا ہوتی ہے
 چاندنی زیر قدم فرش کی جا ہوتی ہے
 پاؤں جس خاک پر رکھتا ہی خا ہوتی ہے
 لکھ کی پردہ میں پوشیدہ جیا ہوتی ہے
 جو کر عی عشق ہی اوکی سزا ہوتی ہے
 زہر سار فرت میں دوا ہوتی ہے

<p>مدامی ست جنون تنگی اوڑاوی پر یہ نئی چال ہی رنگ نیابی تیرا نہ خوشی وصل کی نہ دلو نہ غم وقت کا پر لکین کی چوٹی پونگی بدلی سری تجھ پر سچاں جہاں جان نہیں تاکون</p>	<p>روح پرین ہستی سی خاموتی ہے ہاتھ ہم ملتی ہیں پوس خاموتی ہے وہی ہم کرتی ہیں جاو سکی خاموتی ہے وہ بلا تین تو ابھی اور ہوا ہوتی ہے بہر عشاق قصائری اواموتی ہے</p>
<p>برق چھٹاؤ کی باتونہ نہ جاؤ اوسکی ہم کہی مٹی ہیں بار آؤ و غاموتی ہے</p>	
<p>دیکھی جو رلف یا طبیعت سنبھل گئی لڑ لڑ مری ہزاروں لڑائی پر لکھ کی پستانکی یہ نو و نہیں ہی شاپ میں ایا خیال اب تو مرگان جو بحر میں جاری ہی ہے لب پام علی دلو خوشی جہو کونسی لال لال تری کال ہو گئی</p>	<p>آئی ہوئی بلا مری سر پر سی ٹل گئی تلوار اوسکی خیش لہو یہ چل گئی شاخ نہال طور نار و نسی پھل گئی خنجر لگا جگر یہ چری لہ چل گئی ویگ شراب الفت حید راو بل گئی عارہ نسیم چہرہ تازک یہ مل گئی</p>

پوچھا اگر کسی نے مرا کی حال دل
 سرمایہ یاد آئیں جو اس گل کی گریبا
 میں اضطراب حسرت دیدار کیا کہوں
 سرمایہ مجھ کو گرم کیا آفتاب نے
 عکسِ قن عیان نہیں دے ست صاف
 خوشبوی جسم یار سی مہکا مراد
 میں گہر میں آفتاب لبِ بام ہو گیا
 عریانِ رت تپتے وقت سی میں ہا
 آنسو شرار آتشِ دل نے بنا دی
 بی پردہ وہ شریر ہوا جو جس حسن سے
 لیلیٰ شباب میں ہوا قیس غمی میں
 آگے جو میری غم کو دی اوسنی گڑ گڑی
 کیفیت بہار جو یاد آئی زیرِ خاک

بی اختیار آہ لبو نسی نکل گئے
 تو گلشنِ مانہ میں آہو نسی چل گئے
 مثلِ گاہ آنکہ سی پتی نکل گئے
 پنکھا نسیم موسم گرما میں چل گئے
 شاخِ بلور سینہ بستی سی پہل گئے
 آئی جو اوس طغیانی ہوا عطر مل گئی
 جب وہ ہر فراق میں دست کی ڈل گئی
 ہر بار میری جسم کی پوشاک جل گئی
 آنکہ وہ نہ آیتن ہی کہنی سی جل گئی
 یکسر نقابِ شعلہ عارض سی جل گئے
 دو نوکیل حسنِ عشق سی صورت بدل گئے
 چنبر کی طرح چہر کی رنگت بدل گئے
 داغِ خونسی اپنی طبیعت پہل گئے

اوسکی دہان تنگ کی تنگی نہ پوچھی	اعجاز سمجھی بات جو منہ سی نکل گئی
فرقت میں ہم بغل جو ہوا برق کو سی	حسرت وصال یار کی دل سی نکل گئی
<p>متر کی ہر خورشید تصویر ہے یہ رنگت ہی اوسکی لکیر و نکی جا عجب کیا جو وہ دشمن جان ہوا کہان پائی جانان کہان میرا بدنکی اذیت ہی ایذا ہی روح مرقع کہی کیون عالم سیجھے او لہکر نہ کیونکر چلی وہ پر ہے کمان سی فلک جبرین کم نہیں خفا آپ سی آپ ہوتی ہو کیون نہ کہو لو خط او سکا دھڑکتا ہی دل</p>	<p>گلی میں ستاروں کی زنجیر ہے ہتلی میں سونے کی تحریر ہے عداوت محبت کی تاثیر ہے یہ طالع قسمت یہ تقدیر ہے مرا جرم ہی تیری تقصیر ہے کہ ہر عضو پر تو سی تصویر ہے سز و لعن سی پاب زنجیر ہے جو تارا ہی میری لئی تیر ہے بتا دو جو کچھ میری تقصیر ہے خدا جانی کیا اس میں تحریر ہے</p>

<p>برامین گالیسی ناوان نہیں مری بچ دینی کی پائی سزا کمان ہی بھی چاکہ حبس مسیحا ہی قربان فدا سا مری دکھائیگی سیر عدم زندگی نظر پگنی جسکی مفتون ہوا مرض کو تمارض سمجھتا ہی نمایان ہی قوس قزح ابرین</p>	<p>تری بات کر نیسی تو قیر ہے وہ عاشق ہو مجھ پر یہ قید ہے نسیم چین بھر میں تیر ہے لب اعجاز میں سحر قیر ہے مری خواب کی خواب تعبیر ہے خط یار قعود تسخیر ہے جو غش آئی کہتا ہی تذویر ہے مسی پر لکھوٹی کی تحریر ہے</p>
<p>مناسب ہی کچھ کہا کی مر جاؤ برق یہی درد و رفت کی تدبیر ہے</p>	
<p>درد و رفت سی اگر مر جاؤں کیا دوری دل کسی شے پر کہی ہو لی سی لہر تہ نہیں آدمی کا ہو جہان جنگل و بان تہا نہیں</p>	<p>پاس ہی پیک ابل میر مسیحا دوری موج دریا سی تعجب ہی کہ دریا دور ہے محسوس کوں عالم وحشت میں صحر اور ہے</p>

نام ہی ملک عدم کا جانی نہیں جانتا جب سی او کی گہر گیا ہوں پڑ پڑتا ہوں کو نسا دل ہی جیسے زلزلہ کرتا نہیں مانگتا ہوں میری لگی جو میں جامِ شہر دو غمائی تن کو بھی وہ دیکھنی آتا نہیں ناحق اپنی ماؤں توڑی یہ نہ سمجھا رہا وہ جو آتا ہی کہی کہتا ہی محسوس بار بار مجھ کو پاس آشنا طوقان بولا تو تاہو نہیں خال کی صورت نظر آتی ہیں تباہی سی پاس مٹی ہی انگر ممکن نہیں ممکن نہیں بی جنوں کیفیت سیر حسن مطلق نہیں	حادثات عالم ہستی سی عطا دوسرے خلد میں تباہ ہوں لیکن نکل طوباد دوسرے نالیکی نزدیک کیا عرشِ معلا دوسرے ساتی پیمان شکن کہتا ہی مینا دوسرے میری گلشن سی مرا سر و تننا دوسرے وہ رگ جانی ہی ہی نزدیک کجا دوسرے ہم ٹہر سکتی نہیں ہیں گہر ہمارا دوسرے موج زن ہی کچھ غم وہ ڈرکتا دوسرے کیون نہ ہو تیرہ جہان وہ ماہِ سیما دوسرے اوسکو چھو لا کون کہتا ہی دقتنا دوسرے مجھ کو سودا ہی جو بھری داغ سودا دوسرے
---	--

برق مریخی خبر کو تو آیا اوسکی پاس

دور ہی تجھی ایی رشک سیما دوسرے

آنکھیں پہ جاتی ہیں مجھ سے اگر پہتا ہی
 آنکھیں چلتی ہیں کتنی ہیں ہزاروں چکا
 اویسکو ستارہ کہی ہیں زمین پر عالم
 جوش رقت سے ہجرین اندھا لکین
 نقطی سے گردش پر کار کو معلوم کیا
 تو بہ ہم توڑ کی پہر مسکدی کو جاتی ہیں
 ملکی خاک میں دس دس کی رفتار سے خلت
 بند لب ہوں لب شیریں سے تھو ہوں پر ایگل
 جانین جان نہیں ہجرین دم ہی لب پر
 جو گیا کوچی میں سب کی آیا ہاشم
 سیکڑہ دشت بدیو ار نظر آتی ہیں
 زیر ابرو ترسے آنکھوں کو نہیں ہی گشت
 مرقی میں عشق میں ماحبتی ہیں کہیں کیا ہو

چکراتی ہیں مرا ہجرین سر پہ تیا
 کہ بولی کی طرح آہ سی گہر پہتا ہی
 صورت شمس قرآنہ پہر پہتا ہی
 میری آنکھوں میں وہی نظر پہتا ہی
 دماغ سودا سی یہ ثابت ہی سر پہتا ہی
 دخت رزکا چمن ہرین گہر پہتا ہی
 آدمی چل نہیں سکتی ہیں شجر پہتا ہی
 کب دل عاشق خجرج جگر پہتا ہی
 نامہ برد کیٹی کب لی کی خبر پہتا ہی
 گہر سی اللہ کی ہی کوئی بشر پہتا ہی
 منہ ترا جسطر ایشک قرہ پہتا ہی
 گہر یہ وہ ہی یہاں وزن در پہتا ہی
 نہیں معلوم کہ یہ رستہ کہ ہر پہتا ہی

دل دیوانہ کی جرات ہی بانیسی باہر	کو چہ زلف میں بی خوف و خطر پھرتا ہے
یاد رفتار ہی ادیں شکستے کی جھکو	گلبک ہر وقت مری پس نظر پھرتا ہے
دیکھی سرور و سر عشق لیا ہی نہی	یہ بھی سو داکہی ایر شکستہ پھرتا ہے
ناز کی مانع رفتار ہی اسد اسد	ہاتھ سی تھامی ہوئی یار کمر پھرتا ہے
تجھ کو اسی خانہ نشین دیکھ لیا جہی نہی	دشت میں برہنہ پا خاک بستر پھرتا ہے
بہر تنکین ہی سمجھاتی ہیں دل کو ہر و	قاضی تیز قدم شام و سحر پھرتا ہے
کون ایسا خریدار نہیں ہی تیرا	رات دن مہر لئی ہاتھ میں نہ رہ پھرتا ہے

جو کہا ہی ہی واسد کہیں کا تاشہ
برق کب بات سی ایر شکستہ پھرتا ہے

وانغ فرقت دل جگر میں ہے	پہول گل کامری سپر میں ہے
مجھ کو کر دوش ہی یار گھر میں ہے	جی وطن میں ہی تن سفر میں ہے
ناف و موی کمر نہیں باہم	تار خطِ فطنت گھر میں ہے
سامنی پہر رہی ہی آمد یار	شور محشر مری فطنت میں ہے

سبزہ خط نہیں ہی عارض پر
 بن گیا غمی صورت دیوار
 عارض صاف پر نقاب نہیں
 چشم گریان میں ہی تصویر یار
 نشاہ کیونکر ہرن نہ انکھ کی ہون
 بجکوبی پر وہ ای پری دیکھی
 گر پڑیں گی نہ کہول پٹکی کو
 لوگ او سکی شکم کو یہ کہتے ہیں
 دیکھی نسبت لگاؤن داغ اوسی
 تیرہ ہی آہ سردی میری
 عکس عارض نہیں ہی سینی پر
 کم نہیں ہیں وہاں سی غنچی
 معجزہ تیری چال ہی ای سر

عکس باغ جہان قمر میں ہے
 میرا بازو تمہاری در میں ہے
 دیکھ آئینہ اپنی کمر میں ہے
 برق پوشیدہ ابر تر میں ہے
 او سکی وحشت مری نظر میں ہے
 ایسی طاقت کہاں بشر میں ہے
 دل ہمارا تری کمر میں ہے
 آئینہ یار کی کمر میں ہے
 یہ صنای کہاں قمر میں ہے
 تنگ آئینہ قمر میں ہے
 آئینہ مہر کا سپر میں ہے
 برگ ہر اک زبان شجر میں ہے
 تاب رفتار کس شجر میں ہے

<p>اشک جاری ہیں دشتِ غریب میں جسکو دیکھا وہی نظر آیا ناف کیسی مہک رہا ہی جسم جسکو دیکھا خدا کو بھول گیا نہیں سببِ فن سی خالِ عیان تیری دانستو کی آگاہی سیٹھے</p>	<p>اندون حکمِ بحر و بر میں ہے اوس سوا کون میری گہر میں ہے عطردانِ آب کی کمر میں ہے سحر ای بت تری نظر میں ہے تحمِ اختر تری شہر میں ہے آبداری کہاں گہر میں ہے</p>
<p>اشک جاری ہیں وصل میں ای بق بحر میں میں ہوں یار بر میں ہے</p>	
<p>پھلی بازو کی ہر اک سیراب ہی ہر گل داغِ جنونِ شاداب ہی چادرِ مہتابِ فرشِ خواب ہی سوزِ غمی داغِ دلِ شاداب ہی آنسو و فسی تا بگردنِ آب ہی</p>	<p>واہ کیا تیری بد نہیں آب ہی دل مرا پانی ہی زہرِ آب ہی ہر گل تو شکِ گلِ مہتاب ہی بہر گلِ وحشت میں آتشِ آب ہی طوق گردنِ حلقہ گردِ آب ہی</p>

اوس نہ نکلنیں لبتیاب ہی
 موج زن بحر شراب ناب ہے
 دیکھتے کر اوس ماہ کو بتیاب ہے
 موی سر ہر ایک موج آب ہے
 ماجرائی بی قراری اسین ہے
 گور گہری موت جینا بحر میں
 ترک اکل و شرب ہی آب و طعام
 بحر عالم سی نخل سیکتے نہیں
 رشتہ الفت ہی تار ساز عشق
 بحر ہستی میں نہیں ہرگز قرار
 ہی ضعیف و نکو بہت تھوڑا سا رنج
 موج زن وقت میں ہی ریائی شک
 کم نہیں اکسیر سی ترک ہوس

چاہ یوسف معدن سیما ہے
 دور ساغر حلقہ گر داب ہے
 ہر ستارہ قطرہ سیما ہے
 بال کی بہوری نہیں گرد آب ہے
 خط ہمارا ماہی بی آب ہے
 دہوپ سایہ خاک فرش خم آب ہے
 رخت بیداری فراش خم آب ہے
 ذورہ گرد و ن بہن گرد آب ہے
 نغمہ باتین چہرنا مضر آب ہے
 دیکھہ ہر پیدل سوار آب ہے
 ایک قطرہ مور کو سیلاب ہے
 ماہی گرد و ن ہی غرق آب ہے
 دل کا مرنا کشتہ سیما ہے

<p>کچھ حسینوئی نہیں حاصل ہیں ماہی زین ہی نقش پای یار خاکساری سی جلا پاتا ہی دل</p>	<p>نام کو گوہر میں ای ل آب ہے خاک اس مہلی کی خاطر آب ہے خاک آیتنی کی خاطر آب ہے</p>
<p>دیکھتی ہیں آفتاب رو سی یار دل نہیں ای برق اسطرلاب ہے</p>	
<p>شرم سی آتی نہیں ہوا شناسا کی سنا ہے گنگہ ہی سہی لب معجز نما کی سنا ہے پیستی ہی غافل و نادانگو گردش حیر خاک کہی تری نگ طلائی کی حضور داغ ہی بوٹو نکلی لی اور عربانی لب کشتی ہستی عالم کی حقیقت کچھ نہیں شکل نامحرم کو ہی بی شبہہ کہلا نام داغ دار و نکو و عیسیٰ پیام مرگی</p>	<p>۱۲ اسی تو جاؤ گی تم کیونکر خدائی سنا ہے ۱۳ خشک لکڑی ہی عصا زلف سا کی سنا ہے ۱۴ سار می فی ایک سی بین آسیا کی سنا ہے ۱۵ گر وہی اکیر تیری خاک پا کی سنا ہے ۱۶ جامہ گل چاک ہی تیری قبا کی سنا ہے ۱۷ لطمہ امواج و ریائی فنا کی سنا ہے ۱۸ دختر رزائی کیونکر پار سا کی سنا ہے ۱۹ کب پھر تہا ہی چراغ ای ل ہوا کی سنا ہے</p>

خط کی جلی مجھ کو لعل قاصد او کی حضور	میری شہت استخوان پہنچا سما کی سائے
جو سعادتمند ہیں یں ہیں اونکو نیک و بد	استخوان سکی برابر ہیں سما کی سائی
حال دل کہنا کسی سی بندگی عادت ہیں	شکوہاتی بت کرونگا میں خدا کی سائی
شکل آئینہ کسی سی پھرتی ہیں کوئی نہیں	نیک و بد سب ایک ہیں اہل صفا کی سائی
عشوہ و ناز و اد او غمرہ و جور و جفا	رہتی ہیں آہوں پہ کس کس کی سائی
اوس کیان اربو کی مرگانی نشانہ ہو گئی	خاک تو وہ بنگئی تیر قضا کی سائی
عشق عارض سی اسینہ نہیں ہی چاک چاک	مہر ہو جاتی کتان و مس لٹا کی سائی
جنگی قضی میں جان ای بادشاہ حسن ہی	دست بستہ وہ رہیں دغا کی سائی
بحر الفت میں نہیں کوئی کیا دیکھ لو	دو بتا ہی آشنا ہر شناسا کی سائی
جو تیری چیز کیا ہیں میری دلکی و برو	ہیں خجائیں کیا بلا میری وفا کی سائی
سرمہ چشم ملک ہی خاک اٹھونکی حضور	گرد ہی کھل الجواہر خاک پاکی سائی
دھم کل خابا ہی تن سی نازیب کرتا ہی تو	کیا قضا کی قدر ہی تیری ادا کی سائی
بسکہ ہی دگو ہوا ہی نکبت گیسوی یا	بیٹھا ہوں کی جانان کی ہوا کی سائی

میری حیرت فیصال یار و کھلایا ہی بر
آئینہ میں نگیا اوس خود نما کی سامنی

<p>تیرے قاتل مجھ کو محراب عا ہو جائیگی خاک رہے ہر قدم پر کھسکا ہو جائیگی ہر رگ بر گھل تر خار پا ہو جائیگی جستجوی کوی جانان نہما ہو جائیگی موج دریا سطر خط ای دلربا ہو جائیگی اوسکو خاک ننگ اسو و طوطیا ہو جائیگی خاک پر پر چھائیں تصویر طلا ہو جائیگی آتش گل آتش رنگ خا ہو جائیگی مثل جدول صاف تحریر طلا ہو جائیگی</p>	<p>ہر مڑا کٹ جائیگا حاجت روا ہو جائیگی ننگ پس ہوئی ٹھوکر سی تمہاری اصنم ای بت نازک چمن میں گل کو نہ روتا گرم ہاں عشق آخر راہ پر آجائیں گے ماجرائی گریہ فوج اگر لکھنی لگون پیشا ہی کعبہ و لکاسوید چشم سے وہ سہرا ننگ ہی تیرا کہ لکھن دہی ہاتھ پر پروانہ ہوئی بلبلین ای شمع رہ مصحف خسار پر جسم مسینا بہ چلا</p>
--	--

پہنچی گا اوج سعادت پر تری انہی بر
روح مشت استخوان تن ہما ہو جائیگی

بہر نخل عشق اشکو کی روانی چاہی
 منصفی ای یوسف خورشید ثانی چاہی
 ابد آملد یار کی ہی شاد ماتی چاہی
 چاہتا ہی شک سب سی بدگمانی چاہی
 ضعف فی آخر نہاں آنکھوں سی سب کی کر
 آزر و جینی کی بہشت ہی ایجان جان
 داغ دیتا ہی جو دل پر جان لیکر پاس کہ
 صفحہ رخسار ہی جائی سر خط قطر
 بحر میں پری جوان کی واسطی درکار
 سوئی مژگان پری زم ہی و سکھ بہر
 آنکھوں میں اسکا تصویر ہی وین کس طرح
 خاکسار و کی مکائین آئی کیونکر وہیں
 جام کی می می مری جامی کو انسانی

ہر شجر کی واسطی دنیا میں پانی چاہی
 جان جان ہی تھی کیونکر بجانی چاہی
 ہر چراغ داغ ولسی گلفشانی چاہی
 پاسان یار کی ہی پاسانی چاہی
 ہم وہ عاشق ہیں کہ بکولن ترانی چاہی
 آپ پر مرنیکی خاطر زندگانی چاہی
 ای پری مری ہی کیم بکھو نشانی چاہی
 ایسی مصحف کی لئی ایسی نشانی چاہی
 بہر طفل اشک فرقت میں جوانی چاہی
 مردم حور و ملک کی سرمہ دانی چاہی
 نخل قیام کی تہالی میں پانی چاہی
 ماہ کی منزل کو برج آسانی چاہی
 می کشوئی برین ایسی جامہ انی چاہی

<p>تجھ کو بی سایہ نکر تا خلق میں کیونکر خدا کیون تو خورشید سی علی ہوا شکر تو وہ ہی تجھ کو بناتی وقت صانع کی ہو کی عریان پہلی پاد ن ای سبزہ ریج راحت کا سبب ہی عالم ایجاد رحم اسی طوفان اشک چشم دریا بار میری اشکو کی سبب ہو گیا ہی انقلاب منہ چپا کر یا رکھتا ہی خدا پر کھین</p>	<p>جس قدر الفت ہوا تھی بدگمانی چاہئے نقش اول سی فزون نقش ثانی چاہئے خاک ہوا کسیر کی سونی کا پانی چاہئے اور کیا تجھ کو پہلا پوشاک دہانی چاہئے بہر صندل آدمی کو سرگرائی چاہئے جس قدر مٹی ہو بس اوتنا ہی پانی چاہئے فی الحقیقت ورنہ زیر خاک پانی چاہئے اپنی عاشق تھی سب کو ترجانی چاہئے</p>
<p>بہیجا ہوں اوس فلک تہ کو لکھ کر خط سون برق مجھ کو طائر عرش آشیانی چاہئے</p>	
<p>گردون سی آب چشم تنہا بلند ہی عالم کی خاکسار وینن رہتا بلند ہی مضمون سرو قامت بالا بلند ہی</p>	<p>دیکھو جاب بست ہی دریا بلند ہی سری ہمارے نقش کف پا بلند ہی کیا فکر برق شاعر غرا بلند ہی</p>

سرکش آل کار کو ہوتی ہیں سرنگون
 اسی ساکنان عالم بلا حذر کرو
 رومابو نہیں سان مزہ کی خیال میں
 شہرت ہی لامکان تک اس بحر حسن کے
 کیا اگی میری عشق کی تہ ہی حسن کا
 بزم بدعین اپنی دل و چشم دکھتی
 عالم میں ہمہ ختم ہوئی ہی فروتنی
 پہر تہای اپنی نام پر کیونکر وہ رشک ماہ
 اہل عدم کو فوق ہی اہل وجود پر
 وہ ناتوان ہوں لیون بستر پر بحر میں
 سنہا ہی کون نالہ و زاری عند لب
 شہرت ہی خال عارض انور کی تافک
 ادنی مقام و سعت کوین کو سمجھ

ہمیک جانگی جو گردن مینا بلند ہی
 ولسی فراق یار میں نالابلند ہی
 تیزون فلک سی اشک کا ویرا بلند ہی
 سپی سی آب کو ہر کتا بلند ہی
 اوس و قدسی نخل تمشا بلند ہی
 مینای می سی ساغر صہبا بلند ہی
 مانند ابر جسم سی سایا بلند ہی
 پنچی ہی چاند عرش معلی بلند ہی
 بالی چاسی شہر عطا بلند ہی
 سمجھیں لوگ صورت دیا بلند ہی
 گلشن میں شور خند گل کا بلند ہی
 اوس نصرت قمر کا تارا بلند ہی
 کرسی سی ہی فقیر کا تکیا بلند ہی

<p>دیوارهای خلدی طوباب بلند هی جای خصری جای مسیابند هی کعبی کا آسائسی رتبابند هی کس کوه سی جهانین صحرابند هی بوسی لونی پانگی پایابند هی چوئی سی آسانلی طرابند هی پنایه داغ تیره سودا بلند هی قامت هی قیامت کبرابند هی</p>	<p>گهرین هی آچیت سیکین گی کسیر جینی جلانی مین هی مین آسانکاوقت موقوف ثمرت نهین فخت چلو مین اقتادگی ضرورت کیو سطلی سرکه کی پایی ریہ حاصل کرنگی وصل تحت اثر مقام هی لف وراز کا تاب نهین هی مهر فلک و آه سی رخ هی که آفتاب هی نیزی جلو گر</p>
	<p>ای رقی بر دست علی کا نهین کون ما تهنسی سکی ما تهنه خدا کا بلند هی</p>
<p>وشت مین شرجع نام مجنون کجی لای سی سر پر بلا افسون افسون کجی توسن فکروان کو اپنی گلگون کجی</p>	<p>جوش وشت کا تقاضا هی دل خون کجی انکمین کهلا کر پریشان لٹ سکون کجی وصف سکی عارض گلگونکی موزون کجی</p>

عشق میں اس عیرت لیلیٰ کی دل خیز کیجی	اپنی خاک تنکو جسم روح مجنون کیجی
وصف دندان لبخ شکرک زدن کیجی	لعل کی معدنی پیدا درمکون کیجی
جسطح ہواوس پر پی پری کو مفتون کیجی	خلق میں ہ جاں افسانہ وہ افسون کیجی
بہر حفظ داغ عشق زلف شگون کیجی	اثر در موسیٰ کو مار گنج قارون کیجی
وہم کلنا ہی کہا کر شکل مفتون کیجی	جان جاتی ہی علاج جان مجنون کیجی
چو دہوین کا چاند وہ چوہہ بچین ہو گیا	کس با نسی صفت حسن و زافزون کیجی
چشم پوشی ست سائل سی نہیں کی کریم	جام خالی پر پیری شیشی کو و اثرون کیجی
تا بکا گردش خرابات چہ این مثل جام	بیہہ رہی خم میں تقلید فلاطون کیجی
زرجوہ مانگی پادہی میں کو شمس	جوش سی اشکونکی پیدا گنج قارون کیجی
اوس گل تر کو دو پالال اگر درکار	چادر مہ کو لہو سی اپنی گلگون کیجی
عارض نور و کہا دیگی شبہا میں	ماہ کو امی داغ روی گردون کیجی
یہ نیا مضمون ہی کی قدسی سبت یار کی	سرو ناموز و نکو اس صور قسی مجزون کیجی

۵۲۸

برق کہنا مانہی لازم سی تہوڑا ضبط ہی

اپنی باتھوئی شب غم میں ناخون کھئی

بھرمین ادس شمع رو کی مرچے	نام روشن عاشقی میں کر چلے
بھرمین ہم روتی روتی مرچے	جام عمر اشکوئی اپنا پہرچے
سندلی رنگت جو دیکھی مرچے	لیکی دنیا سی یہ درد سرچے
بزم عالم میں ہمیں گردش ہے	عمر بہر ہم صورت ساغرچے
جو رساتی یہ اوٹھا سکتے نہیں	چمکی ہم مہی رہیں ساغرچے
غزق بحر اشک طوفان ہے	کشتے عمر روان کیونکرچے
دی ہن کی بوسی جابی جام ہے	ساقیا اب ساغر کو شرچے
کاوش نرگان جو آتی ہو یاد	پرچہ بیان دل پر چلین خضرچے
عہد سلطان جنوں ہی کیون اب	سکھتا داغ دل مضطربچے
گریہ و غم کی مجھی طاقت نہیں	کار و بار عشق اب کیونکرچے
وہجیان اوڑتی ہیں ست عشق	خاک رخت دامن محشرچے
معجزہ دکھائی گر عیسیٰ عشق	ساتھ قاتل کی تن بی سرچے

ہر وہ شہور ہی با شرق و غرب	کیون نہ شکل نیر اکبر سیلے
کیون نہ دانو کی طرح ، انا پسین	آسیا ہی چرخ جب سر پر سیلے
جس جگہ بیٹھی ہوئی ہم سنگ	جب چلی ہم سیکڑوں پہر سیلے
واغون فی قارون نہایا زیر خاک	لیلی سر پرانی گنج زر سیلے

برق اوس وروانگی بندی ہین
حکم سی جکی درخت اکثر سیلے

جان دین ہم داغ ایک اگر کم ہو جائے	بجمل عاشق پداہمت خاتم ہو جائے
خلق میں رنگین خلق سی عالم ہو جائے	خاتم جم ہی تواضع سی قد خم ہو جائے
تیرہ ایجان جان آنکھو میں عالم ہو جائے	زور عشرت تیری جانسی شب غم ہو جائے
بجھکوا ہی مہر لقا دیکھہ کی بیدم ہو جائے	نالہ دل نفس عسی مرتخم ہو جائے
جب عیان صبح کو وہ نور مجسم ہو جائے	گوہر شبنم گل نیر اعظم ہو جائے
جو کجی دیکھی وہ ای شک پی خم ہو جائے	سامنی تیری سلیمان ہی خاتم ہو جائے
تو وہ خورشید زمین سی جو دکھاوی پھر	گل خورشید فلک قطرہ شبنم ہو جائے

گلشنِ بر کی اسی جو حقیقت کیا ہی	بنی تری خلد بھی خانہ ماتم ہو جائے
مرثیہ ہو بھی گانا جو سنوں وقت میں	بنی تری بزمِ غنا مجلس ماتم ہو جائے
پانی پانی عرقِ شہرہ می ہن کیوں جھین	تو دو گل ہی لچھی گل دیکھ کی شہنم ہو جائے
دیکھ کر طولِ شب سحر و عاکر تاہوں	وصل کی وری ہی عمر مری کم ہو جائے
شوخی نگ سی ای غیرت گل و نہین	ریشک یا قوت تری ہاتھ میں سلیم ہو جائے
آتشِ ریشک تیری لب و لہجہ انکی حضور	دینِ غنچہ میں جہالا و شہنم ہو جائے
وہ بخشش سی نہیں اہلِ کرم کا نقصان	وخل کیا نیرِ اعظم کی ضیا کم ہو جائے
دیکھ کر پہو لو نکو انکار و نہ لوٹوں اگل	بنی تری گلشنِ فردوس جنم ہو جائے
کم نہیں ملکِ سلیمان سیصالِ ساقی	گروش جام بھی حلقہ خاتم ہو جائے

بڑھ کی دنی بو پریشانی عاشقِ اسی بے
شانیسی موی سر مارا کر کم ہو جائے

ہر زبردستِ جہان پیشِ محبتِ زیری	آہوی دشتی خصالِ یارب پر شیر ہے
معدنِ باقوت مٹی کا نظر میں ڈھیری	کند لعلِ جانانی رنگتِ سیر ہے

<p> پاس میں آب بقا آب مہم شیر ہی ابر ہی مطلب ہی می ہی باغ ہی خست شکر زنی لعل میں عکس شکرنگ ہی تیری لغو کی تصویر سی یہ سودا ہو گیا ذکر تری صدا آتی ہی اتک کا نہیں لاکھ من کی سل ہی تیر کی مر اسینہ جز منظر عالم میں کہ مجھ کو نظر آتا نہیں تیری آنی سی جہان ای گل ہی باغ آہوئی حرص ہو اکیونکر نہ ہاگی دور </p>	<p> رخم کا ہو گا ہی عاشق زندگی ہی اتو ای ساتی فقط تیری کرم کی ہی پر تو و مذافسی ہر جام تو نکا دہیر ہے میری آنکھوں میں نہ مانہ ای پری اندھیر ایک آنکھ کا اسی سرو جھاڑ دہیر ہے ضعف سی ہر حال لہو ہکا بدن پر شیر ہے عیب پوشی میری جامی جہان میں کہیر ہے دامن باد بہاری پیر میں کہیر ہے نہستان ہر بوریہ ہی جو گدا ہی شیر ہے </p>
---	--

برق ساڑ پون کیون چپا یا ہی کیا اڑ پ
اس اندھیری ات میں آیا نہ وہ اندھیر

<p> فلک فی داغ و ہی لالہ زار کی بدلی نہ بیکھون جو رکو میں اوس نگار کی بدلی </p>	<p> لئی خزان فی چین سی بہار کی بدلی نہ لون بہت کہی گوی یار کی بدلی </p>
--	--

<p>یہی نشان مزاری ہی اوس گل تر کا وہ رحم دل ہو کج ببار و ملین آتا ہی اجل کی آنی سی کچھ کم نہیں تر جانا نہ دن کہا سخی اوس صنم کی دیکھا وہ فاتحہ کو جو ایسا یہ ہو گیا روشن یہ کہل گیا ہون غم عشق سی بعد فنا لیٹ گیا جو شب وصل ہنس کی کہنی لگی نہ جائیگا کہسی مرنی پہ جوش اشکو نکلا</p>	<p>کھلا ل اوڑنی لگی گامبار کی بدلیے ہزاروں نالی کروں مین ہزار کی بدلیے فراق مجھ کو ہوا احتضار کی بدلیے اجل ہی آئی شب انتظار کی بدلیے چراغ مہر ہی شمع مزار کی بدلیے کفن مین تار ہی جسم مزار کی بدلیے گلی کی ہار ہوئی آپ ہار کی بدلیے بنی گی ہر چار ہی مزار کی بدلیے</p>
	<p>جلا کی خاک کیا برق آتش غم سینے پڑی ہی اکہ کی ڈھیری مزار کی بدلیے</p>
<p>اشک خنک مین انکہ سی نکلی جوان پر کے گرد و برق طور ہی لگی تری تویر کے چاہی تدبیر بی اشکو ی مین تقدیر کے</p>	<p>تیر ہر دلو ہوئی نالی مری بھر کے چاند سورج چہری مین گلی تصویر کے یہ بڑی تصویر ہی قائل نہون تصویر کے</p>

چاندنی سی کم نہیں جلوئی تھی رکی	نور جب صبح صدقی گرد و انگیر کی
جوشمش چشت میں جوش حریت	مرو بک بن نگلی دانی مری زنجیر کے
عکسِ نخلی نور افشانی سی اپنی دکن	نگلی تار مری سینی میں زن ہر کے
بچکی جاسکتا ہی کب صیدِ مراد وصل	لختِ دل نالوین پکان نگلی ہن تیر کے
خاکساری فی زرِ خالص کیا ہی خاک کو	رویان اپنی نظر میں نسخی ہن کیر کے
گردشون فی محبو پابند سلاسل کرڈا	میری جگر نگلی حلقی مری زنجیر کے
میں گنہگارِ محبت بال بال اچھو رہوں	تار موی زلف وری ہن یغیر کے
ای کمان ابرو مجھی دریای غمی پار کر	کشتی تن میں لگا مستول اپنی تیر کے
جو ر قاتل بڑہ گیا میری عاسی اندون	اوڑکی آیا جذب لہنی پر لگائی تیر کے
قوت بازو وعدو کو جانتی ہن ہل	طائر جانکو پر پرواز پر ہن تیر کے
جو کڑی ہن چرخ سی اونکو ضرر ملے	آسیا سی پستی ہن الی کہاں زنجیر کے
صحبت کامل سی ناقص بہرہ و ہوتا ہن	جو ہر شمشیر کب ہن میانین شمشیر کے
قاتلِ عالم نقاب ابرو خمدار ہے	کام لیتا ہی قاتل میانسی شمشیر کے

صبح کو اوٹھ کر جو وہ خورشید طلعت دیکھ لے	ہاتھ ہون جوش صفائی و ورق تصویر کے
بھگو جھوٹا جانکر سچ کا یقین کہتا ہو	بہر عاشق سحر میں فقر تری ہی تحریر کے
کروٹیں لیتی ہی لیتی صبح ہو جاتی ہی روز	یاد آتی ہیں مجھی پہلو تری فقر پر کے
کام کچھ کسب ہنر آتا نہیں ادبار میں	زنگ سی جو ہر عیان ہوتی نہیں شمشیر کے
قاتل عالم تری پوشاک کا عالم ہوا	میان نی پیدا کئی جو ہر تری شمشیر کے
قاصد و نکلی آنی جانی سی محبت بڑھ گئی	اوس پر کی خط نہیں نقش میں تیر کے
بعد مر جائیگی آئی دامن صحرا کی یا	قبر سی نکھیں گی ہم جیب کفن کو چر کے
فیض نسیان کرم سی بیزبان تک سیر ہیں	رُزق پونچا تا ہی ازق منہ شد کا
چونہ ہوا جاتا ہی تری سانی پیر فلک	دیکھتا ہی عرض انور کو آنکھیں چر کے
رنج طبع یا رہی دلو نہایت ناگوار	نالی کو سون بہا گئی میں نام سنی تیر کے

طالع برشتہ سی ای برق ناسخ کی طرح

صاعقی گرتی ہیں مجھ پر آہ بی تاثیر کے

تبیح قضا حسام بد کھانیا م ہے

قاتل لباس قاتل محشر خرام ہے

عبرت کی جا عارت منع تمام ہی
 جس دزمی نہ پیچی کہا نام حرام ہی
 می کیسی ناگوار طبیعت طعام ہی
 رخسار یار صبح بنارس سی کم نہیں
 دنیا میں بات کر نیکی مہلت کسی ملی
 خم کر دیا ہی مہلت عالی فی زیر چرخ
 گویا نہال و ادنیٰ میں ہی ہ نہال
 ساقی کی دیکھنی کی تنہا ہی کس قدر
 روشن ہی کیا زمین تری و تھی صاف
 اوس وقد کی سر پہ یہ زرین نہیں کلاہ
 انجام میں سمجھتی ہیں شیشی کو نوحہ کر
 خورشید و انج و بیکلی ہو جاؤ گی سفید
 کند لکی دست یار میں کیا لہجی ہاتھ میں

نیر زمین گہر ہی در ہی بام ہی
 سوال ہو تو سمجھیں کہ ماہ صیام ہی
 بی آپ کی حلال ہی ہم پر حرام ہی
 شہر او وہ کی تلف سیہ فام شام ہی
 ہستی سی تا عدم سخن تا عام ہی
 کیا سرا و ہٹاؤن بہت بہت ستف بام
 اعجاز ہی کلام و ہن میں کلام ہی
 تارِ نظر نظاری کو ہر خط جام ہی
 دور سپہر مالہ ماہ تمام ہی
 شاخ نہال طور میں نیکی شام ہی
 مرد بکی کہو پری ی نظر وین جام ہی
 رنگ طلائی رخ پر نور خام ہی
 مرد و نکو سونا ہاتھ میں کہنا حرام ہی

<p>یہ برقی ہنیں مین آنکھیں یہ گرد مین جام دیوار چہقہ مری نظر و مین جام ہی کہتی مین جسکو گور ہمارا تمام ہی گردش سی جام عمر روان و جام</p>	<p>مرنا طال فرقت ساقی مین عیش ہے ہستیا ہون لی ثباتی قصر زمانہ غیر و نکو تیری بزم مین جانا نصیب سنتی مین نام آنکہ ہئی کیا ہنیں کہی</p>
<p>جاری ہی برق باد مین و مین کی بجرا گرداب جوی ہالہ ماہ تمام ہے</p>	
<p>بیکل اپنا استخوان شانہ ہے کچھ ثعبان موسی شانہ ہے طوطی خط جانی پروانہ ہے قصہ مجنون مسدا افسانہ ہے اسی پری رو تجھ دل دیوانہ ہے زلف شبکو احتیاج شانہ ہے خانہ زنجیر ماتم حسانہ ہے</p>	<p>اوسکی لفون مین گذار شانہ ہے معجزہ زلف سر جانانہ ہے گردش معارض جانانہ ہے جب سی اوس ہلی کا دل دیوانہ ہے جان جاتی ہی نہ کیونکر جان دون چاکر دل مین سب جہانین بخت نالی کرتا ہی شرنی لفون مین دل</p>

زلف کا سودا ہی سودا دیکھنا
 جام دی پرہر کی جھکوسا قیا
 مروی اوٹھ بیٹھین اگر کہنی لگون
 اشکو نکی تہتی ہی مر جائیگی مسم
 زرفشان انسانی ہی او سکی حسین
 ایک کی بدلی خدا دیتا ہی دس
 دل لبالب ہی شراب عشق سی
 اس نین سی حسن کا اوٹھا عمل
 تخم غم ہی عشق خال دی صاف
 پتلیان ہین حلقو نس پیش نظر
 بنگئی موج تبسم موج سی
 عشق وندا نکا ٹر ہی داغ دل
 روشنی کی راٹکو حاجت ہنین

سخت دیوانہ دل دیوانہ ہے
 جب تلمک خالی مرا چمانہ ہے
 شہر خواب اجل افسانہ ہے
 جیتی ہین جب تک آب و اینہ ہے
 خانہ محبوب دولت خانہ ہے
 اصل فرمن فی الحقیقت دانہ ہے
 قفل اپنا نعرہ مستانہ ہے
 عزل کا ناظم کی خط پروانہ ہے
 بتل ماتم آپ کا دیوانہ ہے
 چین گیسو چین کا تخانہ ہے
 لب ہنین اوس مست کا چمانہ ہے
 تخم نخل غم گہر کا دانہ ہے
 عارض انور چہ داغ خانہ ہے

انتہا رکھتا نہیں ہی علم شوق | جروت الفت ابجد طفلانہ ہے

کون ہی ای برق جو دا ہی نہیں

منزل دنیا مسافر خایہ ہے

<p>رستم ہی جی طریق محبت میں چوڑے ممکن نہیں کہ راہ محبت کو چوڑے بن جائی نہ ہر ماری تاثیر میں زیاد چھپک کی طرح غم سی سراپا ہوں آبل ممکن نہیں ہمال میں لگی شکن ریز سری سی اور تیز زبان مڑے ہوئے اشکو خن خط کو لکھہ کی روان سوئی یوں لوٹا ہوں بحر میں اوس بحر نماز انسان کیا جو منہ نہ کہا ہی ہر شک سستی نہیں میں نا لہ بلبل ہزارین</p>	<p>کوہ الم وہ ہی کمر کوہ توڑ دے گردون ہزار عاشق صادق توڑ دے بالونسی ہ نہا کی جو پانی پھوڑ دے مڑ جائی باگ وہ جو او ہر باگ موڑ دے توشیشہ شکستہ کو چاہی توڑ دے انکھونسی طوطیا ابھی کہی توڑ دے کاغذ کی ناؤ بحر محبت میں چوڑ دے جسطح کوئی مچلی کو خشکی میں چوڑ دے چشم فلک کو حسرت دیدار پھوڑ دے بہری بنی بین کان گلوں کی مڑوڑ دے</p>
--	--

مٹا ہی بربق کب مرنخل آرزو

کسی طرح کو سیبِ فتنہ بجو تو بڑی

بچا یا اجلسی سہ ہو گئے	شبِ غمِ نیت کر سپر ہو گئے
اجل سی مہم غم کی سر ہو گئے	سرِ شام اپنی سحر ہو گئے
وہ صورت جو مدِ نظر ہو گئے	تصور سی پہلی فتر ہو گئے
ہوا آج ثابت برنخل طور	کہ پستانِ قامت مرن ہو گئے
اوٹھاتا ہی جو آدمی پر پڑی	بہر حال اپنی بس ہو گئے
گزر جاتی ہی شبِ بُری یا پہلی	شبِ ہجرِ آخر سحر ہو گئے
حسینو نہیں تمیز ممکن نہیں	نہان موی سر میں کمر ہو گئے
بہت تنگ ہی کلفت تن سوج	گرانِ دل کو گردِ سفر ہو گئے
شروعِ غمِ ہجر میں جان دی	سرِ شام اپنی سحر ہو گئے
اوڑاتی ہی اونکی طرح میری خاک	ہوا ہی اوہر کی اوہر ہو گئے
وہ نالو فسی سر پر اوٹھالی نہیں	کہ مرد و نکو میسر ہی خبر ہو گئے

نہ بہو لون ہی اوسنی کیا ہکو یاد	بہت آہ دل بی اثر ہو گئے
چمن میں جو وہ کھل کھلا کر ہنسی	معطر نسیم سحر ہو گئے
یہ آتش فشان ہیں لبِ لعل	کہ ہر بات اونکی شر ہو گئے
نکاہوں فی غربالِ سینہ کیا	خندنگو نسی چلنی سپر ہو گئے
مسی فی بڑبائی لبوسینکے نمود	وہو ان آتش لعل تر ہو گئے
نہ اوٹھی تدم چادر ماہ سی	دو پٹی سی دھری کمر ہو گئے
جگا بارپستان سی چلنی میں قد	انارونسی خم شلخ تر ہو گئے

وہ گریان ہیں وہی جو وقت میں بر
رگ ابر مرگان تر ہو گئے

مائل فریاد و شیون ہم اگر ہو جائیگی	آہ آتش بارسی تاری شر ہو جائیگی
عکس انگنہ تصویر سی اگر ہو جائیگی	قصر ہائی چشم و دل سوئیگی گہر ہو جائیگی
بہر زیور وقت نیست سیم وزر ہو جائیگی	چاند سورج ای قمر شمس قمر ہو جائیگی
دیکھنی الی تھی پنہان کریگی انکھ سی	جمع ہو کر پیرہن تار نظر ہو جائیگی

شوق زینت ہی تھو کہ چشم خون آلود کو
 اس قدر شیریں دانی سی ہر سی پور پور
 جویش حشت میں کالین کی اگر دلی غبار
 خاک میں گنجانگی خلعت سی گل تری حضور
 سنا مراد اوس کی نشو و نما ہوتی ہو
 محسن کو انسان کی کہوتی ہی کثرت حسن
 ای پریر و عمل لب کی وہ سخن ہیں آبدار
 بیکسو نکا ہی خدا ہی باز آؤ اسی صم
 جب شکن ل میں پڑی باہم نہیں ہیں
 وصل عاشق بی تکلف زینت معشوق ہے
 جامہ زیبی ختم ہی تم وہ پرستی اسی پر
 نا لہائی عند لب لکو وہ شیشی لگا
 عشق لطف و رخ میں ہی یاد کر یک اجل

لال مہندی کی طرح پائی نظر ہو جائیگی
 استخوان سکی بدینین شکر ہو جائیگی
 ہم زرد داغ جنو فسی گنج زر ہو جائیگی
 تہالی نخلو نکو چمن میں گنج زر ہو جائیگی
 نارستان نخل قامت میں شمر ہو جائیگی
 مانع رفتار جانان مجی سر ہو جائیگی
 کان اہل بزم کی کان گہر ہو جائیگی
 آہ دلی اکیدن ظاہر اثر ہو جائیگی
 وحشی جو الفت میں ہیں آخر کو در ہو جائیگی
 ہاتھ میر طمع غفائی کر ہو جائیگی
 آستینو فسی تمہاری ہاتھ پر ہو جائیگی
 مرغ لب کو یاد سب بلبل کی گہر ہو جائیگی
 راہی ملک عدم شام و سحر ہو جائیگی

ہر سری کی اسطی رکا رہی پکان بت
آہ دل کو مرغ دل لخت جگر ہو جائیگی

صاف ہو جاؤ نہ دو بچ قیامت ہو گے	خاک اور اٹنگی بہت ہم جو کہ ورت ہو گے
تا قیامت نہ کہتی باب اقامت ہو گے	حشر ہو گا قد بالاسی قیامت ہو گے
آسان تازہ عیان آہوئی ہوئی غم	ہم بنائیں گی زمینیں جو کہ ورت ہو گے
جان ہم وصل کی تیریں دنگی اچان	مشہ نہ کہلائی ننگی اسکی جو نہ صورت ہو گے
خواب دنیا کی خیالوں کو بھلا دیتا ہی	موت سی عاشق رنجیدہ کو راحت ہو گے
ہڈیان پائی ہما بعد فنا کیا ممکن	سگ جانان کو میسر یہ سعادت ہو گے
شور یوسف کا سنای کچی بازاری ہے	کس طرح کہی کہ اسطرح کی صورت ہو گے
ہمت عالی بخشش کا تقاضا یہ ہی	مال نیامی دنی پر نہ قناعت ہو گے
پیر نابالغ گرد و نکی جنائین کیا ہیں	اسمین جو ہونہ کہی تمسی طاعت ہو گے
چلی درگا ہونین باندہین نظر کرنی ہے	دیکھئی آپکی کس وز زیارت ہو گے
منعاً بوجہ بڑبانی سی تھی کیا حاصل	تیری سر پر یہ تہ خاک عمارت ہو گے

صدمہ روح طال بدن مضطرب

کم ہنن شربت دینا رسی تسکین کج خیال

رنج ہو گا تہین مجھ کو جو اذیت ہو گے

شب غم میں بھی تصویر عنایت ہو گے

پای اقدس کا اثر وہ ہی کہ وقت رفتار

کھینچا خلق کو خاک در دولت ہو گے

باغ ہی یا رہی اوٹھی ہی گھٹا ساونکی

مر گیا دیکھ لی فرقت میں گھٹا ساونکی

یہ ہر گئی سامنی آنکھوں کی ہو ساونکی

کیون نہ پوشاک ہو برسات میں باجی

فضل بارانین برستا ہی لہو کی سا

یہ وہی بانگی سرینوں میں ہو میں

جام دین تم تہین تم ہکو پلاؤ ساغر

یہ وہی پاؤنیں باہوئی لکائیں مہنت

یہ وہی جھولی ہی منگت ہی جلسی ہون

کا کوئی تازہ غزل غمہ سرا ساونکی

نگہ کی تیغ قضا موج ہو ساونکی

گھٹ گئی گریہ عاشق سی گھٹا ساونکی

سبز کرتی ہی درختوں کو ہو ساونکی

ابر شمشیر ہی فتنہ گھٹا ساونکی

پہر اوٹھی قلبی کی جانب سی گھٹا ساونکی

وہی بونڈین ہون ہی ہر وہو ساونکی

رت دکھائی ہی پہر ہکو خدا ساونکی

مانگتی رہتی ہیں نرات عا ساونکی

<p>وہی پوشاک ہو زکین تمہاری بریں یہ وہی کو ٹیلین کچین وہ پہی بون وہی کپڑاں تلی جائیں وہ ٹکین کپڑا</p>	<p>پہر بند ہی ساری مانی میں ہوا سادگی گاہیں غزلین وہی پہر نغمہ سرا سادگی سیرین پہر دیکھیں وہی شہر با سادگی</p>
<p>برق کی طرح نہ پھولیں بہت ہم پھولیں گی چھلین یاد آتی ہیں اسی لقا سامنے</p>	
<p>رات کو بھی ہوا یا ر فراموش مجھے وہ نون عالم یہ ہوئی غم سی فراموش مجھے میں تون بات کسی کی کہاں ہوش مجھے موسم جوش انی ہی کہاں ہوش مجھے بیعت ساتی میکش میں کہاں ہوش مجھے کھل کی چلنی جو لگی نوک زبان شمشیر مجھے بار احسانسی جہکا سر جو تار اسر کو آنکھیں غنسی طبع عشق میں قطار کو</p>	<p>تاری گنوا تی رہی یاد در گوش مجھے ہوش اونکی ہی اوڑھی ملکہ ہوش مجھے کر دیا پتہ غفلت فی گراں گوش مجھے نشاہ عشق ہوا باوہ سر جوش مجھے چاہی دست سخی می سر جوش مجھے شکل گل زخرفی نال فی دی گوش مجھے واہ کیا خوب کیا تہی سکد و ش مجھے باتیں سنی کو گل زخم ہوئی گوش مجھے</p>

دہن زخم کی صورت نہیں چھپتا غم پہ
 مین و ہیکش ہون گزک ہی غم مار گئی
 کوئی مجسا نہ ملی گایہ نہیں یاد رہی
 مٹ گئی آج ہوس لگو گلی ملنی کی
 جو رراحت ہیں جو دوسہ لبتیریں
 اور کیا مر نہیں اب اس سی یاد ہو
 مجسا عاشق ہی ہو گا کہیں فی الا
 تیرہ تختی سی بڑھا اور بظاہر رتبہ
 بعد مردن بھی ہونی یہ ہوا داری
 رشک سی پاؤں بھی کہتی کہتی بٹ
 جھوٹی اقرار سنائی کجی جھوٹی قسمیں
 مان کو حسرت نظارہ رہی آنکھوں سی
 تن شبک ہی خدنگ نگہ جانان سی

سوز بانو نسی فرعون ہی لب خاشاک
 کیون نہ میخوار کہیں نہ بلا نوش مجھی
 نگر و گوشہ خاطر سی فراموش مجھی
 گور ہی بعد فنا صورت آغوش مجھی
 نیش زنبور بھی ہی بہر غسل نوش مجھی
 زندہ در گور ہون کہتی ہیں کفن پوس مجھی
 سر کھٹ وہ ہون کہتی ہیں کفن پوس مجھی
 صورت کعبہ کیا غم فی سیدہ پوس مجھی
 لی اوڑھی نیکی ہوا دار سردوش مجھی
 وہ پری گور سی دیکھی جہم آغوش مجھی
 یاد کرتا ہی وہ کب عدہ فراموش مجھی
 آنکھ کہتی ہی نہ سستی کو ملی گوش مجھی
 لوگ کہتی ہیں نہ مائیلی نہ پوش مجھی

بار سر مینی اوٹھا یا جو دی دوش بھی	بوچہ دیتا ہی سامان بھی عطا کرتا ہی
	جامہ تنگل تر خاک اوڑائی پرزی بعد مرون بھی مابرق و حج ش بھی
	محس
رہی خون جو اینمین سو گوار سی وہ سبزہ رنگ جو ہو سرخ بادہ خوا	اوٹھا دین نہ کہی جوش شرمساری ابھی ہوز روتن زار بقراری سی
	سفید بال بیان ہون سیاہ کاری سی
سراس ملال سی کب تک اف ٹھوڑین چک ڈوپی کی تہ کر کی آپ کہہ چھوڑین	بہنگ کی تہ کیون مذگی منہ موڑین تباؤ دیکھکی ہم ہاتھ کب تلک جوڑین
	بڑا ہی شوق ہم آغوش اس کناری سی
کہ امتحان کی جا ہی یہ خانہ دنیا بلند ہونا تو پستی عزیز کر لینا	بشر کیو اسطی نخوت کہی نہیں زیبا رہی خیال ترقی میں ہی تنزل کا
	کہ آفتاب کار تہ ہی سر گذاری سی

نہ چین بعد فنا بھی ملاہیں دم بہر	عجب بلا میں تہ خاک ہی مل مضطر
حواس سیاہی جانی رہی بیان کر	یہ کس پر کیا ہنسایہ ہمارے قدر
نہ کھلا سورہ جن بھی زبان قاریسی	
عیان ہی رنی مانی یہ حال طبع سلیم	نہ پاس یار ہی گوی نہ آشنا ہی عظیم
وہی سمجھتی ہیں جو لوگ ہیں عقل و فہیم	شناہی راہ رو کی تو از پی تعظیم
اوٹھائی مصرع شمشاد میری کیا رسی	
فراق یار میں بہا تھی نہیں ہی گوی شہی	برنگے دیے پر خون ہی دل کو ساغر
جگر سی سنی سی اوٹھتی ہیں شہلی بی درجے	زبان سیاہ نکلتی ہی فرط گر یہ تہ
بجھایا کرتا ہوں آتش کو اشکبار سی	
کڑا ہوں معرکہ عشق و غم میں ستم سے	کھلی میں جو ہر ذاتی جہان پر میرے
یہی نکلتا ہی ہر وقت منہ سے بند کیے	کسی کا خنجر ابرو نہ نرم دل پر لگے
کرارہ ہو کی میں دڑتا ہوں خم کاریسی	
بشر کو خوب نہیں ہی شخص حیا	مال کا بڑی چیز کا بڑا ہی بُرا

کہلی کا ایک دن آخر کو پر وہ قوتوا	کہی تو طفل حسین ابد و نکو پوچی گا
بگہارا کرتی ہیں شجی بزرگوار سی	
کمال حسن خجی رشید ہی رخ انور	تمام نور مجسم ہی وہ بت خود سر
بہان نہیں ہی یہ راز نہان مانی پنا	دلیل چاہی اثبات تاروسی کر
مگر وہین مین ہی حبت ہی اعتبار سی	
ہماری حال سی آگاہ حق تعالیٰ نے	کہ بندہ خنجر ابرو کا تکنی والا ہی
نیا یہ طور نہیں آج کچھ نکالا ہے	از لسی نیزہ مڑ گا نکو دیکھا بہا لائے
کہلا ہی انکھ کا منہ شوق زخم کاری سی	
بلا جو ایگی عاشق پر او سکوٹالی گا	خدا کی فضل سی کوہ الم اوٹھالی گا
خوشی نئی خم جگر معرکی مین کہالی گا	متھاری تیغ کا بل یہ گلا نکالی گا
کہلین گی سر کی بھی جو ہر تو جان تار سی	
کمال سوز غم و لسی صبح و شام چلے	ہمیشہ پہ لو نسی وقت مین غ کہالی چلے
پیام برکتِ افسوس کس طرح نہ ملے	کشاو گی نہیں خط لیک کی کوشش ہی چلے

چمن میں پیک صبا تنگ ہی ہو سی سی	
مال و غم سی بہر و سا بھی نہیں دم کا	گر اہی ضعف میں سہر پر تو آسمان غم کا
ابو ہٹا ہی خلق میں طوفان چشم پر غم کا	بڑا ہائی لٹ رسا کونہ برق و شبنم کا
گہٹانہ ابر مژدہ ابر نو بہاری سی	
یہ غم نہیں نہ کسی طرح وہ ملا ہرگز	دیا کہی نہ کسی چیز کا صلا ہرگز
زبان پر نہ کہی آئی گلا گلا ہرگز	گہٹی کا تار نظر کا نہ سلا ہرگز
بڑا ہی آبرو اشکو کی آہ و زاری سی	
غیمت آجکی ہی ات جان تک لی لو	گلی لگاؤ مجھی کیون خوش بیٹی ہو
گر قہہ دل نہ رہو جان جان ہنسو لو	یہ ہجر ہی شدنی وصل میں بوسہ دو
بہت عجب ہی ہیں امر اختیار سی	
عجب طہ کلی او داسی ہی باغین بالکل	نہ ہی ہ سرو کا عالم نہ قمر و نکا غل
او کی ہی گہانس پریشان ہیں گسبیل	خران کی یاد میں برباد ہو گئی بلبل
گلون کی بدلی لڑون بخت بہاری سی	

وہی بانسی نکلی گا جو کہ زیبا ہو	کمال انس میں لازم ہی اضطراب ہو
جلوں تو اُفت نکرون مثل شمع انجی	تمہاری عشق میں جلمی چاہی دلو
بہت ہی تنگ ہی حسن بچہ کاری ہے	
عجیبے میں لذت خجی ش بانوسی پوچھ	بیان لطف سخن برق نوجوانوسی پوچھ
لطیفی قبلہ عالم کی طرح خوانوسی پوچھ	مرہ ہی مصرع اخر میں قدر خوانوسی پوچھ
کلام حق کو سنا کر زبان قاری ہے	
رہیں جہان میں سلطان ہند صحت سی	نصیب عمر خضر ہو خدا کی قدرت سی
بزریر پائی مبارک رہوں عنایت سی	حصول غوث شرف ہو مجھی بارت سی
دعا ی برق یہی ہی جناب باری ہے	
محسن	
پہیر گیا قلب یار کا میرا مقلب القلوب	بدلی گا طور پیار کا میرا مقلب القلوب
جذب ہی اوس گیار کا میرا مقلب القلوب	رنگ ہی گلزار کا میرا مقلب القلوب
مانج ہی اوس بہار کا میرا مقلب القلوب	

کبری بکین قصور سیاگی لیون دور دور	چاہی عشق کا دفر سینی پین ل چو چو
جوش الم سی ہی سرور کتی پین میکہ کپور	گر دشن سخت کیا غر و چاہنی والا ہی
گر دشن چشم یار کا میرا مقلب القلوب	
سینہ ہی خم سی نکارتن ہی م داغدار	روتا ہون غشی از راز غشی زین پین
جمع پین سب فیتق و پیر سیر کی جا ہی انگار	ہو گئی باغلی بہار جیسی کہلا ہی لہ لہ
دن ہی اولٹ ہزار کا میرا مقلب القلوب	
دیو خزان ہی بد بلا نام نہیں بہار کا	جیسی کا کہو دیامز خاک اور اتی ہی صبا
اور بیان ہو حال کیا قبر ہوا ستم ہوا	زنگ چمن بل گیا تہام لی ل تو نہ جا
بلبل سیتہ دار کا میرا مقلب القلوب	
اوسنی دکھا دیا جمال جاتی رہی غم و ملال	شکر میں ہی بان لال بھرین گیا وصال
اب نہیں بخش مال محسی سنو بیان حال	گر دشن سخت تہی کمال سودہ پلٹ گیا
پہیڑی ل ہی یار کا میرا مقلب القلوب	
عشق ہی اوسنگ رکاشتہ ہون اتھار کا	ہوش نہیں بہار کا پتلا ہی تن غبار کا

خارهی جسم زار کار زو را اثری یار کار	پهل رنبا نی خار کار داغ هی لزار کار
زنگ هی وی یار کار میرا مقلب القلوب	
صد میج هی سین سبب کشتی بین غم بین	بجری ایتمی غضب ملای برقی چین
کیا کهون بخش و تعب جانی بین اسی تو	شوق بر با اوسی سی اب انتر زار کیا
دل نه کشتای یار کار میرا مقلب القلوب	
مخمس	
اگر کیون هوقی هوسد تبا و صاحب	کسی بهر گایا ہی تکیو ادیر او صاحب
سر محفل نه مجھی داغ دکھا و صاحب	شمع عریان کی طرح دل جل او صاحب
اتنی جامی سنی با هر موئی جا و صاحب	
رو بر و سوخته جانو کنی او صاحب	اگر میان خوب نہیں طیش نه کہا و صاحب
اپنی ہی اگ مین جل جائیگی جا و صاحب	روی روشن کونه و انو نسی ملا و صاحب
مهر کو آتشی شمشه نه دکھا و صاحب	
شکل شبنم نه چین سکی - ولا و صاحب	باغ عالم مین چین تازہ کہا و صاحب

فائدہ باتوں سی الفت نہ جہاؤ صاحب	بدین جہاں پہ رنگینی کہاؤ صاحب
قول ہاری ہو تو گل چٹوئی کہاؤ صاحب	
یہ تو معلوم ہی تھو میں الفت ہی بہت	ناگوار اول بیتاب کو وقت ہی بہت
شکل دکھلاؤ تنہائی باریت ہی بہت	حلقہ چشم کو پا بوسی حسرت ہی بہت
انکھ میں بھی مع پاپوش تم آؤ صاحب	
چشم پوشی نہ کرو مجھ کو پشیمان نہ کرو	قصہ دل خشکی بی سرو سامان نہ کرو
مجھ کو بی پردہ تم ہی سرو گلستان نہ کرو	نا تو ان عاشق شمشاد کو عریان نہ کرو
طوق قمر کا گریبان ہو منکاؤ صاحب	
مصرع قدنی عجب کی سی قیامت پر	کہ نہیں ہو شش دل زار کو دم بہر اصلا
تازہ مضمون سنو محبی یہ ایسی ماہ لقا	بیت ابروسی مجھی ولو کہ عشق ہوا
چیدہ اشعار جو دیو انہیں ہوں لاؤ صاحب	
اپنی امن میں چھاپی بھی ہاتھوں کی کڑی	لوگ ہیں آج تماشکی لٹی کر دکھری
کوئی مکی نہ تمہیں انکھ کیسی نہ لڑی	کہیں بارتھر بد نہ تراکت پہ پری

	بال کی اوٹ میں جا باسو تو جاؤ صاحب	
خار ہی پیش نظر باغ جہان میں ہر باغ		انکھیں نہ زات جلا کرتی ہیں بات چہرا رخ قوس اربو کی اشارتیں تھیں دیکھو فراغ تیریز گانسی ترسی ہوٹ گئی دیدہ داغ
	باغ عالم میں کاٹو نسی ولاؤ صاحب	
نسک فرقت سی دل غمزدہ توڑا نہ کرو		دست نازک چمن میں جوڑا نہ کرو تم شکوہ یہ نیا باغ میں چھوڑا نہ کرو لعل غنچہ کی تو یون کاٹو وڑا نہ کرو
	خندہ زن ہو کی گستاخو سناؤ صاحب	
ہوش میں کد ہر دیان ہی کیا سمجھی ہو		چاہی انکھیں دکھانی تھیں مجھ سمیوں کو تکوا گاہ کئی دیتی ہیں ہم ای خوشخو خواب گوش ہی انکو نہ رقیبو نکو چھو
	چشم خوابیدہ کو آہو کی جگاؤ صاحب	
حسن و رکنتی سوچ کا نہیں عالم میں جو		تکویزیہا ہی سب اس نہیں کی ہی عہد شہنا گلزار باٹو نسی دل سنی میں پوتا ہی کباب چال اوڑوا چکی اسانی مٹی ہو شراب
	لبک کو آگ کا لہانا نہ سہاؤ صاحب	

تاکتا ہی چن ہرین ہر ایک شجر دیر کیون کرتی ہستی میں نہیں ^{خط}	گہر کی جانیکا ارادہ ہی جو اسی شکست چشم پوشی نکر و باغین ہی پیش نظر
اڑنرگوں کی ہی جانا ہو تو جاؤ حساب	
آتشین اشک سی سنسکی والائی ہو بی سبب چھڑکی ہر وقت ستائی ہو	داغ دکھلائی ہو و زرات جلائی ہو شمع محفل کی طرح جسم دکھائی ہو
ساق سہین نہ نہ پروانہ بناؤ حساب	
در دولت سی بلا لونه خفا ہو ساق پار بحر غم فرقت سی لگاؤ ساق	محبو محروم نہ اس دور میں گوساق یکدم میں تن لاغر مرا لی گوساق
باد بان کشتی می کا جو بناؤ حساب	
جانتا کون نہیں مرتبہ افسر کو برق سلطان مان کیون کہیں لہر کو	بڑھنی دیتا نہیں انسان کہیں عسکر کو ماہر و سر پہ چڑھایا نہ کرو اختر کو
آسمان پر سی زمین پر تو بلاؤ حساب محسن	

فقیہ سی ہی ہرگز غور مینی کیا	ملاں رنج کو ہر وقت دور مینی کیا
عیان ہی سب پہ جو کار شور مینی کیا	جہا نین عیش و نشاط و سرور مینی کیا
جو کچھ کہ کر ناتھ اسی شک حور مینی کیا	
بیان شوق دل نا صبور مینی کیا	کمال نکلی مقطع یہ زور مینی کیا
بنامی حور کو ذکر قصور مینی کیا	کلام بی ادبانه حضور مینی کیا
خطا معاف ہو جو کچھ قصور مینی کیا	
نہ پوچھو آج جو کار شور مینی کیا	معاف جانکی اونکا قصور مینی کیا
قرآن شمس و قمر کا ظہور مینی کیا	بغل میں دیکھی دو ناسرور مینی کیا
وہ پاس مٹی تو بخش کو دور مینی کیا	
نہان ہی کس پہ یہ خوش سیرت ہے	ضیائی شمع چھپائی سی چپ نہیں
عیان صبح رت خورشید جو ہر ذرا	صفائی سینہ روشن سی کھل گئی
غبار آئینہ دل کو دور مینی کیا	
کمال عجزی عالم میں شہرہ عالم	ہمیشہ آپ کو سمجھا کیا جہان سی کم

یہی خیال ہا عمر بہر بھی ہر دم	زمین پہ پاؤں تو تہی سر پہی سجد میں ہی خم
وہی سمجھتی ہیں جو کچھ غور مینی کیا	
عجیب ہے ہی تاثیر عشق یار میں ہے	ہر ایک داغ مین ہی شمع نور کی تہی
عمون فی اور تجلی نو بھی بخشی	گر ابو کو وہ الم روشنی بڑی دل کی
صفا سی سینہ و تن رشک طور مینی کیا	
گلو نسی خاک نراکت مین تنکو نسبت دین	جو کہہ رہا ہوں یہ گر غلط نہیں باتیں
یہ کس طرحی تھی سخت طبع لو کہ کہیں	ملا نہ نام نہی نمی کا سنگدل تھیں
ہزار بار جگہ کو تنور مینی کیا	
زمین شعر کا رتبہ فلک سی بالا ہی	تمام شہر مین گہر گہر اسکا چہ چاہی
بجا ہما مین قول جناب والا ہی	شرف مکان کو نام مکین سی پدا ہی
جب ایسی مصرع کو بیت السور مینی کیا	
و فور شوقی دست ہوسن ہا ہوں	گلی لگا کی عجیب لطف وصل پاتا ہوں
حیاسی بس شرم مین نہا ہوں	خوشی سی ہاٹ مین انگا کی غوطی کہا ہوں

بکھی جو ساحل غمی عبور مینی کیا		
یقین تھا جو غم دلی جان دیتی کا	خیال آیا نہ احسان لیجی اصلا	
کفن خدا کی غمایت سول لی رکھا	اجور پہلی ہی سیت گور کن مین دیا	
جو کچھ کہ کرنا تھا بہر قبور مینی کیا		
کمال شرم ہی آنکھوں میں ڈھکی تھیں	فلک خصال و ملک خور کی صورت میں	
برای بندہ مجرم خدا کی رحمت میں	بکھی سزا نہ ملے گی وہ نیک طہیت میں	
وہ خوش نہا وہین اولکا قصور مینی کیا		
شروع حسن ہی نہ بق میں جوئے	تصدق اپنی سلیمان کی شعر خوانی کی	
فدا ہوں قبلہ عالم کی خوش بانی کی	ساری جھوٹ گئی منہ پر یار جانی کی	
جو کچھ کہ کرنا تھا اختر ضرور مینی کیا		
محس		
عجب اپنی برگشتہ تقدیر ہی	نظر میں قدیار شمشیر ہے	
کماؤ ملی ابرو میں تاثیر ہی	پلک جھکے سمجھی تھی وہ تیر ہی	

جسنی لٹ کہتی ہتی زنجیر ہے

عجب عشقِ قحط کی تاثیر ہے
مسلل جنون میں یہ تقریر ہے

گلستانِ سرو چمن تیر ہے
اگر طوقِ مری گلو گیر ہے

کڑی سیر ی ہر راہ زنجیر ہے

تصور بہ ہی تعویذِ تسخیر ہے
نئی ربطِ قلبی کی تاثیر ہے

یہی وصلِ جانان کی تدبیر ہے
اود ہر رخ پہ کیسو کی زنجیر ہے

ادھر صفحہ دل پہ تصویر ہے

رقم ہو اگر وصفِ رخسار کا
دکھا دی قلم کاٹ تلوار کا

عیان صفحہ ہو خطِ گلزار کا
کٹی عقدہ ابروی دلدار کا

اگر ناخنِ حنا شمشیر ہے

بیان سی نہ یادہ ہی اوسک بیان
عیان ہی عیان ہی عیان

کسی پر نہیں حال ہرگز نہان
جسی سب کہیں آفتابِ جہان

وہی یارِ خورشید تصویر ہے

نک

مسیحازمانی میں مشہور ہو	پیا ہی جو دل میرا راضی ہوں
برائی خدا ضد نہ اتنی کرو	مجھی کو س کر ایک بوسہ بھی دو
دعا میں دوا کی بھی تاثیر ہے	
عداوت پر باندھی ہی کیوں کیے	یہ حاضرین بہر ہفت دل جگر
بڑی دیر سی ہمہ بین سینہ سپر	کہ ہر اوڑ کی جائیگا تیر نطنہ
پروین جو باندھا نثر تیر ہے	
جو ہستی میں آئی فنا ہو گئی	خفا جیسی اہل و فنا ہو گئے
بلاؤ نہیں سب مبتلا ہو گئے	جو ان مبتلائی بلا ہو گئے
عجب پیر گردون کی تاثیر ہے	
تزاکت سی صدمہ ہی قنار کا	نہیں بوجہ او ٹہتا کہی ہار کا
بیان کیا کروں اپنی دلدار کا	میں قیدی ہوں اس گلبدن بار کا
جسی عشق پیمان بھی زنجیر ہے	
زمانی میں عاشق تو مشہور ہوں	غضب ہی کہ ہمسایہ مغرور ہوں

کلیجی مین کیونکر نہ ماسور ہوں	ملین غیر ہم پس سی و رہوں
اجی اپنی اپنی یہ تقدیر سی ہے	
کہا تا ہی کیا کیا ہمیں انتظار	شب و روز رہتا ہی دل بیقرار
کہلا عاقبت حال انجام کار	جسی موتی بھی مین ہی خطا یار
جہان خاک چھانی وہ اکسیری	
یہ شہری مین عالم مین رفتار کی	کہ وارفتہ مین سرو گلزار کی
سخن مین ہی ہر طلبگار کے	حاصل اگر ہاتھ ہوں یار کی
پڑی غل کہ گردن میں زنجیر ہی	
خفا مہی بی گفتگو ہو گئے	جدا یک بیک مثل بو ہو گئی
شرارت سی خود تند خو ہو گئی	محب ہم ہوئی وہ عدو ہو گئی
عداوت محبت کی تغیر سی ہے	
کمال آتش حسن ہی مشتعل	تساری مین کیا خال سی شغل
قمر نور رخسار سی ہی خجل	چھپی شہرہ بنکی زلفون مین دل

مرا یا ر خورشید تنویر ہے	
شب و روز چلتی ہیں اب جام می	معنی ہیں نالان ہی ہر وقت فی
نرالی ہی دنیا سی ہر ایک شی	اکہین سہر پہ تعویذ سورج کا ہی
اکہین چاند تار کی زنجیر ہی	
ہم ملکی مٹی ہیں رخس نصیب	جلین شک سی کیون دلین قسب
فروزان ہی اب شمع روی حبیب	بچھا آتش گل کو ای عندلیب
تری چرخ گلشن مین گلگیر ہی	
حسینو نمین افضل ہی سب خلق سی	ہی دنگ گردون اگر دیکھ لی
زمانی مین مشہور ہیں شعبہ سی	ساری نبائی مہ و مہر کے
وہ تعویذ سراور یہ زنجیر ہے	
بلاین شہنشاہ قیصر کی لو	تصدق مین لازم ہی جان اپنی دو
و عابرق کرتا ہے آہن کہو	خدا یا شفا جلد خیر کو ہو
محب حسن اور شبیری	

محسن

پروانہ ہون ازل سی سرانج منیر کا	قمری ہون سرو باغ علی کبیر کا
مین نغمہ سنج ہون چیم بی نظیر کا	بلبل ہون بوستان جناب امیر کا

روح القدس ہی نام مری ہمسفر کا

پہونچا علی کی قرب سی اند کی دیوار	ثابت دلیل حق سی ہوا دعویٰ عجیب
زیبا ہی یہ کلام جو کہتا ہوں اصیب	بیعت خدا سی ہی مجھی بی واسطہ نصیب

دستِ خدا ہی نام مری دستگیر کا

فاقونسی تہا خمیدہ قد عاشقِ اہل	روٹی کی توڑنی سی لرزتی تھی دستہ
است ہی طعن کرتی تھی مرد و درو سیاہ	بتن پروردن کی تیغ زبانش تھی پناہ

کو پہننی تہا وہ ورعہ نقوشِ حیر کا

قادر زبانِ مرحِ امام ہدایت ہے	وصف و ثنا تمام کتابِ خدا میں ہے
کیا مروت و فاقہ کشی مرقعہ میں ہے	ایثار و یکسا کہ عیان ہل آتی میں ہے

مسکین کی بعد ذکرِ یتیم و اسیر کا

جو وصف اصل میں سے نقل کیا	رہتا نہیں ہی حقیقی کہی ن خان
سب پر شعار حیدر کرارتہا عیان	کیون خود روشن کنی تھی گندم غلینا
خود ذوق تھا جناب کو مان شغیر کا	
جسکو ہوائی مال ہوئی مال فرو دیا	در پر جو آگیا اوسے جنت میں گہر دیا
دامن گل مراد سیل کا پرو دیا	انگشتہ اپنی دیکھی سلیمان کر دیا
طاعت میں ہی سوال سنا کر فقیر کا	
جسنی جو کچھ کہا وہی سامان کر دیا	راہ خدا میں جان کو قربان کر دیا
محتاج کو اشاریسی سلطان کر دیا	انگشتہ اپنی دیکھی سلیمان کر دیا
طاعت میں ہی سوال سنا کر فقیر کا	
سلطان جن انس ہی شد فقیر کا	الفقرسی عیان ہی فقیر کا مر تبا
اوسکا مرید چون کہ جو ہی پر چنڈا	گر سلسلہ ہی گیسو مشکین مصطفیٰ
بی سایہ سرو ہی شجرہ میری پیر کا	
دشمن کیواسطی نظر قہر ہی سلان	تیغ قصا حسام ہی عالم میں بگیان

قوس اجل سی ہر عدو کم نہیں کیا	جس کو کیا نشانہ ہوا دم میں بی نشان
بہر پر ہی شہر ملک الموت تیر کا	
اعلیٰ میں سلوئی رتبہ امام کی	افضل نہیں ہی کوئی صی سولی
وال اس کلام رہیں حیثون کی ترجمی	پوہا جو حال تخت سلیمانسی ایک فی
بولاکہ زینہ ہی یہ علی کی سریر کا	
راہدورانہ مجلو عذاب سیر سے	بجوف ہون لای جناب امیر سی
کب بایں ہی عنایت رب قدری	بخشش کی ہی امید علی کبیر سی
ہو نامہون مرتکب جو گناہ کبیر کا	
پیدا ہوا جو کبھی میں سلطان اولیا	آغوش میں سول دو عالم فی لی لیا
مصدق قول حکم محمی دکھا دیا	جب تک آباک وہاں بنی سپا
اوس شیر کی نہ دلمین خیال آیا شیر کا	
حور و ملک ہوش نہیں آسمان پر	کیونکہ بشر نہ وجد کرین اس بیان پر
ظاہری و لاکہ ارشیں جہان پر	جو کچھ کہ دلمین ہی ہی جاری زبان پر

	ہی نشاۃ مجکو بادۂ خم غدیر کا	
ہمتیا نہیں ہی راز کہی امتحان پر		عشق علی ہی ختم مری خاندان پر
جو کچھ کہ دلمین ہی عاری زبان پر		ظاہر ہی حال طاہر و باطن جہان پر
	ہی شاہ مجکو بادۂ خم غدیر کا	
ابو موسیٰ عامت جد ہی منجلی		بنی فاصد خلیفہ ہی اللہ کا ولی
اوسوقت میں ہی کہتی تھی نصف گلی		حکیم ہی حق ہی دہری جد ہی علی
	کیا غم تیسفہ بندی حم غصیر کا	
کہتی تھی وار و ات زمین اپنی مرزا		معلوم تھی تمام مقامی آسمان
اسرار غیب تھی لہر پور پر عیان		اہل نفاق کفر خفی کرتی کیا بہان
	تہا علم باب علم کو مافی الضمیر کا	
کیون ہو علی نہ مالک فساد و اقصیا		کیونکہ کلام خوف ورجا ہونہ مدعا
کیون ہو نہ اقصیا عذاب ثواب کا		کیونکہ قسم مار و خان ہونہ مرصا
	مائب ہی وہ جناب بشیر و نذیر کا	

<p>سب سی یادہ بندہ ہی اُتد کی تو سب بیعت خدا سی ہی مجھی ہو واسطہ</p>	<p>اُلحیٰ کہ ثابت آج ہو حقیقت عجیب اجل حلیٰ ہاتھ کیون ملین دُڑ و تہیب</p>
<p>دست خدا ہی نام میری دستگیر کا</p>	
<p>کافی ہی بہر حفظ علی ولی کا نام یارب حصار امن مین کہیو مجھی ملام</p>	<p>کچھ غم نہیں جو دشمن جانی ہن خاص عاک وروز بان برق دعا ہی یہ صبح و شام</p>
<p>مداح ہون ازل سی شہ قلعہ گیر کا</p>	
<p>ناخ کا آتجا ہی یہی روز باز پرس ناخ کا آسرا ہی یہی روز باز پرس</p>	<p>ناخ کا مدعا ہی یہی روز باز پرس ناخ کا ادعا ہی یہی روز باز پرس</p>
<p>مین ہون غلام شاہ رسل کی زیر کا</p>	
<p>تیغ الم کو عشق علی ولی ہی ترس ناخ کا ادعا ہی یہی روز باز پرس</p>	<p>وصل و مس گ ہو کیونکر نہ روز عرس واقعہ ہن اس سی برق تمام لہلہ ہنس</p>
<p>مین ہون غلام شاہ رسل کی زیر کا</p>	
<p>محمّد</p>	<p>محمّد</p>

دل کو تائید براق سید لولاکی	نوا الجناح سبط احمد شہپر لولاکی
پای خوش خامہ کی نیچی سرافلاکی	فیض لول سی سمند طبع بیان چالاک
حیدر مضمون کج جو ہی بستہ فزاک کی	
لامحان تک مالک کن مکا کنی دہاکی	مہر خود جانشین سید لولاکی
ابر رحمت ابر شمشیر امام پاک کی	پاک آب تیغ حیدر سی بساط خاک کی
نیزہ والا ہی چوب خیمہ افلاک کی	
خلعت بنیاد ہستی جسم کی پوشاک کی	لکھن شان چرخ قوس نیچہ چالاک کی
خس نظر کی سامنی ہر دشمن بھاکی	پاک آب تیغ حیدر سی بساط خاک کی
نیزہ والا ہی چوب خیمہ افلاک کی	
مہم سی باہر ہی فہم خسرو کردہ فوس	طاہر فوسن سیاہر گزنیہ نیچہ سوس
برنگیا اوس جہان کہتی ہی عقل کل کی	بنگیا ہی قہر عرش معلیٰ پر کلس
ایا ہی اوس نور خدا کا شعہ اورا کی	
جانتی ہیں اہل ایمان باجر اسعلاج کا	بزم خجست مرتبہ پایا نہیں ہی کونسا

خاتم دست مبارک سی ریثابت ہو گیا	عرش پر از زمین باند براق مصطفیٰ
یا امیر المومنین دل دل ترا چالاک ہی	
بد کی صحبت نیک کو پہنچاتی ہی آنحضرت	بعد مرون ہی بہین جاتی ہی شومیکا اثر
جللی کہتا ہوں علی الاعلان بخوف و خطر	برسی لغت و شمنان تصنی کی خاک پر
ہر برس بارانِ رحمت کا وہاں امساک ہی	
مرتضیٰ مصطفیٰ کا جان دل روح روان	نفس روح دوم نبی کہتی ہی ہم ہر زمان
کیون عجز ہوں بانیین حسن و طیر و نس جان	روح کیا ہی اس کا وصف کس ہی بیان
جللی خاطر صلہ نور رضا پوشاک ہی	
بنگیا ہی کعبہ گلزارِ جنان کا میسدا	مست ہی حالت میں اپنی ہر جوان بہ لہا
تیرہویں کو چو دہویں کا چاند ہی جلوہ نما	ساتی کو شہر سوئی ہین آج پیدا زاہدا
بانگ نوشا نوش ہی چہرندی بی باک ہی	
دیکھتی ولی ہین جن انس دست پاک کی	جسکو چاہی سلطنت عالم کی دم میں بخش دی
آدمی کیا خسرو گرد و نی مولانا جیلے	پادشاہانِ جانِ نبوی ہی ہین اوی

دود وزیر بادشاه کشر بلو لاک ہی	
صبح گلزار جهان بر صحرای انسان بہین	کس حکیمہ پیش و طریکا دہرین بمان بہین
آج کوئی غنای لیبونکی سوانا لان بہین	عاشق تو مگو خوش عشرت سی غم بجران بہین
گلشن عالم من بر این گل چاک ہی	
صبح روز عید سی فضل سی لطف و عین بر آ	نیمروزین تاریخ کی شب سی شب عیش بر آ
شور ہی سوسیان صید گاہ مکانات	جانی بین این سخن کو خلق من سب سی جانی
دشمن شیر خدا جو ہی سگ ناپاک ہی	
کعبی من پید شو ایش و پناه مکانات	کشور هستی من آیا بادشاہ مکانات
شور ہی سوسیان صید گاہ مکانات	چو دہوین کا چاند ہی گویا ماہ مکانات
دشمن شیر خدا جو ہی سگ ناپاک ہی	
تا ابد پید انہو کا خلق میں ایاجری	چرخ ماری حشو میں لاکہ چرخ چنبری
بیکان ہی بتی خاطر ذوالفقار حیدری	منکر و برہان قاطع ہی جہا و حیرری
شکر اعدای دین گویا خس و خاشاک ہی	

<p>رازدن پیر و جوان چمن شمشاد حاکم کون مکان مین حضرت شمشاد</p>	<p>باد شاد و جهان چمن شمشاد قاسم مار و جهان مین حضرت شمشاد</p>
<p>بی بی شک و زخمی اس امر مین جو شاکری</p>	
<p>غالیو نسی عشق حیدر ہی کہین مجکوزون فخر ہی میراجو اسکی اہ مین مین جان و</p>	<p>برق کی مانند الفت کی نہ کیونکر و مین عالم ارواح سنی تاسخ قدم کی ساتیہ</p>
<p>روح پائی بادشاہ اولیا کی خاک ہی</p>	<p>محسن</p>
<p>روز عید و خرمی ہی مین دین ارکا مہتمم پیدا ہوا اللہ کی سرکار کا</p>	<p>ہاتھ آیا پایہ دست حضرت دادار کا آج ہی مولد جناب حیدر کرار کا</p>
<p>ہو گیا باز روز برہست احمد مختار کا</p>	
<p>اختر اقبال چکا چرخ مینا کار کا زور مین پائی اقدس سی گشتا کنکار کا</p>	<p>بن گیا خورشید ہر روز مین و دیوار کا آج ہی مولد جناب حیدر کرار کا</p>
<p>ہو گیا باز روز برہست احمد مختار کا</p>	<p>ح</p>

عقل و دل حیرت زده ہیں باجرائی سے	کیل گیار از نہان ہر صدی سے
عیسیٰ رشید نکلا پر وہ ہانچے سے	نور حق مکشوف ہی ہر سو غلطی سے
جشن مولد ہی خدا کی کاشت اسرار کا	
صحت ایمان ہی مختار کی مختاری	چہٹ گین بنین عدو کی جنگ میں لکار
زندہ دین مصطفیٰ کرتا رہا تلوار سی	کیا بہلا عیسیٰ کو نسبت حیدر کراری
یہ مسلح ہی نفاق و شرک کی آزار کا	
علت غائی عالم ہی مثال مصطفیٰ	پہلی ہونا چاہی عالم میں معلول کا
بعدیت برہان قاطع ہی برای او عالم	سبکی قبل اپنی تل کفار تو پیدا ہوا
جو ہر اول ہی ہی جو ہر تری تلوار کا	
سنکی وصف ذات عالی منزلون بہا کی قضا	واقع رنج و بلا ہی بہر دل جزو لا
یاد عارض ہی عافی رسی تپ میں	نام حیدر یہ اثر رکھتا ہی مہین شفا
وہ اگر بالفرض او کھرا ہو کسی بیمار کا	
حد و احصا سی کہیں باہرین تری معجزا	جہم کو انگشت عطا کی خضر کو آب حیا

رزق یونس کو دیا یعقوب کو پانی پاشا	پاہ کنگان سی سہ کنگان کو توئی فی بچا
راستا توئی تباہ مصر کی بازار کا	
تیری تابع ہیں و خورشید و افلاک و زمین	مثل واجب کوئی تجھسا و دنوں عالم میں
حاکم روز جزا ہی مالک دنیا و دین	میر سامان خدا ہی ای امیر المومنین
تو ہی قاسم خلد کا پی تو ہی قاسم نار کا	
کیا کہوں تاثیر صفت خسرو گردون سیر	صفحہ کا غد بنا ہی گلشن جنت نظیر
آہی ہی کانینج ہم صدائی پذیر	ہام حیدر گلک فی لکھا تواب جانی صری
زمرہ ہی عندلیب قدس کی منقار کا	
عالم ایجاد میں ممکن نہیں تیرا جواب	ریشک گل جسم مقدس ہی قشک گلانا
کیون ہوسن شکی بہائیں دل دشمن کباب	جسطرح جنتی ہی تیری قریبی سرکہ شراب
ہو برابر منتقی کی مرتبہ منجوار کا	
اپنی اپنی خبسی بوطین اہل جہان	ایک جابا ہم نہیں ہستی کہی پرو جان
عالم ایجاد ہی عاقل کو بزم امتحان	ہر کسی کا حال ہی وضع مصاحب سی عیان

	دال حیدر کی تواضع پر ہی حم نلوار کا	
تیری نام پاک کی انداز ہی یوسف چہٹا ہر کیکا تو ہی ہی دیرین میں شکست		اگر کو تو فی خلیل اللہ پر لالہ کیا نوح کا طوفان میں ناصر رہا ہی پشوا
	کس طرح صدمہ مسیحا کو پہنچا دار کا	
مصطفیٰ اللہ کا نائب ہی حق کا ولی تو گل بنیاد گزار جہان ہی علی		تیری اوصاف حمیدہ منجلی ہیں منجلی باجر غصہ خلافت کا نہیں کسپر جلی
	دخل تیری باغ میں گو ہو گیا ہی خار کا	
جامہ تن قطع ہی روح شہ لولاک پر ہی قبائلی حرخ اطلس حست جسم پاک پر		قصر عالی ہی بنائی عرش اعظم خاک پر رفت اقدس عیان ہی مدیہ اوراق پر
	اکہکشان ہی ایک سہلہ تری تار کا	
کچھ نہیں بیابان اطلس حرخ برین چست ہی تن پر قبائلی اطلس حرخ برین		تجسی کلی ہی بنائی اطلس حرخ برین قطع جامہ ہی ابی اطلس حرخ برین
	اکہکشان ہی ایک سہلہ تری تار کا	

قبر عرش معلیٰ تاج زر ہی پسر	پر تلی کو چاہی عقد شریا کی گھر
شش حبس دین بیکر کیتی میں تو بیکر شہر	ہی قبائی حرج اطلح حبس جسم پاک پر
ایک شہان ہی ایک شہد ہی تی سار کا	
مرج ہرج و مرج ہی فی الحقیقت مرضی	بعد مردن ہی ہی شاہ و گدا کا آسرا
کام آئی کا نہیں ہرگز کسی کا پیشوا	حشر کی میدان میں جزیشہ شیر خدا
ہی شہر اصلاہ سایہ ہی کسی دیوار کا	
تیری خواہش ہی قضا صحت ہی شاہی	آبِ حیات کا اثر پیدا کر ہی دنیا میں سم
تابع ارشاد عالی ہی زمانہ یک قلم	تو فی حب چاہا کہ اچھا ہو سیکا و انعم
ریزہ مینا ہی مرہم بنگیا زنگار کا	
تجسسی کیا او سکو علاقہ جو محب تیرا نہیں	بیشہ شیر خدا جائی سگ دنیا نہیں
بی دلیل ای منات و مومنین عوا نہیں	ہی اگر ارشاد کو انکار تو بیجا نہیں
ہی امیر المومنین حیدر امام ابرار کا	
فاق پر فاقی کئی درویش مضطر کی طرح	مردہ جیتی جی ہو انفس پیر کی طرح

دیکھ کر کہتی تھی مومنوں غصہ نہ کر کی طرح	قلعہ ہے اوکھا ڈاوم میں خیر کی طرح
کیا ہی دور آوری ہے نیم ضیغہ جو خوار کا	
محسوس	
کوئی بی تری اچھی نظر آیا مجھی	دہر تری رسی ملو نظر آیا مجھی
عکس تیرا ہر جگہ ہر سو نظر آیا مجھی	گم ہوا میں جب سی تیرا رو نظر آیا مجھی
آئینہ جب مینی دیکھا تو نظر آیا مجھے	
خلق ہی میری لانا لان کی باتوں ادھو	ابر کی مانند چایا ہی ہوا پر دود آہ
روز روشن میری نظر دینے ہی اچھی شک	ہو گیا ہی تری وقت میں جہاں سیاہ
ماہ نمہ ہی صورت ابرو نظر آیا مجھی	
شک نشان میں ہے چین کی ہی لہر خبر	حلقہ ہائی لہر شبہ نیا ہائی شک چین
موج بوی شک چین چین چین کی خوشی چین	حلقہ گیسوی آنکھ او کی نظر آئی نہیں
چین میں گویا کہ یہ آہو نظر آیا مجھی	
دور ہی محبوبی پہنچا ہوں مکی قریب	دوستوں کو غم ہی میرا خوش میں نہیں قریب

سقد رهون مبتلای پنج بجران حبیب	مینی جانایه بی بی طریح وقت نصیب
جسکی آنکو نمن کوئی آنسو نظر آیا مچی	
گو شبنم ہی ش گلین یا کانو چین چید	زرگی آنکھین ہین سکی یا گل نخل اسید
ہی سر سر شعبہ کیا جانی کوئی او سکی پید	اوسنی حیو یافت لاپنی چوٹی مین سفید
سبتا نمن گل شبو نظر آیا مجھے	
کیا کہون جوش تصور سی ہی کیا وار دہ	کوئی جیے لایہی سمجھا کہ وہ کرتا ہی بات
بالش سر ہو گیا دست کار خوش صفا	زرعم مین اپنی لپٹ کر یا رہی سویا مین بات
دن ہوا تو تکیہ پہلو نظر آیا مجھے	
ہاتھ سی اپنی جو مینی بہر ویا جام شراب	بی تامل مسکرا کر لی لیا جام شراب
کیا کہون مین کسی عشرت سی یا جام شراب	اس اسی یارنی خالی کیا جام شراب
سانرا اپنی عمر کا مملو نظر آیا مجھے	
دیکھ کر تیرا بدنیت زدہ ہی عقل کل	باہ یہ نیز انہیں لایہی کہ تو بیٹھا ہی تل
ہی گلوئی ناز مین با گردن مینا ہی تل	شمع ہی فانوس مین با جو مین عکس شاخ گل

آستین سی یا تر باز و نظر آیا مجھے	
فروش محبو خاک ہی بالش ہی سنگ آستان بکسی مین کن ہی جوں نیانی مین کبان	بیٹھا ہونین کو اڑونکی ہمارسی مہان یار کی دروایسی کنوکر اوٹھونین نا توان
اوسکا باز و قوت باز و نظر آیا مجھی	
جلوہ گر خلق خدائیں دس صنم کانوری سخت حیرت ہی وہ آنکھوں کی گھونٹوری	شمع مہر حقیقت مین چرخ طور ہی گو دوسی گلسی گلستان جہان معموری
پر زاک دن ہی رنگ بو نظر آیا مجھی	
وہوڈتھا پتر تا تھا غفلت سی جی مین روح سمجھا تھا جسی نکلا وہ یار نارین	خوری کیا تو میری پین ہی خلوت گزین جسکو سمجھا تھا سو یا ائی خال غیرین
جای دل پہلو مین ہر و نظر آیا مجھی	
استخوان شمعین مین بسی تر صد چاک کی ہو گئی سب شعلی جسم کی پوشاک کی	بشکی نگاری سہلی دیدہ اوراک کی فکرین سو جی مضمون و آتشناک کی
آتش آستینہ زانو نظر آیا مجھے	

جام چشم یاری ہی مجبور الفت ساقیا	اوس احی ارگر ہنس ہی رغبت ساقیا
ہوش کسکو ہر گئی کچھ اور حالت ساقیا	ساغری کی رہی آپ کسکو حاجت ساقیا
اوس پر یکا کاسہ زانو نظر آیا مجھی	
موج نہر خلد کو سمجھا سر کا کل کی بال	اکٹین لہرین اردن ہو گیا جینا و بال
جو تصور ہو نہیں جوتا کہنی سکوز و بال	بعد مرگ ایسا تر معی می کر کا خیال
جام کو تر بہتی جو دیکھا مو نظر آیا مجھی	
عشق زلف یاری حب سی گلی کامیری	میرا ہی ست تخیل شانہ کیوئی یاری
داوئی دل ہو گیا خوشبو سی صحرائی	یہ تصور ہی کیا جسم گریبان تار
ماہہ مین محبوب کا کیو نظر آیا مجھی	
نور عرفان سنی ل بی نور کو ملو کیا	دنگہ نسی نظارہ روئی بت خوش کیا
یار کو ظاہر مین دیکھا جس طے نکور کیا	سب فسی مدیہ باطن کو جب کیو کیا
جسکی خواہش تھی ہی ہر سو نظر آیا مجھی	
بہرہ تابان ہی کیا آئینہ حیرت فرا	پر تو افکن دم چشم فو مگر جب ہوا

خال شکین گمان خسار پر مینی کیا	عکس ہو تو نہ چرہ و زوینا بر و نو کا پڑ گیا
	وہ صنم طفلی میں چار ابرو نظر آیا مجھی
حال بھیر ایک سا ہی عاشق و معشوق کا	شعلہ رخسار سی ہر گل جو انکارا ہوا
ہنگنی مرغ کباب سو قس مرغ خوشنوا	ریشک فارسی اگر تشنا گلشن میں جل
	ہیفہ قمری میں کو کو نظر آیا سہ مجھی
کون مجسا خود نما ہی مجمع عشاق میں	کون مجسا با صفا ہی مجمع عشاق میں
کون مجسا دوسرا ہی مجمع عشاق میں	میرنجی و مینی بجای مجمع عشاق میں
	یار کا آئینہ زانو نظر آیا سہ مجھی
برق فی دیکھا جدی سچی جھکو نیم جان	اقتصائی دستی سی یون لگا کرنی بیان
وسل کئی بیر کربن سود ہی آہ و فغا	شاید آنکلی دہ خوش قد انک کناج روا
	سرو باغ اکثر کنار جو نظر آیا مجھی
	محتمس
حد سی افزون ہنچ بان بہ عیار و راز	یہ نوک نیکی جو ہوئی شعلہ رخسار و راز

ماہیہ کجیو نہ کہی وصل میں نہ ہار وراز	ڈور و لاگو کہ نہیں کامل خمدار وراز
ایک ساز ہری کوتاہ ہو یا مار وراز	
رخ پروری ہی لطف سرمایہ وراز	روز محشر سی ہزاری ہی شب تار وراز
مین بزرگونی یہاں خرو تم گار وراز	مژہ یاری ہی ابرو خمدار وراز
ور نہ برچی سی کہاں تی ہی تلوار وراز	
زلضین کالی دکھایا جو ذرا وی سفید	نہ کسی طرح چپی حسن جان سوز کی ہسید
ماہر بی دو دھوا نور رخ صبح اسید	پروہ اوٹھتی ہی لگا جلنی فلک پتھر شید
اسنی ظاہر میں تہی شعلہ رخسار وراز	
کس طرح عشق میں کہتا نہ تنہا جان	کیون ہو تادل غمیدہ کو سودا سی جنون
آسمانی ہی فزون رتبہ بالائی جنون	اکھٹا نسی نہیں کم جاوہ صحرای جنون
اس قدر کب تہی مری شہر کی بازار وراز	
سب سی پیچھل و فراست میں ہی دیوانے	اونکو مٹیوں جہین ہیں نری دیوانے
نہ ہی گہر میں بیان کی گری دیوانے	چھین کتی ہیں ہارون ہی دیوانے

	دامن کوہ سی ہی سایہ دیوار و راز	
جان و ہم بدن زمین گہرائی ہی وصف کما ہوں تقریر بڑی جاتی ہی		یا زلف تو کی تری سر پہ بلالائی ہی ابٹھا طول کی تحریر میں کب آتی ہی
	ہی صنم کیا ہی تری کامل خمدار و راز	
غم نہیں مثل شر کچھ نہ ہوا اپنا سن کوہی کر چہ شب وصل نی کی ہی لیکن		کیا ہو اسی اجل اور گئی زیست کی ن زندگانی نہیں ہر چند ہماری ممکن
	ہو تری عمر شب ہجری اسی یار و راز	
جان بلب غمی تو ہی جان کو کہوتی کہوتی بخت خوابیدہ ہی اوکٹا گئی سوتی سوتی		حال باقی نہ ہا جسم میں روتی روتی دیکھتی ہو تہا ہی کیا سچ کی ہوتی ہوتی
	ایسا شب ہجری اسی دیدہ بیدار و راز	
شام سی لکھو رہا وقت سحر کا دہڑکا وصل کی رات ہی اکادہ بڑھا بہر خدا		بعد مدت کی جو وہ ماہ درخشان آیا دیکھ کر پیچ سوچ کر یہ حسرتی کہا
	اسی فاک ہجری راتیں جو ہوں چار و راز	

رنج اوئی اسی پونہچتا ہی بہت اعلیٰ کو	بد سی نیکی نہیں لازم ہی کہی انا کو
دوستی کی تو بڑا یا ستم اعدا کو	مینی اشکو نسی جو سیراب کیا صحر کو
ہو گئی کیا صری تلوونکی لئی خار و راز	
مستعد نیکی پر رہتی ہیں بہت دانت	خانہ حق کی بناد لگو نہایت ہی
عمل خیر ہی کو واسطی لب کہون بند	طاقت ابرو کی تصور میں کہون ناں الی
چاہی مسجد عالی کی ہون مینار و راز	
گلشن ہرمن بانی نہیں تیرا حاشا	کل ہی عارض نہ کسی کی ہن قدوٹا سا
عشق ہی فاختہ کو مرغ چمن ہی شیدا	خوش قد کا جو کیا سرونی تجھ ہی عوا
کوہی عقل کی ہن ہی ہی ای بار و راز	
یہی حسرت ہی مجھی باعث انکار ہی کیا	وعدہ بیجا نہیں گفتار سزاوار ہی کیا
دیکھ لی آنکھ سی اس بات میں تکرار ہی کیا	کفر کی سامنی اسلام کی مقدار ہی کیا
تیری سچی سی ہی ابد مری ناز و راز	
زلف کشین کو بنا کر جو دکھاؤ ہی بجا	حشر تک تم جو نہ کا جل کو چڑاؤ ہی بجا

جو بلا مردم نخستہ پر لاؤ ہی کجا	حقدر سزیمہ کا دنبالہ بڑاؤ ہی کجا
ہوئی ہی جی جی سی یادہ شب بیمار دراز	
خبط کی تاب نہیں بس نہیں لیرنا سخ	حق بجانب ہی کیون برق ہو مضطربنا سخ
سبکو معلوم ہی شہو ہی گھر گھر نا سخ	سج ہی عشق میں انداز سی ہرنا سخ
کہتی ہیں قامت منصور سی تہی اردار	
محسن	
غزلہا ہی لیرالہ ولہ بہاد	
دکھارہا ہی مزی موسم شبانجی	کہ اپنی ماہتہ سی تیا ہی ہ شراب مچی
ملا ہی نرم جہان میں نیا خطاب مچی	ہمیشہ کہتی ہیں عشاق کامیاب مچی
یا خدائی وہ معشوق لاجواب مچی	
نہ چین نکو مچی ہی شکو خواب مچی	ہوا ہی جینی سی ایجان اجتناب مچی
جلا کی آتش غم فی کیا کباب مچی	پلائی تیری سوا کون اب شراب مچی
فراق میں تجو گوارا نہیں ہی آب مچی	

اگر دکھائی رخ صاف بی حجاب بھی	مثال حضرت موسیٰ ہی نہ تاب بھی
جلین قیب کہیں لوگ کامیاب بھی	جو اپنی ہاتھ سی ہی ہر پرسی شراب بھی
حصول ہوید بیضاسی آفتاب بھی	
کباب پتی ہیں دشمن لوغین جلتی ہیں	حسدی نگ بدلتی ہیں ہاتھ ملی ہیں
زبانسی صدف علی مبد م نکلتی ہیں	ولاسی ساقی کوثر کی جام چلتی ہیں
عوض گناہ کی کیونکر ہو تو اب بھی	
ملا نہ چین جو تسی بھی تپاک ہوا	جگہ کی ٹکڑی ڈری سینہ چاک چاک ہوا
عبار فرقت جانو تسی ہلاک ہوا	تہا رسی حسرت خاک قدم میں خاک ہوا
ہو اعد م سی سفر گایہ پاشراب بھی	
شروع عشق میں عجیب حال ہوا	کسی جوان کو حاصل نہ یہ کمال ہوا
بخیر عاشق ناکام کا مال ہوا	نیک ہی ہجر کی صدمہ کی بے وصال ہوا
خدانی جلد کیا خوب کامیاب بھی	
عیان ہیں کس عا و کی خلق پر افسون	نہ غضب ہی نسبت انہیں سلام دے کیونکر وں

نجل میں سامنی ہوٹھوئی عیسیٰ گردون	تمہاری میں رخ و کامل کی معجزی ہو
یہی خیال ہی نرات ای جناب بھی	
جہانیں گسارو کی سحرین افسون	لبو کی پستی میں سبج عیسیٰ گردون
کمال شوق میں چارہو کی کتاہون	تمہاری عارض گیسو کی معجزی دیکھون
یہی خیال ہی نرات ای جناب بھی	
قیامت قد بالاسی حشری گھر گھر	خرام ناز کا ہی نام فتنہ محشر
کمال دلو متناہی ای بت خود سر	خدا کی واسطی زلفونکو چوڑی منہ پر
و کہاسی شب یلدا میں آفتاب بھی	
غضب گلاہی ظلم و کوشکایت ہی	خوشی ہون نجسی و دلی عنایت ہی
لبو نکو شکوہ جو و ستم سی نفرت ہی	تمہاری سحر میں ایذا سی محکورات ہی
صدای مالہ ہی چنگ نی و رباب بھی	
نہیں گمان اس فیون قیامت ہو	کہ جسکی سامنی تلخی موت راحت ہو
اوسی سی چہی جن پر ملا ہی فرقت ہو	خدا ہی جانی جہنم میں کیا اذیت ہو

مگر ذرا ق کی تہی کم نہیں غدا ب بھی	
یا ن خاک کر در بن جنتین گناہوں کی بہنی آنکہ او ٹھائی حیا سی حتی جی	اسی طال میں عمر و روزہ سب گزری فسا کی بعد ہی شرمندگی بھی ہوگی
و کہا یونہ مری کا غز حساب بھی	
لال و رنج کی بابتیں حضور جانی دین نرمی صال کی الطاف سی ٹھانی تو	نرم ہال حیات و طرب کی کہانی دین خوشی سی آپ بھی اپنی گہر میں آئی دین
یہیں بہشت میں داخل کرین جناب بھی	
بلبیت اپلی باتوں سی ہٹ گئی اپنی مام عمر اسی غم میں کٹ گئی اپنی	بکمال الفت دل بڑھلی گھٹ گئی اپنی بہتاری عشق میں قیمت اولٹ گئی اپنی
کہنی بات کا سیدھا ملا جواب بھی	
میان ہی حال غم و رنج سی تباہی کا سوال و نکر واسطہ م کی اہی کا	گناہ عشق میں تباہی ہی گناہ ہی کا پہی میں سمجھوں یار تہ مجھ کو شاہی کا
جو ساتھ چلنی دو تہا بھی ہوئی کا زبھی	ۛ

تہیں تباؤ کہ پہر لطف زندگی کیا ہے	تمام روز کی ہوپین مین ہم مین جھڑی
ہوا ہی دست سی اپنی یہ اجنباب بھی	
نہ پوچھو و شب و روز آہن ہر نی	بغیر گریہ نہیں زندگی گذرنی کے
فراق یار مین جھرت ہٹی و مین کی	ہوس نہیں ہی دریا کی سیر کرنی
خدا فی بخشی مین د و دیدہ حباب م بھی	
قضا کیلکی نہیں اختیار مین افسوس	اثر نہیں ترہ اشکبار مین افسوس
یہی ہی گامچی احتضار مین افسوس	نہ آئی موت شب ہجر یار مین افسوس
کمال جتنی سی اپنی ہوا حباب سہ مجھے	
سبب یہی ہی شب و روز جان کہو نیکا	اسی ملال سی ہتہا ہی شغل و نیکا
نصو راٹھ پہر ہی مین مین سو نیکا	خیال آتا ہی نا بود اپنی ہونی کا
نظر جوانی مین دریا مین یہ حباب مجھے	
نہیں تلاش کی رنج فراق مین حباب	وہی ہی خج جو انسان پائی ہستی

گزک سی ساری زما نیکی ہو گئی نصرت	از بسکہ دل ہی لی علیٰ سی ملکئی لذت
مزدہ و نیکی ریہ بازار کی کباب بھی	
مزی جہان کی کیا کیا شباب مین لوٹی	ہی ہمیشہ نظر کی حضور گل بوٹی
نہین دخیل کہ خصلت پڑی ہوئی چھوٹے	سیند بال ہوئی اپنی دانت بھی ٹوٹے
نہین ہی صحبت زندانی احتساب بھی	
بہلاؤن کیو شکونکی دسی کیونکر یاد	جہان تیرہ ہی جاتی ہی شت تک فریاد
نہ مجھی پوچھتی سوز غم دل ناشاد	دھون ہی آہ کامیری سیاہ اس نسیاد
دکھا کی رنگ جلاتا ہی کیا سحاب بھی	
کہنٹی لطف ملا مجھ کو زندگانی کا	بلال دل نی مراد لکا کہو دیا سارا
فراق مار مین شکل کمان ہی قد میرا	غم و الم نی کیا ہی شباب مین بوڑھا
اکمال جلیہ ہوئی حاجت خضاب بھی	
ثمر نہال محبت کا خوب پایا ہی	ہمیشہ غم شب فرت مین وز کہا یا ہی
مگر جہان مین شکاک کا پایا ہی	تمہاری عشق نی گونا گ میں بلایا ہی

	امید ہی کہ بچا لنگی بو تر اب بھی	
خبر لکھو نہیں حال زار سی میری کہ مینی ہجر میں کیا کیا اڑھائی ہیں فریب کہ ہونیں اوسکی سر و مہر یسی		یہ سچ ہی ہو پس عاتی ہن رخ جا لگی
	بچا لی عشق رخ رشک آفتاب بھی	
تمام خلق میں حسن ضیا کی شہرت ہی غضب ہی چشم فوسا ز قد قیامت ہی سنو راکلی پر توسی بزم عشرت ہی		ابہ میری ات میں کیا چاند نیکی حاجت ہی
	تمہارا عارض انور سی ماہ تاب بھی	
بحیب حال ہی سحر و ش کی الفت میں کہ دلو ہوتی ہیں اندلین عیش و راحت میں ملہی چین ویزات کی افیت میں		میں اوسہ کاٹی بھاؤں شی فرقت میں
	میسر آئی جو محل کا فرش خواب بھی	
نہیں ہی ضعف سی جان تیری سہل میں بہری ہیں شگونی دل بقرار مائل میں شریک تی ہیں دشمن کی لوگ شکل میں		قریب کہ ہوں جسرت ہر سگی یہ دلمیں
	خدا کی واسطی صورت کہنا شباب بھی	

<p>مہاری مرضی اگر ہو تو سر ملک میں خفا ہو کہ ہنیں اس کی غم افزوں</p>	<p>اگہو تو جان قدم پر ابھی شمار کروں جو اپنی ہاتھ سے چوڑنگ کی راضی ہو</p>
	<p>مگر مہار گوارا ہنیں عتاب نہ مجھے</p>
<p>عیان میں صفت جناب حضور ستر تاک یہ عرض برق ہی اللہ کیجی باور</p>	<p>بیان نہو چن زبان میں ہی تن ہی تن جو شعر میں کہی لگتا ہنیں ہی جی حد</p>
	<p>کمال ہوتا ہی استاد سی حجاب بھی</p>
<p>اشارہ نفسی بنائی میں فربہ و کمان ہو کیا آج قاتل و صہم سرور و مان</p>	<p>خندنگ تیر مرقان جان لیتی میں سنا ہو کر اوسے بچن میں بھی کہتی تھی یوں ہم شام</p>
	<p>کہ یہ ایک آفت جان جہان ہو گا جو ان کو</p>
<p>ترقی سی بنی فوس فلک اب و کمان ہو کر منجم اب یہی کہتی ہیں ساری یک زبان ہو کر</p>	<p>ہنیں کہتا زمین پر پاؤں مہر آسمان اوسے بچن میں بھی کہتی تھی یوں ہم شام</p>
<p>کہ یہ اک آفت جان جہان ہو گا جو ان کو</p>	<p>کہ یہ اک آفت جان جہان ہو گا جو ان کو</p>

تنتا ہی جدا ہسی نہو روح روان ہو کر	رہون وقت ہر دم پاش کل جان ہون
تہین آغوش میں لین ای پری آئید دان	رہین ہم تم سدا اس طرح یکا لب جان
کہ جیسی لفظ میں ہتی ہین معنی تو امان	
نہ پوچھو کیا کہو نہیں و رشور جوش سودا	نہ دنیا کی خراب ہستی دلو حسرت عتبا
یہی عالم اگر ہی سوز پنج ہجر قامت کا	تمہاری عشق سی ہو کی قیامت ایدان
فلک ستون اوڑنگی میری آہو نکاد ہوان	
نرم عازنی غار کارج و عداوت ہی	در اندازی بلا ہی فتنہ انگیز تھی ارت
عیان ہی جس سبب سی آج کل موہکت	رقیب سید کی آتش افروزی قیامت
خفا مجھ باو فاسی ہو جو تجسا مہربان ہو کر	
زمانہ جانتا ہی جبرائیل کی جرأت کا	ہنیں دیکھا کسی نی عاشق ثابت امیسا
دم آخر عنایت سی خط کی رگیا پردا	بوقت فسخ کچھ شکوہ کیا مینی نہ مین بیا
تسا کیونکر کری میری خنجر تر زبان ہو کر	
ذرا وہ یاد تو کیجی کہ وعدی پہلی کیا کیا تھی	ہمیں بچانی اب تیری ہی معنی بیا بخت

ہزار افسوس کی جا ہی بہت چو کی بہت بہو	جگہ دی چشم دلیں اُنکو سہنی نہ یہہ بھی
کہ مالک آپ بٹھین کی گہرین مہمان ہو کر	
بشرید کہین ہوتی ہیں اسی شکل و صورت کی	فصیلت طرح وہی ہئی خانی ساری عالمی
غریبان دل تو ہی کھین ای پری شہری	انکوں ہضم ان لیلی شونین حسن کی تری
کہ یوسف خلق سب کہتی ہی جگہ کو یک بان ہو کر	
جو اوسف کی الفت میں اجل آئی غریب ہو	چھین رنج و مصیبت سی نخر انجام الفت ہو
نہیں کچھ لطف بینی کا دلو نہیں جیہ ورت ہو	ہمیں خاک ہو جانکی اپنی کیون عشرت ہو
خبار اپنا رسیگا ساتھ گرد کاروان ہو کر	
محبو حال عاشق عاشق جانبارسی لوچو	کہیں کیا رنج پہنچی ہن فراق یار میں جو
نہیں قوت کچھ ہمیر کہ تم ہی اس وقت ہو	یہ عشق ایسا بلائی ہی مارا جسنی لاکھونکو
اگرچہ ہی گیا اس سی تو کوئی نہ جان ہو کر	
اوٹھائیں بختیاں ساری زمانگی محبت میں	حقیقت تک بدل جاتی ہی قلبی بطو الفت میں
عجائب انقلاب عشق دیکھا جو شہرت میں	یہ تہا ہی مری انکھونکی دھلی تیری فرقت میں

کہ در پر لگ گئی آخ کو سنگ آستان ہو کر	
خدا کی فضل سی شک تم خورشید انور ہو تسائیں کیا چہا کیا ہی نہ کچھ پوچھو نہ کچھ پوچھو	زمانہ نہیں نہیں ہی کوئی تمساخو برو شو تمہاری ایشہا حسن فی صدمی دی تھکو
ہماری جان کی دشمن ہوئی جان جہان ہو کر	
خدا فی کرو یا آسان ہمسر وقت شکل کا ہی حسرت گلا افسوس دلینہ گیا دلکا	کیا ہرگز نہ تمنی پاس لیکن اپنی مانل کا نہ اگر بام پر دیکھا تماشا رقص سہل کا
بہت چسپائی کو چین تمہاری ہم طیان ہو کر	
ہنہیں بیکار جلا آتش غم رنگ لائی گی و کہا دیگی نہیں جان جان جانیگی	رنگ چرخ زتبہ خاک زیر چرخ پائی گی ہماری سوزش دل بعد مردن کام آئیگی
و ہوان آہو نکام قد پر رہیگا سائبان ہو کر	
بنی ہن ابرو خدا رجانا غمی خم ہو کر مقدسی مگر چاہ نہیں جو مرضی داور	بلا کا توڑ رکھتی ہی کمان قامت لاغر انتر کا نام کو اسنی شان پایا نہ گرد و تر
یہ تیرا ہر آیا ہمارا لامکان ہو کر	

وہ مضطرب ہو کر تڑپوں میں ملجائی آفت ہو	وہ گریبانِ بزمِ طوفانِ سامنی اشکِ شامیت ہو
وہ مالانِ بزمِ عیانِ لونی صبحِ روزِ فرقت ہو	جو صورتِ آہِ پیونگونِ بحرِ مینِ تیری قیامت ہو
یہ ساری کچھ اور جائیں ابھی مہینِ جوانِ بزمِ	
قرسی کم نہیں ہی آفتابِ عارضِ انور	بنی بنِ خالِ جوشِ حسنِ صافیِ اختر
خدا فی نور کی سانچی مینِ تینِ بالا سہی نام	فلکِ حسن کی بی شبہ تم ثابت ہوا
دکھائی مانگ فی یہ راہ سید ہی لکھنجان	
نہ طالبِ ملک کی ہم ہین سوئی مالِ و مال	علاقہ ہنی دنیا سنی بندہ دینکی قابل
یہی حسرتِ بھی اہش ہی ہی رز دوی	زیادہ تخت شاہی ہی اس لکون خوشی حاصل
رہینِ پر جو تیری اتدن ہم پاس بان ہو کر	
ہنین چہتی ہنین چہتی خصالِ نیکیت کے	پہنسا ہو لاکھ غم مین کام ہوتی ہین ہی اس سے
یقین جسکو مہواس با تگا اگر ہمیں دیکھی	سحابت دشت گردینِ قدیم کی ساتھ ہنی
ہوا خار و نکو خلعت اپنا دامنِ حیا ہو کر	
حضورِ ول ہمیشہ صورتِ لیلیٰ شامل تھی	برائنی نامِ ظاہر مین نقابِ بارِ حائل تھی

تہ ہتی دیر کی غم بھو طبیعت اپنی مانلی تھی	بلا سی میاں پردہ ہما نزدیکی تو حاصل تھی
رہا میں کیون ان لیلی شو کا ساربان کمر	
ہمیشہ آفتین دل پر رہی وقت فرست کے	اسی جو روختیاں ج و الم میں ننگی گزری
نہ پایا چین مینی عمر بہر کیا غم سی جیتی جی	مٹھاری ہاتھ سی ایسا جلا ہون مرد
دہان قبر سی آخر کو نکلونگا دھوان ہو کر	
زمانی سی کڑی ہی اے عشق زلف چاکی	سکھاتی جی اے عارض تابان افشا
حقیقت کیا کہیں اپنی تن بیان چاکی	ہوئی یہ خشک آخر سنجیدہ سی جو جاننا
ہمالی کام آیا جسم سارا اسخوان ہو کر	
شروع عمر ہی شہو ہی تیری چال چلی	کمال شو قی کستی میں امید سرفراز
بہن بہن ہی سن بہن ہی تھی اہنگو	نور اکچہ شہسوار کی کہادو سیر بکھو
منڈنا زکو جولاں نہیں کرتی جوان کر	
سبب کیا پوچھتی ہو سبب جی گزرنیکا	نہیں کچھ اور باعث اتہنکی آہن ہرنیکا
بیان سن لو لکے ہر شناسی میری	رہا یہ عمر بہر ارمان مٹی بات لرنیکا

ہاں قبر میں تنہا گیا آخر زبان ہو کر	
بہت شہرت ہی عالم میں اوس صورت کے	کہہتی کل شہر ایسی چون بی نہیں ہوتے
پیری جس عضو پر تیری نگہ اپنی پہراؤ بھی	پہنیں مکھی کہی انکھوں سی ایسی مٹی دل سپی
رہا مار نظر آخر ترا موی میان ہو کر	
بظاہر خوب مٹی خوب مٹی خوب چلائی	بہت تجلت اوٹھائی بعد میری سخت شہر
مجھی کو آزار مارا عشق میں ایسا وہ چٹائی	جیسا ہی پہرہ ہرگز عاشقوں کی سامنی آئی
ہو ایک امتحان اور وکامیر امتحان ہو کر	
ہمیشہ سامنی قمر کی دم الفت کی بہر ماہوں	حضور بلبل مالان ہارون نالی کرتا ہوں
مجھی ریشک ہی اس گل کی الفت میں کہتا ہوں	گلستا نہیں قہم جو وقت بہر سیر دہر ماہوں
کلتا ہی گلون کی پاس سی جیباغبان ہو کر	
خدا شاہد ہی وقت میں نہا نہیں کداوشاہ	ہمار جی حالی اب کون عالم میں نہیں آگاہ
تہمار عی عشق کو ظاہر کیا ہمیں معاذا	حدیسی نکو بہکاتی میں بظن و سہ گمراہ
بلی بڑ	عبث ہی خواہوتی ہو صاحب کیا ہو کر

عجائب پنج بکلی ہیں ہمای میں عجیب بہانیں جا بجا رہتی ہیں جہی ناتوانی کی	زبانیں نہیں اب تو حالت و ہوای صفت ایسا جس پہ پڑی و ہنسی
تمہاری ہلڈر میں کہنی شک نشان ہو کر	
کرم سئل لیتی ہیں ہون بندہ فی زر برای عزت افزائی کہا کرتی ہیں اکثر	روان ہیں عجز کی کلمی زبان گو ہر نشان نہو تا تو کہی گریز کا شکر دای حیدر
جلاتا و شمنو نکو کس طرح آتش زبان ہو کر	
محسوس	
کشتہ ہون اوس پری شامل کا رنج ظاہر ہی طبع مائل کا	رحم کاری ہی تیغ قاتل کا حال یار و نسی کیا کہون دل کا
طوری مرع نیم بس کا	
رنگ بدلا ہی سب خصائل کا غم نہیں جو رہی قاتل کا	جذب افسون ہی طبع مائل کا میں تو قاتل ہون عشق کامل کا
مرتب اور ہو گیا دل کا	

میری تقدیر لڑ گئی یا ربو	نرہی دل کو رنج مستیے جو جو
جان سی جا کیوں نہ تار نہ ہو	کیا سبکدوش کر دیا مجھ کو

سر پہ احسان ہی تیغ قاتل کا

ظلم کرتی ہو تم جو پی در پی	اس سی بدتر نہیں ہی کوئی شی
عاشق خال چپ ہین تا کی	خوف روز شمار لازم ہی

دنیا ہو گا حساب تل تل کا

جبر میں اختیار لازم ہی	عشق رخسار یار لازم ہے
فکر خال نگار لازم ہے	خوف روز شمار لازم ہے

دنیا ہو گا حساب تل تل کا

آشنا غرق ہو گئی کیا کیا	نہ ملا ایک کا کی کویتا
ماجر ا پوچھتی ہو کیا میرا	جو کوئی بحر عشق میں ڈوبا

منہ نہ دیکھا پہر اوسنی ساحل کا

وہ نکلتا ہی اوسکی سامان پر	زور عالم ہی روی تابان پر
----------------------------	--------------------------

جیسی نیت ہو چھوٹی قرآن پر	نہیں افشان حسین جانان پر
ہی مٹلا ورت حاصل کا	
کیون نہ رکھوں ہوائی فصل خون	آر ہی ہی نوائی فصل خون
کیا بلا ہی بلائی فصل خون	ہی جو موج ہوائی فصل خون
سلسلہ ہی مری سلاسل کا	
نام راہ و فامین کر گئی ہم	جام عمر آنسو و فسی بہر گئی ہم
کس قدر آپسی گزر گئی ہم	آہ کہنچی کسینی مر گئی ہم
دور و سی حال ہی یاب دل کا	
کیا سبب ہی جو ہر طرف ہی غل	آہ کی شکل سر و ہین بالکل
کیون پریشان ہین کیسو بھل	خاک مین مل گیا ہی کونسا گل
شور ہی نالہ عناد دل کا	
جان انداز پر فدا ہو جائی	بہر عاشق ادا قضا ہو جائی
بہون چڑھائی تو دم فدا ہو جائی	خود بخود تن سی سر جہا ہو جائی

کرچی سایہ تیغ قاتل کا	
جی سی عاشق نہ کیوں خفا بیٹھی	کیوں نہ ہر ایک سی جدا بیٹھی
اور کی بزم میں وہ کینا بیٹھی	پاس حورِ بخان جو آ سی بیٹھی
دل نہ مائل ہو تیری مائل کا	
نہیں جاتی صفائی طینت ماہ	داغ فی گو کیا ہی خاک سیاہ
دعویٰ پر ہی علو رتبہ گواہ	اسمین مطلق نہیں غبار کو راہ
صائب آئینہ ہی مری دل کا	
آشنائی یمِ محبت ہوں	موت کی بدلی آبِ خضر نہ لون
آرزو ہی کہ جان آپسی وِون	تنگ ہوں زندگی ٹٹی وِوب مروں
گر ملی گہا بے تیغ قاتل کا	
سرخرو ہو گیا مست در سے	التجا کی نہ مینی دلبر سے
خلق واقف ہی میری جو ہر سے	کاٹ ڈالا سر اپنا خنجر سے
لیا احسان نہ تیغ قاتل کا	
دون	

یون تصویر سی کینچ لی تصویر	نہین ممکن وصال کی تدبیر
کیسی تعویذ چاہتی تھی	اوس پری کو اگر کری تخیر
نقش ہو دلہ میری عامل کا	
خاک پائی تان چین ہون میں	عاشق صندل جبین ہون میں
عود کی طرح خود زین ہون میں	کشتہ زلف عنبرین ہون میں
عطر کبھی کوئی مری گل کا	
ختم ہی عاشقوں کی دل شکنی	طلب بوسہ پر چڑھی تیور سے
بات ایسی یہ کون مشکل تھی	جان تک مانگی کر تو دون بھوشے
دل نہ توڑ دن کبھی میں نہ مل کا	
تخت جہم ہی زمین ناہموار	دماغ سرتاج ہی سیمان وار
سلطنت کا کسی دماغ اسی یار	نخل باغ ہما نہیں درکار
چاہتی سایہ تیغ و تال کا	
کیا کہون فرط جوشش سو دا	اسقدر بخور وی جان بھسا

سنکی تعریف خلدین سجھا	چاند پر رات کو ہوا دھو کا
ذکر ہوتا ہی تیری محفل کا	
حور فردوس سی تو ہی بہتر	کیون فتنی کہیں نہ تجھ کو نشہ
تیری عارض سی خاک ہوسر	مہر ہی پر تو رخ انور
عارضی حسن ماہ کامل کا	
رہتی ضبطونکی دیکھ صبر کو دیکھ	دل سی کہتا ہوں توج نہ جبر کو دیکھ
ای مسافر عدم کی قبر کو دیکھ	سچ انجام شمشیح کبر کو دیکھ
ہی یہ دور وازہ پہلی منزل کا	
بول کو ہی ذوق بوسہ شمشیر	کوئی مجسا نہیں شجاع و دلیر
زخم کہانی سی مین نہ ہوتا سیر	موت سی کم نہیں ہی م کی دیر
تہک نہ جاتا جو ہاتھ قاتل کا	
مخمس	
سخت ازہ اپنا ہی ہی افتخار کی قابل	نہ زمین کی چیزین مین گیس کی قابل

بجای کیونکہ کین اس یار کی قابل	نہیں نہیں غلک کمدار کی قابل
یہ چاند ہی سپردش یار کی قابل	
کہان میں لعل لب خشکوار کی قابل	وہ دانت اور در آبدار کی قابل
غضب ہی مال جہان بخار کی قابل	نہیں ہی تحفہ کوئی میری یار کی قابل
یہ ایک روح نقطہ ہی شاز کی قابل	
رہا جو پردہ میں تا عمر رہ گیا پردہ	وز اسی جلو عین غش کیا کی گز پڑی سا
جہان یہ شکل ہو مجھ پر مقام طعن ہی کیا	او سنی پر فلک فی کہی نہیں دیکھا
کہ او سکی آنکھ نہیں دید یار کی قابل	
ہمیشہ دور رہا آسیای گرد و نکا	برنگ نہ ہو اگر دشوئی تن
نہ پوچھو حال کہوں گزشت کیا کیا	تمہاری ہجر کی صدموں نے اشقہ پیا
کہ ہڈیاں نہ رہیں اب نثار کی قابل	
جنون لبت ہی حشی ہوں چشم فتاکا	عمل جہا نین سبب ہی سزای انسا
مقام غور ہی نصاب عدل نیرودا	خدا فی عشق دیا جگو تیری تر گالکا

گناہگار تہا سچا وہ دار کی قابل	
یہ آرزو ہی کہ لپٹیں کاب تو سن سی	مثال خار او لچہ جانین دور دامن سی
یہی سوال ہی ہر ایک دست دشمن سی	یہ کوئی جاکی کہی یا رسید افکن سی
کہ مرغ دل ہی ہمارا شکار کی قابل	
ہمارے جاکی شہرت ہی قافسی تا قاف	عوض مصیبت غم کی ضرور ہیں الطاف
کمال حیف ہی اسپر اگر نہ ہو تم صاف	اوٹھائیں کسی خیالین اگر وانصاف
کہ اب ہی عاشق دلخستہ پیار کی قابل	
نصیب بھی کہ اجل آئی تیری کوچی مین	ہماری خاک ہمیں لائی تیری کوچی مین
خدائی قبر تو بتو امی تیری کوچی مین	ہزار شکر حکمہ پائی تیری کوچی مین
زمین ڈھونڈتے تھی بھی ہم مزار کی قابل	
ملین جو شہر جبریل لامکان جاؤں	کلاہ یار کی قابل تیری مین لاؤں
نچھوڑوں شمس و قمر کو اگر دھان پاؤں	جو ہاتھ آئی مری تاج عرش لی آؤں
کہ ہی فقط وہ سربا صبر یار کی قابل	
عیان	

عیان ہی خلق پر او کی براق کار تبا	بحاجم کا ہکشان ہی حسیۃ زیبا
فلک ہی درہی حلقہ تمام سہکل کا	ہلال پر چو نظر کی توہ لہین میں سمجھا
رکاب ہی میری شہسوار کی قابل	
بہی دعا ہی کریم و رحیم سی میری	گاہ بدی خدا رکھی حوط میں اپنی
بہانمیں تو ہی سرسبز ای گل خوبی	چمن میں حسن کی تری خزانہ کی
کہ ہیں یہ پہول ہمیشہ بہار کی قابل	
بلایں بکیم کی کہتی ہیں مجھ کو ساری ملک	نخیت ایسا تو دیکھا نہیں ہی ملک
گر نی میں سو بار اگر اوٹھائی ملک	کسی جوان کو وہی بار عشق پر فلک
کہ یہ ضعیف نہیں ایسی بار کی قابل	
کہیں وہ کس سی جو گد زہی ہجر میں ہم	مثال قیس فقط بہر نام ہی پیکر
بنی ہیں سو کہہ کی کاٹا غمونی ستر ماسر	ضعیف ہم بھی ہیں پر فلک ترحم کر
ہمارے پاؤں نہیں نوک خار کی قابل	
ہزاروں ہنسی اوٹھائی فراق کی صد	افسار کی بھی الم زیر خاک ویکہ چلی

دعا کریم سی کرتی ہیں گور کی نیچی	ابھی انکے بچا نا ہما کی نیچی سے
۱	یہ استخوان ہیں سگ کوی پیر کی قابل
ہزاروں عدی کئی پر نہ وہ کہی آیا	فراق یار میں آخر کون سی م نکلا
الم تو ایک طرف واقعہ ہی سہی کا	جنازہ لی کئی میرا تو ہنسلی کہنی لگا
	زمین یہ نہیں اسکی مزار کی قابل
تمام عمر سہی رنج و دور و فرقت کی	ملاں ہوتی ہیں سح ہی کہ حقلی باتوں سی
یہی وہ کہتی جو منصور اس جگہ ہوتی	خیال زلف چلیپا میں جان ہی ہمئی
	ہمارا ہی سر شور میں دار کی قابل
کیسے کتاب نہیں ہی ساتھی بسبک	اگرین میں پراوٹھائیں جو بار بج ملک
سنا نہو گا کپنی یہ ظلم آج ملک	خدا کی واسطی انصاف چھوڑ نہ فلک
	وہ بوجہ دی کہ جو جسم زار کی قابل
نہ دل میں بتاؤں نہ ہاتھ پائوں نہ	وہ فوراً شک سی انگین ہی ہو گئیں کور
عبت عبت ہی مجھ کو فکر منزل گور	وہ زار ہوں کہ کفایت ہی مجھ کو خانہ مو

کہ بعد مرگ نہیں تن مزار کی قابل

کمال سوچ ہی لگو اس کا اہلچہلچہ بجائی و رہم و دنیا روغ میں دلیر
تذو رکھتی ہیں دنیا میں ہم نہ پاس ہی وہ سیم تن ہمیں خاطر میں لائیگا کیونکر

کہ ہم فقیر نہیں مال دار کی قابل

لب و سکی لعل بختان میں درخشندہ بنا ہی نگ سخی رشید عارض انور
غور حسن سی سی آسمان چارم پر وہ سیم تن ہمیں خاطر میں لائیگا کیونکر

کہ ہم فقیر نہیں مال دار کی قابل

وہ ہم نہیں ہیں مرنی سی اپنی جی میں ڈرین جو قصد قتل ہوا و نکو تو سب سی پہلی
یہ آرزو ہی دونوں لہو سی ماتم بہرین ہمارے خج نفسی رنگین جاہی وہ کرن

حنا ہی یہ کف دست بکار کی قابل

بیان خاک کرین ہنہ سی ہم جفا صنف مال کار کو دی جان تک برا صنف
یہی عابی شبے روزا خدائی صنف ہمارے قبر پر ہولوح سنگ یا صنف

کہ اور سنگ نہیں اس مزار کی قابل

کر پڑی سا پتیل قاتل کا

جی سی عاشق نہ کیوں خفا بیٹھی
کیون نہ ہر ایک سی جدا بیٹھی
اور کی بزم میں وہ کینا بیٹھی
پاس حور بخان جو آ بیٹھی

دل نہ مائل ہو تیری مائل کا

نہیں جاتی صفائی طینت ماہ
داغ نی گویا ہی خاک سیاہ
دعوی پر ہی علو رتبہ گواہ
اسمین مطلق نہیں غبار کو راہ

صاف آئینہ ہی مری دل کا

آشنائی یم محبت ہوں
آرزو ہی کہ جان آپسی و ہوں
موت کی بدلی آب خضر نہ ہوں
تنگ ہوں زندگی شئی ب مروں

گر ملی گھاٹے تیغ قاتل کا

سرخ رو ہو گیا مستدریس
خلق واقف ہی میری جو ہر سے
التجا کی نہ مینی دہر سے
کاٹ ڈالا سراپا خنجر سے

لیا احسان نہ تیغ قاتل کا

یون تصویر سی کہنچ لی تصویر	آہین ممکن وصال کی تدبیر
کیسی تعویذ چاہتی تفسیر	اوس پری کو اگر کبریٰ تسخیر
نقش ہو دل پہ میری عامل کا	
خاک پائی تباہ چین ہون مین	عاشق صندل جبین ہون مین
عود کی طرح خود زین ہون مین	کشتہ زلف عنبرین ہون مین
عطر کہی کوئی مری گل کا	
ختم ہی عاشقوں کی دل شکنی	طلب بوسہ پر پڑھی تیور سے
بات ایسی یہ کون شکل تھی	جان تک مانگی گر تو دن بچو شے
دل نہ توڑ دن کہی یزین سائل کا	
سخت جہم ہی زمین ناہموار	دماغ ستریاں ہی سلیمان وار
سلطنت کا کسی دماغ ای یار	ظلمت بیاں پہاڑ مین در گار
چاہی سایہ تیغ قاتل کا	
کیا کہوں فطرت جو شش سنو وا	استقرار محور وی جانان بھسا

دغل کیا جای کسی فضل میں فضل رخصتا | کم خزان کردہ سکی اوس حرم بنگلی بہا

حسن خط سنی بڑھا اب نہ سرو کم ہی

پوچھتا کیا ہی کہیں خاک مصیبت دم برباع | سامنی آنکھوں کی ہی چاندنی صورت دم
یاد قامت سی گذرتی ہی قنایت دم | ملک الموت کی مطلق نہیں حاجت دم

جان لینی کو سری جان مگر تو کم ہی

طبع نازک ہی حقیقت میں بہت گرا گم | سنگ کس طرح ہو پرتو خساری م
چشم بد و عجب آنکھ ہی اللہ رشی م | چاند سازنگ بھی رشید کی صورت ہو گم

آپ سا کوئی نہ مانی میں تو مہر و کم ہی

تمسی کس منہ سی کہون میں شب غمکی حال | اک عجب طرح بسر ہوتی ہی فرقت میں ر
پر تہین قد رہنیں رنج ہی اسکا ہیات | امتحان کبھی تو ہو آپ پہ ثابت یہ بات

کوئی مجھسا تو یہاں عاشق گیسو کم ہی

کوئی مجھسا بخدا اور نہ ہو گا لاغر | کہ ہوا گیل کی غم بھری تنکا پیکر
مٹوانی سی کہاں تاب کہ جائیں ٹھگر | عشق میں زلفت کی ہم نہ ارچہ ہی میں ہر

کہین موئی کمر یاری بازو کم ہی	
بخدا ایک تہ تم ای صنم شہ خرام کیون حیران ہیں دیکھنی اہل اسلام	حسن خسار سی خلعت وہ ہی ماہ نام عین خراب میں کبھی کی ہوا اوسکا مقام
خال برو سا تہار کی کوئی ہندو کم ہی	
رنج اوٹھاؤنگا اوٹھائی کوئی سکتی ہیں کہی تیا ہوں ستائی کوئی سکتی میں	کچھ دوا مچھو تباہی نہ کوئی سکتی میں اور آئینہ دکھائی نہ کوئی سکتی میں
مچھو اوس باریکا کہا آئینہ رُوم کم ہی	
کیون کسی اور کا احسان پہلا سر ہون کوئی پوچھی جو سب اوس سی یہ تفسیر ہون	کیون کسی دست کو تکلیف تھلاؤنگی ہون یا دین مصحف رخسار کی میں جانف ہون
جانلی حفظ کو وہ آیت برو کم ہی	
آفتین آتی ہیں وقت میں ارون پیہم ایک سی ایک زیادہ ہی سنواور تم	رنج پر رنج اوٹھائی ہیں الم پر ہیں الم دوسرا زہری یہ سبزہ رخسار صنم
جان لینی کو بلا ہی شب کیو کم ہی	

سخت بیجا تھی جس کا ہین اوس سی گلا	اور کسا گل امید بٹاشت سی کہلا
راہ الفت میں ہی کہتی ہیں سب اہل دلا	تھک گئی فہونڈ کی دوسروں پر پلا
لب پتھر کی ہی اشع میں کو کو کم ہی	
فی تکلف میں نہیں قید تکلف سہو	غم غلط چاہتی کچھ اپنی دل پر غم کو
کفش پا جانتی ہیں سلطنت عالم کو	نشاہ سی کام ہی ہو جام مبارک جم کو
می کی مینی کو ہین اپنا یہ چلو کم ہی	
ایک لاکھ برابر ہیں انہیں جو ہیں جبر	ساری عالم سی نہیں انکھ جھکتی اپنی
کیا چڑھی نظر وہیں فوج صفت گان تیر	بہتر کو دیکھ کی ڈرتی نہیں جاننا زکھی
جان بینی ہی کو جب آئی تو کہنو کم ہی	
کیا ہوا ہجر میں تیاب ہیں مضطر نہ سمجھ	وضع دین ہاتھ سی ایسا بت خود نہ سمجھ
صورت غیر ہیں بدطن و بدبر نہ سمجھ	قدر عشاق کی آپس میں برابر نہ سمجھ
تو لنی کو تری انکھوں کی ترار نو کم ہی	
آرزو ہی کہ سر دست بتاؤ تم ہاتھ نہ	یہ ہی جو ہری فی ہنکو دکھاؤ تم ہاتھ

سیر تو بهی نهون لاکه جو پاؤ تم هاتهم	اور تلوار کی دو چار لنگاؤ تم هاتهم
تن عریا کی قبا پر مری اٹو کم ہی	
دونون عالم میں پی سجا تماشا دیکھا	ایک سی ایک ہی انداز میں اپنی اچھا
حال بوجھو نہ مگر عاشق سرگشته کا	سر و آیانہ پسند اور نہ بہا یا طو با
دل فداجسہ ہوا یا قد دل جو کم ہی	
جان جانی کا نہیں سحر میں گزر کچھ غم	نقد انجام میں آئی ہی لبو پر اب دم
یہی عالم ہی تو کیا ہو گا خونیں عالم	ابتد عشق کی ہی اور نہیں جانی ہم
کچھ ابھی سی دن بیاب پہ قابو کم ہی	
جھوٹ کہنا نہیں سچ ہی سخن ستراسر	میری آغاسی نہیں کی جہان میں بہتر
آبرو دی میں ہی برق ہی کہہ کہہ کر	یون تو ہم غزلین بنا کر تی میں لیکن جدید
تیری استاؤسی بچا کوئی پہلو کم ہی	
محمس	
دیکھو نہ انکھ سے کہی ہو لونگی پار کو	گلہا ہی خلد خلد سی لاؤن نثار کو

کیونکر کروں شمار نہ فصل بہار کو	روئی بہار سمجھا ہوں انداز بہار کو
نسبت نہیں گلاب سی اوس گلزار کو	
مطلع ثانی	
چین آئینگانہ خاک میں جسم نزار کو	کہو یا ہی مفت زندگی مستعار کو
کچھ غم نہیں ہی بعد فنا خاکسار کو	کوئی نکوئی پوچھی گا اس خاک زار کو
ہزار جاتی ہیں یہ آند ہی غبار کو	
کیونکر ڈرین ہاتھ لگاتی ہوئی ہلا	بیشک زبان ماری ہر حلقہ بال کا
شاعر نہ کس طرح سی کہیں سُنکی مر جا	مضمون لے مہنی عجیب سی لکھا
بانہی میں ہاتھ ڈال کی کہنچا ہی مار کو	
جو رتی ہیں حسین علیہ السلام کی	اوسکو فرشتگان مقرب ہیں جا
ہنگام فتح قول یہ تھا جبریل سی	خاک شفا سمجھی اُدھار کہنا تم اسی
بر باد ہوئی دنیا نہ میری غبار کو	
مجس کمال چرخ کو بھی وستاری	رندان بادہ کش میں ی باد گاری

خلقت خدا کی خرم و شاد و ساری	وہ فیض مجھ میں ہی کہ پس از مرگ جاری
شاعر فلک بناتی بین میری غبار کو	
مر نیکی بعد کیا میں کہوں مجھ کو کیا دیا	مانند چرخ جلوہ رفعت دکھایا دیا
شکر خدا کہ مجھ کو بڑا مرتبہ دیا	اسفل سی پہنچ کر بھی اعلان بنا دیا
غبارہ کون بھی گا میری غبار کو	
گرد و ہوا ہونا کہ جو کچھ دم بگاہ	روشن جو ہم تو خانہ دنیا یہ ہوتا
سچ ہی تھی فراق میں ای شکرت و ما	وہ آہ ہی جو کوہ اوکھاڑی مثال گاہ
وہ باد ہی اورادی جو ستر غبار کو	
ایر شکست کہ ورت دل لسی کچھ دور	منظور ہی صفائی تو یہ بات ہی ضرور
کہتا ہوں صاف صاف ہی آپ کی حضور	اغیار سی ندا و طلب کچھ ہی حضور
تیشی میں دیکھ لیجی میری غبار کو	
خالق فی خلق رنج اوٹھانیکو جب کیا	پہر کیا ہی جو ملا او خنیش ہو کی کیا
کیا خوب ہی یہ قول شہنشاہ بیریہ	اگر لاکھ کوہ عشم ہوں کر نی کر کیا

	زادہ وہی نہ لائی جو دل پر غبار کو	
ایسا ملا ہی اور پہلا کسو مرتبا	مین کیا کہون کریم ہی جو مجھ پر کریم کا	اب تک ہی علوی ہی طبع میں صفا
	یہ خاک کیا و با نیکی میری غبار کو	
ایسا نہ کوئی پیر نہ کوئی جوان ہے	روز رازی او سپہ فدا میری جان ہے	وروز زبان ہی یہی ہر دم بیان ہے
	بہر تہم آج اوڑا و ن غبار کو	
جس گل کا ہی طور و عالم میں چار ہے	گزار خلق میں ہی مچی اوسکی آرزو	بھری نہ کوئی عشق و محبت میں و برو
	وہ صغیر ہوں کہ اوڑا و ن ہزار کو	
اس سہک پہر میں نہیں چہر ہی پر نقاب	کیونکر نہ سوز غم کی جگر اپنا ہو کباب	سایہ ضرور چاہتی اسی شک یا حساب
صل	بنواؤ شامیانہ ہماری غبار کو	حا

حاصل ہوئی صفائے بھی بعد مرگ کی	سینہ کدورتوں کی نہ کیونکر پہاڑی
کناہوں ہر گہری میں یہی قلب پاک	وہ رنگ ہی کدورت معشوق بھی
آئینہ ہی سٹاتا ہی سیری غبار کو	
انسان ہی ہی نکری جو کرافت و لا	لازم ہی استیسی نہ ہو ذرہ انحراف
کناہوں ضل میں بھی کہتی گام و	دہو دنیا آنسو کی کہ ہو جابی اہ صاف
ایدل زانی و بختو چہر غبار کو	
کیون عہد یاد آئی نہ اوس رشک و کا	وہ پیار و محبت و الفت سی دیکھنا
کیونکر تاسفانہ کہیں ہم یہ بار ہا	وہ وقت اور تھی وہ زمانہ ہی اور
اب لکھو تذرو یوسن ل پر غبار کو	
در بیان حضرت صفرا ۴	
کہتی تھی فاطمہ بی بابا کی دہان میں	طاقت نہیں ہی بخشی اس ناتوان میں
بی آپلی توجہ نہ نہیں اپنی جان میں	کیا کہتی تم سفر میں ہو اور میں مکان میں
آؤ تو پوچھ لو نہیں رخ پر غبار کو	

طاقت نہیں ہی بات کی ناپوئید	دِزرات کا مٹی ہون ٹہاری ہی نہیں
بی اکی تو جان نہیں اپنی جان میں	کیا کہی تم سفر میں ہو اور میں بجان میں
آؤ تو پوچھ لو عین رخ پر عسار کو	
کیا کہی خار ہوتی ہیں کیا گہرین کیے	تازہ قیب گہری ہا کرتی ہیں اوسی
ہر خطہ جا کی داغ پہ کیوں داغ کہاں	گل پہ لیتی ہیں وزو ہاں سیکڑوں
کیوں میں جلاؤں اپنی دل داغدار کو	
مودار لقمہ ہو تو نہ ہرگز اڑھائی	کاوش کری جو مور پھی اڑھئی ناپی
سنی اس التماس کو ای ہنما ہی خلق	پچھلی کا کاٹا دیکھ لی کس طرح کہاں
کیونکر نکالی گا طبیعت کی خار کو	
آیت نکوئی کی مری قبر پر پڑی	ٹہری سرمزار نہ تم ایک آن ہی
ایسا پستی مریجان یہ نشیب	بھاگی ہو ایسا ڈر کی نہتی دوستی کہی
سجھی پرانغ غول ہاری مزار کو	
طفلانہ بازیونستی باز آگھا کہی	کو پیر ہو چکا ہی مگر طبع ہی وہی

کیونکر کہون لہو و لعب دیکھ کر ہی	لوگوں فی کیون خفیت ہی شہید ہو
بازی سمجھتا ہوں فلک فی سولہ کو	
واہو نہ راز عاشق و معشوق کا کہی	ہر لحظہ باتیں ہی ہن با ہم اشار و
جز عاشق اور اسکو پہلا سمجھی کوئی	پردہ دیا جو ڈولی کا پردہ تہا رچی
قاصد سمجھ کی خط و یا مینی کھار کو	
سب عضو پر ہن کس طرح ڈھیلی ہو گئی	عاشق یہ کیون صورت جس پر آ
کپڑی نام جسم کی طیار ہو چکے	کہد و کسی قیب کی اب بند کیجی
جاس نہ بنا چکی وہ مری جسم زار کو	
کیونکر نہ عاشق و معشوق پہلا میرا نام ہو	مینی بنا یا و امیق فرما دتیس کو
نہ ہی ہی ایک انین ہی ایستو	الفت میں کچن ہاتھ و ہری پاؤں کو
مجنون بنا کی چوڑا ہی و تین چار کو	
بہا تہی نہیں ہی جوش سودا میں کوئی	پیش نگاہ افعی پچان ہی موج می
دیکھوں یہ سچ و تاب ہی لکھتا مکی	الفت میں گسو و ملی ازل ہی سی سچ

سید پانہ چلتی دیکھا کہی ہمیں مار کو	
سوز غم و الم سے نہیں زندگی کی طو	میر علاج تو مری حق میں ہی ظلم و جور
قدتی نہیں طبع کو لازم ہی بسین غور	تدیر وصل کرتی ہیں بھڑکی گی اک اور
پہچانتی نہیں مری امراض خار کو	
غافل ہی تابر و زقیامت یہ سوئیگی	کیونکر پہلا غبار کدورت کو دہوئیگی
بی وقہی عروج کو عاشق کی کہوئیگی	منزل کی قدر خاک کو ہرگز نہ ہوئیگی
اک طرف کب سمجھتی ہیں مری وقار کو	
جز مرگ ہکو بہاتی نہیں اور کوئی شی	تکو مبارک انگل تر و در جام می
تا رخ پہنچی گوش ملک میں صدائی فی	تم لطف ناہیتی ہو سو رجبی ربط ہی
ہم خاک میں دیکھا نیکی اپنی نکہار کو	
وہ کون ہی مثل خاتمی جو پس	میر امواجو حال و معلوم ہی کسی
حیران ہو شبیہ مری و بختی جسی	کہی برای یاد قیامت تلک اسی
تصویر مری و بختی مری کھار کو	
کب	

کتابم بزم حور شائل میں لیتی ہیں	لبیتی ہیں چین تو مری نثر لیں لیتی ہیں
چٹکی سی قلب فیر سیر و لیں لیتی ہیں	اس طرح مج کو ساتھ نہ و مچھل میں لیتی ہیں
کہانی میں خبسی کہانی گئی ہمزہ اچار کو	
تھرک مبدم ہی جی آسمان ہی وہ	ہر تھک ہی ضعیف مگر نو جوان ہی وہ
کس طرحی کہیں کہ نہان ہی بیان ہی	عزت ہماری جو نگری لامکان ہی
گنبد بنا چکا ہی فلاطون غبار کو	
ہر چند شاعران زمانہ کا وہی	لیکن جدا ہر ایکی حصہ کا طور ہی
ہی عرض بق است کہ یہ جای عور	انصر وہ کہیل کوہ کا تو وقت اور ہی
اشعار میں تو دیکھنی اپنی شعرا کو	
محسن	
ہر ایک کی نظر و بین سنا نا نہیں اچھا	حسن اپنا حیفو نکو د کہانا نہیں اچھا
ایسا زمان عشق جانا نہیں اچھا	سنگینی اسی دلکا لکانا نہیں اچھا
و نہا یہ بری پور زمانہ نہیں اچھا	

ای شاہ زمان غم کا فسانہ نہیں اچھا	اس سن میں الم ہجر کی کہانا نہیں اچھا
پاؤں پہ سخن سباز وکی جانا نہیں اچھا	سن کہی اسی لگا لگانا نہیں اچھا
دنیا یہ بُری ہی یہ زمانا نہیں اچھا	
بیوچہ الم ہجر کی کہانا نہیں اچھا	نالوئی عبت شور مچانا نہیں اچھا
افسون ہی محبت کا فسانہ نہیں اچھا	سن کہی اسی دل کا لگانا نہیں اچھا
دنیا یہ بُری ہی یہ زمانا نہیں اچھا	
کیون نگ نہون صحبت ناخس میں کج	کیا داغ شرارت سیئی تونی بلا کر
پتھر پڑیں اس عشق پہ کس کی جان کج	بت کر دیا اسی بت مجھی غرو نہیں بٹھا
اسد سی ڈر دل کا جلا نا نہیں اچھا	
منت سی بلاتی ہو بہری نرم میں صبا	ہر وقت ستاتی ہو بہری نرم میں صبا
کیا داغ دکھاتی ہو بہری نرم میں صبا	رونی میں مہناتی ہو بہری نرم میں صبا
چپ بیٹھی ہو وہ بیان بٹانا نہیں اچھا	
مطلب ہی اوسی سی مہین ہم چکی طالب	مطلوب کا ہر وقت تصور ہی مناس

رونی من پهناتی ہو بہر ہی من صبا	ایحضرت دل کیسی ہو تم میری صبا
	چپ بیٹھی ہو وہی ان بٹانا نہیں اچھا
کیا طرزِ فصاحت ہی میان پر تو کہو	جان آتی ہی ای غنچہ وہاں پر تو کہو
کیون چپتی ہو غیر و نین ہاں پر تو کہو	معلوم ہی پھر وہ نہ زبان پر تو کہو
	گالی ہی تھی بات بنا نا نہیں اچھا
موتہ میں نہ کہو بند زبان پر تو کہو	کیون گنگی مگر تی ہو میان پر تو کہو
کیون چپتی ہو غیر و نین ہاں پر تو کہو	قربان میں ای جان جان پر تو کہو
	گالی ہی تھی بات بنا نا نہیں اچھا
بہا تی نہیں ابر غمِ فرقت کی یہ جہاں	ہر وقت کا موقع ہی بشری کو سبھا
ایدل نہ ولا گرمی میں برسات تو آلی	موتہ میں خج ش آتی ہیں بہت رانگی نالی
	خشکی میں تو ناؤ کا بہا نا نہیں اچھا
کہتی ہیں اسی ضد کہ بنا کام جاڑا	دیجرم و خطا تو نہ غلین کو او جاڑا
کیاؤ کر کرتھا جو لفا فیکو ہی پہاڑا	مضمون غم غم مری کجی مارا

بی نام و نشان او نگاه آنا نهین اچھا	
بی پردہ جو ہوتی ہو تو مل جاتا ہی یہ چاند	نخلت سی نیاداغ جگر کہاتا ہی یہ چاند
غیبت میں یوں بان نہہیں دیکھلاتا ہی یہ چاند	تم ڈوبتی ہو جب تو نکل آتا ہی یہ چاند
دریا میں ہر اک شام نہانا نہین اچھا	
عریان جو ہوتی ہو تو شرماتا ہی یہ چاند	بدلیں تہیں دیکھ کی چپٹاتا ہی یہ چاند
کیا کہتی دم غسل جو دکھلاتا ہی یہ چاند	تم ڈوبتی ہو جب تو نکل آتا ہی یہ چاند
دریا میں ہر اک شام نہانا نہین اچھا	
مائل طرف سیر جو وہ سرور وان ہو	یوسف کی طرح او کا خیر ار جان ہو
کیون اسکا طلبگار نہ ہر پیر و جوان ہو	اب چوک سی گہرائی تصنیف وہان ہو
بازار میں یہ مول چکانا نہین اچھا	
خواہان جو دل زار کی ایجان جان ہو	لازم ہی نہ آگاہ کوئی پیر و جوان ہو
سودا نہین امکان کہ اس شکی جان ہو	اب چوک سی گہرائی تصنیف وہان ہو
بازار میں یہ مول چکانا نہین اچھا	
رستم	

رستم ہی بھی ہرگز نہیں تھی نہیں ڈرتے	ہٹتی نہیں جیسا کہ میں جنگ میں دھرتے
پر رحم ہی ہر وقت نہیں مجھ کو گذرتی	ہر ایک سی ہم عجز نہیں اس واسطی کرتے
آہیں ہیں بُری دکھاؤ کہنا نہیں اچھا	
رستم ہی اگر آتی تو ہرگز نہیں ڈرتے	مردانہ جو کہتی ہیں نہیں اس کو مکتی
تو انہیں خوشی بی جہونگی بہرتی	ہر ایک سی ہم عجز نہیں اس واسطی کرتی
آہیں ہیں بُری دکھاؤ کہنا نہیں اچھا	
ہر معنی خوش آب و ہوا ہی دُر مکتوں	مطلع اگر ابرو ہی تو مصرع قد موزوں
اس بات میں ای اہل سخن داوطلب ہوں	میں آیکو کہتی تو ابھی جان ملک دوں
زیر لہجی مضمون چرانا نہیں اچھا	
میں جانم طائی سی سخاوت میں سوا ہوں	مجھ سے تو نہیں کوئی تیر گنبد گردوں
شاعر وہ نہیں غیروں کی مضمون جلی لوں	میں آیکو کہتی تو ابھی جان ملک دوں
زیر لہجی مضمون چرانا نہیں اچھا	
میں جان بہن یا رسی ایسا جانِ خلاؤ	حسرت ہی کہ بزمِ طرب پیش میں جاؤ

یہ راگ رہیں غیروسی چلن کو اوٹھاؤ	دوساز ہونگی ذرا صورت تو دکھاؤ
چپ چپ کی ہراک پر دین گانا نہیں اچھا	
کیا کہی کہ اس بزم طرب میں چین کیا دے	زیبا نہیں یہ تھکو کہ غم سنسکی رولاؤ
لازم ہی کہ پردہ رخ انور سی اوٹھاؤ	دوساز ہونگی ذرا صورت تو دکھاؤ
چپ چپ کی ہراک پر دین گانا نہیں اچھا	
ہر عضو ہی لپ پور کوشل اور	زلفین میں بلا چشم فوسنا رنجون
دوتا ہون ناز و اواسیکہ کی خونریز	کیا عقل ہی کیاسن ہی ابھی سنی کر تو
ناصح اونہیں باتو نکا سکھانا نہیں اچھا	
کم عمر میں اس سے نہیں سوقت میں	ہر کہتی ہیں نہایت ستم و جور پر سہز
صد شکر کہ اتنا نہیں منہ دے لکیر	کیا عقل ہی کیاسن ہی ابھی سنی کر تو
ناصح اونہیں باتو نکا سکھانا نہیں اچھا	
کیا جرم ہی کیون مجھ سے مکر رہو بتاؤ	یون خالک میں مجھ کو نہ ملاؤ نہ ستاؤ
سندھن سو بولو مجھ کو تنکو نہاؤ	افسو مکی صورت نہ بناؤ نہ رولاؤ

دل پستای ہو سہو کا چپا نا نہیں اچھا	<p>اوٹھنی کی نہیں برق کی صورت الم خوب</p> <p>کوچی سی چلی باغی اختر کہیں اب اور</p>	
<p>مضمون بہت عشق کا چپا نا نہیں اچھا</p> <p>قطعات تیار رخ</p>		بہر سلطان تہاں خسرو جان عالم
<p>سال تیار رخ رقم کرو چنن خامہ برق</p> <p>نمانہ آبادی شہزادہ مبارک آباد</p>		عشرت شادی شہزادہ مبارک آباد
۱۲۶۷		
<p>برق تیار رخ ہما نوقت چنن عرض مند</p> <p>کہ خدائی بولیمہ مبارک کرد</p>		کہ خدائے بولیمہ شہنشاہ فرمود
۱۲۶۸		

<p>محمد رضا ابن کاظم علی بنا کرد قصری بعد اتمام بذیقعه از فضل پروردگار و عائی من این است این است این</p>	<p>۹۹ که برق است مشهور و در ملکها برای محبتان آل عب زبست و دوم شذر شبیه بنا مبارک مبارک شود ای خدا</p>
<p>رقم سال تاریخ کلکش نمود بنائی مکان محمد رضا</p>	<p>۱۲۶۴</p>
<p>ز لطف قبله عالم نموده مسجد پاک رقم نموده خرد سال سعدت بخش که کرده مسجد و الا بنا صاحب خاص</p>	<p>۱۲۶۹</p>
<p>بنا کرد چون سب و گنج و چاه رسیده با تمام در وقت سعدت بخش از الطافت سلطان عالم پناه</p>	<p>۱۲۶۹</p>

	چنین برت آمد نذا بهر سال مگو ساخته مسجد و گنج و چاه	
	۱۲ ۶۷	۱۲
مصاحب الدوله بهادر	بصدق ایمان نموده مسجد رقم چنین گشت سال فصلی ز فیض سلطان نموده مسجد	۱۳
اولا بعد از نمازی این عا کرده بد انکه محکم دین حق برپا کرده	۱۲ ۵۹	چون این خاص سلطان مسجد نوشته جان عالم تا ابد قائم ماند در جهان
	به تماشای گویش برت یافت و نذا مسجد نو خالصا بنیاد بنا کرده بد	
	۱۲ ۶۸	۱۴
شد عیان پیش نظر صورت این	انجم الدوله بهادر که بنایا نموده	
	بی تکلف نه غنایات خدای عالم	

برق تارنج رقم کرد گلستان بهشت

۵۰

۱۲۹۸

چو بر تخت شاهی جلو سی نمود	فلک رتبه سلطان انجم سپاه
رعیت نواز و خلایق پسند	ملک پاسبان و فلک بارگاه
نهال تمنا ثمر دار شد	نمانده بیاض جهان نخل آه
چنان داد عدلش رواج کرم	عفو شد بعالم سزائی گناه
زلطف و عطا و ملال و اطم	محب شاه گشت وعدش تباہ
میجاری می بریضان فتنه	بگمراه دشت الم خضر راه
همه حال انجم و وابر و ملال	رخش همچو مهر و جبین رشک ماه
چنان حال مجرم شود پیش او	بجرمش شود عضو عضو گواه
نمانده ز عدلش ستم پروران	سبک کوه رنج و الم شد زگاه
محمد علی شاه نوشیروان	بفضل خدا هست نعل آله

بارک

خروگفت تارنج حسن سعید

سپارک شود بشن شاهی بپناه			
	۱۲۵۳		۱۴۶
رفت از باغ جهان رنج و ملال نوع و س فک صائب گشت لال گشت مالا مال هر کس بی سوال برق تاریخی بگفتم بی مثال		خطبه شهزاده عالم چو شد مخ بزم او چه گویم از زبان بسکه لعل و زر تصدق کرد شاه بهرند ز خسر و هندوستان	
	مصرع نوشتد ز اقبال حضور هست سال غین را و نون و وال		
	۱۲۵۴		۱۴۷
پدر نغزو زوهای جعفر حسین ز دل بود شیدای جعفر حسین نه بودند همتهای جعفر حسین بفرودس شد جای جعفر حسین		چو از هیضه جان داد و عتاب طبیب نگرید چو شکل چرا و مذاق ارسطو و عهد و فلاطون عصر سفر کرد ناگه از باغ و هم	

خدا قهر جنت کرامت نمود	کہ بود این تنہای جعفر حسین
رضا گفت تاریخ سال وفات جو این رفتہ اعیان جعفر حسین	
۱۲۵۴	۱۲۵۴
سرک کی جو تعریف کیجئے مرینو کو صحت ہی چلتا یہاں کو رہتی ہیں مینا میحانفس ہی ہوا ہے دل تنگ کہتا ہی اسجا عدد کو ہی ثعبان موسیٰ ہوا حکم تاریخ مجھ پر	بجای ہی بجای ہی گل پاک خاک شفا ہے غبار آنکہ کو طوطیا ہے ہوا کبانی او سکی وہا ہے فرح بخش ہی دلکش ہے برای مہمان عصا ہے کہ جو ہر شناسن صاب ہے
۱۲۵۴	یہ مصرع کہا حسب ارشاد عیان کیا خط استوا ہے ۱۲۵۴

دعا ہی یہی اسی وزیر سلیمان	۱۵	سفر کا مہینا مبارک ہو تجھ کو
زہی اختر جاہ و اقبال تابان		وزارت کا عہد مبارک ہو تجھ کو
ہمیشہ رہی موز و لطف شاہی		ملا ہی جو زبنا مبارک ہو تجھ کو
وزیر معتمد امیر مکرم		خطاب معالی مبارک ہو تجھ کو
چنور اور ڈنگا جو پایا ہی تو فی		یہ پایا یہ پایا مبارک ہو تجھ کو
خدا کی کرم سی جو ہی تیری دل میں		برائی تمنا مبارک ہو تجھ کو
صد و سب سالہ حکومت کرتی		یہ ثروت خدا یا مبارک ہو تجھ کو
علی کی حمایت تجھی ہو ہمایون		محمد کا سایا مبارک ہو تجھ کو

کہی اسکی تاریخ تیری رضانی
چنور اور ڈنگا مبارک ہو تجھ کو

۱۲۴۴

۱۵

تخت طیار شد چو بہر نماز		از براہی مشیر خسرو ہند
یعنی نواب روشن الدولہ		اصف بی نظیر خسرو ہند

حکم تاج بر صفا فرمود	آن امیر کبیر خسرو همد
از سر اعتقاد عرض نمود	
جانماز وزیر خسرو همد	
۵۲۱	۱۲۵۱
<p>نیز اقبال کیا چمکا شریاباه کا سات اقلیمین ہیں ت افلاک کی زنگین کہتی ہیں ساری ملک کب کی آوازی عالم اسباب کا اسباب اسکی گہر میں ہے سیکمان ہی ہ ولیعہد شہنشاہ جہان کاپنی تہتر خوسری مریخ مثل آفتاب پہنچے خورشیدی ہی پنچہ ہمت بلب کہتی ہیں اہل زمین سکوشہ گرد و کباب زلزلہ کیسرات ہی وی منور چاند ہی</p>	<p>آسمان تک ہو گیا شہر اثریاباہ کا مہر و مہر سی جری ہی سکا شریاباہ کا بج رہا ہی چرخ پر ڈکا شریاباہ کا قصر گردون ہی مگر کوٹھا شریاباہ کا ساتون اقلیمونین ہی شہر اثریاباہ کا رزم میں دیکھی اگر غصا شریاباہ کا تینچ ماہ نوپہ ہی قبضا شریاباہ کا الہی ایام ہی ناصا شریاباہ کا چاندنی ہی نوی سیا شریاباہ کا</p>

آسمان فیض قدم سنی قی ہی گهرین مین	کپکشان بنای ہر ستار یا جاو کا
برہ کیا بہر ترقی سال تار یج سعید کیا سائی نوری بنگلا ثریا جاو کا	۵۲۲
	۱۲۵۶
وہ قمر ہی مرا ثریا جاو سنہ خط ہی چاند نیکا کہیت شب ہتاب ہی شب کیو چرخ پر کھکشان و بد نہین جکو مریخ لوگ کہتی مین نجد اعمدہ ولیعہد سیے قصر گردون مکان ہی او سکا ماہ نوہین درون کی محرابین چلنن مین خط شعاعی سیکے	جکا خورشید حشر مالہ ہی شجر طور و تدبالاتیہ روی انوری چاند نکلا ہی ایک شملہ ہی ایک پٹکا ہے اوسکی دروازیکا پیادہ ہی کیا فرین ہی کتنا زیبا ہے برج خورشید او سکا بنگلا ہی ساق عرش ایک ایک کہنا ہی چرخ اطلس ہر ایک پروا ہے

چاندنی چودھونکی ہی گو یا	چاندنی کا جو فرس بجھا ہی
<p>برق انس بجلی کی یہ ہی تاریح</p> <p>بی بدل شک عرش بگلا ہے</p>	
۵۲۳	۱۲ ۵ ۶
<p>چو غم گلشن جنت نمود از مہضہ</p> <p>اجل بود ز دنیا قرار ہوش و خرد</p> <p>بحال مادر او دل پر سینہ می سوز</p> <p>بسان ہی بی آب می طپد شب و روز</p> <p>حسین صاحب فہم و جوان عنا بود</p> <p>بروز بستم ماہ صفر سفر گردید</p> <p>بکر بلا ہی معلی شدہ است دفن پاک</p>	<p>قیامتی بچہاں شد برائی کیوان جاہ</p> <p>نشاط برد ز عالم قضائی کیوان جاہ</p> <p>نماند صبر و خرد در عزائی کیوان جاہ</p> <p>وہ قرار بہ ماتم خدا می کیوان جاہ</p> <p>ہزار حیف صد فسون ای کیوان جاہ</p> <p>رسید برد جنت ہوائی کیوان جاہ</p> <p>قریب وضعہ شگشت جائی کیوان جاہ</p>
<p>بطور نوحہ رضا گفت سال تہائش</p> <p>بہ ہضہ مرد جوان ہای ہای کیوان جاہ</p>	<p>آہ آغا</p>
۵۲۴	

<p>آه آغاز قتی و الا نشان اشجع حلق و ضیفم هجبا زین سرائی فیاو رحلت کرد شه فائی جهان تباہ شدند</p>	<p>بود مانند خان و دوران خان حاتم عصه و رستم دوران رفت لاریب در میان جهان نالهها سر نمود هر انسان</p>
<p>برق تاریخ این مصیبت گفت حیف بست و چهارم از شعبان</p>	
<p>گشت ظالم غلام مهدی را وقت فترین در محرم گشت بی خطابی سبب بضرب تفنگ اول ماه بود و آخر سال</p>	<p>قاتل سنگدل نظم شدید بدتر از شرخس بلید قتل شد صائم رسید سعید که بخلد برین روان گردید</p>
<p>سال تاریخ آن قتل ستم گفت با تف بجز گشت شهید</p>	

میر احسان علی چوسه چسند نموده
شب آینه و تارنج ششم بود ز ماه

یا تقی گفت رضا سال سنین فوتش
میر احسان علی زنده زوینا ای آه

۵۲۷

۱۲۵۴

افسوس افسوس صد افسوس صد افسوس
از دایره جهان ناسخ است و جهان رفت
صدیف جهان شد بفراتش تن بی روح
آن هر و روان جان جهان روح روان رفت
شمرنده غاری نشد از گشتن عالم
چون نکبت گذار بگذار جهان رفت
از حسن جفا داشت درین فن بد بیضا
اعجاز ناسخ اعجاز بیان رفت
از بارالم گشت کمان قامت عالم
تا عرش برین ناک و فزاید و فغان رفت

تارنج و فاقش قلم برق رستم زد
نایب و فصیح اکمل و سحبان زمان رفت

۵۲۸

۱۲۵۴

در فن شعر و سخن مثل مذمت
فی الحقیقت همه و آن ناسخ بود

<p>طرز نو کرد بعالم ایجا و ختم شد شاعری پسند بر او نظم از رحلت او شد بیجان در غزل پیر غزال مضمون عزت و آبر و شهر نماند بود در رتبه فلک زیر فلک داشت و عوای مریخی تعلی و شمنش رو بکفن می پوشید بر داز گلشن دنیا خاری</p>	<p>ناخ سحر بیان ناسخ بود خاتم لیل زبان ناسخ بود تن سخن روح روان ناسخ بود شاعر شیر زبان ناسخ بود نظم را بخت جوان ناسخ بود بر زمین فخر زمان ناسخ بود مرشد پیر و جوان ناسخ بود در سخن تیغ زبان ناسخ بود بسکه مشتاق جهان ناسخ بود</p>
---	---

سال تاریخ رضا موزون کرد

آه استا و جهان ناسخ بود

۱۲۵۴

۵۲۹

های استا و جهان آتش بود

۱۲۵۴

وصف کاظم علی عالی شان	انظر است از ضیاء مهر عقول
مسند آرای حیدر کرار	نائب خاص سید مقبول
مبتوکل فقیر گوشه نشین	ترک لذات و اشتی معمول
از ازل خاکسار و خاک نشین	پیرو بو تراب زوج بتول
شان الفقر مظهر موتو	قرب حق بی وصال کرده حصول
مسندش بوریای میت بود	تخت غسل تخت ملک اصول
بخدا در جهان نداشت عدیل	از عدالت گهی نکرده عدول
قائم الیل بود و صائم و هر	مانده در طاعت خدا مشغول
عالم علم دین و رهبر خلق	بهر معقول ناقل منقول
صاحب زهد و عارف کامل	با دئی فرقه طنلوم و جهول
طالب دین و تارک دنیا	بود از ترس حق خزین ملول
فقه دان و مفسر قرآن	منجر هر حالت و شان نزل
نفرت از سخن هر در و دل داشت	عاقبت رفته رفته شد مسلول

بود بست دوم ز ذیقعد زین جهان رفت صبح بود خیس	که بگشت جهان شده مشغول شب جمعه بخند کرد نزول
سال این واقعه بگفت رضا گل شد شمع بزم علم رسول	
چوین جهان بی ثبات خان جنابش صفا خلق خدا از ناله ها کرد قیامتی بپا آل ز غم بماند و سبب الم قبا نمود تاب جوش غم ماند و رن روح و نامند	
کرد رضا ازین الم سال به بنیه رقم خان جناب جم ششم آه امام بخش خان	
الحذر از جوش باران حمت الامان	پیچ دیوار ری نماند و در بهای سوار

مردمان گشتند زیر خاک از افتادند	سقفهای خانه افتادند بر اهل و یا
برق تارخیش تم کردم بر امی شانه بی گمانی باز شد طوفان عالم آشکار	۱۲۵۶
از سیر باغ و هر نشد سیر از اجل رفت از خزان گسسته ای بهار چون از زمان لولی بیاوندید مال منال دولت و ثروت همه گذشت در کر بلای سید مظلوم و فتنه محشر شد از فغان جهان و مصیبت	غرم بسوی گلشن جنت نموده شاه عین شباب بود که حلت نموده شاه از حوریان خلد محبت نموده شاه بر خاک زیر خاک قناعت نموده شاه چون از حسین مایه ت نموده شاه قائم برگ خویش قیامت نموده شاه
تاریخ ببالفت رضا گفت پیمثال ده سال نجر و ز حکومت نموده شاه	۱۲۵۲ سنة هجری

<p>۵۳۲</p> <p>۵۳۳</p>		<p>تاریخ وفات حضرت فردوس منزل</p> <p>ده روز پنج سال حکومت نمود</p> <p>۲۵۴ هجری</p>	
<p>زهی حسین علیخان بهادر مدوح</p> <p>بلند فکر رسا داشت این بجهان</p> <p>و قار شعر بهشتی ز بهشتی بود</p> <p>ز رحلتش تن بی روح شد کمال</p>		<p>که بود شاعر معجز کلام و جان کلام</p> <p>که در زمین سخن گشت آسمان کلام</p> <p>بسوی ملک عدم رفت عظم و شان کلام</p> <p>بنام هست فقط در جهان نشان کلام</p>	
<p>۵۳۶</p>		<p>رقم نمود رضا سال فوت آن مغفور</p> <p>بگو نماند اثرهای در میان کلام</p> <p>۱۲۵۸</p>	
<p>خدیو فلک تبه قدسی خصال</p> <p>ز غم خون شده گل بگلزار عالم</p> <p>یم خود خوشمن چنان موج زین شد</p> <p>بعالم ره کفر مسدود کرد</p>		<p>بعالم چو خورشید ماه مبین است</p> <p>که روحی شش گل با سمن است</p> <p>بهان فلک زمین تهنین است</p> <p>ز شمشیر دین نبی را معین است</p>	

<p>سر و کاهل هندش عاگوی باشند کند تا ابد شاه فرمان بر وائی برای خلایق بنا کرد و مبطیح</p>	<p>که هند و ستانش بزرگین است بدرگاه خالق عالم همین است به رفعت زینش جویش برین است</p>
<p>رضا سال تاریخ او عرض کرده بعالم در زرق اهل زمین است</p>	
۱۲ ۵۴	
<p>و عا میکند خیر خواه ابو الفتح عیانت تو قیر و جاه ابو الفتح معینش ائمه بهر حال باشند بنا مسجدی بی بدل کرد و دهند</p>	<p>الها فزون باد جاه ابو الفتح که شمس است زین کلاه ابو الفتح خدا باد پشت پناه ابو الفتح سبیل خدا هست راه ابو الفتح</p>
<p>رتم کرد و کلب رضا سال تاریخ نباشد با عیای شاه ابو الفتح</p>	
۱۲ ۵۵	

شاه هندوستان معین الدین	فخند کسر او قیصر و مغفور
نام نامی حضرت اعلیٰ	بمحمد عیسیٰ شده مشهور
چون ندارم همیشه وزیران	هست حرزی برای حفظ سرور
بر فلک از ضیائی رخسارش	مهر چون ماه و ام گیر و نور
حسن ویش فزون تقریر است	نقش پا هست رشک عارض حور
با مان حند بود متاعم	و اتما و شمنش بود و مقهور
مسجدی بی نظیر کرد بنا	بجدا هست رهبری منظور
هر شماره عمارت گردون است	پیش گنبد نماید رفعت طور
مہتمم گشت اعظم الدوله	جان نثار حضور شد معمور
قد و بی خاص و غیر خواه قدیم	نیست شکلی درین برت غفور

برق موزون نمود تار نحش

مسجد جامع جدید حضور

مالک هند را بخت و جاه	۵۳۹	شاه دارد اله مالک هند
سزنگون کردشان گردون		ایچ اقبال و جاه مالک هند
صفت در عدل داد میگردد		روز شام و نگاه مالک هند
ذره خورشید میشود از مهر		آز بافتد نگاه مالک هند
میدهد و رس عدل کسری را		در جهان داد خواه مالک هند
علم لشکر است کاهشان		خیل انجم سپاه مالک هند
چون بنا کرد مسجدی نایاب		از کرم بادشاه مالک هند

برق بنوشت سال و قت بنا

مسجد خاص شاه مالک هند

۵۴۰

۱۲ ۵۴

عادل و وران ابو الفتح زمان	۵۴۰	بحم چشم دارا خدم عالم نپاه
کر کند سنگین سبک را از وقا		در جهان برکوه لافد برگ کاه
همسر از روی مینش کی شود		عارضی دارد و بعالم نور ماه

کی عدیل خویش دار و در جهان	عدل او گشته برین معنی گواه
مسجد بی مثل فرموده بنا	آن شه عادل رضا جوئی اله
وسعت صحنش اگر بنید ملک	بر فضائی عرش کرده اشتبا
و هم نتواند که بر او حش رسد	می توان طی کرد اگر صد ساله را
۱۲۵۴	برق گفتم از سنین سال سعد
	کعبه ثانی نبائی کرده شاه
۱۲۵۴	خروهند ابو الفتح زمان
	مسجد یابی بدلی کرو بنا
۱۲۵۵	که بعد است بعالم حالی
	چرخ را گشت از و پامالی
۱۲۵۵	برق تاریخ نبایش نوشت
	مسجد پاک حضور عایله
۱۲۵۵	اعظم الدوله فدوی سلطان
	شد چوبانی مبانی مسجد

از برای چنین نسا ز کذار شد بر او ختم از رتبه عظیم بخند ای خلیل در عالم	گشت زیبا نشانی مسجد عزت و رتبه وانی مسجد جز حرم نیست ثانی مسجد
۱۳۳۳	برق تاربخ بی بدل بنوشت اعظم الدوله بانی مسجد
چون کنیز فاطمه مریم صفت عجمت نما کرد مسجد را بنا از دست ممتاز جهان	آنکه داند مرقضی را نه نهائی بی بدل هست آن بانی شان بخائی بی بدل
۱۳۳۴	برق تاربخش رقم کردم ز فیض کلک فکر هست بیت الله عالم این بنائی بی بدل
۱۲ ۵۶	
امام باره پاک حسن رضا خان قمر کا بیا بوالفتح با و شاه زمان عمار قش نجدا گشت بهتر از اول	درست از سر نو کرد شاه عدل آرا فلک جناب بوالفتح با و شاه زمان دروغ را بنود در کلام حق مدخل

خدا باین کرم و لطف و امان آورد	تحسین و سالم و سرور و جهان آورد
	رضا گفت برای نین جای لطیف بحکم شه ز سر نوشت این بنای لطیف
	۱۲ ۵۵
<p>که در زمانه ندارد و نظیر خویش اصلا عیان برونی من شد بنای عیلا بطر نوشت طیار این خجسته بنا چرا که هست مزار امام را هنا قتل تیغ جفا و قبح را هنا</p>	<p>جناب ثانی مریم معظمه ملکه امام باره بنا کردی بدل بی مثل با تمام جناب محمد احسن خان بنای خلد بگویم اگر روا باشد امام آنکه فدا سر نمود بهر اعم</p>
	<p>کلیم فکر ساگفت سال تارخیش امام باره بی مثل سید الشهدا</p>
	۱۲ ۵۶
سید و باقر و عالی نسبت و کماهی	میر باقر و نور یای سنا بحر عطا

<p>تقریه خانه بنا کرد و چو برج خورشید از چشیم و هم عقل خود حیران بسکه از بهر زیارت ز فلک می آید هر که بیند بجهان جن بشر میگوید</p>	<p>روشن از وزن پر نور به گرد و دما ویده مهر فلک مثل ندیده گاهی می شود بند زار و آه و ملائک است نیست بالای زمین مثل خیال گاهی</p>
<p>گفت تارخ بنا روح امین فکر م قبله اهل جهان مشهد شاهنشاهی</p>	
۱۲۵۳	
۵۲۷	امام بارگاه مولا و مسجد شاهی
۱۲۵۶	
۵۲۸	مسجد جامع جدید حضور
۱۲۵۶	
۵۲۹	گنبد مشهد حسین شاه و امام و رهنما
۱۲۵۵	
یا و شاه	

بادشاه هند گردون آستان	بی گمان اسکند زمانی است این
تغزیه خانه بنا از صدق کرد	بر سرش الطاف زبانی است این

گفت تاجیح در او عقل برق

باب شهر علم نزدانی است این

نه

یکتا نیلین فخر زمان خسرو عادل	اورنگ فلک مهر لواء قمر افسر
همنام و معصوم شهنشاه و دو عالم	مقبول خدا عقد کاشایه و اور
خال خراقبال و خوش ماه و زینا	انجم چشم و هر هجین خسرو خاؤ
فیاض جهان بحر عم چشمه خوبی	دریای سخا پر کرم معدن گهر
محکم و ظفر تابع سکنت شجاعت	شمشیر زن قلعه کاشا صاحب جوهر
بیوجیه ابو الفتح لقب نیت بعالم	سریت که از زمین علم خاک شود
باشد بجهان ابدالدهر سلامت	در خلق و دهر خضر خالق اکبر
از حکم و عنایات خاوند مجاز	یغروز علی کرد بنار و ضه انور
حقا که چنین تغزیه خانه بجهان نیست	از لطف شهنشاه شده طیار بر سر

تاریخ بایون قلم برق رستم زو فیروز علی کرد بنامشده الطهر فیروز علی کرد بنامشده الطهر ۱۲ ۵۲			
۱۲	۵۲	۵۲	۱۲
وزیر معظم حضور معلی جری ناظم الملک بی مثل و یکتا معزز کرم مقدس مبرا حکیم و حلیم و سخندان و دانایان بهشت است بهر جهان و نیایان جهان باغ خلقش قدش نخل طوبی دلش بهر جود و عطا همچو دریا شهر و جهان مجمع دین و دنیا برای مریض فلاکت مسیحا نماید باین عفت عقد شریا	مدار الملها م شهنشاه و والا سپه دار جنگ و سمی محمد کریم و خلیق و شجاع و بهادر فلاطون عصر و ارسطوی عالم برنگ گل خلد و اتم شگفته و بن کج تر و موج موج تبسم و بی بی بها گوهر بخت ز الطاف پروردگار و د عالم زر مهر هر زوره خاکپایش کند عقد ما را چو دانا خن او		

<p>در قصر او کعبه اهل عالم ولایش لائی علی پیمبر شود از ازل تا ابد یا الهی بقر بانیان که در دشت آفت</p>	<p>حرم مکانست مطلوب و لها رضایش بود از همه چیز اولی سر و شمش پاییال کف پای بد او ند جانهای خود از منت</p>
<p>بخون بجان ارض مصیبت مبارک بود و ابما غید اضمحی</p>	
<p>حق فرزند قوت ز قمار شاهنشاهی فی الحقیقت نیست در عالم نظیرش همچو از ترک ظاهر و لیل همتایی میشود کلفت ت به رفتن بر در شاه شهید هست بهر شمش عضو دشمن دشمنی که به بخت نماند نماند انانی نبود برنج راحت میشود از داند و ضعف</p>	<p>تا ابد دار و خدا سلطان عالی جاه را میکند شرمند حسن نقش پایش ماه را بر صراط المستقیم آرد دل گمراه را بر زمین گویند رقم فرمود بسم الله را میکند کار سنان گردن بدخواه را کوه کرد و کم ز گاهی و حقیقت گاه را چوب دستی میکند عدلش عصائی را</p>

<p>سجده گاه و منافات آستان نباهند بروش گرد و غنی محتاج و درویش فقیر دست نر و رب عزت از همه عالم عزیز کتخدا شهزاده عالم شد از لطف خدا</p>	<p>کعبه میداند ملک یک دل آگاه را میدهد دولت و ولتخانه و تلوخا را چاه یوسف میکند از عکس عارض حاره کرد باز بهره قرچ رشید گویا ماه را</p>
<p>برق بهر نذر تار نخیش و عایه بگفت عقد شهزاده بعالم مین با و شاه را</p>	
۵۴	۱۲۵۵
<p>ز حکم شهنشاه محمد علی فلک شد جهان از علو زمین نمایان هراخر شود پیش چشم بعلم ریاضی نماید احتیاج</p>	<p>بنا گشت در بند و الارصد که هست از همه چیز اعلی رصد ز چرخ است در رتبه بالا رصد عیان میکند حال دنیا رصد</p>
<p>مذار و فلک بهر تاریخ سال بگو گشت طیار زیبا رصد</p>	
۱۲۵۴	۱۲۵۴

جناب محمد علی شاه دیشان	۵۵۵ که مور درشن هست شک سلیمان برائی صد کرد اشارت بخدا چو طیار شد آن نبائی معلی
مهندس خرد گفت تاریخ سالس رصد خانه ملک نمایاب سلطان	
۵۵۶	۱۲۵۲
جو محمد علی شه دوران بر فلک می شوند پیش نگاه	ساخت در کشور صد طیار منجلی جلد ثابت و سیار
کرد سالش رقم مهندس فکر این رصد شد بحکم شه طیار	
۵۵۷	۱۲۵۳
البا کریم ریحان دایا	بصحت بماند سهند شاه والا

ابو الفتح شاه زمان ام جلله
 امین نصیر و معین زمانه
 کریم و خلیق حسین معظّم
 دلیل وجود خدا هست و خلق
 ز سر و قد شاه شاهان و ران
 منظر غصنفر شجاع و بجا
 فلک فعت و مه لقامهر طلع
 مسیحی محمد علی هست سلطان
 نبائی سرک ریخت بهر خلایق
 تا شامی عالم همه هست موجود
 بقا تا بقای خضر در جهان باد
 بیانی مبارک شود زور و طاقت
 شب روز در بزم عشرت گذارد

محمد عیسی سایه حق تعالی
 عقیل و فهم و خندان دانا
 مغرر مکرّم مقدس معلی
 مجسم شدن سایه حق تعالی
 عیان شد بباغ جهان نخل طوبی
 انوشیروان خسرو عدل آرا
 هما سایه و سایه حق تعالی
 ز دل بر محمد علی هست شیدا
 نماید باین طرز نوره سبقت
 عبارت زور بار شد باغ دنیا
 رساند حد اما بغیر مسیحا
 بماند بزور ید الله بر پا
 همیشه بود عیش عالم مهتا

<p>سحرگاه بر آستان مقدس گهر بار شد از سحاب کف جود ز روی منور شده مهر تابان سرائی بنا کرد با زیب و زینت رفیع و وسیع و حسین همچو گهی عید فطر است و گه عید اضحی دل پاک بهر جهان گشت دریا خجل ماه گشته ز نقش کف پا بروئی مین هست چون شش اعلی منور مطهر مسطح مصفا</p>	<p>رضا گفت تارخ از حکم سلطان سرائی ابو الفتح شاه معلی</p>
<p>ب عالم هست بیشک شاه شاهان اگر دارا شود در بان دربان ز عدلش شد رواج دین ایمان نهم گردید پدید باغ رضوان</p>	<p>شبه عادل معین الدین ابو الفتح کند تار و ز محشر فخر حاصل و عانیات اقدس فرض عین است سرائی نو بنا فرمود در بهمن</p>
<p>نوشتم سال تارخ سعیدش سرائی لاجواب خاص سلطان</p>	<p>۱۲۵۵</p>

خدیو پاک محمد علی شه عادل
 ز فطرتش وجود و سخاوت انصاف
 ز داد و ریش بر و رشک قیصر و کسرا
 خورد آب بیک آن خور غزال شیر
 چنان بخلق به پیچید صیت انصاف
 بان سند که ز نجشایش است دفع بلا
 زید هزار صد و صد هزار سال بخلق
 فدای این شه عادل که از نبای

کریم ابن کریم و جواد ابن جواد
 نمود از سر نو کائنات را آباد
 چنان بعل کریم داد خسروانی داد
 ز جوش عدل چهار نمود امن آباد
 کسی ز عدل آنو شیروان نیار و یاد
 نوال جود بود و بهر شاه حرز جواد
 حیات خسرو سجا بشاه روزی آباد
 نمود اهل جهان را ره صلاح سداد

نوشت از سر هجرت شین حال رضا

زهی سرای نفیس و خجی حسین آباد

۱۲۵۴

خسرو و الای جهان رهنما
 فخر زمان شاه آنو شیروان
 حامی دین ناصر شرع خدا
 غیرت جم شیرا جم پارسا

<p>نجم فلک ماه لقا مهر و شش تازه سرا ساخته در بنی</p>	<p>نور خوش چشم فلک راضیا ریشک جهان عرش علا و رصفا</p>
<p>برق چنین سال سعیدش بخت شاه ابوالفتح نمود این سرا</p>	
۱۲ ۵۶	
<p>شاه هندستان حسین الدین ابوالفتح زمان شکل گل گلشن نیا با ندهنده رو ساخته در بنی مهران سرای فی شد عیان خلق گویا گلشن جلد برین</p>	<p>در امان باشد برای مهران کربلا سبزه گرد و دوتا بعالم بوستان کربلا قرینه تند بهر کاروان کربلا میشود روز و آردا برا و گمان کربلا</p>
<p>از سرایان کامل برق کفتم سال هست این مهران سرای ازان کربلا</p>	
۱۲ ۵۶	
<p>خروهند ظن بزدانست</p>	<p>جسم جان جهان تشنه فست</p>

<p>از سخن می شود که افشان سایه قامت است چون طوبی فیض یابند جمله اهل حیسان شذر حکمش نای گنبد نور</p>	<p>ابر لب رشک ابر نیاست عکس رخ رشک باغ رضوانست شاه والا محیط احسانست برزین آسمان ایامست</p>
<p>۵۶۳</p>	<p>سال تاریخ آن گفت رضا گنبد مشهد شهیدانست</p>
<p>۱۲۵۵</p>	<p>۱۲۵۵</p>
<p>شاه هندوستان معین الدین در سخا و عدالت عالم گنبد روضه را بنا فرمود سنتش از سال مرقد پر نور</p>	<p>فخر دنیا در هبر عقی است رشک کسرا و غیرت دار است بی گمان قصر حشمت الما و است شد مساوی بفکر بیکم و کاست</p>
<p>گفت تاریخ فی البدیهه رضا گنبد قبر سید الشهدا است</p>	<p>۱۲۵۵</p>

گنبد زرین بنا کرده جو شاهنشاه ^{۶۵} خیره از قطاره چشم ثابت و سیار شد

سال یاریخ هایدون برق گفتا بهرند
گنبد زرین حکم بادشبه طیار شد

۱۲۵۵

۶۶۵

نخلق تا باد باد جاه والی هند	ولیل باغ جهان بست اه والی هند
ز بسکه حسن و نست از مه کامل	بروی مهر شود اشتباه والی هند
نراست فلک او را اگر قمر گویم	که هست همچو فلک بارگاه والی هند
ز تیغ سطوت عدلش زمانه ورامن	و جوب گشت دعای پناه والی هند
ز نور افسر خورشید روشن است	رسیده است بگردون کلاه والی هند
بر و فی ش زمین افتد از قطر هر خم	فلک بچشم چونید سپاه والی هند
کلاه شاعریم تا فلک چنان نرسد	که ذره مهر شود از نگاه والی هند
ز و شمنی عدو و در جهان ضرر نرسد	نصیر والی هند است اله والی هند
خدا بداد مهر نرسد شاهزاده سپر	برای مهر عیان گشت ماه والی هند

روستم نمود رصنا بهر نذر تاریخی
شود نمره مبارک شاه والی مهند

۱۲۵۴

خدا یا بخت رسول جواد
شب و روز باشد بعیش و طرب
بماند همیشه شهبان شاه شاد
کشد عمر او تا ابد امتداد
برورید الله دست خدا
قوی پاشود همچو دست مراد
بیره عطا کرد او را خدا
فراموش شد حسن یوسف نیا

رسول جواد

بی نذر تاریخ گفتم رصنا
الهی جوان نخت و اقبال باد

۱۲۵۵

چون نصرت خدا شد تقدیر رهنما
در محیط اعظم نوشاه شد بعالم
شهرزاده که خدا سرور باد شاد
این مژده معظم از ارض تا سما شد
افلاس فت یکسر یک لحظه چرخ اخضر
تربان نمود اختر نوشا حنه لقا شد

<p>از رشک رقت و جاه پامال گشت بدخواه جو حضور اکرم گم کرد نام حاتم پیش کف منور سنگ است لعل گوهر بر بایع شایان راست همچو دربان از زمین پایی والا دانی گشت اعلی ختم است عدل و حکم شریع است آئین</p>	<p>از دست بوس نوح شاه سر سبز می جنباش تا غرب و شرق عالم شهو رجا جاش و رهند و چین خاور ز روار هر گدا خورشید چرخ گردان سر نه لولاش خاک در معالی اکسیر و کمیاش طلا و س تاج زرین تاج چون هاش</p>
<p>یابد رضا خطابی تاریخ از حسابی گفت است لاجوابی شهزاده کد خدای</p>	
<p>بادشاه زمان معین الدین عادل حاتم و شجاع و سخا حامی شرع و بانی دین است همه عالم ز جو مستتر است</p>	<p>خسر و خوش صفات خوش اوقات خوب و بی بدلی خجسته صفات شد ز عدلش رواج صوم و صلوات می دهد هر فقیر خمس و زکات</p>

<p>بهر بخش تسلیم شود و فرنگان و انکار جهان بود قائم ریخت تالاب و حسین آباد همچو آب گهر صفا دارد</p>	<p>چشم دل را کنم چشم دوات باشد از لطف حق همیشه ثبات رشک کوثر سبیل راه نجات هست شیرین مثال قند و نبات</p>
<p>۴۹</p>	<p>برق سال بنا نوشت چنین چشمه آفتاب آب حیات</p>
	<p>۱۲۵۴</p>
<p>در مکان ز احسن صاحب چو حوضی سا- خند</p>	<p>شد برائی نمازی بیگان خیر العمل</p>
<p>۵۵</p>	<p>سال تا بخش بطور تمهید گفتم رصف لطف نوباً آب اردو حوض قصر نبی بد</p>
	<p>۲۱</p>
<p>هست سر دار محمد که بعالم بی مثل کرد احوال بنا بهر مجبان چاهی</p>	<p>پسرش صاحب آب رحیم الله گشت بی گمان محسن احباب رحیم الله گشت</p>
<p>برق تاریخ سن هجری سده ششم بنو</p>	<p>۱۲۵۴</p>

موجیز مزم نایاب رجم التذکرت		۱۷۵۵ ۱۷۵۵
۱۲۵۵		
واحررت و افسوس بمرز آه ولی عهد		
۱۳۵۵		
<p>که جان و دل جان سلطان عهد است جوان بخت سرو خیا بان عهد است بافاق شمع شبستان عهد است مربع نشین صدر ایوان عهد است سلیمان عصر است و سلطان عهد است که اورا عدالت گه بیان عهد است ز سامان او ساز و سامان عهد است قوی ساز پشت ضعیفان عهد است نه چون تخت ساز و که خاقان عهد است</p>	<p>جناب ولیعهد خورشید طلعت شکفته گل گلشن شمع یارین ز نور جنبش جهانست روشن یکی از مطیعان امرش زمانه باقبال دولت تهنوت طاعت الهی بکمدار اورا پدر دولت زمانه قوی گشت از قوت او بدورش نه چون مور بر پیل نازد شد از حکم و الا شش طیار تختی</p>	

رقم کرد سال سعید شمسین بق
سرپر جناب سلیمان عہدست

۱۲۵۶

۳۳

فصل گل گلشن ایجا دی کے	وہوم ہی ہر سو مبارک باد کی
خسرو عادل کا ہی اب دور وہ	داد بیل پاتی ہیں قریا دی کے
قمریونکو سرو کی پرواہی کی	قدر بند و نکو نہیں آزاد کی
بیخطر عاشق ہیں جو عشق سی	جان شیرین بختی ہی فرما دی کے
قبلہ عالم فی طبع پاک سی	آج کل کو ہٹی عجیب ایجا دی کے

برق فی تاریخ او سکی یہ کیے
مسند ہی کو ہٹی حسین لہا دی کے

۳۴

۱۲۵۶

کرد رعت چو از قضا ناگاہ	عاشق خاص لا جواب حسین
برق تاریخ گفت در یک شعر	از غایات بحباب حسین

ہای سردار نیرانا صاحب

۳۵

ی زائر جناب حسین

۱۲۹۹

اصحاب

زائر شاعر و شاعر و جان سردار

و حسین و خلیق

خوش بیان سخن زبان جوان سردار

در محرم زرنجش اسہال

مرد آن ہادی زمان سردار

برق تاریخ سال فصلی گفت

فصلی ۱۲۹۰

بن بدل رفت از جهان سردار

الحمد لله والمنه حسب الحكم قدر تو ام حضرت اقدس و اعلیٰ ابو المنصور ناصر الدین
سکندر جہاہ با و شاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ با و شاہ غازی
خلد ملکہ و سلطنتہ و انفاض علی العالمین برہ و احسانہ دیوان فتح الدولہ بہادر
و مطبع سلطان باہنہ نگین مقبول الدولہ مرزا محمد مہدی علیخان بہادر قبول
بصحیح خانہ زاد امیر علیخان ہال بخط خانہ زاد محمد خورشید باخت تمام ربیعہ

تقطعه تاریخ

خاص سلطان المطابع میں کہ مطبع خوب ہے

چھپ چکا دیوان برت او ستا و شہر ہند

صحت لفظ	بند شمع تارہ ہر تیغ مضمون نازک میں جدید
طبع عالی کو بہی	مشغلہ و زرات کیونکر ہونہ فن شعر کا
طبع دیوان کی گہی تاریخ	ہی ہلال اک نیک شاگردان و شاہچان

سال ہجری و سچی ایک مصرع میں		۵ قطعہ اضافی
واہ کیا تاریخ ہی جو شعر ہو مرغوب ہے		
۲۶۹ ہجری	۵۳۲ عیسوی	
مری قبلہ و کعبہ و استاد	کہ جنگا نہیں اب عدیل و نظیر	
تخلص ہی برق پر نور واہ	چمک میں ہی کم جس سی مہر منیر	
کیا تھا و تصنیف دیوان صا	کہ مشتاق تہی سب صغیر و کبیر	
مضامین میں شوکت کی سب کرو	معافی میں اجاہ و جلال اسیر	
چہنچا مطبع خاص شاہی میں اب	بجگم ششما لکیر و ون سریر	
ہلال اوسکی تاریخ کی فکر میں	بنابلبل قدس کا بھصغیر	
مذاہب بیک غیب سی آگہی		
چہنچا آج دیوان وہ بی نظیر		